تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد ششم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

ہارون الرشید اور اس کے جانشین

(۱۷۱ھ تا ۲۳۲ھ)

خلیفہ ہارون الرشید تا خلیفہ الواثق باللہ

خلافت عباسیہ کے تمدن آفریں اور درخشاں عہد کی مکمل تاریخ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

کے

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت و طباعت دائمی

تصحیح و ترتیب و تہذیب

چوہدری طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب : ــــــــ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف : ــــــــ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر : ــــــــ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : ــــــــ جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن اپریل ۲۰۰۳ء
ایڈیشن ــــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلافت عباسیہ کا درخشاں عہد

از

محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ ابو جعفر طبری المتوفی ۳۱۰ھ کو جو مقام اسلامی تاریخ کی کتابوں میں حاصل ہے وہ ہر صاحب علم پر روشن ہے یہ تاریخ قدیم ماخذوں میں سے سب سے بڑا ماخذ ہے اور سب سے زیادہ مفصل تاریخ ہے۔ اس سے پہلے کی جو تاریخیں مثلاً تاریخ یعقوبی وغیرہ ملتی ہیں بہت ہی مختصر اور تفصیلات سے بڑی حد تک خالی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طبری کے بعد آنے والے تمام مؤرخین نے اسے ماخذ بطور بنیادی حوالہ استعمال کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بہت دن ہوئے کہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے سرکاری انتظام کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ لیکن اب بہت ہی نایاب ہو گیا تھا۔ ہم نے ایک بہت بڑی مہم شروع کی کہ اس ترجمہ [illegible] کتاب کو پھر سے مرتب کر کے اور نئی سرخیوں اور عنوانوں کے اضافے کے ساتھ شائع کر دیا اور جو حصے کسی مصلحت کے تحت جامعہ عثمانیہ نے شائع نہیں کیے تھے ان کا ترجمہ کرا کے شائع کیا۔ اس طرح یہ تاریخ طبری مکمل پیش کی جا رہی ہے۔

یہ ایک بہت بڑی مہم تھی اور مقصد کی اس عظمت اور گرانی میں تو یہ مہم واقعاً جوئے شیر لانے کے برابر ہوئی ہے لیکن شکر ہے خدائے بزرگ و برتر کا کہ اس نے یہ کام ہم سے بخیر و خوبی تکمیل تک پہنچا دیا۔ یہ حصہ ہشتم پیش ہے اور باقی حصے بھی تیار ہو گئے ہیں۔ ہم نے ترتیب نو میں اس کتاب کو دس جلدوں میں تقسیم کر دیا ہے پوری کتاب دس حصوں میں ان شاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔

تاریخ طبری کا جو حصہ اس وقت آپ کے سامنے ہے وہ ترتیب نو میں آٹھواں حصہ ہے جو خلیفہ ہارون الرشید اور اس کے جانشین خلفاء امین الرشید، مامون الرشید، المعتصم باللہ اور خلیفہ الواثق باللہ کے عہد تک کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ نہایت تفصیل کے ساتھ اس دور کے حوادث و واقعات اس میں موجود ہیں۔

یہ زمانہ خلافت عباسیہ کا سب سے درخشاں دور ہے۔ یہی وہ دور ہے کہ مشہور کتاب الف لیلہ میں جو اس کے بہت بعد کے زمانے کی تالیف ہے فرضی قصے اور کہانیوں کی شکل میں اس دور کے بہت سے افسانے خوشحالی، فارغ البالی اور تمدن آفرینی کے نمونے

دکھاتے ہیں اور اسی دور کو عہد زریں کہا جاتا ہے۔ مختلف علوم و فنون کی کتابوں کے ترجمے سریانی، یونانی، فارسی اور سنسکرت زبانوں سے عربی میں کیے گئے۔ بہت سی تصنیفات ہوئیں اور کئی پیدا ہوئیں اعلیٰ درجہ کی لائبریریاں قصبہ قصبہ میں قائم ہوئے۔ ہر فن سے [illegible] علوم میں ماہرین پیدا ہوئے۔ اخلاق، فلسفہ، منطق، [illegible] ان کی تصنیفات دنیا میں [illegible] سے بڑھ کر سب سے اچھا یادگار حصہ ان کی تحقیق معلومات کی دقت [illegible] ہوئے ہیں [illegible] ہیں [illegible] قانون، علم الاخلاق [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] رہے گے۔

آج بھی یہ کہا جاتا ہے کہ عجیب دور تھا [illegible] خوشحال [illegible] اور اس قدر [illegible] جیسا آج [illegible] اور [illegible] عرب نے ہر [illegible] دکھائے۔ بغداد کے ہر گوشہ سے پہنچنے والے [illegible] حیرت سے [illegible] میں نکلنے والے طالب علم کی روشنی تھا بغداد کی اس بغداد کے متعلق حالی مرحوم نے کہا ہے

وہ بغداد جو رشک بلاد جہاں تھا! زمانہ پہ جس کا نہ [illegible] زوال تھا
گلی جس میں تھی مدرسوں کا نشاں تھا ادب و عرب ہی سے روشن جہاں تھا

تاریخ طبری کا [illegible] اسی دور کی روشن جہاں کی تصویر ہے جو آپ کے سامنے پیش ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

* * *

فہرست موضوعات

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ	مضمون	صفحہ
باب ۱		ہارون الرشید کی مرج القلعہ سے		[illegible] کی نیابت	۳۷
خلیفہ ہارون الرشید	۲۹	مراجعت	〃	فضل بن یحییٰ کی یحییٰ بن عبداللہ سے	
بیعت خلافت	〃	امارت آرمینیہ پر عبیداللہ المہدی کا تقرر	〃	خط و کتابت	〃
یحییٰ بن خالد برمکی کی بحالی	〃	امیر حج یعقوب بن ابی جعفر	〃	یحییٰ بن عبداللہ کو ہارون الرشید کا امان	
[illegible] بن ابی حکم کی تقرری	〃	۱۷۳ھ کے واقعات	۳۴	نامہ	〃
ہارون الرشید کا مہدی کی وصیت کی پابندی	۳۰	محمد بن سلیمان کی وفات	〃	یحییٰ بن عبداللہ سے حسن سلوک	〃
عبداللہ بن ہارون الرشید کی پیدائش	〃	محمد بن سلیمان کی املاک کی ضبطی	〃	فضل بن یحییٰ کے اعزاز میں اشعار	〃
ابو عصمہ کا قتل	۳۱	خیزران کی وفات و تدفین	〃	عبداللہ بن موسیٰ کا یحییٰ بن عبداللہ	
[illegible]	〃	مہر خلافت کی فضل بن ربیع کو حوالگی	۳۵	سے استفسار	۳۸
جعفر کی ولی عہدی سے دستبرداری	〃	امارت خراسان پر عباس بن جعفر کا		یحییٰ بن عبداللہ کی تلخی	〃
عبداللہ بن مالک کا تقرر	〃	تقرر	〃	یحییٰ بن عبداللہ کا جواب	〃
رشید کا ابراہیم الحرانی اور سلام الابرش		امیر حج ہارون الرشید	〃	یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید سے	
کی گرفتاری	〃	۱۷۴ھ کے واقعات	〃	درخواست	〃
عمر بن عبدالعزیز العمری کی برطرفی	۳۲	امارت سندھ پر اسحاق بن سلیمان کا تقرر	〃	یحییٰ بن عبداللہ اور بکار میں تلخ کلامی	۳۹
یحییٰ بن خالد کی وزارت	〃	امیر حج ہارون الرشید	〃	یحییٰ بن عبداللہ کا غضب	〃
آل ہاشم میں وراثت کی مساویانہ تقسیم	〃	۱۷۵ھ کے واقعات	〃	بکار پر یحییٰ بن عبداللہ کا الزام	〃
امیر حج ہارون الرشید تھا	〃	عیسیٰ بن جعفر کی فضل بن یحییٰ سے		محمد بن عبداللہ کا مرثیہ	〃
۱۷۱ھ کے واقعات	۳۳	درخواست	۳۶	یحییٰ بن عبداللہ کا حلف کا مطالبہ	۴۰
مہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی	〃	امین کی ولی عہدی کی بیعت	〃	بکار کا انتقال	〃
ابو ہریرہ محمد بن فروخ کا قتل	〃	امیر حج ہارون الرشید تھا	〃	بکار کی موت کی دوسری روایت	〃
طالبیین کا بغداد سے اخراج	〃	۱۷۶ھ کے واقعات	〃	محمد بن الحسن کا عہد امان سے متعلق فتویٰ	〃
امیر حج عبدالصمد بن علی	〃	یحییٰ بن عبداللہ کا خروج	〃	عہدۂ قاضی القضاۃ پر ابوالبختری کا تقرر	۴۱
۱۷۲ھ کے واقعات	〃	فضل بن یحییٰ کی روانگی	〃	[illegible] عباسی کا بیان	〃

[illegible]		[illegible]	۴۷	جعفر بن یحییٰ [illegible]	//
سے ملاقات کی درخواست	//	[illegible]	//	جعفر بن یحییٰ کا [illegible] سے خطاب	۵۲
[illegible]	۴۲	امیر حج سلیمان بن ابی جعفر	//	[illegible]	۵۳
[illegible]	//	[illegible] کے واقعات	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	۵۴
[illegible]		[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	امیر حج [illegible]	۴۸	[illegible]	//
[illegible]		[illegible] کے واقعات	//	[illegible]	//
سے ملاقات کی درخواست	۴۳	[illegible]	//	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	ولید بن طریف شاری	//	[illegible]	//
[illegible] کا انتقال	//	[illegible]	//	امیر حج [illegible]	۵۵
[illegible]	۴۴	[illegible]	۴۹	[illegible] کے واقعات	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]		[illegible]	//	امیر حج [illegible]	//
[illegible] کی اطلاع	//	[illegible]	//	[illegible] کے واقعات	//
[illegible]	۴۵	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	فضل بن یحییٰ کا استقبال	۵۰	[illegible]	۵۶
[illegible]	//	امیر حج [illegible]	//	امیر حج [illegible]	//
[illegible]	//	[illegible] کے واقعات	//	[illegible] کے واقعات	//
[illegible]	۴۶	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]		[illegible]	۵۱	[illegible]	//
[illegible]	//	امیر حج [illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible] کے واقعات	//	[illegible]	۵۷
[illegible]		[illegible]	//	امیر حج [illegible]	//
[illegible]	//	جعفر بن یحییٰ [illegible]	//	[illegible] کے واقعات	//

علی و ہرثمہ کا منصب	〃	۱۸۶ھ کے واقعات	〃	سے تعلق	۷۳
ہیصم الہمدانی کا خروج	〃	ہارون الرشید کی جعفر کے خلاف		جعفر بن یحییٰ کی تجہیز و تکفین	〃
امیر حج ابراہیم بن محمد	〃	ناراضگی	〃	یحییٰ بن خالد کی نظر بندی کا حکم	〃
۱۷۹ھ کے واقعات	〃	ہارون الرشید کی معذرت	〃	یحییٰ بن خالد کی معزولی سے مراجعت	〃
حمزہ خارجی کی شورش	〃	محمد بن اللیث کی یحییٰ بن خالد کے		موسیٰ بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی	
ابو الخصیب کا خروج	〃	خلاف شکایت	〃	بدگمانی	۷۴
بقطین بن موسیٰ اور عبدالصمد بن علی کی		محمد بن اللیث کی اسیری	۶۹	موسیٰ بن یحییٰ کی نظر بندی و رہائی	〃
وفات	۵۸	محمد بن اللیث کی رہائی	〃	فضل بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی	〃
یحییٰ بن خالد کو عمرہ کی اجازت	〃	یحییٰ بن خالد کی وفات	〃	ناچاقی	〃
امیر حج منصور بن محمد	〃	جعفر بن یحییٰ اور یحییٰ بن عبداللہ	〃	یحییٰ بن خالد کی جعفر بن یحییٰ کو نصیحت	〃
۱۸۰ھ کے واقعات	〃	یحییٰ بن عبداللہ سے جعفر کی حمایت	۷۰	یحییٰ بن خالد کی ہارون الرشید سے	
ابو الخصیب کا قتل	〃	یحییٰ بن عبداللہ سے متعلق فضل بن یحییٰ		درخواست	〃
جعفر بن یحییٰ برمکی کی امارت	〃	کی تحقیق	〃	[illegible]	۷۵
امیر حج ہارون الرشید	〃	جعفر بن یحییٰ سے جواب طلبی	〃	جعفر بن یحییٰ کی گرفتاری	〃
ہارون الرشید کی داد و دہش	〃	ہارون الرشید کا جعفر بن یحییٰ کے قتل کا		جعفر بن یحییٰ کی سر دربار درخواست	۷۶
عبدالملک بن صالح کی جاسوسی سے متعلق	۵۹	ارادہ	〃	جعفر بن یحییٰ کے قتل کا حکم	〃
قاسم بن ہارون الرشید کا لقب	〃	ادریس بن بدر جوزی کی ایک نجم کے متعلق		جعفر بن یحییٰ کا قتل	〃
سلطنت کی تقسیم پر ہارون کا فکر	〃	روایت	〃	آل برامکہ پر عتاب	〃
عبداللہ المامون کے حق میں وصیت	〃	علی بن مسعود کی ہارون الرشید کو		املاک و جائداد کی ضبطی	۷۷
عبداللہ المامون کی تحسین	۶۰	اطلاع	۷۱	جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر کا حکم	〃
مامون سے متعلق بدگمانی	〃	ہارون الرشید کا یحییٰ بن عبداللہ کے		[illegible]	〃
محمد الامین بن ہارون الرشید کا عہد نامہ	〃	متعلق استفسار	〃	انس بن ابی شیخ کا قتل	〃
عبداللہ بن ہارون الرشید کا اقرار نامہ	۶۳	[illegible]	〃	آل برامکہ کی قید	〃
ہارون الرشید کا عمال کے نام فرمان	۶۵	منصور بن زیاد کا جعفر بن یحییٰ سے مشورہ	۷۲	انس بن ابی شیخ کے قتل کی وجہ	۷۸
علی بن عیسیٰ کے خلاف شکایت	۶۶	جعفر بن یحییٰ کی ابراہیم بن مہدی سے		سندی بن شاہک کی طلبی	〃
عبداللہ المامون کی تجدید بیعت	〃	ملاقات	〃	آل برامکہ کے مکانات کے محاصرہ کا	
باب ۲		جعفر بن یحییٰ کی فراست و ذہانت	〃	حکم	۷۹
[illegible]	۶۸	جعفر کا ابوالقاسم بن مہدی کی بات		جعفر بن یحییٰ کی نعش کی تشہیر	〃

یحییٰ بن عبداللہ کی پیشین گوئی	،،	عبدالملک سے متعلق یحییٰ بن خالد		علی بن عیسیٰ کی اہل خراسان	،،
ہارون الرشید کی جعفر بن یحییٰ سے		سے استفسار	،،	علی بن عیسیٰ کے ہارون الرشید کو	
آخری ملاقات	،،	ہارون الرشید کی یحییٰ بن خالد پر سختی	،،	تحائف	،،
جعفر بن یحییٰ کو شب باشی کا حکم	۸۰	یحییٰ اور فضل بن یحییٰ کی طلبی	۸۵	علی بن عیسیٰ کے خلاف [illegible] بن یحییٰ	
یحییٰ بن خالد کے عروج و اقتدار		یحییٰ بن خالد کی وفات	،،	کی شکایات	۹۰
آخری ایام	،،	عبدالملک بن صالح کے خلاف		ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ	،،
جعفر بن یحییٰ کی مدت وزارت	،،	شکایت	،،	سے متعلق یحییٰ سے مشورہ	،،
جعفر بن یحییٰ کی ہارون الرشید سے		ہارون الرشید اور عبدالملک بن صالح		ہارون الرشید کی روانگی رے	،،
ملاقات کی نوعیت	۸۱	کی گفتگو	،،	علی بن عیسیٰ کی دربار خلافت میں	
[illegible]	،،	قاسم بن ہارون الرشید کا جہاد	۸۶	باریابی	،،
ابوالنداء [illegible] کا خروج و قتل	،،	علی بن عیسیٰ کی فتوحات	،،	علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان پر	
متفرق واقعات	،،	رومیوں کا نقض معاہدہ	،،	بحالی	،،
عبدالملک بن صالح کے خلاف		نقفور کا ہارون الرشید کے نام خط	،،	قاسم مؤتمن کی ولی عہدی کی بیعت	،،
شکایات	،،	ہارون الرشید کا نقفور کو جواب	،،	شروین و دیلم وغیرہ کی اطاعت	،،
عبدالملک بن صالح کی گرفتاری		ہرقلہ کا محاصرہ	۸۷	امارت طبرستان پر یحییٰ بن جعفر کا تقرر	۹۱
جواب طلبی	،،	نقفور کی اطاعت	،،	جعفر بن یحییٰ کی لاش جلانے کا حکم	،،
عبدالملک بن صالح کے خلاف	،،	ابراہیم بن عثمان کے خلاف تحقیقات	،،	ہارون الرشید کی نظر میں بغداد کی	
قمامہ کی گواہی	۸۲	ابراہیم بن عثمان کی سوء عقیدت	۸۸	اہمیت	،،
عبدالرحمٰن بن عبدالملک کی گواہی	،،	ابراہیم بن عثمان کا امتحان	،،	امیر حج عباس بن موسیٰ	،،
عبدالملک بن صالح کی اسیری	،،	ہارون الرشید اور ابراہیم بن عثمان کی		۱۹۰ھ کے واقعات	۹۲
عبدالملک بن صالح کی طلبی	،،	گفتگو	،،	رافع بن لیث کی بغاوت کی وجہ	،،
عبدالملک بن صالح کی ہارون الرشید		ابراہیم بن عثمان کا قتل	۸۹	رافع بن لیث پر عتاب	،،
سے دو ٹوک بات	۸۳	امیر حج عبداللہ بن عباس	،،	رافع بن لیث کی بغاوت	،،
عبدالملک سے عبداللہ بن مالک		۱۸۸ھ کے واقعات	،،	رافع بن لیث کی اطاعت و اسیری	۹۳
کی سفارش	،،	ابراہیم بن جبرئیل کی [illegible] پر فوج		عبداللہ بن ماہان کی ناکامی	،،
عبدالملک بن صالح کی نظر بندی	۸۴	کشی	،،	فضل بن سہل کا قبول اسلام	،،
عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن		امیر حج ہارون الرشید	،،	فتح ہرقلہ	،،
سلوک	،،	۱۸۹ھ کے واقعات	،،	نقفور کی جزیہ کی ادائیگی	،،

منصور کی ایک جاریہ کے لیے درخواست ״
منصور کے تحائف ۹۵
یوسف بن ابرم خارجی کا قتل ״
امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ ״
۱۹۱ھ کے واقعات ״
ثروان خارجی کا خروج ״
ابوالنداء کا خروج ۹۶
اہل نسف کی رافع سے امداد طلبی ״
یزید بن مخلد کا بیان ״
[illegible] نماز گزاری ״
ذمیوں کو امتیازی لباس پہننے کا حکم ״
علی بن عیسیٰ کی بلخ سے روانگی ۹۷
علی بن عیسیٰ کی معزولی کا سبب ״
علی بن عیسیٰ کی اشراف خراسان سے بدسلوکی ״
ہشام بن فرخسرو کی اطاعت ۹۸
ہشام بن فرخسرو کی بیٹی کو ہدایت ״
ہشام بن فرخسرو کی مصنوعی علالت ״
علی بن عیسیٰ کی برطرفی کا فیصلہ ״
ہارون الرشید کی ہرثمہ بن اعین کو ہدایات ۹۹
ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے نام خط ״
امارت خراسان پر ہرثمہ کی تقرری کا فرمان ״
ہرثمہ کے ہارون الرشید کے نام خطوط ۱۰۰
ہرثمہ بن اعین کی روانگی خراسان ۱۰۰
ہرثمہ کی [illegible] کو ہدایات ״
ہرثمہ کا علی بن عیسیٰ کے نام خط ״
ہرثمہ بن اعین کا مرو میں استقبال ۱۰۱
علی بن عیسیٰ پر عتاب ״
ہرثمہ کی بر سر منبر تقریر ״
علی بن عیسیٰ سے سرکاری مطالبات کی طلبی ۱۰۲
علاء بن ابان کی دیانتداری ״
علی بن عیسیٰ کی املاک کی ضبطی ״
علی بن عیسیٰ کی مرو سے روانگی ۱۰۳
علی بن عیسیٰ کے عمال سے سرکاری مطالبات کی وصولی ״
علی بن عیسیٰ کی ہرثمہ سے شکایت ״
ہرثمہ کا ہارون الرشید کے نام خط ۱۰۵
ہارون الرشید کا ہرثمہ کے نام فرمان ۱۰۷
امیر حج فضل بن عباس ۱۰۹
۱۹۲ھ کے واقعات ״
ہارون الرشید کی رافع پر فوج کشی ״
ذوالریاستین کا مامون کو مشورہ ״
محمد بن صباح کا بیان ۱۱۰
ہارون الرشید اور صباح کی گفتگو ״
[illegible] میں خوشی ۱۱۱
متفرق واقعات ״
امیر حج عباس بن عبداللہ ״
۱۹۳ھ کے واقعات ״
فضل بن یحییٰ کی وفات ״
ہارون الرشید کو ہرثمہ سے خطرہ ۱۱۲
مامون کی روانگی مرو ״
بشیر بن اللیث کی گرفتاری ״
جبرئیل مروزی کا بیان ״
بشیر بن اللیث کی ہارون الرشید سے رحم کی درخواست ״
بشیر بن اللیث کا قتل ״
ہارون الرشید سے جبرئیل بن بختیشوع کی گفتگو ۱۱۳
ہارون الرشید کا خواب ״
ہارون الرشید کا طوس میں قیام ۱۱۴
ہارون الرشید کی علالت ״
ہارون الرشید کا جبرئیل کو قتل کرنے کا ارادہ ״
قبر کھودنے کا حکم ״
ہارون الرشید کی حالت نزع ۱۱۵
کفن کے لیے کپڑے کا انتخاب ״
ہارون الرشید کی وفات ״
ہارون الرشید کی عمر ״
ہارون کے عہد کے والیان ملک ۱۱۶
مدینہ کے والی ״
مکہ کے والی ״
کوفہ کے والی ״
بصرہ کے والی ״
خراسان کے والی ״

باب ۳

خلیفہ ہارون الرشید کی سیرت وحالات ۱۱۷
ایک سو رکعت نماز اور روزانہ [illegible] صدقہ ״

ہارون رشید کی علالت	″	عبداللہ عمری اور ہارون الرشید	″	[illegible]	
ہارون کی [illegible]	″	ہارون الرشید کا [illegible]	″	ملاقات	۱۳۰
ہارون رشید اور ابن ابی مریم	″	ابن ابی [illegible]	۱۲۴	[illegible]	″
ابن ابی مریم کا مذاق	۱۰۹	ابن ابی [illegible]	″	[illegible]	
ہارون رشید اور [illegible] کا قصہ	″	[illegible]		[illegible]	۱۳۱
ابن ابی مریم کا [illegible] کے متعلق مذاق	″	اجتناب	″	[illegible]	″
ابن ابی مریم کی [illegible] سے		ہارون الرشید [illegible]	۱۲۵	[illegible] کا ہارون الرشید سے سلوک	″
مذاق	۱۱۵	ہارون الرشید کی [illegible]		[illegible]	
ابن ابی مریم کی ایک اور [illegible]	″	[illegible]	″	درخواست	″
اسمٰعیل بن صبیح کا شعر کے متعلق بیان	۱۲۰	ابن السماک کی ہارون الرشید کو		[illegible]	۱۳۲
[illegible] طبیب [illegible] کی بغداد میں		نصیحت		باب ۳	
آمد	″	سلطنت کی قیمت	۱۲۶	خلیفہ محمد امین	۱۳۳
[illegible] کی تعلیم	″	عبداللہ بن عبدالعزیز عمری کی ہارون [illegible]	″	امین کی بیعت	″
ہندی علماء کی تعلیم کے متعلق [illegible]	۱۲۱	الرشید [illegible]	″	امین کا خطبہ	″
[illegible]	″	ایک عورت کے ہارون سے [illegible]	″	امین اور مامون [illegible]	″
ہارون الرشید [illegible]	″	ایک [illegible] کی ہارون الرشید کو نصیحت	۱۲۷	[illegible] المعتصم [illegible]	۱۳۴
ہارون الرشید کا حضرت عثمانؓ		ہارون الرشید اور [illegible]	″	[illegible]	″
کے متعلق اعتقاد	″	ہارون الرشید کا [illegible] سے [illegible]	″	[illegible]	″
حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور حضرت علیؓ		ہارون الرشید کی ازواج	۱۲۸	[illegible]	
کے مراتب	۱۲۲	زبیدہ ام جعفر بنت جعفر بن [illegible]	″	درخواست	″
ہارون الرشید کی حضرت عمرؓ سے		ام محمد [illegible]	″	[illegible]	۱۳۵
عقیدت	″	عباسہ بنت [illegible]	″	[illegible]	″
[illegible] روایت	″	عزیزہ بنت غطریف [illegible]	″	[illegible]	″
[illegible] فضل بن [illegible]		جرشیہ [illegible]	″	[illegible]	۱۳۶
[illegible] سے ملاقات	″	ہارون الرشید کی اولاد	″	[illegible]	۱۳۷
عبداللہ بن عبدالعزیز عمری کی [illegible]		ہارون الرشید کی [illegible]	۱۲۹	[illegible]	″
[illegible]	۱۲۳	[illegible] کا بیان	″	[illegible]	
[illegible]	″	ایک شاعر کی [illegible]	″	[illegible]	″

مامون کی مراجعت مرو	〃	امین کی سفارت کی مرو میں آمد	〃	امین کے طرز عمل پر مامون کی ناراضگی	〃
امراء اور سپاہ کی مراجعت بغداد	〃	عباس بن موسیٰ کی مامون سے گفتگو	〃	مامون کے کارکنان بغداد کے نام خطوط	١٥٢
امراء کی طلبی	〃	ذوالریاستین کی عباس بن موسیٰ سے		مامون کے قاصد کی بغداد میں آمد	١٥٣
ذوالریاستین کی خط بھیجنے کی تجویز	١٣١	گفتگو	〃	قاصد کی امین اور امرائے بغداد کے	
سہل بن سعد کی روانگی	〃	عباس بن موسیٰ کی مامون کی بیعت	١٤٥	متعلق اطلاع	〃
سہل بن سعد سے بدسلوکی	〃	علی بن یحییٰ اور عباس بن موسیٰ کی		امرائے امین کا حسن سلوک	〃
فضل بن سہل اور مامون کی گفتگو	〃	ملاقات	〃	امین کی مامون کے متعلق یحییٰ بن سلیم	
فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ	١٣٨	موسیٰ بن امین کی ولی عہدی کی بیعت	〃	سے گفتگو	〃
فقہاء کو دعوت حق	〃	عہد نامہ کا اتلاف	〃	یحییٰ بن سلیم کی تجویز	١٥٤
امراء اہل خراسان سے حسن سلوک	〃	امین کا مامون کو ایک ضلع سے		یحییٰ کی تجویز سے امین کی مخالفت	〃
ام جعفر کا بغداد میں استقبال	١٣٩	دستبرداری کا حکم	١٤٦	فضل بن ربیع کی ایک سردار سے گفتگو	〃
مامون کا اظہار اطاعت	〃	فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ	〃	فضل بن ربیع کی تجویز سے اختلاف	١٥٥
ہرثمہ کا سمرقند پر حملہ	〃	مامون کی مجلس مشاورت	〃	سردار کا فضل بن ربیع کو مشورہ	〃
شاہ روم نقفور کا قتل	〃	حسن کا امراء کی آراء سے اختلاف	١٤٧	مامون کے قاصد کا خط	١٥٦
امیر حج داؤد بن عیسیٰ کی معزولی	〃	حسن کا امراء سے مشورہ	〃	طاہر بن حسین کو رے جانے کا حکم	〃
متفرق واقعات	〃	فضل بن سہل کی تجویز	〃	عصمہ بن حماد کی روانگی بحیثیت امین	
۱۹۴ھ کے واقعات	〃	مامون کا امین کے نام خط	〃	کے عامل	〃
حمص میں شورش	〃	مامون کی خراسان کی ناکہ بندی	١٤٨	میخائیل شاہ روم پر حملہ	١٥٧
حاکم کی برطرفی	١٤٠	امین کے سفیروں کی روانگی	〃	اہل حمص پر عبداللہ بن سعید کا تقرر	〃
فضل بن ربیع کی ریشہ دوانی	〃	امین کی سفیروں کو ہدایات	〃	۱۹۵ھ کے واقعات	〃
باب ۵		امین کا مامون کے نام خط	١٤٩	مامون و قاسم کے سکے پر نام کی ممانعت	〃
امین و مامون کی جنگ	١٤٢	مامون کا امین کو جواب	〃	علی بن عیسیٰ کی ولایت صوبہ جبل	〃
فضل بن ربیع کی سازش	〃	مامون کی امین سے کھلم کھلا بغاوت	〃	امین کے فرزند کا اعلان	〃
موسیٰ بن امین کے لیے امیر کا لقب	〃	امین کی سفارت کی مراجعت عراق	١٥٠	سعید بن الفضل و الفضل بن ربیع کی	
قاسم کی علیحدگی کی مامون کو اطلاع	〃	امین کا مامون کے نام خط	〃	تحریر	١٥٨
رافع بن اللیث کی امان کی درخواست	〃	ذوالریاستین کا مامون کو مشورہ	〃	علی بن عیسیٰ کی پیش قدمی	〃
مامون کا رافع سے حسن سلوک	١٤٣	مامون کا امین کے نام خط	〃	علی بن عیسیٰ کی ہمدان میں آمد	〃
عباس بن عبداللہ بن مالک کی برطرفی	〃	امین کا مامون کو جواب	١٥١	علی بن عیسیٰ کی روانگی رے	١٥٩

[illegible]

عبدالرحمٰن کی پسپائی	//	احمد بن مزید کا حلوان جانے کا حکم	۱۸۸	حسین بن علی کا ابناء سے خطاب	//
طاہر کی حکمت عملی	//	حسین کی احمد بن مزید کو ہدایات	//	حسین بن علی اور امینی لشکر کی جنگ	//
عبدالرحمٰن کا طاہر کی فوج پر حملہ	//	احمد بن مزید و عبداللہ [illegible]	//	امین کی خلافت سے برطرفی اور قید	۱۹۴
عبدالرحمٰن کی شکست و پسپائی	۱۸۲	[illegible] وفات	//	محمد بن ابی خالد کی امین کی حمایت میں	
ہمدان کا محاصرہ	//	طاہر بن حسین کی حکمت عملی	//	تقریر	//
عبدالرحمٰن کی طاہر سے امان کی درخواست	//	احمد بن مزید اور عبداللہ میں نفاق	۱۸۹	ابناء کے ایک سردار کا فوج سے خطاب	//
طاہر بن حسین کا اعزاز و خطاب	//	طاہر کا حلوان پر قبضہ	//	حسین بن علی کی گرفتاری	۱۹۵
[illegible] بن عبداللہ کی بغاوت	//	فضل بن سہل کا اعزاز و خطاب	//	حسین بن علی کی رہائی	//
علاقہ جبال سے محمد کے عمال کا اخراج	۱۸۳	فضل بن سہل کی [illegible]	//	امین کی رہائی	//
عبدالرحمٰن کی بدعہدی	//	عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن		حسین بن علی کا فرار	//
عبدالرحمٰن کا طاہر کی فوج پر اچانک		سلوک	//	حسین بن علی کا قتل	۱۹۶
حملہ	//	عبدالملک بن صالح کی امین سے		امین کی تجدید بیعت	//
طاہر کی فوج کی پیش قدمی		درخواست	۱۹۰	طاہر بن حسین کی روانگی اہواز	//
عبدالرحمٰن کا قتل	//	عبدالملک بن صالح کی [illegible]	//	طاہر کو محمد بن یزید کی پیش قدمی کی	
طاہر بن حسین کا حلوان میں قیام	۱۸۴	عبدالملک کا رقہ میں قیام	//	اطلاعات	//
امیر حج داؤد بن عیسیٰ کی واپسی	//	[illegible]	//	طاہر کے لشکری سرداروں کی روانگی اہواز	۱۹۷
۱۹۶ھ کے واقعات	//	محمد بن ابی خالد سے جماعت لینے کی		قریش بن شبل کی کمک	//
اسد بن یزید کی طلبی	//	درخواست	۱۹۱	محمد بن یزید کی مراجعت اہواز	//
اسد بن یزید کو طاہر کے مقابلہ کا حکم	//	ابناء کا [illegible] پر اچانک حملہ	//	محمد بن یزید کی اہواز میں آمد	۱۹۸
اسد بن یزید کے مطالبات و شرائط	۱۸۵	عبدالملک بن صالح کا [illegible] سے	//	قریش بن شبل کی فوجوں کو ہدایت	//
اسد بن یزید کی اسیری	//	ایک شخص کا اہل حمص سے خطاب	//	محمد بن یزید کا [illegible] پر حملہ	//
اسد کا مامون کے فرزندوں کی سپردگی کا		شامیوں کی روانگی	//	محمد بن یزید کی ہدایات	//
مطالبہ	۱۸۶	[illegible] بن مالک کی خراسانیوں سے [illegible]	۱۹۲	محمد بن یزید کا قتل	//
احمد بن مزید کے متعلق [illegible]	//	نصر بن شبث کا [illegible] پر حملہ	//	[illegible] شاعر کا مرثیہ	۱۹۹
احمد بن مزید کی طلبی	//	عبدالملک بن صالح کی وفات	//	طاہر بن حسین کا اہواز پر قبضہ	//
احمد بن مزید کی فضل بن ربیع سے		باب ۲		سندی بن یحییٰ اور ہیثم بن شعبہ کا فرار	//
ملاقات	۱۸۷	خلیفہ امین کی معزولی	۱۹۳	طاہر بن حسین کا واسط پر قبضہ	۲۰۰
احمد بن مزید کی سپہ سالاری	//	حسین بن علی کی مراجعت بغداد	//	عباس بن موسیٰ کی مامون کی اطاعت	//

منصور بن مہدی اور مطلب بن		اہل یمن کی مامون کی بیعت	"	طاہر کی [illegible]	"
عبداللہ کی اطاعت	"	ہرثمہ کا نہروان پر قبضہ	۲۰۶	بغداد کی تجارتی ناکہ بندی	۲۱۳
مامون کے عمال کا تقرر	"	طاہر کے خلاف فوجی بغاوت	"	جنگ کناسہ	"
محمد بن سعید بن عمرو محمد بن حماد کو شکست		طاہر کے فوجی سرداروں کے نام خفیہ		[illegible] کا بغداد سے فرار	"
مارنے کا حکم	"	خطوط	"	باب الشماسیہ کی جنگ	"
محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کی		طاہر اور امینی لشکر کی جنگ و [illegible]	۲۰۷	ہرثمہ کی گرفتاری	۲۱۴
ہرثمہ و داؤد سے جنگ	۲۰۱	امینی لشکر میں شورش	"	ہرثمہ کی فوج کا فرار	"
فضل بن موسیٰ کی روانگی کوفہ	"	طاہر بن حسین مورچوں میں محصور	"	طاہر کا باب الشماسیہ پر قبضہ	"
فضل بن موسیٰ کی شکست فاش	"	طاہر بن حسین کا باغ باب الانبار میں		حربیہ کے محلات کی بربادی	"
فضل بن موسیٰ کا محمد بن العلاء پر		قیام	"	عبداللہ بن خازم کا بغداد سے فرار	"
اچانک حملہ	"	بغداد میں بدامنی	"	کرخ کے تجار کا طاہر کو عرضی داشت	۲۰۸
طاہر کی مدائن کی جانب پیش قدمی	۲۰۲	امیر حج عباس بن موسیٰ	"	[illegible] کا فیصلہ	۲۱۵
طاہر کا مدائن پر قبضہ	"	۱۹۷ھ کے واقعات	"	طاہر کو [illegible] کی مخالفت	"
طاہر بن حسین کا صرصر میں قیام	"	زہیر بن المسیب کے مظالم	"	معرکہ جزیرۃ العباس	۲۱۶
داؤد بن عیسیٰ کی امین کی بیعت سے		حسین الخلیع کا بیان		امین کو اپنی شکست کا احساس	"
برأت	"	سعید بن مالک کی نگرانی	۲۰۹	امیر حج عباس بن موسیٰ	"
داؤد بن عیسیٰ کی موسیٰ کی ولی عہدی کی		درب [illegible] اور باب [illegible] پر سرداران		۱۹۸ھ کے واقعات	"
بیعت لینے کا حکم	"	کا تقرر	"	طاہر بن حسین کا خزیمہ بن خازم کے	
داؤد بن عیسیٰ کی امین کی عہد شکنی کی		بغداد میں طوائف الملوکی	"	نام خط	"
مذمت	۲۰۳	بنی ہاشم اور امراء کی امین کی علیحدگی	"	خزیمہ بن خازم کی طاہر سے امان کی	
داؤد بن عیسیٰ کی تجویز سے اہل مکہ کا		اہل بغداد کی اطاعت کی درخواست	۲۱۰	درخواست	۲۱۷
اتفاق	"	کوفہ اہل محمد بن عیسیٰ کی اطاعت	"	طاہر بن حسین کا ہرثمہ کو حملہ کرنے کا	
داؤد بن عیسیٰ کا اہل مکہ سے خطاب	"	قصر صالح کا معرکہ	"	حکم	"
اہل مکہ کی مامون کی بیعت	۲۰۴	بنی ہاشم اور امراء کی مامون کی بیعت	۲۱۱	خزیمہ و محمد بن علی کی امین کی بیعت	
مدینہ منورہ میں مامون کی بیعت	"	اوباشوں اور چوروں کی لوٹ مار	"	سے برأت	"
داؤد بن عیسیٰ کی روانگی مرو	۲۰۵	طاہر بن حسین کا حسن انتظام	"	طاہر بن حسین کا مدینہ شرقیہ پر حملہ	"
امارت مکہ و مدینہ پر داؤد بن عیسیٰ کا تقرر	"	ایک خراسانی سردار کی [illegible] جماعت		طاہر بن حسین کا شہر میں داخلہ	۲۱۸
داؤد بن عیسیٰ کی مراجعت مکہ	"	سے جنگ کا واقعہ	۱۱۲	قصر زبیدہ و قصر الخلد پر سنگباری	"

عمر الوراق کے اشعار ،،
امین کا محاصرہ ،،
ابراہیم بن المہدی کی نظم ۲۱۹
ضعف جاریہ سے گانے کی فرمائش ،،
امین کی جاریہ سے خفگی ۲۲۰
امین کا قصر الخلد سے فرار ،،

باب ۷

خلیفہ امین کا قتل ۲۲۱
امرائے عساکر کا امین کو مشورہ ،،
بغداد سے روانگی کی تجویز ،،
طاہر کا سلیمان اور محمد بن عیسیٰ کو انتباہ ،،
سلیمان بن ابی جعفر اور محمد بن عیسیٰ کی امین سے درخواست ،،
سلیمان و محمد بن عیسیٰ کے قتل کا ارادہ ۲۲۲
امین کے ارادے میں تبدیلی ،،
طاہر بن حسین کے پاس جانے کی تجویز
امین کی طاہر سے نفرت ،،
مخلص بن اسمٰعیل کا بیان ۲۲۳
مخلص کی ایک خصیہ کو ہدایت ،،
امین کے ادبار کی پہلی علامت ،،
طاہر سے امان طلب کرنے کا مشورہ ،،
امین کی طاہر سے امان طلبی کی مخالفت ،،
ہرثمہ سے امان طلبی کی تجویز ۲۲۴
امین کی خواہش کے متعلق طاہر بن حسین کا عزم ،،
امرائے عساکر کا طاہر بن حسین کو مشورہ ،،
ہرثمہ کی رضامندی ،،
امین پر طاہر بن حسین کا حملہ ۲۲۵
امین کی گرفتاری ،،
طاہر کو امین کی گرفتاری کی خواہش ،،
ابو حاتم کی امین سے قصر میں قیام کی درخواست ۲۲۶
امین کی روانگی ،،
امین کا کشتی میں استقبال ،،
احمد بن سلام کی گرفتاری ۲۲۷
احمد بن سلام کے قتل کا حکم ،،
احمد بن سلام کی پیش کش ،،
امین کی ایک حجرے میں اسیری ۲۲۸
امین اور احمد بن سلام کی گفتگو ،،
امین کو اختلاج قلب ،،
امین کی شناخت ۲۲۹
عجمی جماعت کی حجرے میں آمد ،،
امین کی قاتلین سے درخواست ،،
امین کی مدافعت ،،
امین کا قتل ۲۳۰
امین کا سر بریدہ ،،
مامون کا سجدہ شکر ،،
علی بن حمزہ کا بیان ۲۳۱
ابراہیم بن المہدی کا مرثیہ ،،
طاہر بن حسین کا مامون کے نام خط ،،
قتل سے پہلے امین کا امراء و سپاہ سے خطاب ۲۳۳
بغداد میں عام معافی کا اعلان ۲۳۵
طاہر بن حسین کا امراء اور بنی ہاشم سے خطاب ،،
طاہر بن حسین کا ابراہیم بن المہدی کو نامہ ۲۳۶
طاہر کے خلاف فوج کی بغاوت ،،
طاہر بن حسین کا فرار ،،
موسیٰ اور عبداللہ کی روانگی خراسان ،،
طاہر بن حسین سے فوج کی طلب معافی ۲۳۷
امرائے عساکر کی طاہر بن حسین سے معذرت ،،
امرائے عساکر کی طاہر کو یقین دہانی ،،
طاہر بن حسین کی مراجعت بغداد ،،
سعید بن مالک کی طاہر کو مالی امداد ،،
سمرقندی کی روپوشی ۲۳۸
سمرقندی کی گرفتاری ،،
سمرقندی کا خاتمہ ،،

باب ۸

خلیفہ امین کی سیرت و حالات ۲۳۹
محمد الامین بن ہارون کی مدت خلافت ،،
داؤد بن عیسیٰ کی امارت حج ،،
امیر حج علی بن الرشید ،،
محمد بن موسیٰ الخوارزمی کا بیان ،،
قاسم بن ہارون الرشید کی ولی عہدی سے علیحدگی کا اعلان ،،
امین کا حلیہ و عمر ۲۴۰
طاہر بن حسین کے اشعار ،،
لبابہ بنت علی کا مرثیہ ،،
امین کے قتل پر شعراء کے مرثیے ،،
ذوالریاستین کا اظہار تاسف ۲۴۱

احمد بن یوسف کے اشعار	〃	[illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible]	〃	علی کی [illegible]	〃	محمد بن [illegible]	۲۴۹
قریش بن [illegible] کے خلاف	〃	[illegible]	〃	ہرثمہ کی [illegible]	۲۵۷
منصور بن مہدی کی عباس بن [illegible]		[illegible]	۲۵۰	محمد بن ابراہیم کا کوفہ پر قبضہ	〃
سے جنگ	۲۴۲	ابراہیم بن [illegible]	〃	[illegible]	〃
منصور بن مہدی کی گرفتاری	〃	[illegible]	〃	زہیر بن مسیب کی شکست	〃
علی کی فوج کا عباس بن عبداللہ کا		[illegible]	۲۵۱	ابن طباطبا کا انتقال	۲۵۸
محاصرہ	〃	عبداللہ بن ابی غسان کا بیان	〃	[illegible]	〃
[illegible] عبداللہ کی [illegible]	۲۴۳	عبداللہ بن ابی غسان کا [illegible]		[illegible]	〃
عباس بن عبداللہ کی نظر بندی	〃	[illegible]	〃	عبدوس بن محمد کو [illegible] جانب [illegible]	
[illegible] بن عبداللہ کا [illegible]	〃	[illegible]	۲۵۲	قتل	〃
امین کا عباس کے [illegible]	〃	منصور [illegible] عبداللہ [illegible]	〃	[illegible] بن محمد کا قتل	〃
عباس بن عبداللہ کا بیان	〃	عراق	〃	ابوالسرایا کی روانگی بصرہ	〃
[illegible]	〃	امین کا [illegible]	〃	حسن بن سہل کی ہرثمہ سے درخواست	۲۵۹
وضاح بن [illegible] کا امین کو مشورہ	۲۴۴	[illegible]	〃	ہرثمہ کی [illegible] کی جانب پیش قدمی	〃
قصر [illegible]	-	[illegible]	〃	حسن بن سہل کی [illegible]	〃
امین کا [illegible] حال	۲۴۵	حسین بن [illegible] کا [illegible]	۲۵۴	ہدایت	〃
[illegible] کی وفات پر [illegible] کی تعزیت	〃	فضل بن ربیع کی [illegible]		[illegible]	〃
[illegible]	۲۴۶	[illegible]		[illegible]	۲۶۰
[illegible]	〃	[illegible] سے درخواست	〃	[illegible]	〃
[illegible]	〃	[illegible]	〃	محمد بن سلیمان کا مدینہ پر قبضہ	〃
[illegible]	〃	اشعار	〃	[illegible]	〃
[illegible]	〃	باب ۹		[illegible] کا مشورہ	〃
[illegible]	۲۴۷	خلیفہ مامون [illegible]	۲۵۶	[illegible]	
[illegible]	〃	[illegible] کی بغاوت	〃	[illegible]	〃
[illegible]	〃	حسن بن سہل کی ولایت	〃	[illegible]	۲۶۱
[illegible]	۲۴۸	[illegible]	〃	[illegible] عراق	〃
[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]	〃

حسین بن حسن کی مکہ میں آمد	//	محمد بن جعفر کی [illegible]		[illegible]	//
حسین بن حسن کی امامت	//	محمد بن جعفر کی روانگی [illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۲۶۲	محمد بن جعفر [illegible]		[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	۲۰۱ھ کے واقعات	۲۷۴
۲۰۰ھ کے واقعات	//	محمد بن جعفر [illegible]		[illegible]	
ابو السرایا [illegible]	//	[illegible]	۲۶۸	[illegible]	//
حسن بن علی [illegible] ابو السرایا	//	محمد بن جعفر [illegible]	//	محمد بن ابی خالد [illegible]	//
ابو السرایا کی شکست و گرفتاری	۲۶۳	محمد بن جعفر کی [illegible]	۲۶۹	محمد بن ابی خالد [illegible]	
ابو السرایا کا قتل	//	[illegible]	//	جنگ	//
[illegible]	//	[illegible]	//	حسن بن سہل [illegible]	۲۷۵
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible] محمد بن ابی خالد [illegible]	
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۲۶۴	حسن بن علی [illegible]		محمد بن ابی خالد [illegible]	
[illegible]	//	[illegible]	۲۷۰	جنگ	//
حسین بن حسن [illegible]		[illegible]	//	محمد بن ابی خالد [illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	محمد بن ابی خالد کا قتل	۲۷۶
حسین بن [illegible]		[illegible]		[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	زہیر بن مسیب [illegible]	//
[illegible]	۲۶۵	[illegible]	۲۷۱	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	منصور بن مہدی [illegible]	۲۷۷
محمد بن جعفر [illegible]	//	باب ۹		حسن بن سہل [illegible]	
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	۲۷۲	//
[illegible]	۲۶۶	حسن بن سہل کے خلاف [illegible]		[illegible]	//
علی بن [illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	محمد بن [illegible]	۲۷۸
[illegible] محمد بن جعفر		[illegible]	//	حسن بن سہل [illegible]	//
[illegible]		[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۲۶۷	[illegible]	۲۷۳	[illegible]	

ہرثمہ کی تیاری ،،
علویوں کے خلاف کارروائی ۲۷۹
ابو حاتم سہل کی کارگزاری ،،
منصور بن مہدی کی بغداد میں آمد ۲۸۰
عیسیٰ بن محمد کی روانگی بغداد ،،
عیسیٰ بن محمد اور حسن بن سہل کی سازباز ،،
سہل بن سلامہ اور مطلب کی جنگ ،،
حمید بن عبدالحمید کا قصر ابن ہبیرہ میں آمد ۲۸۱
عیسیٰ بن محمد کی سہل بن سلامہ سے معذرت ،،
باب ۱۰
علی الرضا کی ولی عہدی ۲۸۲
علی الرضا کی بیعت اور سبز لباس پہننے کا حکم ،،
بنی عباس کا ردعمل ،،
بنی عباس کا ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنانے کا فیصلہ ،،
بنی عباس کی سازش ۲۸۳
بنی عباس کی مامون کی مخالفت ،،
بابک خرمی کی شورش ،،
امیر حج اسحاق بن موسیٰ ،،
۲۰۲ھ کے واقعات ۲۸۴
بغداد میں ابراہیم بن المہدی کی بیعت ،،
ابراہیم بن مہدی کا کوفہ اور علاقہ سواد پر قبضہ ،،
مہدی بن علوان خارجی کا خروج ،،
مطلب کی شکست ۲۸۵
مامون کا حسن بن سہل کے نام فرمان ،،
حمید کے خلاف حسن بن سہل کو شکایات ،،
حمید کی طلبی ،،
عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کا قصر ابن ہبیرہ پر قبضہ ،،
حمید کی روانگی کوفہ ۲۸۶
نعیم الخوزی اور حسن بن محمد ،،
محمد کی شکست ،،
عباس بن موسیٰ کی کارروائی ،،
سر کا قطرہ ۲۸۷
اہل کوفہ کا عباس بن موسیٰ سے معاہدہ امان ،،
سعید کی مراجعت حیرہ ،،
عباس بن موسیٰ کی جماعت کی غارتگری ،،
کوفہ میں عام معافی کا اعلان ۲۸۸
عیسیٰ بن محمد اور حسن کی جنگ ،،
اہل بغداد کو سہل بن سلامہ کی دعوت حق ،،
عیسیٰ بن محمد اور سہل بن سلامہ کی جنگ ۲۸۹
سہل بن سلامہ کی روپوشی ،،
سہل بن سلامہ کی گرفتاری ،،
سہل بن سلامہ کی اسیری ،،
محمد الہادی کا قتل ۲۹۰
فضل بن سہل کے خلاف علی الرضا کی شکایت ،،
علی الرضا کی شکایت کی تصدیق ،،
مامون کو حقیقت حال کا علم ۲۹۱
امراء پر فضل بن سہل کا عتاب ،،
فضل بن سہل کا قتل ،،
فضل بن سہل کے قاتلین کی گرفتاری ،،
المطلب بن عبداللہ کی مامون کی بیعت کی دعوت ۲۹۲
المطلب بن عبداللہ کا ابراہیم سے ملاقات کرنے سے گریز ،،
حمید کا مدائن پر قبضہ ،،
مامون کی بوران سے شادی ،،
امیر حج ابراہیم بن محمد ۲۹۳
۲۰۳ھ کے واقعات ،،
علی الرضا کی وفات ،،
اہل بغداد کو علی الرضا کے انتقال کی اطلاع ،،
مامون کی طوس سے روانگی ،،
حسن بن سہل کی بیماری ،،
عیسیٰ حسن اور حمید کا خط و جواب ،،
عیسیٰ بن محمد کی سازش کا انکشاف ۲۹۴
عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری ،،
عباس کا ابراہیم کے لشکر پر حملہ ،،
عباس کی حمید کو اہل بغداد کی دعوت ۲۹۵
اہل بغداد کا عباس کے ہم خیال ہو جانا ،،
حمید کا اہل بغداد کی مشروط بخشش ،،
بغداد کی فوج میں عطایا کی تقسیم ،،
عیسیٰ بن محمد کی رہائی ،،

عیسیٰ بن محمد اور عبیدی کی فوج میں جھڑپ ۲۹۶
عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری 〃
سہل بن سلامہ کی رہائی 〃
ابراہیم بن مہدی اور حمید کی جنگ 〃
ابراہیم بن مہدی کی روپوشی 〃
ابراہیم بن مہدی کی تلاش ۲۹۷
سہل بن سلامہ کی مدت قید 〃
سورج گرہن 〃
امیر حج سلیمان بن عبداللہ 〃
باب ۱۱
خلیفہ مامون کی عراق میں آمد ۲۹۸
۲۰۴ھ کے واقعات 〃
مامون کا نہروان میں استقبال 〃
طاہر بن حسین کی طلبی 〃
بنی عباس اور اہل خراسان کا سبز لباس کے خلاف احتجاج 〃
طاہر بن حسین کی سبز لباس ترک کرنے کی درخواست ۲۹۹
طاہر بن حسین کی درخواست کی منظوری 〃
احمد بن ابی خالد کا اندیشہ 〃
مامون کی اہل بغداد کے متعلق رائے 〃
اہل سواد سے دو خمس مال گزاری وصول کرنے کا حکم 〃
امیر حج عبداللہ بن الحسن ۳۰۰
۲۰۵ھ کے واقعات 〃
طاہر کی مشرقی ممالک کی ولایت 〃
محمد بن ابی العباس اور علی بن ہشام
یحییٰ بن معاذ 〃
محمد بن ابی العباس اور علی بن ہشام
یحییٰ بن معاذ کا قتل 〃
مامون اور طاہر بن حسین کی ملاقات ۳۰۱
طاہر بن حسین کی محمد بن ابی العباس کی سفارش 〃
مامون کے رونے کی وجہ 〃
طاہر کی احمد بن خالد سے درخواست ۳۰۲
طاہر بن حسین کا امارت خراسان پر تقرر 〃
طاہر بن حسین کی روانگی خراسان 〃
عبدالرحمن المطوعی سے اندیشہ 〃
طاہر بن حسین اور حسن بن سہل میں مخاصمت ۳۰۳
عمال کا تقرر 〃
امیر حج عبیداللہ بن الحسن 〃
۲۰۶ھ کے واقعات 〃
داؤد بن ماسجور کو زط کی سرکوبی کا حکم 〃
عبداللہ بن طاہر کی ولایت رقہ ۳۰۴
مامون کے علم کے متعلق روایات 〃
عبداللہ بن طاہر کی فضل بن ربیع سے درخواست 〃
طاہر بن حسین کا عبداللہ کے نام تاریخی خط ۳۰۵
طاہر بن حسین کے خط کی اہمیت ۳۱۲
متفرق واقعات ۳۱۳
امیر حج عبداللہ بن الحسن 〃
۲۰۷ھ کے واقعات 〃
عبدالرحمن بن احمد مطوعی کا خروج 〃
عبدالرحمن بن احمد مطوعی کی اطاعت 〃
طاہر بن حسین کی وفات 〃
کلثوم بن ثابت کا بیان ۳۱۴
طاہر کے خطبے سے متعلق 〃
مامون کو اطلاع 〃
طاہر کی موت کی مامون کو اطلاع 〃
امارت خراسان پر طلحہ بن طاہر کا تقرر 〃
عبداللہ بن طاہر کی ولایت خراسان ۳۱۵
طاہر کی وفات پر مامون کا اظہار تشکر 〃
طاہر کی فوج میں شورش 〃
طلحہ بن طاہر کی قائم مقامی 〃
متفرق واقعات ۳۱۶
امیر حج ابو عیسیٰ بن رشید 〃
۲۰۸ھ کے واقعات 〃
حسن بن حسین کی سرکشی 〃
متفرق واقعات 〃
امیر حج صالح بن رشید 〃
۲۰۹ھ کے واقعات 〃
نصر بن شبث کو مامون کا پیغام 〃
نصر بن شبث کی شرائط اطاعت کی پیشکش ۳۱۷
مامون اور جعفر بن محمد کی گفتگو 〃
مامون کا نصر بن شبث کی حاضری پر اصرار 〃
عبداللہ بن طاہر کی محاصرہ بندی 〃
مامون کا نصر بن شبث کے نام خط ۳۱۸
نصر بن شبث کی امان طلبی 〃

نصر بن شبث کو عبداللہ بن طاہر کا امان		عبیداللہ بن سری کی شکست	//	امیر حج صالح بن عباس	//
نامہ	//	عبیداللہ بن سری کا محاصرہ	//	۲۱۲ھ کے واقعات	//
متفرق واقعات	۳۱۹	عبیداللہ بن سری کی طلب امان	//	محمد بن حمید کی نامزدگی	//
امیر حج صالح بن عباس	۳۲۰	عبداللہ بن طاہر سے ایک اعرابی کی		متفرق واقعات	//
۲۱۰ھ کے واقعات	//	ملاقات	۳۲۶	مامون کا عقیدہ	//
نصر بن شبث کی بغداد میں آمد	//	اعرابی کی مدح سرائی	//	امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ	۳۳۳
ابراہیم بن عائشہ پر عتاب و اسیری	//	[illegible]	۳۲۷	۲۱۳ھ کے واقعات	//
ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری	//	[illegible]	//	مصر کی شورش	//
ابراہیم بن مہدی کی تشہیر	۳۲۱	عبداللہ بن وہب کا بیان	۳۲۸	عمال کا تقرر	//
ابراہیم بن مہدی کی رہائی	//	فتح اسکندریہ	//	غسان بن عباد کی ولایت سندھ	//
ابراہیم بن عائشہ کا قتل	//	اہل قم کی بغاوت	//	غسان بن عباد کے متعلق احمد بن	
ابراہیم کی مامون سے معافی کی درخواست	//	قم کی فصیل کا انہدام	//	یوسف کی رائے	//
ابراہیم بن مہدی کی دوسری روایت	۳۲۲	[illegible]	//	امیر حج احمد بن عبداللہ	۳۳۴
مامون کی بوران بنت حسن بن سہل		امیر حج صالح بن عباس	۳۲۹	۲۱۴ھ کے واقعات	//
سے شادی	//	۲۱۱ھ کے واقعات	//	محمد بن حمید طوسی کا قتل	//
جہیز	//	عبیداللہ بن سری کی بغداد میں آمد	//	[illegible]	//
حمدون بن ابراہیم بن مہدی کے لیے		فتح مصر پر مامون کے اشعار	//	بلال ضبابی کا خروج و قتل	//
سفارش	۳۲۳	عبداللہ بن طاہر کے خلاف شکایت	//	عبداللہ بن طاہر کی روانگی	//
ابراہیم بن مہدی کا معافی نامہ	//	مامون کی [illegible] ہدایت	//	متفرق واقعات	//
مامون کے دسترخوان پر ضیافت		مامون کے جاسوس کی عبداللہ بن		امیر حج اسحاق بن عباس	//
علیہ سے [illegible]	//	طاہر سے ملاقات	۳۳۰	۲۱۵ھ کے واقعات	۳۳۵
ابن سہل کے کاتب کا بیان	۳۲۴	جاسوس کی [illegible] کے لیے		مامون کی جہاد کے لیے روانگی	//
ام جعفر کا بوران کو [illegible]	//	بیعت	//	ام الفضل کی رخصتی	//
الحسن بن سہل کی تیمارداری	//	عبداللہ بن طاہر کا جاسوس کو جواب	//	قرۃ کی فتح	//
متفرق واقعات	//	طاہر کا جاسوس کو [illegible] کا حکم	//	قلعہ ماجدہ والوں کی جان بخشی	//
عبداللہ بن طاہر کو مصر پر لشکر کشی کا حکم	۳۲۵	احمد بن یوسف کا عبداللہ بن طاہر کے		متفرق واقعات	//
عبیداللہ بن سری کا عبداللہ کی فوج پر		نام مکتوب	۳۳۱	امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ	۳۳۶
حملہ	//	متفرق واقعات	۳۳۲	۲۱۶ھ کے واقعات	//

مامون کی روانگی روم اور مراجعت	″	علماء فقہاء اور محدثین کی طلبی	۳۴۵	مامون کی تجہیز و تکفین	۳۵۶
مامون کی مراجعت کے متعلق	″	مسئلہ خلق قرآن کے متعلق [illegible]	″	مدت خلافت	″
[illegible] ہدایت	″	[illegible] جواب	″	مامون کا حلیہ	″
مامون کا خط	″	[illegible] جواب	″	باب ۱۳	
مامون [illegible] کی بیعت	″	[illegible] کا جواب	″	[illegible]	۳۵۷
مرنے کے بعد تجہیز کا حکم	″	امام احمد بن حنبل سے استفسار	۳۴۶	ابراہیم بن [illegible] کی مامون سے	
علی بن ہشام [illegible] کی گرفتاری	۳۳۷	ابن البکاء کی رائے	۳۴۷	[illegible]	″
متفرق واقعات	″	ابن البکاء [illegible]	″	مامون [illegible]	″
امیر حج [illegible]	″	فقہاء و محدثین [illegible] کے متعلق		[illegible] مامون کی [illegible]	″
۲۱۷ھ کے واقعات	″	مامون کا [illegible] کے نام	″	مامون کی [illegible]	
[illegible] کی تعمیر	″	امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح کا		[illegible]	
[illegible] کا قتل	″	انکار	۳۵۰	شکایت	″
علی بن ہشام اور حسین بن ہشام کا	″	علماء فقہاء اور محدثین کی طرطوس میں		مامون کی [illegible]	″
قتل	″	طلبی	۳۵۱	محمد بن ایوب کو [illegible]	
علی کے سر کی تشہیر	۳۳۸	فقہاء و محدثین کی [illegible]	″	[illegible]	۳۵۸
علی کے سر کے ساتھ مامون کا رقعہ	″	فقہاء و محدثین کی [illegible]	″	[illegible]	″
[illegible]	۳۳۹	[illegible] مامون کا فرمان	″	مامون سے [illegible]	″
[illegible] مامون کے نام	″	قرآن [illegible] کے متعلق [illegible]	″	مامون کی [illegible]	۳۵۹
مامون کا [illegible] جواب	″	[illegible]	۳۵۲	[illegible]	″
امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ	۳۴۰	[illegible] کا بیان	″	ابوسعید المخزومی کا مرثیہ	″
۲۱۸ھ کے واقعات	″	مامون کی [illegible]	″	مامون کا ایک [illegible] صاحب	
طوانہ کی تعمیر	″	مامون کی علالت	۳۵۳	[illegible]	۳۶۰
[illegible]	″	[illegible] مامون کی طلبی	″	[illegible] مامون کی [illegible]	″
مامون کا [illegible] کے نام	″	مامون کی وصیت	″	[illegible]	″
خلق قرآن کے متعلق [illegible]		مامون کے [illegible] عہد و پیمان	۳۵۴	[illegible]	۳۶۱
[illegible]	۳۴۲	ابواسحاق کی بیعت	۳۵۵	[illegible]	″
خلق قرآن کے متعلق مامون کا [illegible]	″	[illegible]	″	مامون کی [illegible]	″
[illegible] کے نام	۳۴۳	مامون کی وفات کا وقت	″	مامون کی [illegible]	۳۶۲

مامون کے اشعار	״	بابک خرمی کے پیروؤں کی بغاوت	״	بغا کبیر کو ہشتادسر کی طرف [illegible]	״
ابوالعتاہیہ کے شعر	۳۶۳	اسحاق کی ہمدان میں جنگ	״	افشین کی بغا کبیر کو ہدایات	״
علی بن جبلہ کا قصیدہ	״	۲۱۹ھ کے واقعات	۳۷۱	بغا کبیر کی روانگی کی بابک کو اطلاع	״
مامون کی علی بن جبلہ کو پیش کش	״	محمد بن قاسم کا ظہور	״	بغا کبیر کی مراجعت اردبیل	״
علی بن جبلہ کا اعتراف	״	محمد بن قاسم کی گرفتاری	״	بابک کا سردار [illegible] پر حملہ	۳۷۶
مامون کی [illegible]	۳۶۴	محمد بن قاسم کا فرار	״	بابک اور اس کی جماعت کی	
یزیدی کی مفلوک الحالی	״	خرمیوں کا قتل	״	شکست	״
یزیدی کی دولت حاصل کرنے کی		زطیوں کی سرکوبی	״	خرمیوں کی جماعت کے قتل کی	
ترکیب	۳۶۵	زطیوں کی ناکہ بندی	۳۷۲	[illegible] اطلاع	״
یزیدی کا مامون کو خط	״	زط سردار محمد بن عثمان سے عجیف کی		[illegible] کی مراجعت ارشق	״
یزیدی کی عبداللہ بن طاہر کے لیے		جنگ	״	بابک کا محاصرہ ارشق	۳۷۷
درخواست	״	[illegible]	״	افشین کا بابک خرمی پر حملہ	״
یزیدی کی ایک لاکھ درہم کی وصولی	״	۲۲۰ھ کے واقعات	״	بابک خرمی کی شکست و فرار	״
حسین بن ضحاک کے اشعار	۳۶۶	عجیف کا زط پر حملہ	״	بابک کا قلعہ [illegible] پر حملہ	״
مامون کی شعر فہمی	״	عجیف کی مراجعت بغداد	״	افشین کے پڑاؤ میں قحط	۳۷۸
العتابی کی مامون سے ملاقات	۳۶۷	زطیوں کی تباہی	۳۷۳	افشین کو معتصم کا مراغہ سے سامان خوراک	
العتابی اور اسحاق الموصلی کی گفتگو	״	بابک کا عروج	״	بھیجنے کا حکم	״
العتابی اور ابن الموصلی کی تعریف کا		محمد بن البعیث کی خرمیوں کی مہمانی		افشین کی جانب شیروان سے امداد	״
اعتراف	״	[illegible]	״	معتصم کو بابک سے اندیشہ	״
عمارہ بن عقیل کے اشعار پر مامون کی		عصمہ کی گرفتاری	״	معتصم کی [illegible] طرف کو آمد	״
تنقید	۳۶۸	عصمہ کے ساتھیوں کا قتل	۳۷۴	ہارون الواثق کے خدمت گار مسرور کا	
مامون کی محمد بن الجہم سے فرمائش	״	افشین کا برزند میں قیام	״	فرار	״
[illegible] سے مامون کی تنگی	۳۶۹	افشین کا قلعوں سے [illegible] تک انتظام	״	معتصم کے [illegible] بیماری کی وجہ	۳۷۹
باب ۱۳		بابک کے جاسوسوں سے ابو سعید کی		معتصم کی بغداد سے روانگی	״
خلیفہ معتصم	۳۷۰	مڈ بھیڑ	״	فضل بن مروان	״
بیعت خلافت	״	معرکہ ارشق	۳۷۵	معتصم اور ابن بختیشوع	۳۸۰
عباس بن مامون کی بیعت	״	بابک کا ہیثم الغنوی پر حملہ کرنے کا		فضل بن مروان کے خلاف معتصم	
طوانہ کے قلعہ کا انہدام	״	منصوبہ	״	سے شکایت	״

محمد بن حمید طوسی کی روانگی ʺ
معتصم کی فضل بن مروان سے ناراضگی ʺ
معتصم کے احکامات کی خلاف ورزی ۳۸۱
پروانہ کی فضل بن مروان کو ہدایت ʺ
فضل بن مروان کی معزولی ۳۸۲
احمد بن عمار کی بحالی ʺ
۲۲۱ھ کے واقعات ʺ
افشین کی برزند میں فوج کی تقسیم ʺ
افشین اور ابو سعید کی دروذ میں ملاقات ʺ
بغا پر خرمیوں کا حملہ ʺ
بغا کی شکست کی افشین کو اطلاع ۳۸۳
بغا کو افشین کی کمک ʺ
افشین کو بغا کی ہدایت ʺ
افشین کا ایک تل پر حملہ ʺ
بغا کا پہاڑ پر قیام ۳۸۴
برف باری سے جنگ کی پریشانی ʺ
بغا کی فوج کی جانب پیش قدمی ʺ
بغا کو بابک کے شبخون کی اطلاع ʺ
غلاموں کی امداد کی تدبیر ʺ
بغا کی مراجعت ۳۸۵
بغا کی فوج پر ترکوں کا حملہ ʺ
بغا کو [illegible] کا اندیشہ ʺ
فضل بن [illegible] کی [illegible] ʺ
بغا کی فوج کی پسپائی ۳۸۶
بغا کی فوج کی خستہ حالی ʺ
بغا کے پڑاؤ پر خرمیوں کا حملہ ʺ
بغا کی شکست و فرار ʺ
بغا و [illegible] کا قصہ ʺ
بابک کے مخبر کا قتل ۳۸۷
خرمی کی فتوحات ʺ
ایتاخ کی آمد و واپسی ʺ
۲۲۲ھ کے واقعات ʺ
ایتاخ کی افشین سے بابک کے ملک [illegible] ʺ
ایتاخ کی مراجعت ʺ
ابو سعید کو پیش قدمی کا حکم ʺ
فوجی سرداروں کا تقرر ۳۸۸
آذین کے اہل خاندان کی گرفتاری ʺ
افشین کی چھوٹی جماعت کو ہدایت ʺ
افشین کی بھیجی جماعت پر آذین کی یلغار ʺ
فوج کا حملہ ʺ
کوہ پیادوں کی افشین سے امداد طلبی ۳۸۹
افشین کی جنگی حکمت عملی ʺ
معتصم کی ہدایت پر عمل ʺ
افشین کی روز بروز بابک کی جانب پیش قدمی ʺ
گھات کے مقامات کا انتخاب ۳۹۰
خندق کی کھدائی ʺ
افشین کی پیدل سپاہ کو ہدایت ʺ
بابک کی افشین کو صلح کی پیشکش ۳۹۱
خرمیوں کی مبارزت ʺ
خرمیوں پر افشین کا حملہ ۳۹۲
افشین کی فوج کی ترتیب کا اہتمام ʺ
آذین کی آمد اور فوج کی نقل و حرکت ʺ
افشین و بابک کی جنگی تدابیر ʺ
افشین کی ہراول دستہ کو ہدایت ۳۹۳
بابک کی افشین سے ملاقات کی درخواست ʺ
افشین کا محتاط عمل ʺ
خرمیوں کا جعفر کے دستہ پر حملہ ۳۹۴
افشین کی جعفر سے ناراضگی ʺ
جعفر کو افشین کا پیغام ʺ
جعفر کو مراجعت کا حکم ʺ
جعفر کی افشین سے شکایت ۳۹۵
جعفر و فضل بن [illegible] کا [illegible] ʺ
رضاکاروں کی [illegible] کا [illegible] کی افشین کی حسن عمل کی ترغیب ʺ
افشین کی مقام [illegible] سے مراجعت ʺ
رضاکاروں کی افشین سے شکایت ۳۹۶
رضاکاروں کی افشین کے طرز عمل پر تنقید ʺ
رضاکاروں کے [illegible] کی [illegible] ʺ
ایک مجاہد کا جذبہ شہادت ۳۹۷
افشین کو حملہ کرنے کا فیصلہ ʺ
افشین کی [illegible] ʺ
افشین کی [illegible] پیش قدمی کا حکم ʺ
رضاکاروں کا [illegible] پر حملہ ۳۹۸
رضاکاروں کے [illegible] پانی کی فراہمی ʺ
خرمیوں کا جعفر پر حملہ ʺ
خرمیوں کی شدید مزاحمت ۳۹۹
[illegible] ʺ
افشین کو [illegible] مراجعت کا حکم ʺ

[illegible]		[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۰۶	[illegible]	۲۱۲
[illegible]	۲۰۰	[illegible]		[illegible]	//
امین کی [illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	۲۱۳
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۲۰۱	[illegible]	۲۰۷	[illegible]	۲۱۴
[illegible]	//	[illegible]	//	امین [illegible]	//
[illegible]	//	[illegible] امین سے ملاقات	//	[illegible]	//
[illegible] امین کی [illegible]	//	[illegible]	۲۰۸	[illegible]	//
امین [illegible]	۲۰۲	[illegible]	//	[illegible]	۲۱۵
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
امین [illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
امین [illegible]	//	[illegible]	۲۰۹	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۲۰۳	امین کی [illegible]	//	[illegible] امین [illegible]	۲۱۶
امین کے قاصدوں کی واپسی	//	[illegible]	//	[illegible]	//
امین کے قاصدوں کی [illegible]		امین [illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	۲۱۷
امین کے ایک قاصد [illegible]	//	[illegible]	۲۱۰	[illegible]	
[illegible]	۲۰۴	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	۲۱۸
[illegible]	۲۰۵	[illegible]	۲۱۱	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]		[illegible]	//	[illegible]	//

اہل عموریہ کی قلعہ بندی ۴۲۹
قلعہ عموریہ کے متعلق ایک مسلمان کی اطلاع ″
قلعہ عموریہ پر سنگ باری ″
اہل عموریہ کے قاصدوں کی گرفتاری ″
رومی قاصدوں کا قول ۴۳۰
قلعہ عموریہ کی فصیل کا انہدام ″
قلعہ عموریہ کے رخنہ کو پاٹنے کی کوشش ″
قلعہ کے شگاف پر سنگ باری ۴۳۱
معتصم کی افشین کی جنگ کی تعریف ″
اشناس کی برہمی ″
عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کی گفتگو ″
رومی سردار وندو کی امداد طلبی ۴۳۲
سردار وندو کا امان طلبی کا فیصلہ ″
معتصم اور وندو کا معاہدہ ۴۳۳
یاطس کی غلطی ″
یاطس کی گرفتاری ″
رومی اسیروں اور مال غنیمت کی نیلامی ۴۳۴
معتصم کی فوج میں ہنگامہ ″
شاہ روم کے قاصد کی واپسی ″
وادی الجور میں رومی اسیروں کا قتل ۴۳۵
معتصم کی طرسوس میں آمد ″
ترکی امرا کا افشین سے حسد ″
ترکی امرا کی عباس بن مامون کی حمایت ۴۳۶
معتصم اور اس کے ترکی امراء ″
امراء کے قتل کا منصوبہ ″
عجیف کا معتصم کو قتل کرنے پر اصرار ″
عباس بن مامون کا عجیف کی رائے سے اختلاف ″
عمرو الفرغانی کی ایک عزیز کو نصیحت ۴۳۷
اشناس کی ملامت ″
معتصم کو افشین کی شکایت ″
عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے شکایت ″
عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے علیحدگی کی درخواست ۴۳۸
عمرو الفرغانی کی گرفتاری ″
احمد بن خلیل کا اشناس کے نام خط ″
احمد بن خلیل کی اسیری ″
عمرو الفرغانی کی اطلاع کی رہائی ۴۳۹
معتصم کے خلاف سازش کا انکشاف ″
حارث سمرقندی کی گرفتاری اور رہائی ″
عباس بن مامون کی گرفتاری ۴۴۰
عجیف بن عنبسہ کی گرفتاری ″
عجیف بن عنبسہ کا قتل ″
عباس بن مامون کی ہلاکت ۴۴۱
عمرو الفرغانی کا انجام ″
عجیف بن عنبسہ کا خاتمہ ″
ترکی کی خودکشی ″
سندی بن بختاشہ صوفی ۴۴۲
احمد بن خلیل کی ہلاکت ″
ہرثمہ بن نضر کی رہائی ″
عباس بن مامون کا لعین کا لقب ″
اسیران قید کی روانگی ″

باب ۱۵

مازیار اور افشین کا تعلق ۴۴۳
۲۲۴ھ کے واقعات ″
مازیار کی بغاوت ″
مازیار اور آل طاہر کی مخاصمت ″
مازیار کے خلاف محمد بن ابراہیم کی تعینات ″
زمینداروں کی املاک کی ضبطی ۴۴۴
لگان کی شرح میں اضافہ ″
مازیار کا شاذان بن الفضل کے نام خط ″
علی بن یزداد کا فرار ۴۴۵
علی بن یزداد کے فرار پر ابو صالح کی برہمی ″
عبدالکریم بن عبدالرحمٰن کی حسن بن علی کی سفارش ۴۴۶
حسن بن علی بن یزداد کا تعاقب ″
اہل ساریہ کی اسیری ″
آمل کی فصیل کا انہدام ۴۴۷
طمیس سے سمندر تک فصیل کی تعمیر ″
اہل جرجان کی مدافعت کے لیے امدادی فوج ″
امرائے ساریہ کی نظر بندی ″
مازیار کا قیدیوں سے مطالبہ ″
موسیٰ بن ہرمز کی ترک دنیا کی حکایت ۴۴۸
احمد بن الصغیر کی بخشش ″
موسیٰ بن ہرمز کی ملاقات کا مقصد ″
آمل کے امیرزادوں کا قتل ۴۴۹

[illegible] کے قتل کا حکم	״	یعقوب بن نصر [illegible] کا	״	۲۹۵ھ کے واقعات	״
حسن بن حسین کا [illegible] پر قبضہ	״	حکم	״	[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	۴۴۰	[illegible]	۴۴۶	[illegible]	
[illegible] کی گرفتاری	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible] کی گرفتاری	״	[illegible]	״	[illegible]	
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	۴۵۴
[illegible]	۴۴۱	[illegible] کرنے کا حکم	۴۴۷	[illegible] المکتفی [illegible]	״
حسن بن حسین [illegible] سے		[illegible]		المکتفی [illegible]	״
[illegible]		[illegible] کی بیعت	״	[illegible]	״
[illegible]		[illegible]		المکتفی کی [illegible]	״
[illegible]		[illegible]	״	المکتفی [illegible]	״
عبداللہ بن [illegible] کی گرفتاری	״	[illegible] کی گرفتاری	״	[illegible] المکتفی [illegible]	۴۵۵
[illegible]	۴۴۲	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	المکتفی [illegible]	״
قرامطہ [illegible]	״	[illegible]	۴۴۹	المکتفی کا [illegible]	״
[illegible] بن احمد کا بیان	״	[illegible] کے خلاف [illegible]	״	[illegible] المکتفی [illegible]	۴۵۶
احمد بن [illegible] سے جنگ	۴۴۳	[illegible]	۴۵۰	[illegible]	״
احمد بن [illegible]	״	[illegible]	״	کتاب کے متعلق المکتفی سے [illegible]	״
احمد بن [illegible] حسن بن حسین کے [illegible]		المکتفی کے [illegible]		[illegible] المکتفی [illegible]	۴۵۷
کو		[illegible]	״	المکتفی [illegible]	״
حسن بن [illegible]	۴۴۴	[illegible]	۴۵۱	[illegible] المکتفی [illegible]	״
[illegible] کا		[illegible]		المکتفی کے [illegible]	۴۵۸
حکم		[illegible]	״	[illegible] متعلق المکتفی [illegible]	״
[illegible] سے متعلق ہدایت	״	[illegible]	۴۵۲	المکتفی کا [illegible]	״
[illegible] کی وفات	״	[illegible]	״	المکتفی کی [illegible]	۴۵۹
[illegible] حسن بن [illegible] سے ملاقات	״	[illegible]	״	[illegible]	״
حسن بن [illegible]	״	[illegible]	״	۲۹۶ھ کے واقعات	״
حسن بن [illegible]	۴۴۵	[illegible]		[illegible]	۴۵۳

افشین کے لیے تاج و پٹکوں کا تحفہ ،،
افشین کی معتصم سے معذرت طلبی اور تاج کی فرمائش ،،
افشین کی معتصم سے ملنے کی درخواست ۳۶۰
افشین کے محبوس ہونے کے اعتراف کی وجہ ۳۶۱
افشین کا انتقال ،،
افشین کے مال و متاع کی فہرست تیار کرنے کا حکم ،،
افشین کی لاش کی سر عام اہانت ۳۶۲
امیر حج محمد بن داؤد ،،
۲۲۶ھ کے واقعات ،،
ابو حرب مبرقع کا خروج ،،
ابو حرب مبرقع کی جمعیت میں اضافہ ،،
رجاء بن ایوب کی ابو حرب مبرقع پر فوج کشی ۳۶۳
ابو حرب مبرقع کی گرفتاری ،،
مبرقع کی دوسری گرفتاری ،،
رجاء بن ایوب کی مختصر تحریر کی وضاحت ،،
رجاء اور مبرقع کی جنگ کی دوسری روایت ۳۶۴
متفرق واقعات ،،
معتصم کی علالت ،،
معتصم کی [illegible] کانے کی فرمائش ،،
معتصم کی وفات ۳۶۵
مدت خلافت ،،
معتصم کا حلیہ و عمر ،،
معتصم کی حسن سیرت ،،
ابن ماسویہ کے بیٹے ابن [illegible] کی روایت ۳۶۶
معتصم کا غصہ ،،
معتصم کی علی بن جنید سے بھیجنے کی فرمائش ،،
معتصم اور یحییٰ بن یزید کا قول ،،
معتصم کے بیٹے امرا کے متعلق بشارت ۳۶۷
اسحاق موصلی کی معتصم کی مقرب باندی کی تعریف ،،
اسحاق بن ابراہیم موصلی کا بیان ،،
معتصم کی [illegible] ۳۶۸
معتصم کی شجاعت ،،

باب ۱۶

خلیفہ ہارون واثق باللہ ۳۶۹
بیعت خلافت ،،
امیر حج جعفر بن المعتصم ،،
۲۲۸ھ کے واقعات ،،
متفرق واقعات ،،
امیر حج محمد بن داؤد ،،
۲۲۹ھ کے واقعات ،،
واثق کا عاملوں پر عتاب ،،
احمد بن اسرائیل و عمر بن فرج رخجی کے خلاف مقدمہ ۳۷۰
ہارون بن عبدالعزیز القاضی کا بیان ،،
برامکہ کے زوال سے متعلق واثق کا استفسار ،،
[illegible] کا حکم ،،
بیت المال کی [illegible] کا حکم ۳۷۱
ہارون بن نعیم کو ابو [illegible] مدینے کا حکم ،،
بنو سلیم کی بنی [illegible] سے مخاصمت ۳۷۲
[illegible] کے خلاف کاروائی ،،
سلیمان بن وہب سے مطالبہ کی وصولی ،،
[illegible] کا تقرر ،،
امیر حج محمد بن داؤد ،،
۲۳۰ھ کے واقعات ۳۷۳
بنی سلیم کی اطراف مدینہ میں شورش ،،
حماد بن جریر کا بنی سلیم پر حملہ ،،
حماد بن جریر کا قتل ،،
بغا کبیر کی بنی سلیم بن منصور پر فوج کشی ،،
بنی سلیم کی شکست و فرار ۳۷۴
بنو سلیم کی اطاعت ،،
بغا کبیر کی مدینہ میں آمد ،،
عبداللہ بن طاہر کا انتقال ،،
امیر حج اسحاق بن ابراہیم ،،
۲۳۱ھ کے واقعات ،،
بنو ہلال کی گرفتاری ۳۷۵
بنو سلیم اور بنو ہلال کی فرار ہونے کی کوشش ،،
مسلمانوں اور رومیوں کے قیدیوں کے
رجزیہ اشعار ،،
خزیمہ بن الخطاب کا قتل ۳۷۶

مدنیوں کی [illegible] //
بنی فزارہ اور بنی مرہ پر بغا الکبیر کی فوج کشی //
بنی کلاب کی گرفتاری //
احمد بن نصر کی بغاوت ۲۷۷
احمد بن نصر کی خلق قرآن ماننے والوں سے مخالفت //
احمد بن نصر کی خلق قرآن کی مخالفت کرنے کی ترغیب //
واثق کے خلاف بغاوت کرنے کا منصوبہ ۲۷۸
سازش کا انکشاف //
عیسیٰ الاعور کی گرفتاری //
طالب اور ابو ہارون سراج کی گرفتاری //
احمد بن نصر کی گرفتاری //
احمد بن نصر سے خلق قرآن کے متعلق استفسار ۲۷۹
احمد بن نصر کی بے باکی //
عبدالرحمٰن بن اسحاق و ابو عبداللہ کا احمد کے قتل پر اصرار //
صمصامہ شمشیر کی طلبی ۲۸۰
احمد بن نصر کا قتل //
احمد بن نصر کے قتل کی دوسری روایت //
احمد بن نصر کے سر کی تشہیر //
احمد بن نصر کے ساتھیوں کی گرفتاری //
ایک اعرابی کی مخبری ۲۸۱
واثق کا ارادہ حج و تقرر ایتاخ امیر حج //
امارت یمامہ و بحرین پر [illegible] //
ابراہیم کا تقرر //
دیوان روم کے گماشتے کی چوری //
وصیف ترکی کی کارگزاری ۲۸۲
ابو وہب [illegible] کی برطرفی //
سرحدی افسر کی مراجعت //
شاہ روم کے قیدیوں کے تبادلے کی تجویز //
واثق کی ابن ابی داؤد کو ہدایت ۲۸۳
مسلم قیدیوں کے عقیدہ کا امتحان لینے کا حکم //
رومی و مسلم فوجوں کا لامس میں اجتماع //
قیدیوں کی تعداد //
محمد بن عبداللہ کا بیان ۲۸۴
قیدیوں کا تبادلہ //
مسلم قیدیوں کے عقیدہ کا امتحان //
احمد بن سعید کی مہم کی ناکامی //
احمد بن سعید کی برطرفی ۲۸۵
متفرق واقعات //
۲۳۲ھ کے واقعات //
عمارہ بن عقیل کی بنی نمیر کے خلاف شکایت //
بغا کی بنی نمیر پر فوج کشی //
بغا کے قاصد کا قتل ۲۸۶
بغا کی پیش قدمی //
بغا پر بنی نمیر کی یورش //
بنی نمیر کا فرار ۲۸۷
بنی نمیر کے مقتولین کی تعداد //
بنی نمیر کے قیدی //
بنی نمیر کے قیدیوں پر عتاب //
بغا کا حصین بن جبلہ کی قوم ۲۸۸
بنی نمیر کے چند سرداروں کی امان طلبی //
متفرق واقعات //
واثق کی وفات //
واثق کی تجہیز و تکفین ۲۸۹
احمد بن ابی داؤد کی اہانت //
واثق کا حلیہ، عمر اور عہد خلافت //
واثق کی عمر کے متعلق نجومیوں کی پیشگوئی //
واثق کے دربار کا [illegible] //
علی بن الجہم کا قصیدہ ۲۹۰
صالح بن عبدالوہاب اور واثق کی طلبی ۲۹۱
احمد بن عبدالوہاب کے اشعار //
صالح بن عبداللہ کی واثق کو اپنی جانب [illegible] //
[illegible] صالح کو [illegible] کی شکایت //
صالح کی [illegible] کی روانگی ۲۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱

خلیفہ ہارون الرشید

بیعت خلافت:

جس جمعے کی رات کو ان کے بھائی موسیٰ الہادی نے انتقال کیا اسی رات کو رشید بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ؓ کی خلافت کے لیے بیعت ہوئی۔ جس روز رشید منصب خلافت پر فائز ہوئے ان کی عمر بائیس (۲۲) سال کی تھی۔ اکیس سال بھی بیان کی گئی ہے۔ ان کی ماں یمن کے مقام جرش کی رہنے والی خیزران نام کی چھوکری تھی۔ یہ مقام رے میں جب کہ ۱۴۵ ہجری کے ذی الحجہ کے ختم میں تین راتیں باقی تھیں منصور کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ واقدی کہتے ہیں کہ ہارون یکم محرم ۱۴۹ ہجری کو پیدا ہوئے تھے۔ یہ فضل بن یحییٰ ان سے سات دن بڑا تھا اور وہ ۱۴۸ ہجری کے ماہ ذی الحجہ کے ختم پر جب کہ سات راتیں باقی تھیں پیدا ہوا تھا۔ فضل کی ماں زینب بنت منیر رشید کے دودھ پلانے والی مقرر کی گئی۔ رشید نے فضل کے ساتھ اس کا اور فضل نے رشید کے ساتھ خیزران کا دودھ پیا۔

یحییٰ بن خالد برمکی کی رہائی:

جس رات ہادی کا انتقال ہوا اسی رات کو ہرثمہ بن اعین نے ہارون الرشید کو باہر لا کر بیعت کے لیے دربار میں بٹھایا اور وہاں سے یحییٰ بن خالد بن برمک کو قید سے رہا کر کے اپنے پاس بلایا۔ یہی رات تھی جس میں ہادی نے یحییٰ اور ہارون کے قتل کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ یحییٰ حاضر ہوا اسے وزیر مقرر کیا گیا اس نے یوسف بن القاسم بن صبیح میر منشی کو طلب کر کے فرامین لکھنے کا حکم دیا۔ دوسرے دن تمام قائد اور عمائد دربار میں حاضر ہوئے۔ یوسف نے کھڑے ہو کر تقریر کی اس میں حمد و ثنا کے بعد نہایت خوبی سے ہادی کی موت، ہارون کی خلافت اور اس حکم کا جو انہوں نے لوگوں کو عطایا دینے کے متعلق دیا تھا اعلان کیا۔

یوسف بن القاسم کی تقریر

اس موقع پر یوسف نے جو تقریر کی تھی وہ یہاں نقل کی جاتی ہے۔ تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لیے ہیں اور درود وسلام اس کے نبی ﷺ پر ہو۔ اے اہل بیت نبوت، خلافت اور دولت اور اے اس حکومت کے انصار اور اعوان اور فرماں بردار جماعت (یاد رکھو کہ اللہ نے اپنے فضل و احسان سے تم کو جو بے شمار نعمتیں ہمیشہ کے لیے عطا فرمائی ہیں) ان میں اس کا سب سے بڑا احسان

چاہیے کہ جس نے تم کو تمہارا اتفاق، یا تمہاری بیعت اور یکجائی کر دی تمہارے بازو قوی کیے اپنے تمہارے دشمن کو قوت ور کر دیا وہ ان کو چاہیے جو حق و صداقت پر تھی غالب کیا اور تم سے اللہ نے جو کام لے کر تمہاری عزت افزائی کی اور اللہ نے تمہیں اپنی کتاب اور مذہب کے جانثار طاقت ور بنانے کے بزرگ یہ دونوں کے اعمال ہیں اور اللہ کی شمشیر برہنہ کے ذریعے سے تم نے اس بیعت کی حفاظت کی۔ تمہارے ذریعے سے اللہ نے ان کو تمام لوگوں کا دارو مدار بنایا اور مسلمانوں کے مددگار منتخب کر کے کرام بنائے والوں کے پیچھے سے نہایت والی دین ختم ہو گیا کیونکہ یہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اور اس بات سے کہ وہ موت آگئی۔ تم نے بچے طرز پر کہا ابو اللہ بھی اپنے سلوک و بھلی روٹ نے بیٹے خلیفہ موسیٰ الہادی کو اپنے پاس بلا لیا اور ان کے ولی عہد ہونے پر وقت، تمہارے اب تمہارے امیر المومنین ہیں جو بہت ہی مہربان اور رحیم ہیں اور تمہارے نیک کردار کا صلہ دیں گے اور تمہارے خطاکاروں سے درگزر کریں گے۔ اللہ پاک ان سے ان کو بہرہ اندوز کرے ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ ان کے لیے خلافت کی بیعت لی جائے اور تمہارے وظائف اور انعامات بھی تم کو دیے جائیں گے۔ یہ اپنی طرف سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ شفقت اور نیکی کرے گا۔ اور اس تحقیق کے مطابق آتا ہے بخدا تم کو دیں گے اور ان عطیات و وظائف کے علاوہ مطالبات حق کا اندازہ کیا جائے گا اور ان کے نتیجے میں ہر ایک کو بطور معاوضہ اٹھارہ ماہ کا الاؤنس دیا جائے گا۔ ان عطیات کی وجہ سے تمہاری مقررہ وظائف کی کمی پوری ہو جائے گی اور نہ یہ تمہاری ان کمی سے آئندہ محروم ہو گی۔ ان کے بعد جو دو بیعتیں رہے گا اسے دوبارہ بیعت اور مراتب اور وظائف کے حصول کے لیے جو طرف داری اور اتفاق سلطنت میں ہوا تھا آ گیا اس وقت تک جمع رکھیں گے جب تک کہ تم کو کوئی ذلت سلطنت کا لحاظ اپنی حاجت خوش حالی پر ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق امیر المومنین کے حسن ارادے میں تبدیلی اور ان کو تمہارا طالب بنا دیا ہے۔ تم پر احسانات کیے گئے ہیں اس لیے اب تم بھی ان کی اور ان احسانات عظیم پر ان کا شکر ادا کرو یہ بھی شکر ادا کرنے کا ہی وقت ہے۔ اللہ سے امیر المومنین کی درازی عمر اور ترقیاں کی دعا کرو اگر تم ان سے بہرہ ور ہو گے اور اب خوشی سے بیعت کر لو [illegible] تمہاری اطاعت اور اعانت کرے گا۔ اور تمہارے ذریعے سے وہ تمہارے باہمی تمام معاملات درست کر دے گا اور وہ اپنے نیک بندوں کی طرح تم سے حسن سلوک کرے گا۔

ہارون الرشید کو موسیٰ کی وفات کی اطلاع

محمد بن حفص اموی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کی وفات کے بعد یحییٰ بن خالد رشید کے پاس آیا وہ اس وقت اپنے بستر پر لحاف میں پڑے سو رہے تھے۔ یحییٰ نے کہا امیر المومنین اٹھیے۔ رشید نے کہا تم ہر وقت مجھ کو خلافت کی دھمکی دیتے رہتے ہو۔ اب کیا اس طرح تم مجھے پریشان کرتے رہو گے۔ اگر یہ خبر اس شخص کو پہنچ جائے تو میرا کیا حال ہوگا وہ میری کیا حالت کرے گا۔ یحییٰ نے کہا اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں یہ موسیٰ مر گیا اور یہ انگوٹھی موجود ہے۔ وہ یہ انگوٹھی خلافت ہے۔ یہ سن کر رشید اپنے بستر پر اٹھ بیٹھے اور انہوں نے کہا کہ تم مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں۔

عبداللہ بن ہارون الرشید کی پیدائش

ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دوسرا قاصد حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ آپ کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ رشید نے کہا کہ میں نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا اور اب یحییٰ سے انہوں نے کہا کہ تم مجھے مشورہ دو۔ یحییٰ نے کہا آپ فوراً [illegible]

ہو جائیگا۔ رشید نے ہاشمی سے یہ بات کہی اور یہ امر بھی امانت ہے۔ میں اس کی پشت پر تیری زیادہ حمایت کروں گا اور [illegible] تمہارا بھلا بھی چاہوں گا۔ تاکہ ابوعصمہ کا سر تمہارے سامنے پیش کیا جائے۔

ابوعصمہ کا قتل

رشید نے خلافت کے [illegible] سب سے پہلے [illegible] ابوعصمہ کو اپنے سامنے قتل کرا دیا [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] اس کے قتل کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن رشید اور جعفر بن موسیٰ الہادی کی عیادت کے لیے جا رہے تھے۔ جب یہ عیسیٰ باذ کے پل کے قریب پہنچے تو ابوعصمہ نے [illegible] سے کہا کہ ٹھہر جاؤ ولی عہد کو پہلے گزر جانے دو۔ ہارون نے کہا کہ جب امیر والا نے جو حکم دیا ہے میں اس کی بجا آوری کرتا ہوں۔ ہارون وہیں اپنی جگہ ٹھہر گئے اور جعفر پہلے گزر گیا۔ چنانچہ یہی واقعہ ابوعصمہ کے قتل کا سبب ہوا۔

انگشتری کی بازیافت

[illegible] کہتے ہیں کہ جب ہارون خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے غوطہ خوروں کو طلب کیا اور یہ بات بیان کی کہ مہدی نے مجھے ایک انگوٹھی دی تھی جس کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی اور اسے جبل کہتے تھے۔ جب میں ایک دن اپنے بھائی سے ملنے گیا۔ ان سے مل کر جب واپس ہو کر دجلہ کے پل پر آیا تو مجھ سے اس کا تقاضا کیا گیا اور اس نے کہا کہ امیر المومنین آپ کو حکم دیتے ہیں کہ یہ انگوٹھی آپ میرے حوالے کر دیں۔ میں نے اسے اسی جگہ دریا میں پھینک دیا تھا۔

غوطہ خوروں نے اسے ڈھونڈ نکالا۔ اس کے ملنے پر ہارون بے حد مسرور ہوئے۔

جعفر کی ولی عہدی سے دست برداری

ہادی نے رشید کو ولی عہدی سے معزول کر کے اپنے بیٹے جعفر کو ولی عہد بنایا تھا۔ اس وقت عبداللہ بن مالک ہادی کا کوتوال تھا۔ ان کے مرنے کے بعد اسی رات خزیمہ بن خازم نے اپنے پانچ ہزار مسلح موالی کو لے کر جعفر پر دھاوا بول دیا اور انہوں نے جعفر کو اس کے بستر پر جا پکڑا اور کہا کہ یا تو تم ولی عہدی سے دست بردار ہو جاؤ ورنہ تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔ جب صبح ہوئی تو لوگ [illegible] جعفر کے دروازے پر حاضر ہوئے۔ خزیمہ اسے لے کر سامنے آیا اور اس نے جعفر کو محل کے بالاخانے پر کھڑا کیا۔ اس وقت تک تمام دروازے بند تھے۔ جعفر نے سب کے سامنے آکر اعلان کیا کہ اے مسلمانو! جس کی گردن پر میری بیعت ہو وہ اس سے بری ہے۔ میں اسے اس سے بری الذمہ قرار دیتا ہوں کیونکہ خلافت میرے چچا ہارون کا حق ہے، اس میں میرا کوئی حق نہیں۔

عبداللہ بن مالک کا کنارہ

عبداللہ بن مالک کے [illegible] کے لیے [illegible] جانے کی وجہ یہ تھی کہ جب ان سے اس معاملے کے کنارے کے متعلق جواب [illegible] نے جعفر کی بیعت کر لی تھی [illegible] تو انہوں نے کہا کہ تمام امور کی اصلاح نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن ان سے عہدہ [illegible] ایک صورت سے [illegible] کہ [illegible] چنانچہ [illegible] کر دیے۔

رشید کا ابراہیم الحرانی اور سلام الابرش کی گرفتاری

تیسری بات یہ ہوئی کہ رشید کے دل میں ان کی طرف سے وحشت پیدا ہو گئی اور اسے یہ بات معلوم ہو گئی کہ موسیٰ کے انتقال

کے دن چونکہ رشید ابراہیم الحرانی اور سلام الابرش سے ناراض تھے۔ انہوں نے حکم دیا کہ ان دونوں کو قید کر دیا جائے اور ان کی تمام جائداد ضبط کر لی جائے۔ ابراہیم یحییٰ بن خالد کے پاس اس کے گھر میں چھپ گئے۔ تو محمد بن سلیمان نے ہارون سے اس کی سفارش کی کہ آپ اس کی خطا معاف کر دیں اور اسے مجھے دے دیں اور میں اسے اپنے ساتھ بصرہ لیے جاتا ہوں۔ ہارون نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔

عمر بن عبدالعزیز العمری کی برطرفی:

اس سال رشید نے عمر بن عبدالعزیز العمری کو مدینہ رسول اللہ ﷺ کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ اسحٰق بن سلیمان بن علی کو مقرر کر دیا۔

یحییٰ بن خالد کی وزارت:

اس سال محمد بن ہارون الرشید پیدا ہوا۔ یہ اس سنہ کے ماہ شوال کے ختم ہونے میں ابھی تیرہ راتیں باقی تھیں کہ جمعہ کے دن پیدا ہوا۔ مامون اس سے پہلے اسی سال نصف ماہ ربیع الاول میں جمعہ کی رات کو پیدا ہوا تھا۔ اس سال رشید نے یحییٰ بن خالد کو وزیر مقرر کیا اور کہا کہ میں اپنے اوپر سے اس ذمہ داری کو اتار کر تمام رعایا کے معاملات تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ تم اپنی صوابدید پر کام کرنا۔ جسے مناسب سمجھنا مقرر کرنا جسے مناسب سمجھنا برطرف کر دینا اور اپنی رائے سے تمام امور سلطنت طے کرنا۔ انہوں نے اپنی مہر بھی اس کے حوالے کر دی چنانچہ خیزران تمام امور کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ یحییٰ تمام معاملات اس کے سامنے پیش کرتا اور اس کی رائے کے مطابق حکم نافذ کرتا۔

بنی ہاشم میں وراثت کی مساویانہ تقسیم:

اس سال ہارون نے حکم دیا کہ ذوی القربیٰ کے سہام خمس سے دیے جائیں۔ اور پھر ان کے مطابق انہوں نے وراثت کو بنی ہاشم میں برابر برابر تقسیم کیا۔ نیز اس سال انہوں نے ان سب لوگوں کو جو کسی خطا کی وجہ سے بھاگے ہوئے یا روپوش تھے۔ عام معافی دی۔ البتہ زندیقوں کو جن میں یونس بن فروہ اور یزید بن الفیض تھے۔ معاف نہیں کیا۔ طالبیین میں سے طباطبا ظاہر ہوئے۔ ابراہیم بن اسماعیل اور علی بن الحسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن تھے۔ اس سال رشید نے سرحدوں کو جزیرہ اور قنسرین سے علیحدہ کر کے ان کو ایک آزاد علاقہ بنا دیا اور اس کا نام عواصم رکھا۔ اس سال ابو سلیم فرج ایک ترک خادم کے ذریعہ سے طرسوس آباد کیا گیا اور لوگ اس میں جا بسے۔

امیر حج ہارون الرشید:

اس سال خود ہارون الرشید مدینۃ السلام سے حج کرنے گئے انہیں کی امارت میں حج ہوا۔ انہوں نے اہل حرمین کو بہت کچھ دیا اور وہاں بے شمار روپیہ تقسیم کیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس سال حج کے ساتھ وہ جہاد کے لیے بھی گئے تھے۔ اس سال سلیمان بن عبداللہ البکائی کی امارت میں موسم گرما کا جہاد ہوا۔

اس سال اسحٰق بن سلیمان الہاشمی مدینہ کا والی تھا۔ عبداللہ بن قثم مکہ اور طائف کا عامل تھا موسیٰ بن عیسیٰ کوفہ کا والی تھا۔ اور اس کی طرف سے اس کا بیٹا عباس بن موسیٰ کوفہ پر اس کا نائب تھا بصرہ بحرین عمان فرض یمامہ اور اضلاع اہواز اور فارس کا والی محمد بن سلیمان بن علی تھا۔

۱۷۱ھ کے واقعات

مہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی

اس برس ابوالعباس الفضل بن سلیمان طوسی خراسان سے مدینۃ السلام پہنچ گیا۔ جس وقت یہ مدینۃ السلام واپس آیا ہے اس وقت مہر خلافت جعفر بن محمد بن الاشعث کے پاس رہتی تھی۔ اب رشید نے اسے جعفر سے لے کر ابوالعباس طوسی کے سپرد کر دیا۔ مگر تھوڑی مدت کے بعد ابوالعباس نے وفات پائی۔ رشید نے مہر خلافت یحییٰ بن خالد کے سپرد کر دی۔ اس طرح دونوں وزارتیں یحییٰ کو تفویض ہو گئیں۔

ابو ہریرہ محمد بن فروخ کا قتل:

اس سال رشید نے ابوہریرہ محمد بن فروخ کو قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ کا والی تھا۔ ہارون نے ابو حنیفہ حرب بن قیس کو اس کی گرفتاری کے لیے بھیجا۔ وہ اسے ہارون کے پاس مدینۃ السلام لے آیا۔ اور قصر خلد میں اس کی گردن مار دی گئی۔

طالبیین کا مدینۃ السلام سے اخراج:

اس سال ہارون کے حکم سے طالبیین مدینۃ السلام سے فوراً باہر کر کے مدینۃ الرسول ﷺ بھیج دیئے گئے۔ البتہ عباس بن حسن بن عبداللہ بن علی بن ابی طالب کو رہنے دیا گیا۔ اس کا باپ حسن بن عبداللہ بھی انہی میں تھا۔ اس سال فضل بن سعید الحروری نے خروج کیا۔ ابوخالد المروروذی نے اسے قتل کر دیا۔ اس سال روح بن حاتم افریقیہ آیا۔

امیر حج عبدالصمد بن علی:

اس سال رمضان میں ہارون عمرہ کے ارادے سے نکلا اور اس نے حج کے زمانے تک مدینہ میں قیام کیا۔ اور پھر فریضہ حج ادا کیا۔ اس سال عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔

۱۷۲ھ کے واقعات

ہارون الرشید کی مرج القلعہ سے مراجعت

اس سال رشید مرج القلعہ اس خیال سے گئے کہ یہاں کسی مقام کو اپنی قرارگاہ کے لیے منتخب کریں۔ یہ خیال اس لیے پیدا ہوا کہ مدینۃ السلام کی آب وہوا ان کے ناموافق حرارت ہو گئی تھی اور اسی وجہ سے وہ مدینۃ السلام کو بخار کہتے تھے۔ وہ مرج القلعہ جا کر بیمار پڑ گئے اور واپس چلے آئے۔

امارت ارمینیہ پر عبیداللہ بن المہدی کا تقرر:

اس سال رشید نے یزید بن مزید کو ارمینیا کی ولایت سے معزول کر کے اس کی جگہ عبیداللہ بن المہدی کو مقرر کیا۔

امیر حج یعقوب بن ابی جعفر:

اس سال اسحاق بن سلیمان کی قیادت میں موسم گرما کا جہاد ہوا اور یعقوب بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں حج ہوا۔ اس سال ہارون نے اس عشر کو جو اہل سواد سے نصف پیداوار لینے کے بعد لیا جاتا تھا معاف کر دیا۔

[illegible] کے واقعات

[illegible] کی وفات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی وفات [illegible]

[illegible]

مہر خلافت کی فضل بن یحییٰ کو حوالگی

جب [illegible] آگئے تب ان کے لیے [illegible] کی گئی۔ [illegible]

[illegible] ہو جاتا تھا۔ [illegible]

[illegible]

انہوں نے [illegible] فضل بن یحییٰ [illegible]

[illegible]

امارت خراسان پر عباس بن جعفر کا تقرر

[illegible] ہارون الرشید نے جعفر بن محمد بن اشعث [illegible] خراسان سے واپس [illegible] ان کے بیٹے عباس بن جعفر بن محمد بن اشعث کو خراسان کا والی مقرر کیا۔

امیر حج ہارون الرشید

اس سال ہارون کی امارت میں حج ہوا۔ [illegible] انہوں نے مدینۃ السلام سے احرام باندھ رکھا تھا۔

۱۷۴ھ کے واقعات

امارت سندھ پر اسحاق بن سلیمان کا تقرر

اس سال شام میں [illegible] ہارون الرشید نے اسحاق بن سلیمان ہاشمی کو سندھ اور مکران کا والی مقرر کیا اور یوسف بن ابی یوسف کو قاضی مقرر کیا۔ اس وقت ان کے والد بقید حیات تھے۔ اس سال روح بن حاتم [illegible]

امیر حج ہارون الرشید

ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ یہ پہلے مدینہ گئے۔ [illegible]

۱۷۵ھ کے واقعات

رشید نے اپنے بیٹے محمد [illegible] مدینۃ السلام میں اپنے بعد [illegible] بیعت [illegible] امین نام رکھا۔ اس وقت امین کی عمر پانچ سال کی تھی۔

عیسیٰ بن جعفر کی فضل بن یحییٰ سے درخواست

[illegible]

امین کی ولی عہدی کی بیعت

[illegible]

امیر حج ہارون الرشید

[illegible]

[illegible] کے واقعات

[illegible]

یحییٰ بن عبداللہ کا خروج

[illegible]

فضل بن یحییٰ کی روانگی

[illegible]

مقرر کیا اور علی بن الحجاج الخزاعی کو جرجان کا والی بنایا۔ اسے پانچ لاکھ درہم دیے۔ اس نے نہر بلخ پر پڑاؤ ڈالا۔ شعرا نے اس کی تعریف میں قصیدے لکھے۔ اس نے خوش ہو کر بہت انعام دیا۔ دوسرے لوگوں نے شعر کہے اور انعامات حاصل کیے۔ اس نے بھی ان کو خوب روپیہ دیا۔ اب خود فضل بن یحییٰ اس مہم پر روانہ ہوا۔ اس نے امیر المومنین کے آستانہ پر منصور بن زیاد کو اپنا نائب بنایا۔

منصور بن زیاد کی نیابت:

یہ فضل کی تمام عرضداشتیں رشید کی خدمت میں پیش کر کے ان کے جوابات اسے ارسال کر دیتا تھا۔ چونکہ منصور یحییٰ کا بڑا دوست اور رفیق تھا۔ اس لیے وہ سب اپنے معاملات میں اس پر اور اس کے بیٹے پر پورا اعتماد رکھتے تھے۔ اب فضل اپنی جانفشانی سے روانہ ہوا۔ رشید برابر خط میں اسے لطف و احسان اور انعام و اکرام کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔

فضل بن یحییٰ کی یحییٰ بن عبداللہ سے خط و کتابت:

فضل نے یحییٰ سے مراسلت شروع کی۔ یہ خطوط میں نہایت نرم لہجہ اختیار کیا۔ اپنی خوشنودی اور اللہ کا واسطہ دے کر عواقب سے ڈرایا اور مشورہ دیا کہ تم اپنی معافی اور امان کو قبول کر لو اور تمہارے ساتھ بہت حسن سلوک کیا جائے گا۔

فضل طالقان رے اور دستبی کے علاقے میں اشب نام ایک موضع میں فروکش ہو گیا وہاں نہایت شدید سردی پڑی اور برفباری ہوئی۔ یہ بغیر پیش قدمی کیے اسی مقام پر ٹھہرا رہا اور یہاں سے اس نے یحییٰ کو متواتر خطوط لکھے۔ نیز دیلم کے رئیس کو اس معاملہ میں لکھا کہ میں تم کو ایک کروڑ درہم دوں گا تم یحییٰ کو اپنے علاقہ سے خارج کر دو۔ بلکہ فضل نے یہ رقم اس کے پاس بھیج دی۔

یحییٰ بن عبداللہ کو ہارون الرشید کا امان نامہ:

یحییٰ نے مصالحت قبول کی۔ اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دینے پر اس شرط پر آمادگی ظاہر کی کہ رشید اپنے ہاتھ سے ایک پرچہ پر وعدہ امان لکھ کر اسے بھیج دیں۔ فضل نے رشید کو لکھا اس سے رشید بہت خوش ہوئے اور ان کی نظر میں فضل کی عزت اور بڑھ گئی۔ انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ کے لیے معافی نامہ لکھا اس پر تمام فقہا قضاۃ بنی ہاشم کے اعیان اور اکابر مثلاً عبدالصمد بن علی عباس بن محمد محمد بن ابراہیم موسیٰ بن عیسیٰ اور ان کے ہم مرتبہ دوسرے اکابر کی شہادت ثبت کی نیز اس کے ساتھ بہت سے تحائف اور خلعت اور انعام جنس نقدی شکل میں بھیجے فضل نے یہ سب کچھ یحییٰ کے پاس بھیج دیا۔

یحییٰ بن عبداللہ سے حسن سلوک:

یحییٰ فضل کے پاس آ گیا۔ اور فضل اسے بغداد لے آیا۔ یہاں رشید ان سے بہت اچھی طرح پیش آئے۔ اس کی تعظیم و تکریم کی بہت سا روپیہ یکمشت اسے دیا۔ اور جزوی مقدار میں اس کی مدد معاش مقرر کر دی۔ چند روز تو اس نے یحییٰ بن خالد کے مکان میں بسر کیے اس کے بعد رشید نے ایک بہت پرتکلف مکان اس کے قیام کے لیے دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ یحییٰ کا انتظام کسی دوسرے کے سپرد کرتے خود رشید ہی اس کی ہر بات کے کفیل تھے۔

فضل بن یحییٰ کے اعزاز میں اضافہ:

یحییٰ کے مکان سے چلے جانے کے بعد انہوں نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی ملاقات اور سلام کے لیے اس کے پاس جائیں۔ اس کے ساتھ رشید نے حد سے زیادہ فضل کا اعزاز اور اکرام کیا۔ مروان بن ابی حفصہ اور ابو ثمامہ الخطیب نے اس سلسلے میں

[illegible]

عبداللہ بن موسیٰ کا یحییٰ بن عبداللہ سے اختلاف

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

یحییٰ بن عبداللہ کا قتل

[illegible]

یحییٰ بن عبداللہ کا دعویٰ:

[illegible]

یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید سے درخواست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے کوئی بات نہ کہے۔

یحییٰ بن عبداللہ کا حلف کا مطالبہ

یحییٰ نے کہا امیرالمومنین یہ امر تو حق نہیں ہے آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں [illegible] اس سے حلف لوں۔ ہارون نے کہا اچھا تم حلف لو۔ یحییٰ نے زبیری سے کہا یوں قسم کھاؤ کہ [illegible] اللہ کی طاقت اور قوت کی حمایت سے نکل کر اپنی طاقت اور قوت کے سپرد ہوں [illegible] امیرالمومنین یہ کیا حلف ہے جو مجھ سے لیا جا رہا ہے [illegible] تھا [illegible]

بکار کا انتقال:

یحییٰ بن عبداللہ نے کہا امیرالمومنین [illegible] اس طرح قسم کھانے میں [illegible] کہا کیوں قسم نہیں کھاتے [illegible] اللہ کی طاقت اور قوت سے نکل کر اپنی طاقت اور قوت کے سپرد ہوں [illegible] امیرالمومنین اس قسم کا کیا مطلب ہے [illegible] قسم کھا چکا ہوں۔ ہارون نے کہا اب تم ویسی ہی قسم کھاؤ جیسی [illegible] اللہ کی طاقت اور قوت کی حمایت سے نکل کر اپنی طاقت و قوت کے سپرد ہوتا ہوں۔ [illegible] کے پاس سے [illegible] رخصت ہو گیا [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] آ چکا تھا [illegible] بیان کرتے ہیں۔

بکار کی موت کی دوسری روایت

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ [illegible] عبدالرحمٰن بن عوف [illegible] اولاد [illegible] قتل کر دیا۔ [illegible]

محمد بن الحسن کا عہد امان کے متعلق فتویٰ

[illegible] نے یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کو [illegible] ابو البختری [illegible] ابو یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ بن عباس کا بیان:

[illegible]

عبداللہ بن مصعب کی ہارون الرشید سے ملاقات کی درخواست

[illegible]

عبداللہ بن مصعب کی طلبی

رشید نے کہا اچھا بلاؤ۔ فضل اسے بلانے گیا اور اب وہ مجھ سے اس طرح سے باتیں کرنے لگے۔ پھر سے وہ پھر سے پڑے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ اسے بھی بتا دیجیے جو دوسرے شخص کے برابر آ جاتا ہے مجھے پتا چلتا ہے کہ تمہیں امیر المومنین نے کس مصیبت سے نجات دلا دی ہے۔ ہم بھی ان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ تمہیں ہم چھوڑ دیں کہ وہ اب جا رہا ہے۔

اتنے میں زبیری بھی آ گیا۔ اس نے کہا امیر المومنین میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا کہو۔ اس نے کہا یہ راز کی بات ہے۔ رشید نے کہا۔ یحییٰ سے کوئی بات راز نہیں۔ یحییٰ اٹھ کر باہر جانے کے لیے کھڑا ہوا۔ رشید نے کہا اے یحییٰ بیٹھو تم سے بھی کوئی بات راز نہیں۔ پھر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔

یحییٰ بن عبداللہ کے خلاف شکایت

رشید نے زبیری سے کہا کہو کیا بات ہے۔ اس نے کہا امیر المومنین بخدا! مجھے آپ کے بارے میں اپنی بیوی کی طرف سے، آپ کی بچی سے، آپ کی اس جان پر سے جو آپ کے ساتھ محفوظ ہے اور اس خدمت گار سے جو آپ کو کپڑے پہناتا ہے اور ان عہدہ داروں کی طرف سے جو ان کے مقابلہ میں آپ سے بہت ہی کم تعلق رکھتے ہیں اور ان کی طرف سے جو آپ سے بہت دور کا واسطہ رکھتے ہیں خطرہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ رشید کا رنگ متغیر ہو گیا۔ انہوں نے کہا اچھا کیا کہہ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ یحییٰ بن عبداللہ کی دعوت میرے پاس آئی ہے اور جب بجز ایک بادشاہ میری اس کی مدد سے مجھ تک پہنچی ہے تو ضرور آپ کے آ جانے پر کوئی شخص ایسا باقی نہ ہوگا جو آپ کی خلافت کے لیے اس سے مزاحم ہو گیا ہو۔ رشید نے کہا یہ بات تم اس کے منہ پر کہہ سکتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ رشید نے حکم دیا کہ یحییٰ کو حاضر کیا جائے وہ حاضر ہوا۔ زبیری نے اس کے روبرو وہی بات دوبارہ بیان کی۔

یحییٰ بن عبداللہ کی مباہلہ کی پیشکش:

یحییٰ نے کہا امیر المومنین اگر یہ بات ایسے شخص نے کہی جس کی جانب آپ بہت ہی کم مرتبہ کا ہے اور ایسے شخص کے بارے میں کہی جس کے اعمال و افعال میرے اقتدار کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتے ہیں تو بھی ایسی صورت میں کہ آپ مجھ پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کی دھمکیوں سے بچ نہیں سکتا تھا۔ لہٰذا اس لیے کہ میں بالکل بے بس اور مجبور ہوں لیکن آپ کا عزیز قریب ہوں بہتر یہ ہے کہ آپ میرے معاملہ میں جلد بازی نہ فرمائیں مجھے مہلت دیں۔ ممکن ہے کہ آپ کو میرے خلاف اپنے ہاتھ اور زبان سے کام لینا پڑے اور اس کے بعد ہی آپ میرے معاملہ سے علیحدہ ہو جائیں۔ پس ممکن ہے کہ یہ شخص ایسے طریقے پر چلے تو جب کہیں جائے آپ سے قطع تعلق کرانا چاہتا ہو۔ تھوڑی دیر توقف فرمائیے میں آپ کے سامنے اس سے مباہلہ کرتا ہوں۔ رشید نے کہا۔ عبداللہ اگر تم مباہلہ کے لیے تیار ہو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

یحییٰ اور عبداللہ بن مصعب کا مباہلہ:

پہلے تو یحییٰ نے کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو کر جلد جلد دو رکعت نماز پڑھی۔ عبداللہ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر یحییٰ دو زانو بیٹھا اور عبداللہ سے کہا کہ تم بھی اسی طرح بیٹھو۔ پھر یحییٰ نے اپنا ہاتھ اس کے داہنے ہاتھ میں ڈال کر کہا اے بار الٰہا اگر یہ بات تیرے علم میں ہے کہ میں نے عبداللہ بن مصعب کو اس شخص (اس نے اپنا ہاتھ رشید پر رکھ کر اشارہ کیا) کی مخالفت میں دعوت دی ہے تو

[illegible]

عبداللہ بن حسن کی عباس بن حسن سے ملاقات کی درخواست

[illegible]

عباس بن حسن کا عبداللہ کی ملاقات سے گریز

[illegible] مگر مجھے تمہارے متعلق اندیشہ ضرور ہے۔

عباس بن حسن کا اندیشہ

[illegible] اور عبداللہ بن حسن کو اب ساری [illegible]

عبداللہ بن حسن کا انتقال

[illegible]

پریشان سا تھا۔ میں نے ان کے غلام سے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے اور کیوں انہوں نے اس وقت میرے والد کو بلایا ہے۔ اس نے کہا جب وہ نہا دھو کر نکلے تو اپنے گھوڑے سے اترتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ میں نے اس کی اس بات پر مطلقاً کوئی توجہ نہیں کی اور اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ جب ہم کوچے کے سرے پر پہنچے تو دروازہ بند پڑا تھا۔ غلام نے دروازہ کھٹکھٹایا تو کھول دیا گیا۔ جب اندر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ عورتیں بال بکھیرے ہوئے رسیوں سے کمر باندھے اپنے منہ پیٹ رہی ہیں اور واویلا کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مصعب ختم ہو چکا۔

عباس بن حسن کا اظہار اطمینان:

اس منظر کا میرے قلب پر خاص اثر پڑا اور میں نے اپنے گھوڑے کی باگ اپنے گھر کی طرف موڑ دی اور اس قدر تیزی سے کہ جس کا اتفاق مجھے آج تک اس دن سے پہلے یا بعد نہیں ہوا اسے بھگاتا ہوا میں اپنے گھر آیا چونکہ میرے والد میری وجہ سے متفکر تھے۔ اس لیے تمام غلام خدمت گار اور رشتہ دار پریشان دروازے پر میرے منتظر بیٹھے تھے مجھے دیکھتے ہی وہ دوڑ کر میرے والد کے پاس گئے انہیں میرے آنے کی اطلاع کی وہ خود بھی قمیص پہنے دونوں ہاتھ باندھے خوش خوش مجھے لینے بڑھے۔ اور پھر انہوں نے بلند آواز میں پوچھا خیر ہے۔ میں نے کہا وہ مر گیا کہنے لگے اس اللہ کا شکر ہے جس نے اسے ہلاک کر دیا اور تم کو اور ہم کو اس کی طرف سے ہمیشہ کے لیے مطمئن کر دیا ہے۔

عباس بن حسن کی طلبی:

ابھی ان کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ رشید کے خدمت گار نے حاضر ہو کر کہا کہ امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ابھی آپ اور یہ دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ جب ہم رشید کی خدمت میں جا رہے تھے میرے باپ نے راستے میں مجھ سے کہا کہ یحییٰ پر اللہ کی رحمت ہو اگر اس کے اہل بیت اس کے نبی ہونے کا دعویٰ کریں تو بے شک صحیح ہوگا اب تو وہ اللہ کے پاس ہوگا۔ کیونکہ بخدا! مجھے یقین ہے کہ وہ قتل کر دیا گیا۔

یحییٰ بن عبداللہ کو عبداللہ بن مصعب کی موت کی اطلاع:

ہم رشید کے پاس آئے۔ دیکھتے ہی انہوں نے کہا اے عباس بن الحسن تم کو خبر ہے کہ کیا ہوا۔ میرے والد نے کہا امیر المومنین اس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے امیر المومنین کو قطع رحم کے ارتکاب سے بچا لیا اور اسے اس کی کذب بیانی کے پاداش میں ہلاک کر دیا۔ رشید کہنے لگے کہ نہیں نہیں۔ بخدا! وہ تو زندہ اور صحیح سلامت ہے۔ پھر اسے بلایا گیا۔ یحییٰ اندر آیا اسے دیکھ کر میرے والد تھم گئے۔ دوسری طرف اسے دیکھتے ہی رشید نے کہا اے ابو محمد تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے تمہارے سرکش دشمن کو ہلاک کر دیا۔ یحییٰ نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میرے دشمن کے کذب کو امیر المومنین پر آشکار کر دیا اور قطع رحم سے بچا لیا۔ امیر المومنین بخدا! اگر حقیقت یہ ہوتی کہ میں خلافت کا طالب اس کا خواہش مند یا اس کے لیے ساعی ہوتا تو مطلقاً مجھ پر کیا گزرتی۔ میں درحقیقت نہ خلافت کا طالب ہوں نہ اس کا امیدوار۔ اگر مجھے یہ بات معلوم ہوتی کہ صرف عبداللہ بن مصعب کے ذریعہ میں اس کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہوں اور اس وقت ہم صرف تین آدمی میں وہ اور آپ ہی اس دنیا میں باقی ہوتے۔ تب بھی میں آپ کے خلاف اس کی مدد حاصل نہیں کرتا۔

[illegible]

[illegible]

لکھ کر ان کا نقد بوجوں کے ساتھ بارگاہ خلافت میں بھیج دیا۔ اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ کسی شخص نے اراضی خراج میں کوئی حیل و حجت اس سے نہیں کی۔ اس نے پہلی اور دوسری فصل کا خراج باقاعدہ پورا وصول کر لیا۔ تیسری فصل پر جب اس نے مطالبہ کیا تو لوگوں نے اپنی تباہ حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے التوا کی خواہش کی۔ اس نے کہا تم کو مہلت نہ دوں گا۔ ہارون کو طلب کر کے ان سے فوراً ادا ہونے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اقتصادی مشکلات کی بنا پر اراضی خراج سے انکار کیا۔

اہل مصر کی اراضی خراج:

عمر نے حکم دیا کہ جو تحفے ان لوگوں نے مجھے بھیجے تھے وہ سب لائے جائیں۔ اس نے تھیلیاں، ظروف اور صرافوں کو طلب کیا۔ اس نے تمام متفرقہ نقد قبول کیا۔ عمر نے جو رقم ان کے بھیجنے والوں کے حساب میں بطور زکوٰۃ محسوب کر لی اس کے بعد اس نے کپڑوں کے پورے منگوائے ان کو نیلام کر کے فوراً اسے خرید لیا۔ اور ان کی قیمت بھی مطالبہ لگان میں محسوب کر لی۔ پھر اس نے کہا صاحبو! جس طرح میں نے تمہارے عمدہ تحائف کو تمہاری ضرورت کے وقت کے لیے بچا رکھا۔ اسی طرح تم ہمارا مطالبہ لگان بے باق کر دو۔ اہل مصر نے سب خراج ادا کر دیا۔ اس طرح مصر کی آمدنی بہت بڑھ گئی اور جب وہ تمام رقم ٹھیک کر چکا تو بغداد واپس چلا آیا۔ یہ بات معلوم ہوگئی کہ جس قدر آمدنی اس عمر کے زمانے میں مصر سے ہوئی اتنی نہ کسی اور شخص کے عہد حکومت میں وہاں سے وصول ہوئی ہو۔

عمر بن مہران کی مراجعت:

چونکہ اسے اختیار دے دیا گیا تھا کہ جب تک چاہے وہ مصر میں رہے اور جب چاہے واپس چلا آئے۔ اسی اختیار کی وجہ سے وہ خود ہی وہاں سے چلا آیا۔ جب روانہ ہوا تو وہی شکل تھی کہ ایک خچر پر خود سوار تھا اور ایک دوسرے خچر پر اس کا غلام ابو درہ سوار تھا۔

اس سال عبدالرحمن بن عبدالملک موسم گرما میں جہاد کے لیے گیا اور اس نے ایک قلعہ فتح کیا۔

امیر حج سلیمان بن ابی جعفر:

اس سال سلیمان بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں حج ہوا۔ واقدی کے بیان کے مطابق ہارون کی بیوی زبیدہ بھی اس سال حج کے لیے گئی تھی اس کے بھائی اس کے ساتھ تھے۔

۱۷۷ھ کے واقعات

اسحاق بن سلیمان کی ولایت مصر:

اس سال رشید نے جعفر بن یحییٰ کو مصر کی ولایت سے علیحدہ کر کے اسحاق بن سلیمان کو والی مصر مقرر کیا۔ اور حمزہ بن مالک کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر کے خراسان کو بھی جرجان کے ساتھ شامل کر کے فضل بن یحییٰ کی ولایت میں دے دیا۔ اس سال عبدالرزاق بن عبدالحمید التغلبی کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا۔

واقدی کا سرخ آندھی کے متعلق بیان:

واقدی کے بیان کے مطابق اس سال شب یکشنبہ میں جب کہ ماہ محرم کے ختم میں چار راتیں باقی تھیں۔ نہایت شدید سیاہ اور سرخ رنگ کی آندھی چلی۔ پھر شب چہار شنبہ کو جب کہ ماہ محرم کے ختم میں دو راتیں باقی تھیں تو مغرب میں شفق پھیل گئی اور ماہ صفر جمعہ

کے دن پھر بہت شدید سیاہ آندھی چلی۔

امیر حج ہارون الرشید

اس سال ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔

۱۷۸ھ کے واقعات

اسحٰق بن سلیمان کے خلاف:

اس سال قیس و قضاعہ وغیرہ حوفیوں نے مصر میں ہارون کے عامل مصر اسحٰق بن سلیمان کے خلاف بغاوت کر دی۔ اور اس سے لڑے۔ رشید نے ہرثمہ بن اعین کو کئی سرداران عساکر کے ساتھ اسحٰق بن سلیمان کی مدد کے لیے مصر بھیجا۔ اہل حوف نے امان کی درخواست کر کے اطاعت قبول کر لی اور تمام سرکاری مطالبات کو ادا کر دیا۔ اس زمانے میں ہرثمہ رشید کی طرف سے فلسطین کا عامل تھا۔ اس فتنہ کے ختم ہونے کے بعد ہارون نے سلیمان کو مصر سے واپس بلا لیا۔ اور اس کی جگہ تقریباً ایک ماہ ہرثمہ والی رہا۔ اس کے بعد رشید نے اسے بھی واپس بلا لیا اور عبدالملک بن صالح کو والی مقرر کیا۔

اہل افریقیہ کی بغاوت و سرکوبی:

اس سال اہل افریقیہ نے عبدویہ الانباری کی قیادت اور اس کے زیر قیادت باقاعدہ سپاہ کی معیت میں بغاوت کی فضل بن روح بن حاتم کو قتل کر دیا گیا۔ آل مہلب کے جو لوگ وہاں تھے ان سب کو خارج البلد کر دیا گیا۔ رشید نے ہرثمہ بن اعین کو ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ اس کے جاتے ہی تمام باغی مطیع و منقاد ہو گئے۔

عبدویہ الانباری کی اطاعت:

بیان کیا گیا ہے کہ جب اس عبدویہ نے افریقیہ پر قبضہ کر کے حکومت کے خلاف علانیہ بغاوت کی اور اپنی خودمختاری کا اعلان کیا تو اس کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی۔ ہزاروں آدمی اس کے زیر فرمان ہو گئے۔ اور اطراف و اکناف ملک سے لوگ جوق در جوق اس کے پاس آ گئے۔ یحییٰ بن خالد بن برمک اس وقت رشید کا وزیر تھا اس نے یقطین بن موسیٰ اور منصور بن زیاد کو اس کے تدارک کے لیے روانہ کیا نیز یحییٰ نے عبدویہ کو بہت سے مراسلات لکھے۔ ان میں اسے حکومت کی اطاعت قبول کرنے کی ترغیب دی گئی تھی اور انکار کی صورت میں تہدید کی گئی تھی نیز یہ وعدہ کیا گیا کہ تمہاری تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ تم کو امان دی جائے گی اور بہت کچھ انعام و صلہ دیا جائے گا۔ اس وعدہ وعید کا اثر یہ ہوا کہ اس نے سر تسلیم خم کر کے حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ اور بغداد آ گیا۔ یحییٰ نے جو وعدے کیے تھے وہ سب کے سب اس نے پورے کیے۔ اس کی بہت تعظیم و مدارات کی اور رشید سے بھی اس کے لیے معافی حاصل کی۔ اسے صلہ دیا اور ریاست دی۔

ولید بن طریف الشاری خارجی کا خروج:

اس سال رشید نے اپنے تمام معاملات یحییٰ بن برمک کو تفویض کر دیئے۔ اس سال ولید بن طریف الشاری خارجی نے جزیرہ میں خوارج کا شعار بلند کیا۔ اور ابراہیم بن خازم بن خزیمہ کو نصیبین میں اچانک قتل کر کے جزیرہ ارمینیہ چلا گیا۔

امارت خراسان پر فضل بن یحییٰ کا تقرر

اس سال فضل بن یحییٰ [illegible] خراسان کے والی کی حیثیت سے خراسان [illegible] [illegible]

[illegible] فضل [illegible]

[illegible]

[illegible] خراسان [illegible] فضل [illegible] خراسان [illegible]

[illegible] خراسان [illegible]

فضل بن یحییٰ کی ثروت

[illegible] فضل [illegible] خراسان جانے سے پہلے [illegible] فضل [illegible]

[illegible] فضل [illegible]

[illegible]

[illegible] فضل کی تعریف [illegible]

ابراہیم بن جبریل کا امتحان

فضل بن اسحاق ہاشمی بیان کرتا ہے کہ ابراہیم بن جبریل فضل بن یحییٰ کے [illegible] خراسان [illegible]

[illegible] فضل کے دل میں [illegible] بات بیٹھ گئی۔

ابراہیم [illegible] فضل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فضل بن اسحاق کا بیان

فضل بن اسحاق کہتا ہے کہ ابراہیم [illegible] فضل [illegible] ابراہیم [illegible]

[illegible]

ابراہیم کی فضل بن یحییٰ کی دعوت

[illegible] فضل [illegible] ابراہیم [illegible]

[illegible] فضل [illegible]

[illegible]

جو تحفے اس کو نذر دیے تھے۔ اس نے اس موقع پر فضل کی نذر کے لیے بہت سے تحائف قیمتی اشیاء اور سونے چاندی کے برتن مہیا کیے اور دو ہزار درہم بھی محل کے ایک کمرے میں رکھوا دیے۔ جب فضل اس کے گھر آیا تو ابراہیم نے یہ تمام چیزیں نذر میں پیش کیں۔ فضل نے ان کے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو صرف اس لیے آیا تھا کہ تمہاری دل شکنی نہ ہو۔ ابراہیم نے کہا یہاں جو کچھ ہے یہ سب آپ کا احسان ہے۔ فضل نے کہا ہم اس سے زیادہ تمہارے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہیں۔

ان تمام قیمتی بہا اشیاء میں سے اس نے سوائے ایک تجری کوزے کے کوئی چیز نہیں لی۔ البتہ وہ کوزہ لے لیا اور کہا کہ یہ تمہارے گھر کا ایک چیز ہے۔ ابراہیم نے کہا یہ خراسانی کی رقم جانے۔ آپ نے کہا کہ یہ بھی تم لے لو۔ ابراہیم نے دوبارہ کہا کہ یہ سرکاری روپیہ تو لے لیجیے۔ فضل نے کہا یہ تمہارے پاس اس کے رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

فضل بن یحییٰ کا استقبال:

جب فضل بن یحییٰ خراسان سے واپس آیا تو خود رشید بستان ابی جعفر تک اس کے استقبال کو گئے اور وہیں تمام بنو ہاشم کل اور فوجی عہدہ دار اہل قلم اور اشراف اس کے استقبال کو آئے۔ جو اس سے ملتے گئے اس نے ایک ایک کو دس دس اور پانچ پانچ لاکھ درہم دیے۔ مروان بن ابی حفصہ شاعر نے اس موقع پر اس کی مدح میں ایک قصیدہ کہا۔

خالد بن عبداللہ انصاری کے آزاد غلام ابراہیم بن مسلم کے بھائی حفص بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ جب فضل بن یحییٰ خراسان سے عراق آیا تو میں اس سے ملنے گیا۔ اس وقت بہت سی تھیلیاں اس کے سامنے رکھی تھیں اور وہ سر بمہر تقسیم کی جا رہی تھیں۔ اور ان میں سے ایک تھیلی بھی کھولی نہ گئی۔ اس پر کسی نے یہ شعر پڑھا۔

كفى الله بالفضل بن يحيى بن خالد وجود يديه بخل كل بخيل

ترجمہ: ”فضل بن یحییٰ بن خالد اور اس کے دونوں ہاتھوں کی سخاوت کے ذریعہ اللہ نے ہر بخیل کے بخل کی قباحت سے اپنے بندوں کو بچا لیا ہے“۔

شعر سن کر مروان بن ابی حفصہ نے مجھ سے کہا کاش! کہ یہ شعر مجھے مل جاتا۔ کیونکہ مجھ پر دس ہزار درہم کا قرض ہے۔

امیر حج محمد بن ابراہیم:

اس سال معاویہ بن زفر بن عاصم کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا۔ اور موسم سرما کی مہم نے سلیمان بن راشد کی قیادت میں جہاد کیا۔ اس کے ساتھ سسلی کا بطریق البیہ بھی شریک جہاد تھا۔ اس سال محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۷۹ھ کے واقعات

اس سال فضل بن یحییٰ خراسان پر عمرو بن شرحبیل کو اپنا قائم مقام بنا کر بغداد آ گیا۔

حمزہ بن اترک خارجی کا خروج:

اس سال رشید نے منصور بن یزید بن منصور الحمیری کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ نیز اس سال خراسان میں حمزہ بن اترک

الحجاف خارجی نے خروج کیا۔ اس سال رشید نے محمد بن خالد بن برمک حاجب کو برطرف کر کے اس کی جگہ فضل بن الربیع کو اپنا حاجب مقرر کیا۔

ابن طریف الشاری خارجی کا قتل:

اس سال ولید بن طریف الشاری خارجی آرمینیا سے جزیرہ واپس آیا اس کی طاقت و شوکت بہت بڑھ گئی۔ عرب آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ رشید نے یزید بن مزید الشیبانی کو اس کے مقابلے پر بھیجا۔ پہلے تو یزید اس کے مقابلے سے پہلو تہی کی طرح ٹال مٹول کی بات کیا مگر پھر اس نے ہیت کے پاس بے خبری میں جا لیا۔ ولید مارا گیا اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ جو باقی بچے وہ منتشر ہو گئے۔

امیر حج ہارون الرشید:

اس ولید کے مقابلے میں اللہ نے جو کامیابی رشید کو عطا کی اس کے شکر میں انہوں نے اسی سال کے ماہ رمضان میں عمرہ ادا کیا۔ اس کے بعد وہ مدینہ چلے آئے۔ اور موسم حج تک مدینہ میں اقامت گزیں رہے۔ پھر انہیں کی امارت میں حج ہوا۔ یہ مکہ سے منیٰ اور وہاں سے عرفات پیدل گئے اور پیادہ پا ہی انہوں نے تمام مناسک حج ادا کیے۔ حج کے بعد وہ بطریق بصرہ مدینۃ السلام واپس آ گئے۔ واقدی کا کہنا ہے کہ رشید عمرہ ادا کر کے موسم حج تک مکہ ہی میں مقیم رہے تھے۔

۱۸۰ھ کے واقعات

شام میں شورش:

اس سال شام میں عربوں کے قبائل میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ اور اس نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ اس کی اطلاع رشید کو ہوئی وہ بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے اس کے انتظام کے لیے جعفر بن یحییٰ کو شام کا والی مقرر کیا اور اس سے کہا کہ اس کام کے لیے تم جاؤ یا میں جاؤں۔ اس کے جواب میں جعفر نے کہا میں آپ کی طرف سے جاتا ہوں۔

جعفر بن یحییٰ کا حسن انتظام:

یہ بہت سے بہادر سالاروں جانوروں اور ہتھیاروں سے مسلح شام روانہ ہوا۔ اس نے عباس بن محمد بن المسیب بن زہیر کو اپنا کوتوال مقرر کیا۔ اور شبیب بن حمید بن قحطبہ کو اپنی فوج خاصہ کا افسر مقرر کیا۔ یہ خود سرداروں کے پاس گیا اور ان میں مصالحت کرا دی۔ البتہ اس نے ان ڈاکوؤں اور جنگلی لوگوں کو جو اس فتنہ میں شریک ہوئے تھے قتل کر دیا۔ اس نے شام میں گھوڑا اور نیزہ وغیرہ کچھ نہیں چھوڑا۔ سب ضبط کر لیے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آتش فساد سرد ہو گئی۔ اور امن و امان بحال ہوا۔ اس کامیابی کے بعد جب جعفر شام سے روانہ ہوا تو منصور النمری نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا۔ جس میں اس کے کارناموں کو سراہا۔

جعفر بن یحییٰ کی مراجعت:

جعفر بن یحییٰ نے صالح بن سلیمان کو بلقاء اور اس کے ملحقہ علاقے کا والی مقرر کیا اور عیسیٰ بن العکی کو تمام پر اپنا جانشین مقرر کیا اور خود عراق واپس آ گیا۔ رشید نے بیش از بیش اس کی عزت افزائی کی۔

جعفر بن یحییٰ کا ہارون سے خطاب:

جب یہ رشید کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پہلے اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا۔ پھر سامنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض پرداز ہوا:

امیر المومنین اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے میری پریشانی کو دور کر کے آسانیاں نصیب کیں۔ میری دعا قبول کی میری التجا پوری کی۔ میری مدت عمر میں اتنا اضافہ کر دیا کہ مجھے اپنے آقا کی صورت دکھائی اور ان کی ملاقات سے میری عزت بڑھائی۔ اور مجھ پر یہ احسان کیا کہ مجھے ان کے ہاتھ چومنے کا موقع دیا۔ مجھے ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر کر دیا۔ کیونکہ جب میں جناب والا سے اپنی بیماری اور ان قدرتی اسباب کی وجہ سے کہ جن کی وجہ سے مجھے جناب والا سے رخصت ہونا پڑا کرتا تھا تو اس وقت میرے دل میں یہ بات آجاتی تھی کہ یہ مجھے اپنے گناہوں اور میرا یہ خدا کی ناراضی ہے۔ امیر المومنین اللہ مجھے آپ پر قربان کر دے اگر مجھے کچھ دن آپ سے دور رہنا پڑتا تو مجھے اندیشہ تھا کہ آپ کے قرب کی تمنا اور آپ کے فراق کے غم میں میری عقل زائل ہو جاتی۔ اور میں مجبور ہو جاتا کہ آپ کے دیدار سے بہرہ ور ہونے کے لیے حاضری کی اجازت طلب کروں۔

اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اس بیماری کے زمانے میں مجھے صحت اور عافیت دی میری دعا قبول کی اور اپنی اطاعت کی توفیق سے نوازا۔ اور اس نے مجھے معصیت سے بچائے رکھا کیونکہ اب میں آپ کے حکم اور اجازت سے شام چھوڑ کر حاضر خدمت ہوا ہوں اور صحت نے مجھے اس حاضری سے باز نہیں رکھا۔ میں سب سے بڑی قسم یعنی خدا کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے قارون کا مال تو کیا اگر تمام دنیا مجھے پیش کی جاتی تب بھی میں آپ کی قربت کو ترجیح دیتا۔ اور آپ کی خدمت میں حاضری کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت نہ سمجھتا۔

اس کے بعد جعفر نے اسی موقع پر کہا:

خدا ہمیشہ سے آپ پر آپ کی نیت کے مطابق احسان کرتا رہا ہے اور آپ کی انتہائی آرزو کے مطابق آپ کی رعایا کی اطاعت کو درست کرتا رہا ہے۔ اس نے آپ کی سلطنت کو آپ کے لیے درست کر دیا ہے ان کے نظام کو یکجا کر دیا ہے۔ ان کے افتراق کو ختم کر دیا ہے۔ جس میں آپ کا اور ان کا دونوں کا فائدہ ہے۔ اور وہ اس طرح کہ وہ سب کے سب آپ کی اطاعت کو قبول کرتے ہیں اور آپ کی خوشنودی کو اختیار کرتے ہیں۔ اس احسان پر اللہ کا ہزار ہزار شکر واجب ہے۔ امیر المومنین میں اہل شام کو ایسی حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ آپ سے بالکل مطیع و منقاد ہیں۔ اپنے کیے پر نادم ہیں۔ آپ کی ذات سے وابستہ ہیں آپ کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ سے معافی کے خواستگار ہیں آپ کے حکم پر نظر رکھتے ہیں آپ کے فضل کے امیدوار ہیں۔ آپ کے عذاب یا انتقام سے خوف زدہ ہیں۔ ان کی جو جماعت اس اختلاف کے وقت ہے وہی ان کے یہاں اختلاف کے وقت تھی۔ اور جو دل ان کا اس الفت کے زمانے میں ہے وہی جانی ان کا رکاوٹ کے وقت تھا۔ امیر المومنین نے تو پہلے ہی ان کی مغفرت کر دی اور معافی کی درخواست پر ان کو معاف کر دیا ہے۔ اور ان کی خطاؤں سے درگزر کیا ہے۔ وقت نے جو کامیابی مجھے ان کے مقابلہ پر عطا فرمائی ہے کہ ان کی آتش فساد کو اس نے بجھا دیا۔ ان میں جو شریر و سرکش تھے۔ ان کو دور پھینک دیا اور دو مرتبہ ان جماعتوں میں مصالحت کرا دی۔ مجھے ان کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا کی اور ان کی مدد سے بہرہ ور کیا یہ سب کچھ آپ کی برکت

مجھے بھی سعادت اور توفیق الٰہی کی بدولت [illegible] آپ [illegible] بھی [illegible] ہیں۔

یحییٰ [illegible] امیر المومنین [illegible] نے ان کے متعلق [illegible] آپ [illegible] اور [illegible] بات [illegible] نے آپ کے [illegible] ہیں کیونکہ وہ [illegible] امید [illegible] آپ [illegible] ہیں۔

[illegible] اس حالت میں [illegible] اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ [illegible] نے اپنی [illegible] آپ [illegible] احسانات [illegible] آپ [illegible] آپ کی [illegible] احسانات [illegible] آپ کا [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر سکتا ہوں۔ [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر سکتا ہوں۔ آپ کے احسانات [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں۔ آپ [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں آپ [illegible] احسان [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں آپ [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں۔ آپ [illegible] میں کیونکر آپ کا شکر ادا کروں آپ [illegible] کا شکر [illegible] اس قدر [illegible] ہے۔ [illegible] آپ [illegible] آپ [illegible] کا آپ [illegible] اسی [illegible] ہے اور [illegible] کر سکتا ہے۔

مہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی

اس سال رشید نے مہر خلافت کو جعفر بن محمد بن اشعث سے لے کر اسے اس کے باپ یحییٰ بن خالد کے سپرد کر دیا۔ اسی سال جعفر بن یحییٰ کو خراسان اور سجستان کا والی مقرر کیا اور جعفر نے محمد بن الحسن بن قحطبہ کو ان دونوں صوبوں پر اپنا نائب مقرر کیا۔

امارت خراسان پر عیسیٰ بن جعفر کا تقرر

اس سال رشید [illegible] جعفر [illegible] پہنچا تو [illegible] اس نے عیسیٰ بن جعفر

کو خراسان کا والی مقرر کیا اور جعفر بن یحییٰ کو خراسان کی ولایت سے بیس روز بعد معزول کر دیا۔ اس طرح جعفر کی جگہ عیسیٰ بن جعفر خراسان کے والی بنے۔ اس سال جعفر بن یحییٰ برمکی کو ہارون کی ذاتی محافظ فوج کا افسر بھی مقرر کیا گیا۔

موصل کی فصیل کا انہدام:

اس سال رشید نے موصل کی فصیل اس وجہ سے منہدم کرا دی کہ خارجیوں نے وہاں سے خروج کیا تھا۔ اس کے بعد وہ رقہ چلے گئے اور وہیں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے۔

ہرثمہ بن اعین کی طلبی

اس سال انہوں نے ہرثمہ بن اعین کو افریقیا کی ولایت سے علیحدہ کر کے مدینۃ السلام بلا لیا۔ جعفر بن یحییٰ نے اسے حرس پر اپنا نائب مقرر کر دیا۔ اس سال مصر میں نہایت شدید زلزلہ آیا جس کی وجہ سے اسکندریہ کے مینار کی چوٹی گر پڑی۔

خراشہ الشیبانی خارجی کا قتل:

اس سال خراشہ الشیبانی خارجی نے جزیرہ میں خروج کیا مسلم بن بکار بن مسلم العقیلی نے اسے قتل کر دیا۔

عمرو بن محمد العمرکی کا قتل:

اس سال محمرہ جماعت نے جرجان میں خروج کیا علی بن عیسیٰ بن ماہان نے اس ہنگامہ کے بارے میں بارگاہ خلافت میں یہ عرضداشت بھیجی کہ عمرو بن محمد العمرکی شرانگیزی سے اس جماعت کو میرے خلاف آمادۂ پیکار کیا ہے۔ اور یہ شخص زندیق ہے رشید نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ مرو میں اسے قتل کر دیا گیا۔

امارت طبرستان پر عبداللہ بن خازم کا تقرر

اس سال فضل بن یحییٰ طبرستان اور رویان کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ ان علاقوں پر عبداللہ بن خازم مقرر کیے گئے۔ نیز فضل کو رے کی ولایت سے بھی علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ محمد بن الحارث بن شخیر والی رے مقرر ہوا۔ اور سعید بن سلم جزیرے کا والی مقرر ہوا۔ اس سال معاویہ بن زفر بن عاصم کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا۔

ہارون الرشید کی مکہ سے مراجعت:

اس سال رشید مکہ سے واپسی میں بصرہ آئے یہ محرم میں بصرہ پہنچے چند روز بصرہ میں ٹھہرے پھر وہاں سے عیسیٰ بن جعفر کے قصر واقع خریبہ میں چلے آئے۔ پھر یحییٰ بن خالد کی بنائی ہوئی نہر یحییٰ کو دیکھنے کے لیے کشتی میں گئے۔ اور انہوں نے نہر ابلہ اور نہر معقل کے دہانے بند کر دیئے اور اس طرح نہر یحییٰ میں پانی کی بھرپور رسائی یقینی ہو گئی۔ اس کے بعد جب کہ ماہ محرم کے ختم ہونے تک بارہ راتیں باقی تھیں وہ بصرہ سے مدینۃ السلام روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر پھر حیرہ گئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے۔

ہارون الرشید کا حیرہ میں قیام:

حیرہ میں انہوں نے اپنی سکونت کے لیے مکانات بنوائے اپنے ساتھیوں کو بھی زمین کے قطعات تعمیر کرنے کے لیے الاٹ کیے۔ تقریباً چالیس روز تک یہ قیام پذیر رہے تھے کہ اہل کوفہ نے ان کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور ان کے ہمسایوں کو تنگ کیا۔ اس پر رشید پھر مدینۃ السلام چلے آئے اور وہاں سے رقہ چلے گئے۔ رقہ جاتے وقت انہوں نے [illegible]

واپس چلے گئے اور [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

امیر حج موسیٰ بن عیسیٰ

اس سال موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۱۸۱ھ کے واقعات

قلعہ صفصاف کی فتح:

اس سال رشید خود روم کے علاقہ میں جہاد کے لیے گئے اور انہوں نے قلعہ صفصاف کو بزور شمشیر فتح کر لیا اور عبدالملک بن صالح [illegible] اور [illegible] کر لیا۔ اسی سال [illegible] کے وقت پائی اور اس سال [illegible] نے [illegible] پر غلبہ حاصل کیا۔

اسی سال [illegible] رشید نے [illegible] کی جگہ [illegible] کے طور پر مقرر کیا گیا۔

امیر حج ہارون الرشید:

اس سال ہارون الرشید نے امامت حج خود ادا کی [illegible] ادا کر کے بہت جلد مکہ سے واپس آ گئے۔ یحییٰ بن خالد بھی پیچھے رہ گیا تھا پھر جب ان سے آ کر ملا تو ان سے اپنی خدمت سے استعفیٰ پیش کیا۔ رشید نے اسے قبول کر لیا۔ یحییٰ نے [illegible] خلافت [illegible] رشید نے اس کی درخواست قبول کی اور یحییٰ مکہ میں لوٹ آیا۔

۱۸۲ھ کے واقعات

عبداللہ المامون کی ولی عہدی کی بیعت:

اس سال رشید مکہ سے واپس آ کر رقہ گئے اور وہاں لوگوں سے اپنے بیٹے محمد الامین کے بعد اپنے بیٹے عبداللہ المامون کی ولی عہدی کے لیے [illegible] سے بیعت لی اور مامون کو جعفر بن یحییٰ کے سپرد کر کے اسے مدینۃ السلام بھیج دیا اور [illegible] بیعت [illegible] جعفر بن ابی جعفر المنصور اور عبدالملک بن صالح وغیرہ بھی [illegible] مامون کے ساتھ تھے۔ مدینۃ السلام [illegible] کے بعد [illegible] ان کے لیے بیعت کی [illegible] کے ماتحت [illegible] کا والی مقرر کیا اور مامون [illegible] کا لقب دیا گیا۔

[illegible] خاقان کا انتقال

اس سال خزر کے بادشاہ خاقان کی لڑکی فضل بن یحییٰ سے شادی کرنے کے لیے روانہ ہوئی [illegible] میں مر گئی۔ اس وقت [illegible]

باپ [illegible] آپ کی [illegible] قتل کیا گیا ہے۔ اس سے ان کے دل میں کینہ پیدا ہو گیا [illegible]

[illegible]

قسطنطین بن الیون کا زوال

اسی سال [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

آنکھیں [illegible]

حضرت موسیٰ بن عیسیٰ

[illegible]

۱۸۳ھ کے واقعات

خزر خاقان کا انتقامی حملہ:

اسی سال خزر خاقان کی بیٹی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

خزر کی آرمینیا پر یورش:

خزر [illegible] آرمینیا [illegible] [illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ والی خراسان کی طلبی:

اسی سال رشید نے علی بن عیسیٰ بن ماہان [illegible] کی مخالفت کے لیے [illegible] علی بن عیسیٰ نے اپنے بیٹے [illegible] حکم دیا [illegible] ابوالخصیب کے مقابلہ پر [illegible] امان [illegible]

[illegible]

موسیٰ بن جعفر کی وفات:

اس سال موسیٰ بن جعفر بن محمد نے بغداد میں وفات پائی اور محمد بن السماک القاضی نے بھی وفات پائی۔

امیر حج عباس بن موسیٰ

اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۴ھ کے واقعات

عمال کا عزل و نصب:

اس سال کے ماہ جمادی الآخر میں ہارون رقہ سے دریائے فرات میں کشتیوں کے ذریعے سفر کر کے مدینۃ السلام واپس آئے۔ یہاں آ کر لوگوں نے رعایا سے بقیہ ٹیکس باقی کا مطالبہ کیا اور اس کام کے لیے عبداللہ بن الہیثم بن سام کو مقرر کیا۔ اور اسے قید کرنے اور مارنے پیٹنے کا بھی اختیار دیا۔ رشید نے حماد البربری کو مکہ اور یمن کے خراج کا عامل اور داؤد بن یزید بن حاتم المہلبی کو سندھ کا، یحییٰ الحرشی کو علاقہ جبل اور مہرویہ الرازی کو طبرستان کا افسر خراج مقرر کیا۔ افریقیا کی حکومت ابراہیم بن الاغلب نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔ پھر رشید نے بھی اس کو افریقیہ کا والی مقرر کر دیا۔

ابو عمرو الشاری کا خروج:

اس سال ابو عمرو الشاری نے خروج کیا۔ رشید نے زہیر القصاب کو اس کے مقابلہ پر بھیجا۔ زہیر نے شہر زور میں اسے قتل کر دیا۔ اس سال ابو الخصیب نے امن کی درخواست کی علی بن عیسیٰ نے امان دی۔ ابو الخصیب مرو میں اس کے پاس آیا۔ علی نے اس کی بڑی خاطر اور تکریم کی۔

امیر حج ابراہیم بن محمد:

اس سال ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۵ھ کے واقعات

حمزۃ الشاری کی شورش:

اس سال اہل طبرستان نے اپنے والی مہرویہ الرازی کو قتل کر دیا۔ رشید نے اس کی جگہ عبداللہ بن سعید الحرشی کو طبرستان کا والی مقرر کیا۔ اس سال عبدالرحمن الابناوی نے ابان بن قحطبہ الخارجی کو مرج قلعہ میں قتل کر دیا۔ اس سال حمزۃ الشاری نے خراسان کے شہر بادغیس میں شورش برپا کر دی۔ عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے حمزہ کے دس ہزار ساتھیوں پر اچانک حملہ کر کے سب کو تہ تیغ کر دیا۔ وہ ان کا تعاقب کرتا ہوا کابل، زابلستان اور قندھار تک پہنچا۔

ابو الخصیب کا خروج:

اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر پھر اس نے شکست کھائی اور وہ مرو کی طرف چلا گیا۔ یہاں اس کی طاقت و شوکت زیادہ ہو گئی۔

اس سال یزید بن مزید نے بردعہ میں انتقال کیا۔ اور اس کی جگہ اسد بن یزید مقرر کیا گیا۔

یقطین بن موسیٰ اور عبدالصمد بن علی کی وفات:

اس سال یقطین بن موسیٰ نے بغداد میں انتقال کیا۔ اس کا کوئی دانت آج تک نہیں گرا تھا۔ یہ اپنے دودھ کے دانتوں کے ساتھ قبر میں دفن ہوا۔

اس سال رشید موصل کے راستے سے رقہ آنے کے لیے مدینۃ السلام سے روانہ ہوئے۔

یحییٰ بن خالد کو عمرہ کی اجازت

اس سال یحییٰ بن خالد نے رشید سے عمرہ اور جوار کی اجازت مانگی۔ رشید نے اسے اجازت دی۔ یہ شعبان میں روانہ ہوا اور ماہ رمضان کا عمرہ ادا کیا۔ پھر جدہ میں سب سے علیحدہ ہو کر حج کے موسم تک اقامت کی پھر حج کیا۔ اس سال مسجد حرام میں بجلی گری جس سے دو آدمی ہلاک ہو گئے۔

امیر حج منصور بن محمد:

اس سال منصور بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۶ھ کے واقعات

ابوالخصیب کا قتل:

اس سال علی بن عیسیٰ بن ماہان ابوالخصیب سے لڑنے مرو سے نسا گیا وہاں اس نے ابوالخصیب کو قتل کر دیا۔ اس کی بیوی بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا اور اب تمام خراسان میں امن و امان ہو گیا۔ جب رشید کو معلوم ہوا کہ احمد بن عیسیٰ بن زید کے مقابلے میں ثمامہ بن اشرس جھوٹ بول رہا ہے انھوں نے اسے قید کر دیا۔

جعفر بن ابی جعفر کی وفات:

اس سال جعفر بن ابی جعفر المنصور نے ہرثمہ کے پاس انتقال کیا اور عباس بن محمد نے بغداد میں وفات پائی۔

امیر حج ہارون الرشید:

اس سال ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ یہ اسی سال کے ماہ رمضان میں حج کے ارادے سے رقہ سے روانہ ہوئے۔ انبار سے گزرے مگر مدینۃ السلام نہیں آئے البتہ مدینۃ السلام سے سات فرسنگ کے فاصلہ پر دریائے فرات کے کنارے مقام الدرات پر انھوں نے پڑاؤ کیا تھا۔ وہ رقہ پر ابراہیم بن عثمان بن نہیک کو اپنا قائم مقام بنا کر چھوڑ آئے تھے۔

ہارون الرشید کی دادودہش

اس حج میں ان کے دونوں بیٹے امین و مامون محمد الامین اور عبداللہ المامون ان کے ہمراہ تھے۔ پہلے مدینہ آئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواہرات اور مال و اسباب جو انہوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے وہ اس کے حوالے کر دے گا۔ [illegible] وصیت کا حق [illegible] ہو نے اپنے [illegible] الرشید [illegible] تمام شرائط کے پابند رہے [illegible] [illegible] ہو چکی ہے۔

عہد ناموں کی تکمیل

رشید نے ایک خط [illegible] کے ہاتھ مکہ سے [illegible] [illegible] عہد [illegible] [illegible] [illegible]۔

عہد نامے کے متعلق بدشگونی

[illegible] رشید [illegible] انہوں نے [illegible] [illegible] [illegible]۔

محمد الامین بن ہارون الرشید کا عہد نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یہ عہد نامہ امیر المومنین عبداللہ ہارون کے بیٹے محمد بن امیر المومنین ہارون نے صحت عقل کی حالت میں اپنی خوشی سے بغیر جبر و اکراہ کے لکھا ہے۔ امیر المومنین نے اپنے بعد مجھے ولی عہد خلافت مقرر کیا ہے۔ اور اس کے لیے تمام مسلمانوں سے بیعت لی ہے۔ اور انہوں نے میرے بعد عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کو [illegible] میری رضا مندی اور خوشی سے بغیر جبر و اکراہ کے [illegible] ولی عہد خلافت اور مسلمانوں کے [illegible] [illegible] [illegible] کے متعلق تمام [illegible] [illegible] اقرار کیا ہے۔

تم نے اپنی [illegible] عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کے [illegible] خلافت اور مسلمانوں کی حکمرانی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بن امیر المومنین کو پہنچے تو محمد پر واجب ہے کہ وہ امیر المومنین کے اس تحریر کو جو انہوں نے عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کی ولایت خراسان اور متعلقات خراسان کا دی ہے اور قرار دیا کہ جس میں اپنی تمام بیت میں سے جن جن فوجوں کو عبداللہ کے ساتھ کر دیا ہے ان کی بحالی اور نفاذ ہے اور عبداللہ بن امیر المومنین کو خراسان دے اور اس تمام علاقہ کا جس کی امیر المومنین نے تحریر کر دی ہے پورا تقرر کر دے اور کسی کو بابت عبداللہ بن امیر المومنین کی چھاؤنی اور سلطنت سے نکلنے دیں اور ان تمام امور بموجب جن کا اس تحریر میں ذکر ہے پوری کی جائے گی۔

نیز ان تمام لوگوں کو جن کو امیر المومنین نے عبداللہ کے ساتھ کیا ہے۔ ان کے متعلق یہ بھی قرار دیا ہے کہ وہ ان کو رے سے روانہ کر کے سرحد خراسان تک جہاں جانا چاہیں بحفاظت پہنچا دے۔ محمد بن امیر المومنین کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی سردار یا سپاہی کو جس کو امیر المومنین نے عبداللہ کے ساتھ کیا ہے اس کے پاس سے ہٹا کر دوسری جگہ تبدیل کرے یا خود عبداللہ بن امیر المومنین کو خراسان اس کے تمام توابع اور رے کے علاوہ سے متعلقہ علاقہ سے جو سرحد خراسان کی جو بھی سرحد تک جس علاقہ کی فرمانروائی امیر المومنین ہارون نے عطا کی ہے جس میں اس کی سرحدیں قومس اور جرجان اور وہ علاقے جو خراسان سے منسوب ہیں سب داخل ہیں بے دخل کیا جائے۔

محمد پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ کسی شخص کو اپنی طرف سے ان علاقوں پر بھیجے یا عبداللہ کے عاملوں اور امراء میں سے کسی کو ان سے تبدیل کرے یا ان پر کسی کو والی مقرر کرے یا ان پر ان کے کسی عمل اور دانی پر کسی کو منتخب کرے سب یا نگران مقرر کرے۔ نیز یہ کہ ان کے پہلے سے یا بعد سے کسی کام میں خرابی نہ پیدا کرے۔ اور نہ اس کی مطلق العنان فرمانروائی میں کسی قسم کی مداخلت کرے اور امیر المومنین نے اپنے جن قائد، مصاحبین، قضاۃ، عاملوں، کاتبوں، امراء، خاص موالیوں اور سپاہ کو عبداللہ کے ساتھ کر دیا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی ایسی کارروائی نہ کرے جس سے ان کی حالت میں تبدیلی پیدا ہو اور خود ان کے ساتھ یا ان کے رشتہ داروں، موالیوں اور دوسرے متعلقین کے ساتھ ان کی جان کے بارے میں نہ مال، املاک، اور زمین، مکانات اور ان کے سامان نفیس، مویشی کے بارے میں کچھ ایسے عمل یا ہاتھ سے خود کوئی نقصان ان کو پہنچائے گا اور نہ اپنے عمل، رائے، خواہش یا اجازت سے کسی اور شخص کے ذریعہ ان امور میں ایسی مداخلت کرائے گا جس سے ان کو نقصان پہنچے اور نہ ان معاملات میں کسی کے لیے مداخلت کو جائز رکھے گا۔

نیز عبداللہ بن امیر المومنین کی رائے اور اس کے قضاۃ کی رائے کے بعد ان لوگوں کے متعلق یا اس کے قاضیوں کے متعلق عاملوں کے متعلق یا ان لوگوں کے متعلق جو بعد میں ان کے قلمرو میں کسی مرکزی عہدے پر سرفراز ہوں گے اپنی طرف سے کوئی حکم نہ دے گا۔ نیز ان لوگوں کے بارے میں جن کو امیر المومنین نے اپنے افراد میں سے مصاحبین میں سے امراء میں سے عہدہ داروں میں سے امراء ملکیات سے منتخب کیا ہے، قدامت دی گئی ہے۔ عاملوں میں سے اور سپاہ میں سے عبداللہ بن امیر المومنین کے ساتھ کر دیا ہے۔ کوئی شخص عبداللہ کی ملازمت اس کی چھاؤنی اس کی معیت چھوڑ کر عبداللہ کے لشکر سے علیحدہ ہو کر یا بلا اجازت یا بلا وجہ چھوڑ کر محمد کے پاس چلا آئے تو محمد بن امیر المومنین پر لازم ہے کہ وہ اسے ذلت و حقارت کے ساتھ اپنے یہاں سے نکال دے اور عبداللہ کے پاس پہنچا دے تاکہ عبداللہ اپنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے کہ یہ عبداللہ بن امیر المومنین کے حق میں جو لکھا گیا ہے اور محمد بن ہارون امیر المومنین کے صاحبزادوں کے متعلق جو شرائط اس فرمان میں لکھا گیا ہے وہ جس بات کی جو آدمی تم پر لازم قرار دی ہے اور جسے خود تم نے اپنے اوپر واجب کیا ہے وہ تم پورا کرو گے۔ اگر تم نے ان شرائط کی جو اس فرمان میں درج ہیں خلاف ورزی کی یا اسے بدل دیا تو تم اللہ اس کے رسول اور تمام مسلمانوں کے ذمہ سے خارج ہو جاؤ گے اور تم میں سے ہر شخص کے پاس آج جو کچھ مال ہے یا آج سے پچاس سال آئندہ تک وہ کمائے گا وہ سب مساکین کے لیے صدقہ ہو جائے گا۔ اور تم میں سے ہر ایک کو بیت خدا کے تیس حج پیادہ پا نذر واجب کے طور پر کرنے پڑیں گے جس کے سوا قسم کا کوئی دوسرا کفارہ نہیں ہو سکے گا۔ جو تمہارے وہ تمام لونڈی غلام جو اب تمہارے قبضہ میں ہیں یا آج سے پچاس سال آئندہ تک تمہاری خدمت میں ہوں وہ سب آزاد ہوں گے۔ ہر عورت جو تمہاری بیوی ہو تین طلاق بائن قطعی جس سے رجعت نہ ہو سکے واقع ہو جائے گی اس معاملہ میں اللہ تمہارے مقابلہ پر کفیل اور نگران ہے اور صرف اس کی نگرانی کافی ہے۔

عبداللہ بن ہارون الرشید کا اقرار نامہ:

ذیل میں وہ اقرار نامہ درج کیا جاتا ہے جو عبداللہ بن امیر المومنین نے اپنے قلم سے کعبہ میں تحریر کیا۔

یہ تحریر عبداللہ ہارون امیر المومنین کے لیے عبداللہ بن امیر المومنین ہارون نے اپنی طرف سے خوشی، صحت عقل اور صائب شعور کے ساتھ اس لیے لکھی ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اس میں اس کی اس کے اہل بیت کی اور تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود مضمر ہے۔

"امیر المومنین ہارون نے میرے بھائی محمد بن ہارون کے بعد مجھے اپنا ولی عہد خلافت اور امیر المومنین مقرر کیا ہے نیز انہوں نے اپنی زندگی میں مجھے سرحد خراسان اس کے اضلاع اور تمام مواضع اور علاقہ جات کا والی مقرر کیا ہے اور محمد بن ہارون سے یہ اقرار لیا ہے کہ انہوں نے اس کے بعد مجھے جو ولی عہد خلافت اور امیر المومنین مقرر کیا ہے اور خراسان اور اس کے توابع اور ملحقات کی جو ولایت مجھے دی گئی ہے وہ اسے پورا کرے گا نیز امیر المومنین نے جو جاگیریں مجھے دی ہیں جو جائداد خرید کر مجھے دی ہے یا جسے خرید کر اسے میں نے لیا ہو یا جس کو خود میں نے خود خریدا ہے۔ نیز امیر المومنین نے جو مال، جواہرات، لباس، سامان معیشت، چوپائے، غلام، تیر وغیرہ مجھے دیا ہے۔ ان سب کا سب کے سب وہ مجھ سے اور نہ میرے کسی کارندے سے کوئی تعارض کرے گا۔ اور وہ نہ مجھے اور نہ میرے کسی آدمی کو تنگ کرے گا اور نہ میرے اور میرے آدمیوں کے معاملات میں کسی قسم کی مداخلت کرے گا اور نہ ان لوگوں کے معاملہ میں جو میرے ہمراہ ہیں یا جن سے میں نے کوئی معاملات کیے ان کی جان و مال اجزا اور اقربا جانداد اور دوسرے کچھ نہ بدلے گا اور نہ کسی وجہ سے کبھی وہ ان کو نقصان پہنچائے گا۔

محمد نے ان سب باتوں کو مان لیا اس کے متعلق ایک اقرار نامہ لکھ دیا ہے جس میں اس نے اقرار و اتفاق کیا ہے کہ وہ ان باتوں کو پورا کرے گا۔ امیر المومنین ہارون نے اس اقرار نامہ کو پسند کر کے منظور کر لیا ہے اور چونکہ امیر المومنین کو یقین ہے کہ محمد نے جو اقرار نامہ لکھا ہے وہ اس کے خلوص اور صدق نیت پر مبنی ہے اس لیے میں نے امیر المومنین کے سامنے اس بات کا اقرار کیا ہے اور میں اپنے اوپر یہ عہد لازم کرتا ہوں کہ جب تک محمد کا سچا وفادار اور فرمانبردار رہوں گا۔ اس کی

[illegible] اس کے [illegible] ان [illegible] کرتے رہیں گے۔

میں نے اس کی [illegible] کے لیے یہ [illegible] کی [illegible] بیعت سے علیحدہ نہ ہوں گا۔ اس کے [illegible] امیر المومنین نے میرے سپرد [illegible] میں نے اپنے [illegible] امیر المومنین [illegible] ہے۔ [illegible] امیر المومنین نے اس پر میرے لیے لازم قرار دیا ہے۔ [illegible]

[illegible] امیر المومنین [illegible] امیر المومنین نے [illegible] امیر المومنین [illegible] ہوں۔

اگر [illegible] امیر المومنین [illegible] اس وقت تک [illegible] امیر المومنین [illegible] انہوں نے [illegible] اپنے [illegible] پورا کرے۔ [illegible] امیر المومنین [illegible] خلیفہ [illegible] امیر المومنین [illegible] عہد [illegible] صورت میں [illegible] خروج [illegible]

میں امیر المومنین [illegible] کے سامنے اس بات کا اقرار کرتا ہوں [illegible] امیر المومنین نے [illegible] عہد [illegible] امیر المومنین [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اس کو [illegible] ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

فتنہ انگیزوں کی جو ہماری ترقی اور عزت و شوکت کے دشمن ہیں دراندازیوں اور معاندانہ کارروائی کے پاؤں دھرنے کا کوئی موقع نہ رہے۔ اور ان کی ان تمام امیدوں پر جو وہ ان دونوں کے حق کو منتشر کرنے کے لیے موقع کی تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ پانی پھر جائے۔

امیر المومنین اس معاملہ میں اللہ سے طلب خیر کرتے ہیں اور اس کام کے کرنے کے لیے جس میں ان دونوں کی فلاح۔ تمام امت کی فلاح اور اللہ کے دین اور حکومت کی قوت و شوکت ان دونوں کے مفاد کا استحکام ان کی حالت کی درستی اور ان کی خوش حالی اور اقبال مندی کے مخالفین کی سازش سے بچاؤ ان کے حسد نفاق اور عناد کی مدافعت اور اس فتنہ انگیز کوشش کی جو ان دونوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے ہو رہی تمام ہے۔ اللہ سے عزم راسخ کی استدعا کرتے ہیں اور اس کام کے لیے وہ اللہ کے ارادے کی تائید سے ان دونوں کو لے کر بیت الحرام گئے وہاں انہوں نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ ان کے حکم کی پابندی اور بجا آوری کریں گے۔ اور اس کے لیے انہوں نے ان دونوں سے اپنے لیے اور ان کے لیے عہد نامے لکھوائے۔ جس میں انہوں نے پکے عہد و پیمان اور سخت قسموں کے ساتھ ایک نے دوسرے کے لیے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ ان کے متعلق امیر المومنین نے جو کچھ طے کر دیا ہے اس پر وہ کاربند ہوں گے تاکہ ان میں الفت و دوستی رہے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ مدد دیں اور حفاظت کریں اس میں نہ صرف ان کی بھلائی ہے۔ بلکہ تمام رعایا کی۔ جس کی نگرانی اللہ نے امیر المومنین کے سپرد کی ہے۔

نیز اللہ عزوجل کے دین اس کی کتاب اس کے نبی ﷺ کی سنت کا استحکام اور استقامت ہے اور صرف اسی طرح مسلمانوں کے دشمن سے چاہے وہ کوئی ہو اور کہیں ہو بآسانی سے بچاؤ کیا جا سکتا ہے۔ اور تمام بدباطن دشمن منافق مخالف اور گمراہ کن بدگمان اغراض نفسانی کی ان امیدوں کا قلع قمع ہو سکتا ہے جن کے اپنے مکر و فریب سے ان دونوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے بار آور ہونے کی ان کو تمنا ہے اسی طرح اللہ کے دشمن اور اس کے دین کے دشمن امت اسلام کے آپس میں اختلاف پیدا کرنے اور اللہ کی سرزمین میں فساد برپا کرنے کی جو آرزو رکھتے ہیں اور بدعت و گمراہی کی طرف جو جا رہے ہیں ان کے تمام منصوبوں کا انسداد ہے۔ اور یہ جو لکھا گیا ہے اس میں امیر المومنین کو اپنے دین اپنی رعایا اور اپنے نبی ﷺ کی امت کی فلاح پیش نظر ہے۔ اللہ اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی مقصود ہے۔ اور اسی طرح اللہ کی اس حکومت کی جو اس نے صرف امیر المومنین کو عطا فرمائی ہے مدافعت ہو سکتی ہے اور اسی طرح وہ اس کام کے لیے جس سے اللہ کی قربت اس کی پسندیدگی حاصل ہو اور جو اس تک پہنچنے کا وسیلہ بن سکے۔ کوشش کی جا سکتی ہے۔

جب امیر المومنین مکہ آئے تو انہوں نے اپنی رائے سے محمد اور عبداللہ کو آگاہ کیا۔ انہوں نے بخوشی قبول کیا اور اس کے ایفا کا حتمی وعدہ کیا اور بیت اللہ الحرام میں اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کے لیے ان کے افراد و امراء مصاحبین اور قضاۃ کے سامنے جو حج میں شریک تھے اور خانہ کعبہ کے حاجبوں کے سامنے دو اقرار نامے جن پر ان کی شہادت ثبت ہے تحریر کر دیے۔ امیر المومنین نے وہ دونوں اقرار نامے خدام کعبہ کے سپرد کر دیئے تاکہ وہ ان کو کعبہ کے اندر لٹکا دیں۔

اس سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنین نے اپنے قضاۃ اور دوسرے ان لوگوں کو جن کے سامنے اقرار نامے لکھے گئے

تھے۔ حکم دیا کہ وہ اس کی خبر تمام ان لوگوں کو جو بیت اللہ الحرام میں حج یا عمرہ کی نیت سے حاضر ہوں کر دیں اور ان تمام شرائط کو پڑھ کر سنا دیں جو ان کے سامنے عہد نامہ تحریر میں آئی ہیں۔ تاکہ ان کے سننے والے ان کو اچھی طرح اپنے ذہن میں محفوظ کر لے اور پھر کر ان کو اپنے دوسرے بھائیوں اور ہم وطنوں کو پہنچا دیں۔

چنانچہ میرے اس حکم کے مطابق میرے منشیوں نے مسجد حرام میں سب کے سامنے وہ دونوں اقرار نامے پڑھ کر سنا دیے۔ جس سے تمام حاضرین بیت اللہ واقف ہو گئے اور اس طرح وہ بھی اب اس پر شاہد بن گئے۔ اور ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ امیر المومنین نے جو کچھ کیا ہے وہ ان کی فلاح اور بہبودی کے لیے ہے تاکہ ان کا خون نہ بہے ان کی بات بنی رہے اللہ کے دشمن اس کے دین کے دشمن اس کی کتاب اور تمام مسلمانوں کے دشمنوں کے منصوبوں پر پانی پھر جائے۔ اس لیے انہوں نے امیر المومنین کے لیے دعائے خیر کی اور ان کا شکر ادا کیا۔

ان دونوں اقرار ناموں کی جو ان کے بیٹے محمد اور عبداللہ نے کعبہ کے اندر لکھ کر امیر المومنین کو دیے ہیں۔ نقلیں اس فرمان کے ذیل میں درج ہیں۔ تم اللہ عزوجل کی بے حد تعریف کرو اور اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے امیر المومنین کے بیٹے محمد اور عبداللہ کو ولی عہد خلافت بنا کر امیر المومنین پر اپنا، تم پر اور تمام امت اسلام پر احسان عظیم کیا ہے۔ جو مسلمان وہاں ہوں ان کے سامنے میرے فرمان پڑھو ان کو اس کا مطلب سمجھاؤ۔ اس پر ان سے بیعت لے لو اور اسے اپنے دفتر میں نیز امیر المومنین کے دوسرے امرا اور رعایا کے دیوانوں میں جو وہاں ہوں ثبت کرا دو اور یہ سب کارروائی مکمل کر کے امیر المومنین کو اس کی اطلاع دو"۔

محرم ۱۸۶ھ کے ختم میں سات راتیں باقی تھیں۔ جب سنیچر کے دن اس فرمان کو اسمٰعیل بن صبیح نے لکھا۔ ہارون الرشید نے عبداللہ المامون کے لیے ایک لاکھ دینار کا حکم دیا جو رقہ سے لے جا کر بغداد میں ان کو دے دیے گئے۔

علی بن عیسیٰ کے خلاف شکایت:

ستاسی ہجری میں جعفر بن یحییٰ کے قتل کے بعد رشید رقہ چلے گئے پھر جب خراسان سے علی بن عیسیٰ بن ماہان کی مسلسل شکایتیں موصول ہوئیں اور ان کے ہاں بھی کثیر لوگوں نے اس کی شکایت کی تو انہوں نے اس کے برطرف کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس خیال سے کہ اپنے وقت میں ان کو خراسان کے قریب آ جانا چاہیے۔ وہ رقہ سے بغداد آ گئے۔

عبداللہ المامون کی تجدید بیعت:

ایک مدت تک بغداد میں قیام کے بعد وہ قرماسین آئے۔ یہ ۱۸۹ھ کا واقعہ ہے کہ یہاں قاضیوں اور دوسرے لوگوں کو انہوں نے وہاں بلایا اور اس بات پر ان کو گواہ بنایا کہ ان کی چھاؤنی میں جو مال، سامان، ہتھیار، گھوڑے اور جانور اور دوسری چیزیں موجود ہیں وہ سب عبداللہ المامون کی ہیں۔ اب ان کو ان میں کم یا زیادہ کا کوئی حق نہیں نیز انہوں نے اپنے ہمراہیوں سے عبداللہ المامون کے لیے تجدید بیعت کرائی اور اپنی فوج خاصہ کے سردار ہرثمہ بن اعین کو انہوں نے بغداد بھیجا اور وہاں جو لوگ موجود تھے انہوں نے اس عہد نامے کے بموجب جو رشید نے مکہ میں لیا تھا محمد عبداللہ اور قاسم کے لیے دوبارہ بیعت لی۔ اس عہد نامے میں قاسم کی ولی عہدی کے معاملے کو عبداللہ پر محمول کیا گیا تھا کہ جب وہ سریر آرائے خلافت ہوں تو انہیں اختیار ہے کہ چاہے وہ قاسم کو ولی عہد برقرار رکھے یا اسے علیحدہ کر دے۔

باب ۲

زوال برامکہ

۱۸۷ھ کے واقعات۔

اس سال رشید نے جعفر بن یحییٰ کو قتل کر دیا اور برامکہ کی بیخ کنی کے درپے ہو گئے۔

ہارون الرشید کی جعفر بن خالد کے خلاف ناراضگی

جس وجہ سے رشید نے جعفر سے ناراض ہو کر اسے قتل کرا دیا اس میں اختلاف ہے۔ اس کے متعلق منجملہ اور روایات کے جبرئیل بن بختیشوع کی روایت بیان کرتا ہے کہ میں رشید کے دربار میں حاضر تھا۔ اتنے میں یحییٰ بن خالد دربار میں حاضر ہوا اور بغیر اجازت بار پائے اندر چلا آیا۔ رشید کے قریب پہنچ کر اس نے سلام کیا۔ رشید نے بے التفاتی سے اس کو جواب دیا۔ جس سے یحییٰ فوراً سمجھ گیا کہ اب تک ان کی بات بگڑ گئی۔ رشید نے مجھ سے کہا جبرئیل کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم اپنے گھر میں ہو اور اس وقت کوئی شخص بے اجازت تمہارے ہاں چلا آئے۔ میں نے کہا جناب والا ایسا تو نہیں ہوتا اور نہ کوئی شخص ایسا خیال کر سکتا ہے۔ کہ وہ بغیر اجازت اندر چلا آئے۔ رشید کہنے لگے تو ہماری حالت کس قدر افسوس ناک ہے کہ لوگ بغیر اجازت اندر چلے آتے ہیں۔ اس پر یحییٰ نے عرض کیا امیر المومنین خدا نے مجھے جناب والا کی خدمت میں روشناس کیا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ میں اس طرح بغیر اجازت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں خود امیر المومنین نے اس اعزاز خاص سے مجھے سرفراز فرمایا ہے۔ اور یہ بات ختم ہو گئی ہے۔ مجھے امیر المومنین کی خدمت میں اس وقت بھی باریابی کی اجازت ہے جب کہ وہ اپنے بستر پر بھی بالکل برہنہ ہوں اور صرف ازار میں ملبوس ہوتے تھے۔ اور کبھی یہ بات میرے علم میں نہیں آئی کہ امیر المومنین نے میری اس بے تکلفی کو برا سمجھا ہو۔ تاہم اگر مجھے حکم دیں تو میں تو اس کے لیے بھی تیار ہوں کہ درباریوں کے دوسرے طبقہ میں شامل کیا جاؤں۔

ہارون الرشید کی معذرت۔

یہ جواب سن کر ہارون الرشید شرمندہ ہوئے۔ چونکہ تمام خلفا میں وہ سب سے زیادہ بامروت تھے۔ انہوں نے اس گفتگو کے دوران میں وہ نظر نیچی کیے رہے۔ پھر سر اٹھا کر اس کی طرف آنکھیں اٹھائیں۔ اور کہنے لگے اس بات سے میرا مقصد تمہاری دل آزاری نہ تھی۔ مگر لوگ ایسے کہتے ہیں۔ ان کے اس قول سے میں نے محسوس کیا کہ یحییٰ کا کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس طرح بات بنائی۔ پھر رشید خاموش ہو گئے اور یحییٰ دربار سے چلا گیا۔

محمد بن اللیث کی یحییٰ بن خالد کے خلاف شکایت:

ثمامہ بن اشرس نے یحییٰ بن خالد کے زوال کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ محمد بن اللیث نے ایک خط رشید کو لکھا اس میں ان کو چند نصیحت کی اور لکھا کہ اللہ کے سامنے یحییٰ بن خالد تمہارے کسی کام نہ آ سکے گا۔ حالانکہ تم نے اس کو اپنے اور اللہ کے درمیان حائل کر رکھا ہے۔ جب تم خدا کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دہی کے لیے کھڑے ہو گے اور تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کے بندوں اور علاقوں کے ساتھ کیا کیا۔ اور تم یہ جواب دو گے کہ خداوندا میں نے تیرے بندوں کے تمام معاملات یحییٰ کے سپرد کر دیے

تھے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ فعل اللہ کے یہاں مقبول ہوگا۔ اپنے خط میں محمد بن اللیث نے اسی طرح رشید کو خوب ڈرایا دھمکایا تھا۔

محمد بن اللیث کی اسیری:

رشید نے یحییٰ کو طلب کیا اس سے پہلے ہی یحییٰ کو اس خط کے آنے کی اطلاع ہو چکی تھی۔ رشید نے اس سے پوچھا۔ تم محمد بن اللیث کو جانتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں جانتا ہوں۔ رشید نے پوچھا وہ کیسا آدمی ہے۔ یحییٰ نے کہا اس کے مسلمان ہونے میں کچھ شک ہے۔ رشید نے حکم دیا کہ اسے جیل خانے میں قید کر دیا جائے چنانچہ وہ ایک عرصہ دراز تک جیل میں مقید رہا۔

محمد بن اللیث کی رہائی:

جب رشید برامکہ سے ناراض ہوئے تو ان کو محمد بن اللیث یاد آیا حکم دیا کہ اسے دربار میں حاضر کیا جائے جب وہ آ گیا تو ایک گفتگو کے بعد رشید نے اس سے کہا۔ محمد کیا تم مجھے دوست رکھتے ہو۔ اس نے کہا بخدا امیر المومنین نہیں۔ رشید نے کہا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں میں سچ کہتا ہوں۔ آپ نے بغیر میرے جرم یا خطا کے محض ایک ایسے شخص کے کہنے پر جو مسلمان اور اسلام کے دشمن کے گروہ کے تھے مجھے بیڑیاں پہنا دیں۔ اور اپنے اہل و عیال سے جدا کر دیا۔ ایسی حالت میں کیونکر آپ کو دوست رکھ سکتا ہوں۔ رشید کہنے لگے بے شک تم سچ کہتے ہو اور اب انہوں نے محمد کو رہا کر دیا اور پھر پوچھا محمد کیا تم مجھ کو دوست رکھتے ہو۔ اس نے کہا بخدا! امیر المومنین ہرگز نہیں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ میرے قلب میں آپ کی طرف سے جو غم و غصہ تھا وہ نکل گیا ہے۔ رشید نے حکم دیا کہ ایک لاکھ درہم اسے دیئے جائیں جب وہ روپیہ اسے دے چکے تو اب رشید نے پھر پوچھا محمد اب تو تم مجھ سے خوش ہو اور مجھے اچھا سمجھتے ہو گے۔ اس نے کہا جی ہاں اب کیوں نہیں۔ آپ نے مجھ پر احسان اور اکرام کیا ہے میں اب کیوں آپ کو اچھا نہ سمجھوں گا۔ رشید کہنے لگے۔ اللہ اس شخص سے تمہارا انتقام لے جس نے تم پر ظلم کیا ہے اور مجھے تمہارے خلاف بھڑکایا۔ اب دوسرے لوگوں نے بھی برامکہ کی بہت سی شکایتیں ان سے کیں۔ ان کے اقبال کے زوال کی یہ پہلی علامت تھی۔ جو ظاہر ہوئی۔

یحییٰ بن خالد کی اہانت:

اس واقعہ کے بعد جب یحییٰ رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حسب عادت تمام غلام اس کے استقبال کو بڑھے۔ رشید نے اپنے خدمت گار مسرور سے کہا کہ غلاموں کو حکم دے دو کہ جب یحییٰ آئے تو وہ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے نہ ہوا کریں۔ چنانچہ جب یحییٰ اندر آیا تو کوئی غلام اس کی تعظیم کے لیے کھڑا نہ ہوا۔ یہ رنگ دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا اور اب غلاموں اور دربانوں کا یہ شیوہ ہو گیا کہ یحییٰ کو دیکھ کر منہ پھیر لیتے۔ بسا اوقات یہ بھی ہوا کہ یحییٰ پینے کے لیے پانی وغیرہ مانگتا تو وہ اسے نہ پلاتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کرتے کہ جب وہ کئی مرتبہ مانگتا تب اسے پلا دیتے۔

جعفر بن یحییٰ اور یحییٰ بن عبداللہ:

ابو محمد الیزیدی جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس عہد کے حالات سے سب سے زیادہ واقف تھا۔ کہتا ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ رشید نے جعفر بن یحییٰ کو بجز یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کی وجہ سے قتل کیا تو اسے ہرگز باور نہ کرو۔ واقعہ یہ ہے کہ رشید نے یحییٰ کو جعفر کے حوالے کر دیا تھا۔ اور جعفر نے اسے قید رکھا تھا۔ ایک رات جعفر نے یحییٰ کو اپنے پاس بلا کر اس کے معاملے سے متعلق بات پوچھی۔ یحییٰ نے اس کا جواب دیا۔ اور کہا کہ تم میرے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور اس بات سے بچو کہ کل قیامت کے دن محمد ﷺ

میرے معاملہ میں تمہارے دخیل ہوں۔ کیونکہ نہ تو میں نے خود کوئی جرم کیا ہے اور نہ کسی مجرم کو پناہ دی ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ سے جعفر کا حسن سلوک

اس جواب سے جعفر اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے یحییٰ سے کہا کہ اللہ کی سرزمین وسیع ہے جہاں چاہو چلے جاؤ۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ یحییٰ نے کہا کیسے جاؤں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کچھ روز کے بعد پھر گرفتار کر کے تمہارے پاس یا کسی دوسرے کے پاس قید کر دیا جاؤں گا۔ جعفر نے اپنے خاص آدمی کو اس کے ساتھ کر دیا جو یحییٰ کو ایسے مقام تک پہنچا دے جہاں اب اسے کوئی خطرہ نہ تھا۔

یحییٰ بن عبداللہ کے متعلق فضل بن ربیع کی تحقیق:

اس واقعہ کی خبر فضل بن الربیع کو کسی اپنے ایک خاص مخبر کے ذریعہ ہوئی۔ انہوں نے پہلے تو اس کی تحقیق کی اور جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی اور اچھی طرح محقق ہو گئی تو انہوں نے رشید سے اس کی بابت اطلاع کی۔ رشید نے ظاہر تو یہ کیا کہ گویا ان کو اس خبر کی پروا نہیں اور اس سے کہا کہ تم کو اس معاملہ سے کیا سروکار ہے۔ ممکن ہے کہ میرے حکم سے اس نے ایسا کیا ہو۔ اس بات کو سن کر فضل چپ سا ہو گیا۔

جعفر بن یحییٰ سے جواب طلبی:

جعفر ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دن کا کھانا طلب کیا اور دونوں کھانے لگے۔ بلکہ رشید اپنے ہاتھ سے اسے کھلاتے اور باتیں کرتے جاتے تھے۔ آخر میں انہوں نے پوچھا۔ یحییٰ بن عبداللہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا وہ اسی طرح بیڑیاں پہنے ایک تنگ کوٹھڑی میں قید پڑا ہے۔ رشید نے کہا کیا میری جان کی قسم کھا کر تم یہ کہتے ہو کہ ایسا ہی ہے۔ اب جعفر جو اپنے زمانے میں سب سے زیادہ ذہین اور سمجھدار آدمی تھا، فوراً تاڑ گیا کہ امیر المومنین کو اس معاملہ میں کچھ خبر ہو گئی ہے۔ کہنے لگا نہیں میرے آقا! آپ کی جان کی قسم ایسا نہیں ہے میں نے اسے یہ سمجھ کر کہ اب اس میں کچھ دم نہیں رہا کر دیا ہے۔ وہ یہاں آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ خود بھاگ رہا ہے۔ رشید نے کہا تم نے ٹھیک کیا۔ ممکن ہے کہ میں خود بھی یہی چاہتا ہوں۔

ہارون الرشید کا جعفر بن یحییٰ کے قتل کا ارادہ:

اس گفتگو کے بعد جب جعفر ان کے پاس سے اٹھ کر چلا تو جب تک وہ نظر آتا رہا برابر گھورتے رہے۔ جب وہ نظر سے اوجھل ہو گیا تو کہنے لگے اگر میں اسے قتل نہ کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھے حالت کفر میں اسلام کی تلوار سے قتل کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے جعفر کو قتل کر دیا۔

ادریس بن بدر کا ایک مخبر کے متعلق بیان:

ادریس بن بدر بیان کرتا ہے کہ ایک شخص رشید کے سامنے حاضر ہوا۔ وہ اس وقت یحییٰ سے دو چار تھے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ امیر المومنین میں آپ کے فائدہ کی ایک بات بیان کرتا ہوں۔ رشید نے ہرثمہ کو حکم دیا کہ تم اس سے جا کر پوچھو۔ ہرثمہ نے اس سے کہا کہو کیا بات ہے۔ اس نے بتانے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک راز ہے۔ جو صرف خلیفہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہرثمہ نے رشید سے آ کر یہ بات کہہ دی۔ رشید نے کہا کہ اس سے کہو کہ دروازہ پر حاضر رہے میں فرصت پا کر اس سے بات چیت کروں گا۔ چنانچہ جب دوپہر کے وقت سب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے انہوں نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا۔ اس نے کہا کہ میں تنہائی چاہتا ہوں۔

ہارون نے اپنے بیٹے کو دیکھا [illegible] وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے [illegible] وہاں بیٹھے تھے۔ جب اس شخص نے ان دونوں کی طرف دیکھا [illegible] رشید نے ان سے کہا کہ [illegible] تم [illegible] مناسب [illegible] ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بھی اٹھ گئے۔

یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید کو اطلاع:

اب رشید نے اس شخص سے پوچھا۔ کہو کیا بات ہے۔ اس نے کہا [illegible] اس شرط سے بیان کرتا ہوں کہ آپ مجھے [illegible] امان دے دیجئے۔ رشید نے کہا میں [illegible] امان دیتا ہوں [illegible] اور [illegible] تم کو انعام دوں گا۔ اب اس شخص نے کہا میں حلوان کی سرائے میں تھا وہاں میں نے یحییٰ بن عبداللہ کو دیکھا ان کے بدن پر [illegible] اور ایک سبز رنگ کا [illegible] تھا۔ ان کے ساتھ ایک جماعت تھی [illegible] وہ جہاں [illegible] ان کے ساتھ [illegible] جب کہیں ٹھہرتے ہیں [illegible] کوئی [illegible] ان کے [illegible] اس طرح سے [illegible] شخص کے پاس [illegible] ان [illegible] ان کا پتہ نہ لگ سکے۔

ہارون الرشید کا یحییٰ بن عبداللہ کے متعلق استفسار:

رشید نے کہا کیا تم یحییٰ بن عبداللہ کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا میں بہت عرصے سے ان کو جانتا ہوں اور ان کی قدیم شناسائی کی وجہ سے تو میں نے کل ان کو اچھی طرح پہچان لیا۔ رشید نے کہا۔ اچھا ان کا حلیہ تو بیان کرو۔ اس نے کہا کہ وہ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ ان کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں اور [illegible] ہے۔ رشید نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ اچھا بتاؤ تم نے ان کی [illegible] اس نے کہا میں نے ان کو [illegible] دیکھا [illegible] کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کا غلام [illegible] ایک [illegible] جب یحییٰ نماز پڑھ چکے تو غلام نے ایک [illegible] دیا۔ جسے انہوں نے اپنی گردن پر لپیٹ لیا اور [illegible] اس کے بعد انہوں نے دوسری نماز پڑھی۔ میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی ہوگی۔ میں ان کو غور سے دیکھ رہا تھا [illegible] بہت [illegible] اور [illegible]۔ رشید نے کہا تم نے [illegible] کو خوب یاد رکھا ہے۔ بے شک یہ نماز عصر تھی۔ اور اس وقت [illegible] نماز عصر پڑھا کرتے ہیں۔ اللہ تم کو [illegible] جزا دے [illegible] مشکور ہوئی۔ اس نے کہا میں آپ کی سلطنت [illegible] ہوں۔ [illegible] ہے۔ [illegible] الصلاۃ کی ہے۔ رشید نے پوچھا تم [illegible] اسلام میں [illegible] ہے۔ اس نے کہا یہاں میرا مکان [illegible] ہے۔

مخبر کا انجام بد

رشید بہت دیر تک سر نیچا کیے [illegible] رہا۔ [illegible] کہنے لگے [illegible] تم کو [illegible] تکلیف [illegible] کیا تم [illegible] سے برداشت کر [illegible] گے۔ اس نے کہا جس طرح امیر المومنین چاہیں میں حاضر ہوں۔ رشید نے کہا [illegible] آتا ہوں۔ [illegible] جب [illegible] ان کی [illegible] ہوئی تھی۔ [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] ہے۔ اس نے کہا۔ [illegible] اور [illegible] تمہارے [illegible] اس شخص نے وہ تھیلا لے لیا اور [illegible] لیا۔ رشید نے [illegible] اور [illegible] جواب [illegible] رشید نے [illegible] خوب سمجھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دی۔ اب دوسرے دو باری باری ایک ایک میرے پاس سے آئے۔ نے نبض دیکھی۔ میں ان کو دیکھتا تو مجھ پر خوف طاری تھا۔ جب سب چلے گئے تو اب جعفر آیا اور اس وقت سے جو حقیقت تھی اس نے مجھے بتلا دی۔ میں باہر نکل آیا اس نے پوچھا کیا دیکھا۔ میں نے کہا یہ سب بعد میں بیان کروں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم کو یہ سب یہاں ہونے کا خیال کیونکر ہوا۔ اس نے کہا۔ اس حکایت کی وجہ سے جو تم میرے حال پر کرتے ہو۔ مجھے یہ یقین تھا کہ تم بھی مجھ سے اور وزیر کے رنگ سے ہو۔ ہوتے چھوٹ جاؤ گے۔ تم ہی کی بات تھا کہ تم اس وقت نکال ہو گے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ بھی بھید نہ رہے اور وہ دل ہی دل میں تب جلتے ہیں کہ تیرا نے میرے لئے کوئی دوسری تجویز کی۔ اس پر میں نے یہ سمجھا کہ تم یہاں آ کر ہو گئے۔ میں نے کہا اب شک تمہارا اندازہ صحیح ہے۔

جعفر کا ابراہیم بن مہدی کی رائے سے اتفاق:

اس نے کہا اچھا کیا تم نے ایسا رنگ دیکھا۔ میں نے کہا میں نے یہ بات محسوس کی۔ جب تم متانت اور سنجیدگی سے کوئی بات کہتے تھے وہ سے مذاق میں اڑا دیتے تھے اور جب تم مذاق میں کوئی بات کہتے تھے وہ سے خاص اہمیت دیتے تھے۔ اس نے کہا میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں تمہارا خیال بالکل درست ہے۔ اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ میں چلا آیا۔

جعفر بن یحییٰ کی پیشین گوئی:

علی بن سلیمان کہتا ہے کہ میں نے ایک دن جعفر بن یحییٰ کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے اس گھر میں کوئی عیب نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اب زیادہ عرصہ زندہ رہنے والا نہیں۔ اس سے مراد وہ خود تھا۔

یحییٰ بن خالد کی خانہ کعبہ میں دعا:

موسیٰ بن یحییٰ کہتا ہے کہ جس سال میرے والد کا انتقال ہوا وہ حج کے لیے گئے۔ ان کے تمام بیٹوں میں سے صرف میں ان کے ہمراہ تھا۔ وہ کعبہ کے پردوں کو پکڑے ہوئے یہ دعا مانگ رہے تھے کہ خداوندا! میرے گناہ اتنے ہیں کہ جن کا صرف تو ہی شمار کر سکتا ہے اور تو ہی ان کو جانتا ہے۔ اے خداوندا! اگر تو مجھے ان کی پاداش دینے والا ہو تو اسی دنیا میں ان کی سزا دے دے۔ چاہے اس میں میری سماعت بصارت دولت اور اولاد ہی جاتی رہے۔ تو مجھے معاف کر دے اور آخرت میں سزا نہ دے۔

احمد بن الحسن بن حرب بیان کرتا ہے کہ میں نے یحییٰ کو بیت اللہ کے مقابل کعبہ کے پردوں کو تھامے ہوئے یہ دعا مانگتے سنا کہ اے خداوندا! اگر تیری خوشنودی صرف اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں تو وہ مجھ سے چھین لے۔ یہاں تک کہ اگر تیری خوشنودی کے حاصل کرنے کے لیے میرے اہل و عیال اور اولاد بھی مجھ سے چھین لی جائے تو میں اس کے لیے بھی تیار ہوں۔ سوائے میرے بیٹے فضل کے اسے تو چھوڑ دے۔

یہ دعا کر کے وہ لوٹے۔ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پھر دوبارہ پلٹ کر کعبہ کے پاس آئے اور کہنے لگا اگرچہ مجھ جیسے گنہگار کو زیبا نہیں کہ وہ تیری رحمت کا امیدوار ہو اور تیری تعریف و رحمت بیان کرے مگر خداوندا! میں فضل کو بھی قربان کرنے کے لیے آمادہ ہوں۔

یحییٰ بن خالد کی مکہ سے مراجعت:

یہ حج سے واپسی میں انبار میں فروکش ہوئے۔ رشید نے عمر میں منزل کی۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں ولی عہد امین اور

ماموں بھی تھے۔ فضل امین کے ہمراہ اور جعفر مامون کے ہمراہ پرورش ہوئے۔ یحییٰ اپنے باپ خالد بن برمک کے ساتھ پرورش ہوا۔ محمد بن یحییٰ ابن ربیع حاجب جو قحطانیوں کے ساتھ پرورش ہوا۔ اور محمد بن خالد نے اکثر رشید کے ساتھ مامون نے پرورش پایا۔

ایک رات رشید نے فضل کو تنہائی میں بار بار بلایا اور اسے خلعت سے سرفراز کر کے حکم دیا کہ تم محمد الامین کے ساتھ چلے جاؤ۔

موسیٰ بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی بدظنی:

موسیٰ بن یحییٰ کو بلایا اور اس کا قصور معاف کر دیا۔ اس غصے کی ابتدا یوں تھی جب حج کرنے گئے تھے تو وہاں اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان نے خراسان کے متعلق رشید سے اس کی شکایت کی اور کہا کہ اہل خراسان اس کے مطیع اور فرمانبردار ہو گئے ہیں۔ اس سے محبت کرتے ہیں وہاں سے خط و کتابت کے ذریعہ سازش کر رہا ہے کہ چپکے سے نکل کر خراسان چلا جائے اور پھر اہل خراسان کو لے کر بغاوت کر دے۔ یہ بات رشید کے دل میں بیٹھ گئی۔ اور وہ اس سے بدظن ہو گئے۔ چونکہ موسیٰ بڑا ایماندار شخص تھا۔ اس وجہ سے جب علی بن عیسیٰ نے اس کی شکایت کی تو وہ خود رشید کے دل میں کھٹک پیدا ہو گئی۔ مگر اس وقت تو انہوں نے معمولی طور پر اپنی ناراضی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد موسیٰ بہت مقروض ہو گیا اور اپنے قرض خواہوں سے روپوش ہو گیا۔ رشید سمجھے کہ جیسا کہ مجھ سے کہا گیا تھا وہ ضرور خراسان چلا گیا ہے۔

موسیٰ بن یحییٰ کی نظر بندی اور رہائی:

جب اس حج کے سفر میں وہ عراق آئے تو موسیٰ بغداد سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رشید نے اسے عباس بن موسیٰ کے پاس کوفے میں نظر بند کر دیا۔ یہ پہلا نقصان تھا جو برامکہ کو پہنچا۔ فضل بن یحییٰ کی ماں جس کی بات کو رشید رد نہیں کرتے تھے ان کی خدمت میں ان کی سفارش کرنے کے لیے سفر طے کر کے حاضر ہوئی۔ رشید نے کہا چونکہ اس کی بابت مجھ سے شکایت کی گئی ہے اس لیے اگر اس کا باپ اس کی ضمانت کرے تو میں اس کو رہا کر دوں گا۔ یحییٰ اس کا ضامن ہو گیا اور رشید نے موسیٰ کو یحییٰ کے حوالے کر دیا۔ پھر رشید اس سے خوش ہو گئے۔ انہوں نے اس کی خطا معاف کر دی اور خلعت سے سرفراز کیا۔

فضل بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی ناراضگی

چونکہ فضل بن یحییٰ نے ان کے ساتھ شراب پینا چھوڑ دیا تھا اس لیے رشید اس سے ناراض تھے اور ان پر اس کی موجودگی گراں تھی۔ یہ فضل کہا کرتا تھا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ٹھنڈے پانی سے دین متعلق ہے اسی طرح ختم ہو جاتے ہیں تو میں کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگاتا۔ یہ گانے کا بھی شوقین تھا۔

یحییٰ بن خالد کی جعفر بن یحییٰ کو نصیحت:

جعفر رشید کی خلوت کی صحبت میں شریک رہتا اور جیسا وہ کہتے اس پر آمادہ ہو جاتا۔ جب یحییٰ نے دیکھا کہ جعفر کسی طرح رشید کی صحبت سے باز نہیں آتا اس نے جعفر کو کہا میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ اب تم کو تنبیہ نہیں کروں گا۔ زمانہ خود تم کو عقل دے دے گا۔ اس وقت تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی لیکن تم کو اس مصیبت سے بہت زیادہ رنج پہنچے گا کہ جس کا کوئی مداوا نہیں۔

یحییٰ بن خالد کی ہارون الرشید سے درخواست:

یحییٰ نے خود رشید سے بھی یہ بات کہہ دی تھی کہ میں آپ کے ساتھ جعفر کی ہر وقت کی صحبت کو اچھا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اس کی وجہ

سے مجھے آپ کی محبت نے کہا: جعفر تباہ ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسے کسی اہم خدمت پر متعین کر دیجئے، جہاں اس طرح میں آپ کی طرف سے مامون ہو جاؤں گا۔ رشید نے اس کے جواب میں کہا: اے میرے باپ اس قریب سے تمہارا مقصد یہی حفاظت نہیں ہے۔ بلکہ تم چاہتے ہو کہ فضل کو جعفر پر ترجیح دو۔

عباسہ بنت المہدی کا واقعہ:

احمد بن زہیر اپنے چچا زاہر بن حرب کی روایت بیان کرتے ہیں کہ جعفر اور برامکہ کی تباہی کی وجہ یہ ہوئی کہ رشید کو جعفر اور اپنی بہن عباسہ بنت المہدی کے بغیر چین نہیں آتا تھا۔ جب وہ شراب پینے بیٹھتے تو ان دونوں کو بلا لیتے۔ جعفر کو بھی اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ وہ اس کے اور عباسہ کے بغیر نہیں رہتے۔ رشید نے جعفر سے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ عباسہ سے تمہاری شادی کر دوں تاکہ جب میں اسے اپنی صحبت میں بلواؤں تو تم آزادی سے اسے دیکھ سکو مگر شرط یہ ہے کہ میاں بیوی کا تعلق قائم نہ کرنا۔

رشید نے عباسہ سے اس کا نکاح کر دیا۔ اب جب وہ شراب پینے بیٹھتے تو دونوں کو طلب کرتے پھر خود مجلس سے اٹھ جاتے اور ان دونوں کو بالکل تنہا چھوڑ جاتے۔ چونکہ دونوں نوجوان تھے اور شراب کے نشے میں مست ہو گئے اس حالت میں جعفر اس سے مجامعت کر بیٹھا۔ عباسہ حاملہ ہوئی اور اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ اسے خوف ہوا کہ اگر رشید کو اس کا علم ہو گیا تو میری جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس نے اس بچے کو اپنے مملوک لاؤں کے ساتھ مکہ بھیج دیا۔ عرصہ تک یہ بات رشید کو معلوم نہ ہو سکی۔ مگر ایک مرتبہ عباسہ نے اپنی کسی چھوکری کو مارا۔ اس نے رشید سے جا کر اس بچے کی ولادت اور دوسرے واقعات کی اطلاع دی۔ اور ان لوگوں کے جو اس بچے کے ہمراہ مکہ گئی تھیں۔ نام اور ان کا پتہ اور وہ زیورات جو عباسہ نے اس بچے کے ساتھ دیئے تھے۔ سب بتا دیئے۔

جب ہارون اس مرتبہ حج کے لیے مکہ گئے انہوں نے چھوکری کی نشاندہی کے مطابق اس بچے کو تلاش کیا وہ بچہ اور اس کے ساتھ دایاں حاضر ہوئیں۔ رشید نے ان سے واقعہ پوچھا۔ انہوں نے بھی اس کے متعلق اس چھوکری کے بیان کی تصدیق کر دی۔ جس نے عباسہ کے خلاف رشید کو دوسرے واقعہ سے مطلع کیا۔ پہلے تو رشید کا ارادہ ہوا کہ اس معصوم بچے کو قتل کر دیں۔ مگر پھر خوف خدا سے وہ اس ارادے سے باز رہے۔ جعفر کا یہ دستور تھا کہ جب رشید حج سے واپس آتے تو وہ مقام انبار میں ان کی دعوت کرتا۔ امسال بھی اس نے اپنی دعوت کا انتظام کیا۔ اور حسب الاوقات حج ہوا۔ رشید نے ناسازی طبیعت کا عذر کیا اور اس کی دعوت میں نہ گئے۔ جعفر برابر رشید کے ہمرکاب رہا۔ جب یہ لوگ انبار کی منزل میں فروکش ہوئے تو اس کے بعد اس کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اسے ہم بیان کریں گے۔

جعفر بن یحییٰ کی گرفتاری:

سلیمان بن ابی جعفر کہتا ہے کہ رشید نے ۱۸۶ ہجری میں حج کیا۔ وہ مکہ سے واپسی میں محرم ۱۸۷ھ میں حیرہ آئے۔ یہ یہاں عون العبادی کے قصر میں کئی روز ٹھہرے۔ پھر کشتیوں کے ذریعہ سفر کر کے عمر آئے جو انبار کے پہلو میں واقع ہے۔ ماہ محرم کے آخری دن جمعہ کی رات کو انہوں نے اپنے خدمت گار مسرور کو جعفر کے پاس بھیجا اس کے ساتھ حماد بن سالم ابو عصمہ بھی یا کلاہ داروں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ اس جماعت نے رات کے وقت جعفر کا محاصرہ کر لیا۔ اور مسرور اس کے پاس گئے۔ اس وقت ابن بختیشوع طبیب اور ابو زکار نابینا مغنی اس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور وہ کھانے میں مصروف تھا مسرور اس کو گھسیٹ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جعفر بن یحییٰ کے قتل کا حکم

[illegible]

جعفر بن یحییٰ کا قتل

[illegible]

آلِ برامکہ پر عتاب

[illegible]

اپنے خدمت گار و سپاہی بھیج دیئے کہ وہ یحییٰ اور فضل کی نگرانی کریں اور ان کے تمام ہوا خواہوں اور عزیزوں کو گرفتار کر لیں ان کے ساتھ ان کے مراتب کے مطابق سلوک کریں۔

املاک برامکہ کی ضبطی

نیز انہوں نے اسی رات کو تمام اطراف و اکناف سلطنت میں اپنے عمال کے نام احکام بھیج دیئے کہ ان کے ماتحت علاقہ میں برامکہ کی جو جائیداد و املاک ہو اس پر قبضہ کر لیں اور ان کے جو کارندے وہاں متعین ہوں ان کو گرفتار کر لیں۔

صبح کو رشید نے جعفر بن یحییٰ کی لاش شعبہ الخفتانی ہرثمہ بن اعین اور ابراہیم بن حمید المروزی کے ہاتھ جن کے عقب میں انہوں نے اپنے دوسرے خدمت گاروں اور معتمدین کو جن میں مسرور بھی تھا بھیج دیا تھا۔ جعفر بن یحییٰ کے مکان کو بھیج دیا۔ ابراہیم بن حمید اور اپنے خدمت گار حسین الخادم کو فضل بن یحییٰ کے مکان پر بھیجا۔ یحییٰ بن عبد الرحمٰن اور اپنے خدمت گار رشید کو یحییٰ اور محمد بن یحییٰ کے مکانوں کو بھیجا اور ہرثمہ بن اعین کو بھی ان کے ساتھ کیا اور حکم دیا کہ ان کا تمام مال ضبط کر لیا جائے۔

جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر کا حکم:

رشید نے سندی حرشی کو حکم بھیجا کہ وہ جعفر کے لاشہ کو مدینۃ السلام لے جائے اس کے سر کو وسطی پل پر نصب کر دے اور اس کے جسم کو کاٹ کر اس کا ایک حصہ بالائی پل پر اور دوسرا زیریں پل پر نصب کرے۔ سندی نے حسب الحکم جعفر کے جسم کو قطع کر کے مختلف مقامات میں نصب کرا دیا۔ بعض خدمت گاروں نے ان ہدایات کی جو ان کو دی گئی تھیں بجا آوری کی۔ قتل جعفر و محمد کے چھوٹے بچے گرفتار کر کے رشید کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ رشید نے ان کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ اعلان کرا دیا کہ برامکہ کے تمام متوسلین کی بابت حفاظت جان و مال سب بخشے جاتے ہیں۔

محمد بن خالد کو امان:

البتہ انہوں نے محمد بن خالد اور اس کی اولاد و عزیزوں کو اس حکم سے مستثنیٰ کر دیا کیونکہ ان کو معلوم ہوا تھا کہ صرف یہی ان میں ایک شخص ہے جو ان کا سچا خیر خواہ ہے اور اس سازش میں شریک نہیں ہے جو دوسرے برامکہ ان کے خلاف کر رہے تھے۔ یہ واقعہ ہونے سے پہلے انہوں نے یحییٰ کو چھوڑ دیا۔ یحییٰ کے بیٹوں فضل، محمد اور موسیٰ اور ابو المہدی ان کے متعلقین [illegible] کی نگرانی میں دے دیے۔ یہ اپنے گھروں میں رہتے رہے۔

انس بن ابی الشیخ کا قتل

جس روز رشید رقہ آئے اسی روز انہوں نے ابراہیم بن عثمان بن نہیک کو انس بن ابی شیخ کے قتل کا حکم دیا۔ اور قتل کے بعد سولی پر لٹکا دیا گیا۔ یحییٰ بن خالد الفضل اور محمد کو دیر القائم میں قید کر دیا گیا۔ اور ان کی نگرانی پر مسرور اور ہرثمہ بن اعین کو مامور کیا گیا۔ رشید نے کچھ خادم اور دوسری ضروریات زندگی ان کے ساتھ رہنے دیں۔

آلِ برامکہ پر تشدد:

قتل جعفر کے بعد سے اس وقت تک یحییٰ کی بابت یہ دستور تھا کہ ان کے خدمت گاروں اور عزیزوں کو ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی گئی۔ ان لوگوں کو حالت قید میں کوئی تکلیف نہ تھی۔ البتہ جب رشید عبدالملک بن صالح پر عتاب کیا اور اب ان لوگوں نے بھی ان کی

اور ہوا [illegible] جس طرف [illegible] کا [illegible] اس طرف [illegible] اب

[illegible] گیا۔

احمد بن ابی الاصبغ کے قتل کی دوسری روایت

جعفر بن [illegible] بیان کرتا ہے کہ [illegible] احمد بن ابی الاصبغ [illegible] خدمت میں پیش کیا گیا [illegible] اور ان کے درمیان [illegible] تلوار [illegible] [illegible] آیا [illegible] کے قتل [illegible] پڑھا گیا تھا

[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible] اس کو [illegible] نے [illegible] ہو گئی تھی۔

ابن ابی الاصبغ کے قتل کی وجہ

[illegible] بات بیان کی [illegible] اس کے قتل [illegible] کہ [illegible] تھا۔

حمدون بن اسماعیل کی طلبی

حمدون بن اسماعیل بیان کرتا ہے کہ [illegible] ایک [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہاتھ [illegible] ہے۔

[illegible]

میں نے [illegible] اس کی خدمت میں [illegible] رات [illegible] [illegible] بیان کیا [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] ہے۔

میں اپنی [illegible] سے [illegible] رشید نے [illegible] اور [illegible] انہوں نے [illegible] کا [illegible] [illegible] انہوں نے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ان [illegible] دیں۔

آل برامکہ کے مکانات کے محاصرہ کا حکم

مجھے کرسی قریب آئی۔ میں ان کے قریب گیا۔ پوچھا جانتے ہو کس لئے تم کو میں نے بلوایا ہے؟ میں نے اپنی قطعی لاعلمی ظاہر کی۔ کہنے لگے میں نے تم کو ایسے کام کے لیے بلایا ہے کہ اگر میری قمیص کو بھی اس کا علم ہو جائے تو میں اسے بحر فرات میں پھینک دوں۔ اچھا تم بتاؤ [illegible] سے [illegible] ہے۔ میں نے [illegible] کہنے لگے ٹھیک کہتے ہو اور میرا سب سے زیادہ معتمد علیہ قائد کون ہے۔ میں نے کہا میں ہوں۔ کہنے لگے بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ اچھا تم اسی وقت جاؤ اور نہایت تیز کوئی سی بھی مسافت طے کر کے مدینۃ السلام پہنچو۔ وہاں پہنچتے ہی اپنے ہمراہ کے آدمیوں اور فوجی دستوں کو جمع کر کے تم برامکہ اور ان کے متوسلین کو باہر نکل جانے سے روک دو۔ یحییٰ اور فضل کی [illegible] آل برامکہ کے مکانات پر قبضہ کر لو اور سب کی پہرہ بندی کر دو۔ ایک ایک دروازے پر اپنے فوجی دستوں کے ایک ایک سردار کو بٹھا دینا۔ کوئی گھر کا آدمی نہ اندر آئے نہ باہر جانے پائے۔ البتہ محمد بن خالد کے ساتھ تم کوئی تعارض نہ کرنا اور یہ [illegible] میرے حکم آنے تک بدستور رہے۔

جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر:

سندی کہتے ہیں کہ جس کام کے لیے مجھے بھیجا گیا تھا میں تیزی سے [illegible] مدینۃ السلام آیا۔ میں نے اپنے تمام آدمی جمع کر کے ان کو حسب الحکم برامکہ کے [illegible] پر لگا دیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ہرثمہ بن اعین جعفر بن یحییٰ کا مقتول جسد ایک خچر پر لادے ہوئے [illegible] کے لئے [illegible] اور حکم نامہ بھی ساتھ تھے۔ پس جس میں مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں اس کے جسد کے دو ٹکڑے کر کے ان کو شہر کے دونوں پلوں پر لٹکا دوں۔ میں نے حسب الحکم بجا آوری کی۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جعفر کا جسد بہت دنوں تک اسی طرح مصلوب رہا۔ جب رشید خراسان جانے لگے تو میں بھی اس مقام سے گزرا اور میری نظر اس پر پڑی۔ جب وہ [illegible] مشرقی کنارے [illegible] بن خازم [illegible] آئے تو انہوں نے [illegible] کو [illegible] سے طلب کر کے احمد بن جنید ختلی [illegible] کی گردن مار دینے کا حکم دیا۔ احمد نے اسے قتل کر دیا۔ اس وقت انہوں نے [illegible] کو دیکھا اور کہا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] جعفر [illegible] ان کے بارے میں [illegible] منگوائے اور لکڑیاں جمع کر کے جعفر کی لاش جلا دی۔

یحییٰ بن عبداللہ کی چشم پوشی:

جب رشید نے جعفر بن یحییٰ کو قتل کر دیا تو کسی نے یحییٰ سے کہا امیر المومنین نے تمہارے بیٹے جعفر کو قتل کر دیا ہے یحییٰ نے کہا اسی طرح ان کا بیٹا قتل کیا جائے گا۔ پھر ان سے کہا گیا کہ تمہارے تمام مکانات ویران ہو جائیں گے۔ یحییٰ نے کہا اسی طرح ان کے قصر و ایوان ویران ہو جائیں گے۔

ہارون الرشید کی جعفر بن یحییٰ سے آخری ملاقات

[illegible] نے بیان کیا ہے کہ جس دن کے آخر میں رشید نے جعفر کو قتل کیا ہے اس روز وہ جب [illegible] تھے وہ [illegible] لے گئے۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور صرف جعفر بن یحییٰ تنہا ان کے ہمراہ تھا ان کے دوسرے [illegible] بھی ہمراہ نہ تھے۔ جعفر ان کے ساتھ ہم رکاب تھا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے شانے پر رکھ چھوڑا تھا اور اس سے پہلے خود اپنے ہاتھ سے انہوں نے جعفر کو غالیہ ملا تھا۔

ہوئی تمام دن ایک لمحہ کی جدائی بغیر ان کے ہمراہ رہے، جب دونوں شکار سے واپس آئے جب رشید محل میں جانے لگے انہوں نے جعفر کو سینے سے لگایا اور کہنے لگے کہ اگر آج میری رات عورتوں کے لیے مخصوص نہ ہوتی تو میں تم کو جدا نہ کرتا۔ تم اپنی قیام گاہ جاؤ اور وہاں خوب دور شراب چلاؤ۔ اور گانا سنو اور خوب خوش رہو تاکہ جو کیفیت میری ہو وہی لطف تم کو بھی حاصل ہو۔

جعفر نے کہا۔ خدا میں ان چیزوں کا دل و دماغ سے بھی شائق نہیں ہوں صرف آپ کی صحبت میں ان چیزوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

جعفر بن یحییٰ کو شراب نوشی کا حکم:

رشید کہنے لگے۔ تم کو میری جان کی قسم ہے۔ آج ضرور پینا۔ یہ ان کے پاس سے اپنی قیام گاہ آیا۔ اس رات رشید کے خدمت گار تحفے تحفے کے بعد تحفے بخورات اور پھول لے کر اس کے پاس آتے رہے جب رات اسی طرح بیت گئی انہوں نے مسرور خادم کو بھیجا۔ اور اسی کی نگرانی میں اس کو قید کر دیا گیا۔ اور پھر اس کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔ فضل، محمد اور موسیٰ بھی قید کر دیئے گئے سلام ابرش کو یحییٰ کے دروازے پر متعین کیا گیا۔ البتہ محمد بن خالد یا اس کے بیٹوں اور ملازموں سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔

سلام کہتا ہے کہ اس وقت جب کہ یحییٰ کے مکان کے پردے کھول دیئے گئے تھے۔ اور اس کا تمام اسباب جمع کر کے قبضہ کر لیا گیا تھا۔ میں اس کے پاس گیا۔ کہنے لگا اے ابوسلمہ قیامت اسی طرح آئے گی۔ جب میں پلٹ کر رشید کی خدمت میں آیا تو میں نے یحییٰ کی بات ان سے بیان کی۔ سن کر وہ کچھ سر جھکائے سوچتے رہے۔

یحییٰ بن خالد کے عروج و اقتدار کی آخری شام:

ایوب بن ہارون بن سلیمان بن علی بیان کرتا ہے کہ چونکہ میں یحییٰ سے خاص تعلق رکھتا تھا اس بنا پر جب وہ انبار آئے تو میں اس سے ملنے گیا۔ میں اس شام کو جو اس کے عروج و اقتدار کی آخری شام تھی۔ ان کے پاس موجود تھا۔ اپنی جائے قیام کی کشتی میں بیٹھ کر امیر المومنین کی خدمت میں گیا۔ اور خاص خدمت کے دربار کے دروازے سے ان کی خدمت میں باریاب ہوا۔ اس نے لوگوں کی ضروریات و مہمات سلطنت، سرحدوں کی اصلاح اور بحری لڑائی وغیرہ کے معاملات کو ان سے بیان کیا۔ اور ضروری احکام حاصل کیے۔ ان کے پاس سے نکل کر اس نے لوگوں سے کہا کہ امیر المومنین نے تمہاری درخواستیں قبول کر لی ہیں اور ان کے متعلق احکام دے دیئے ہیں۔ اس نے ابو صالح یحییٰ بن عبدالرحمن کو حکم دیا کہ ان فرامین کو نافذ کر دو۔ پھر وہ ہم سے ابو مسلم اور اس کے معاذ بن مسلم کو واپس کر دینے کے واقعات بیان کرتا رہا۔ بعد مغرب وہ اپنے مکان میں چلا گیا۔ اسی رات کی صبح کو ہم کو جعفر کے قتل اور برامکہ کے زوال کی خبر ملی۔ میں نے یحییٰ کو جعفر کی تعزیت لکھی۔ اس کے جواب میں اس نے لکھا کہ ہم اللہ کے فیصلہ سے خوش ہیں اور جانتے ہیں کہ اس میں ہماری بھلائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندوں سے بجز ان کے گناہوں کے مواخذہ نہیں کرتا اور تیرا رب ہرگز بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر اوقات وہ معاف کر دیتا ہے اور اسی پر اللہ کا شکر ہے۔

جعفر بن یحییٰ کی مدت وزارت

جعفر شب شنبہ یکم صفر ۱۸۷ ہجری میں سینتیس سال کی عمر میں قتل کیا گیا۔ وزارت سترہ سال رہی۔

جعفر بن یحییٰ کی ہارون الرشید سے ملاقات کی خواہش:

مسرور سے بیان کیا گیا ہے کہ میں نے رشید سے عرض کیا کہ جعفر دروازے پر ہے اور کہتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے دو باتیں کہنے کے لیے آنے کی اجازت دیں تو بہت اچھا ہو۔ پھر جب نظر اس پر پڑی تو کہا میں اسے قتل نہیں کروں گا۔

نیز جعفر نے مسرور سے اس کے متعلق جو کہا تھا وہ باتیں اس نے سب کہیں۔

مصری اور یمانی عربوں میں فساد:

اس سال دمشق میں مصری اور یمانی عربوں کے درمیان زبردست فتنہ پیدا ہوا۔ رشید نے محمد بن منصور بن زیاد کو دمشق بھیجا۔ آپ نے ان کے درمیان مصالحت کرا دی۔

عبدالسلام خارجی کا خروج و قتل:

اس سال مصیصہ میں زلزلہ آیا جس سے شہر پناہ کا کچھ حصہ منہدم ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر تک شہر میں آب رسانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس سال عبدالسلام خارجی نے آمد میں خروج کیا۔ یحییٰ بن سعید العقیلی نے اسے قتل کر دیا۔ اس سال یعقوب بن داؤد نے رقہ میں وفات پائی۔

متفرق واقعات:

اس سال رشید نے اپنے بیٹے قاسم کو بلاد روم سے جہاد کرنے کے لیے موسم گرما میں بھیجا اور اسے ہبہ کر دیا۔ اور تقرب حاصل کرنے کے لیے اس کی نذر میں قربانی ہونے کے لیے پیش کر دیا اور اسے عواصم کا والی مقرر کر دیا۔

اس سال عبدالملک بن صالح پر رشید کا غضب نازل ہوا اور انہوں نے اسے قید کر دیا۔

عبدالملک بن صالح کے خلاف شکایات:

محمد بن ابراہیم الہاشمی سے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن صالح کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن تھا جو بڑا دانا آدمی تھا۔ اور عبدالملک اسی سے اپنی کنیت کرتا تھا۔ پس عبدالرحمٰن اپنے باپ کی اکثر شکایت کرتا رہتا تھا۔ اس نے اور قمامہ نے رشید سے عبدالملک کی شکایت کی کہ وہ خلافت کا امیدوار ہے۔ رشید نے اسے پکڑ کر فضل بن الربیع کے پاس قید کر دیا۔

عبدالملک کی گرفتاری و جواب طلبی:

بیان کیا گیا ہے کہ جب رشید عبدالملک سے ناراض ہوئے تو وہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ رشید نے اس سے کہا کیا جس قدر ہم احسان تم سے کر چکے ہیں تو ان پر پانی پھیر دینا چاہتے ہو اور فتنہ سازی کا شغل کرتے ہو۔ عبدالملک نے کہا حقیقت حال یہ نہیں ہے۔ اگر میں ایسا کرتا تو مجھے ندامت ہوتی۔ [illegible] اور سزا کا مستوجب ہوتا۔ یہ سب کچھ حاسدوں کی شرارت سے ہے چونکہ مجھے آپ کی جناب میں قربت و وثوق اور دیگر پایہ ممتاز حاصل ہے۔ اس وجہ سے لوگ مجھ سے جلتے ہیں۔ آپ امت محمدیہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے جانشین اور ان کے خاندان کے لیے ان کے امین ہیں۔ امت پر آپ کی اطاعت اور خیر خواہی اور آپ پر اس کے معاملہ میں انصاف اور توفیق واقعات میں عدل و نرمی اور خطاؤں کی معافی فرض ہے۔ رشید نے کہا ہاں تم اسی طرح خوشامد کی باتیں بناتے ہو اور اپنے دل میں ہمارے خلاف منصوبے تیار کرتے ہو۔ یہ دیکھو قمامہ تمہارا کاتب تمہارے متعلق یہ کہتا ہے۔

دل کی کھوٹ اور نفسانیت کو تمہارے منہ پر بیان کرے گا۔ سنو وہ کیا کہتا ہے۔ عبدالملک نے کہا اس نے آپ سے بالکل خلاف واقعہ بات کہی ہے اور ممکن ہے کہ وہ میرے سامنے مجھ پر افترا اور بہتان لگا دے۔

عبدالملک بن صالح کے خلاف قمامہ کی گواہی:

قمامہ طلب کیا گیا۔ رشید نے اس سے کہا۔ بغیر کسی خوف اور ڈر کے صاف صاف بیان کرو۔ اس نے کہا۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ یہ آپ سے غدر کرنے اور آپ کی مخالفت کے لیے کمربستہ ہے۔ عبدالملک نے کہا قمامہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے کہا بے شک تم چاہتے ہو کہ امیر المومنین کو اچانک قتل کر دو۔ عبدالملک کہنے لگا جب یہ میرے منہ پر مجھ پر بہتان باندھ رہا ہے تو میرے عقب میں تو اس نے کیا کچھ میرے خلاف جھوٹی باتیں نہ کہی ہوں گی۔

عبدالرحمن بن عبدالملک کی گواہی:

رشید نے کہا اور یہ دیکھو تمہارا بیٹا عبدالرحمن موجود ہے اس نے مجھ سے تمہاری سرکشی اور نفسانیت کی شکایت کی ہے۔ اگر مجھے تمہارے خلاف کسی دلیل اور ثبوت کی ضرورت ہو تو ان دونوں سے زیادہ وثوق و ثبات تمہارے معاملہ میں اور کون ہو سکتا ہے۔ ان کے بیان کا تمہارے پاس کیا جواب ہے۔ عبدالملک نے کہا ان دو گواہوں میں سے ایک سرکاری مامور معلوم ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جسے میں نے الفت پدری سے خارج کر دیا ہے۔ اس وجہ سے وہ میری شکایت کرنے پر مجبور ہے۔ جو شخص اس کام کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا ایسا میری نسبت کہنا درست ہے۔ اور اگر سمجھنے والا عاق ہے تو وہ پہلے ہی ناحق شناس اور ناشکرا ہے۔ اللہ عزوجل نے خود اپنے کلام مبین میں ایسے شخص کی عداوت سے مطلع کر کے متنبہ کر دیا ہے:

﴿ إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ﴾

"بے شک تمہاری بیویاں اور اولاد میں سے تمہارے دشمن بھی ہیں۔ تم ان سے متنبہ رہو"۔

عبدالملک بن صالح کی اسیری:

اس گفتگو کے بعد رشید دربار سے اٹھ کھڑے ہوئے کہنے لگے۔ اگرچہ تمہارا معاملہ بالکل واضح ہو چکا ہے۔ مگر جب تک مجھے تمہارے بارے میں اللہ کی مرضی کا علم نہ ہو۔ میں کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔ اسی کو میں اپنے اور تمہارے درمیان حکم بناتا ہوں۔ عبدالملک نے کہا میں اس بات سے بالکل خوش ہوں اللہ حکم ہوا اور امیر المومنین حاکم۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ امیر المومنین اپنی خواہش اور ارادے پر اللہ کے حکم اور اس کی کتاب کو ترجیح دیں گے اور اسی کو اختیار کریں گے۔

عبدالملک بن صالح کی طلبی:

اس کے بعد رشید نے ایک دوسری مجلس اس معاملہ کے لیے منعقد کی عبدالملک نے دربار میں آ کر سلام کیا۔ رشید نے اس کا جواب نہیں دیا۔ عبدالملک نے کہا کہ آج تو اس معاملہ کے متعلق میں کوئی جواب دہی نہیں کرتا۔ رشید نے پوچھا کیوں۔ اس نے کہا اس وجہ سے کہ اس کی ابتدا ہی خلاف سنت ہوئی ہے تو اس کا انجام معلوم ہے۔ رشید نے پوچھا کیا ہوا۔ اس نے کہا میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس کا جواب تک نہیں دیا۔ مگر اگر آپ میرے ساتھ اسلام کا معاملہ کرتے تو کرتے۔ رشید نے کہا سنت رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں عدل کے لیے اظہار ایثار میں اور اس لیے کہ سلام کی عادت رہے میں تم کو سلام کرتا ہوں السلام علیکم عبدالملک سے

خطاب کرتے ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

عبدالملک بن صالح کی ہارون الرشید سے درخواست:

عبدالملک نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ [illegible]

[illegible] آپ کی اطاعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

عبدالملک کے لیے عبداللہ بن مالک کی سفارش:

رشید نے [illegible]

[illegible]

عبدالملک بن صالح کی نظر بندی:

عبدالرحمن بن عبدالملک نے کہا اب جب کہ آپ نے اسے قید کی سزا دے دی ہے تو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے [illegible] کر دیا جائے البتہ میں سمجھتا ہوں کہ اسے صرف نظر بند کر دیا جائے اور [illegible] ان کو [illegible] الزام [illegible] ہے جو [illegible] اور آپ کے دشمن [illegible] ہے۔ رشید نے [illegible] کے لیے تیار ہو گیا۔ رشید نے فضل بن ربیع کو طلب کیا اور حکم دیا کہ تم عبدالملک بن صالح کو اپنے پاس اپنے قید خانے میں لے جاؤ [illegible] اس کی [illegible] اور [illegible] کی ضرورت ہو اس کے متعلق تمہارے [illegible] دیا جائے کہ فضل نے اس سے [illegible] پوچھا [illegible] کے مطابق رشید سے بیان کیے۔

اسی سلسلے میں ایک دن رشید نے عبدالملک بن صالح سے کہا کہ تم صالح کے بیٹے نہیں ہو؟ اس نے کہا پھر میں کس کا ہوں۔ رشید نے کہا تو مروان الجعدی کا بیٹا ہے۔ عبدالملک کہنے لگا۔ دونوں [illegible] مر گئے [illegible] امیر المومنین کسی کا بھی ہوں۔

عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن سلوک:

رشید نے اسے فضل بن ربیع کی نگرانی میں قید کر دیا۔ یہ رشید کی زندگی میں قید رہا۔ اس کی وفات کے بعد محمد نے اسے رہا کر کے شام کا صوبیدار مقرر کر دیا۔ اس نے رقہ کو اپنا مستقر بنایا۔ اس نے محمد سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ اگر تم مر گئے اور میں اس وقت زندہ رہا تو میں کبھی مامون کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ مگر یہ محمد سے پہلے ہی مر گیا۔ اور [illegible] کی کسی [illegible] میں کسی جگہ دفن کیا گیا۔ جب مامون اپنے عہد خلافت میں روم جانے لگے تو انہوں نے عبدالملک کے کسی بیٹے کو حکم بھیجا کہ تم اپنے باپ کو میرے مکان میں سے نکال لے جاؤ۔ [illegible] جان کا خوف [illegible] تم میرے [illegible] آیا [illegible] تمہاری حفاظت کروں گا۔

عبدالملک کے متعلق یحییٰ بن خالد سے استفسار:

بیان کیا گیا ہے کہ اسی زمانے میں رشید نے یحییٰ بن خالد سے دریافت کیا کہ عبدالملک بن صالح میرے خلاف بغاوت کرنا چاہتا ہے تم اس سے باخبر ہو یا اس کے متعلق تم کو جو بات معلوم ہو اس سے مطلع کرو۔ اگر تم مجھ سے سچا واقعہ بیان کرو گے تو میں تم کو معاف کر دوں گا۔ یحییٰ نے کہا بخدا امیر المومنین میں اس بات سے قطعی ناواقف ہوں۔ اگر عبدالملک نے کوئی [illegible] آپ کے خلاف [illegible] اور [illegible] مجھے کوئی ایسی اطلاع ملتی [illegible] آپ [illegible] آپ کی حکومت دراصل میری حکومت تھی اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کا تمام [illegible] مجھ پر تھا۔ [illegible] عبدالملک کے لیے یہ بات کیونکر مناسب تھی کہ وہ اپنے منصوبے میں مجھے شامل کرنے [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] کے لیے [illegible] ہو جاتا تو مجھے اس [illegible] امید ہوتی [illegible] اور [illegible] آپ نے مجھے دیا ہے۔ [illegible] خدا کے لیے آپ میرے متعلق ایسا گمان ہرگز نہ کریں۔ [illegible] بتا دوں کہ عبدالملک ایک [illegible] آپ کے ساتھ ہے اور [illegible] آپ اس کے ساتھ [illegible] تعلقات قائم رکھیں۔

ہارون الرشید کی یحییٰ بن خالد کو دھمکی:

جب رشید کے [illegible] نے اس سے [illegible] یحییٰ کو [illegible] اور کہا کہ اس سے

جو کچھ ہوا اس کی وجہ جعفر کی سازش کا پتہ چلنا ہے؟ تو تم نے [illegible] قتل [illegible] یحییٰ نے جواب دیا [illegible] سے [illegible] آپ [illegible] ان کی سلطنت [illegible] کیا جائے کہ [illegible] جاتی ہے۔

یحییٰ اور فضل بن یحییٰ کی علیحدگی

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] امیر المومنین [illegible] فضل [illegible] کیا گیا [illegible] اپنے باپ سے [illegible] ملاقات [illegible] یحییٰ نے کہا [illegible] قسم [illegible] یحییٰ کے خلاف ثابت نہ ہوئی تو پھر ان دونوں کو [illegible] رشید [illegible] بہت خوف [illegible] تھا۔

یحییٰ بن خالد کی بددعا:

جب مسرور [illegible] قتل [illegible] فضل کا ہاتھ پکڑا تو اس وقت یحییٰ سے ضبط نہ ہو سکا [illegible] اور مسرور سے کہا کہ رشید سے جا کر کہہ دو کہ اسی طرح تمہارا بیٹا بھی مارا جائے گا۔

مسرور کہتا ہے کہ جب رشید کا غصہ فرو ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا [illegible] میں نے یحییٰ کا قول ان سے بیان کیا [illegible] آتی ہو۔

عبدالملک بن صالح کے خلاف شکایت:

ایک دن رشید [illegible] عبدالملک بن صالح [illegible] رشید [illegible] ایک شخص نے [illegible] امیر المومنین [illegible] آپ کے خلاف بغاوت کرے گا۔

ہارون الرشید اور عبدالملک بن صالح کی گفتگو:

رشید نے عبدالملک کو [illegible] عبدالملک نے کہا [illegible]

ایک مرتبہ رشید [illegible] عبدالملک [illegible] مکان [illegible] تمہارا مکان ہے [illegible] عبدالملک نے کہا [illegible] رشید نے پوچھا [illegible]

تمام مراتب کو پہنچ گیا ہے

قاسم بن الرشید کا جہاد:

اس سال ماہ شعبان میں قاسم بن الرشید روم کے علاقہ میں داخل ہوا اور اس نے قرہ کا محاصرہ کر لیا۔ نیز اس نے عباس بن جعفر بن محمد بن الاشعث کو کسی دوسری سمت بھیجا۔ اس نے قلعہ سنان کا محاصرہ کر لیا۔ جب محصورین کا محاصرہ کی شدت سے ناک میں دم آ گیا تو انہوں نے مسلمانوں سے یہ درخواست کی کہ ہم تین سو بیس مسلمان قیدیوں کو جو ہمارے قبضے میں ہیں رہا کر دیں گے۔ اگر تم ان دونوں مقامات کو چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ مسلمانوں نے یہ درخواست قبول کی اور قرہ اور قلعہ سنان سے صلح کر کے واپس چلے گئے۔

علی بن عیسیٰ کی وفات:

اسی جہاد میں رومیوں کے علاقہ میں علی بن عیسیٰ بن موسیٰ نے وفات پائی۔ یہ قاسم کے ساتھ تھا۔

رومیوں کا نقض معاہدہ:

اس سال بادشاہ روم نے اس صلح کو توڑ دیا۔ جو اس سے قبل رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہوئی تھی۔ نیز اس نے زر معاہدہ دینے سے انکار کر دیا۔

جس بنا پر مسلمانوں اور ملکہ روم ریني کے درمیان معاہدہ صلح طے پایا تھا جس کا ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اس کے ایک عرصہ کے بعد رومیوں نے ملکہ کے خلاف بغاوت کر دی اسے تخت سے اتار دیا اور اب انہوں نے اس کی جگہ نقفور کو جس کے متعلق رومی یہ کہتے ہیں کہ وہ عرب کے قبیلہ غسان کے کسی جفنہ نامی کی اولاد میں تھا۔ بادشاہ بنا لیا۔ اس سے پہلے وہ روم کا افسر خزانہ تھا۔ تخت سے علیحدگی کے پانچ ماہ بعد ریني مر گئی۔

نقفور کا ہارون الرشید کے نام خط:

اب نقفور کا اقتدار اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور تمام رومی اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔ اس نے رشید کو یہ خط لکھا:

"یہ خط نقفور بادشاہ روم کی طرف سے رشید بادشاہ عرب کے نام لکھا جا رہا ہے۔

اما بعد! مجھ سے پہلے جو ملکہ تھی اس نے تم کو شطرنج کا رخ اور اپنے کو پیدل بنا لیا تھا۔ اور اس کی دولت کا وہ حصہ تم کو زر فدیہ ادا کرتی تھی۔ حالانکہ سزاوار یہ تھا کہ تم اسے زر فدیہ دیتے۔ مگر عورتوں کی فطری کمزوری اور حماقت تھی جس کی وجہ سے اس نے یہ بے عزتی گوارا کی۔ میرے اس خط کو پڑھتے ہی تم زر مصالحت واپس کر دو اور آئندہ کے لیے اپنی جان کی حفاظت کے لیے زر فدیہ ادا کرو ورنہ اب تلوار ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے۔"

ہارون الرشید کا نقفور کو جواب:

خط پڑھ کر رشید فرط غضب سے آگ ہو گئے۔ اس وقت کسی شخص کو کچھ کہنے کی تو کیا تاب تھی کوئی ان کو دیکھ بھی نہ سکتا تھا۔ ان کے تمام مصاحبین اس خوف سے کہ مبادا ان کی کسی بات یا فعل سے وہ اور بھڑک اٹھیں ان کے پاس سے چلے گئے۔ خود وزیر سلطنت پریشان تھا کہ اس حالت میں کوئی مشورہ دے یا انہیں اپنی صوابدید پر کاربند ہونے دے۔

رشید نے دوات طلب کی اور خط کی پشت پر اپنے ہاتھ سے یہ جواب لکھا

'' بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ خط امیرالمومنین ہارون کی جانب سے روم کے کتے نقفور کے نام بھیجا جاتا ہے۔ اے کافرزادے میں نے تیرا خط پڑھا۔ اس کا جواب تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ تجھے سننے کی زحمت بھی نہیں دی جائے گی۔ ''

ہرقلہ کا تاراج:

رشید اسی دن روانہ ہو گیا اور [illegible] ہرقلہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا اسے بزور شمشیر فتح کیا۔ مسلمانوں نے بہت سے لونڈی غلام اور مال غنیمت حاصل کیے۔ [illegible] نقفور نے اس شرط پر کہ سالانہ خراج ادا کرتا رہے گا صلح کی درخواست کی رشید نے اسے منظور کر لیا۔

نقفور کی اطاعت:

اس مہم سے واپس آ کر رشید نے رقہ [illegible] سردی بہت شدید تھی [illegible] اس اندیشے سے [illegible] اس مجمع کے ایک شاعر ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے جس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حجاج بن یوسف تیمی ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع کرنے کے لیے چند اشعار موزوں کیے [illegible] ابو العتاہیہ اور مکی نے اس [illegible] شعر کہے اور جب عبداللہ بن یوسف نے یہ اشعار پڑھے تو رشید کہنے لگا کیا خوب نقفور نے یہ کیا ہے۔ [illegible] بات کا بھی علم ہو گیا [illegible] اس کے مقابلے کے لیے پلٹے اور [illegible] واپس آئے۔

ابراہیم بن عثمان کی معاندانہ روش:

واقدی کے بیان کے مطابق اس سال ابراہیم بن عثمان بن نہیک قتل کیا گیا۔ واقدی کے علاوہ دوسرے ارباب سیر کہتے ہیں کہ ابراہیم ۱۸۸ھ میں قتل کیا گیا۔

ابراہیم بن عثمان اکثر جعفر بن یحییٰ اور برامکہ کا تذکرہ کرتا رہتا تھا ان کی محبت میں اور ان کی بربادی پر انتہائی غم کے لیے [illegible] حد سے تجاوز کر جاتا [illegible] جب خلوت میں اپنی باندیوں کے ساتھ خوب شراب پی کر مست ہو جاتا تو کہتا۔ غلام میری تلوار المنیہ لاؤ۔ اس نے اپنی تلوار کا نام منیہ رکھا تھا۔ تلوار [illegible] نیام سے نکال کر کہتا ہائے جعفر [illegible] میں تمہارے قاتل کو قتل کروں گا اور تمہارے خون کا بدلہ ضرور لوں گا۔

ابراہیم بن عثمان کے خلاف تحقیقات۔

جب یہ بات بہت زیادہ ہو گئی تو اس کے بیٹے عثمان نے فضل بن الربیع سے آ کر کہا۔ فضل نے رشید کو اطلاع

ابراہیم بن عثمان کا قتل:

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] رشید نے [illegible] جعفر [illegible] ابراہیم [illegible] کو قتل کر دیا [illegible]

امیر حج عبید اللہ بن عباس:

اس سال عبید اللہ بن العباس بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۸ھ کے واقعات

اس سال ابراہیم بن جبریل [illegible] رومیوں سے جہاد کے لیے گیا۔

ابراہیم بن جبریل کی رومیوں پر فوج کشی:

وہ [illegible] سے رومیوں کے علاقے میں داخل ہوا تو نقفور اس کے مقابلے کے لیے بڑھا، مگر اس کے عقب میں کوئی [illegible] ابراہیم کے مقابلے سے [illegible] مسلمانوں کی ایک جماعت سے اس کا مقابلہ ہو گیا [illegible] تین مرتبہ زخمی ہوا [illegible] اسے شکست ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] ہزار سات سو رومی مارے گئے اور ان کے چار ہزار جانور پکڑے گئے۔

امیر حج ہارون الرشید:

اس سال قاسم بن الرشید نے دابق میں جہاد کے لیے قیام کیا۔ اس سال رشید کی امارت میں حج ہوا۔ وہ پہلے مدینہ آئے جہاں انہوں نے اہل مدینہ کو نصف عطا دی۔ واقدی وغیرہ کے بیان کے مطابق یہ رشید کا آخری حج تھا۔

۱۸۹ھ کے واقعات

اس سال امیر المومنین ہارون الرشید رے گئے۔

علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان:

بیان کیا گیا ہے کہ علی بن عیسیٰ [illegible] رشید نے یحییٰ بن خالد سے مشورہ [illegible] یحییٰ نے اس کی مخالفت کی [illegible] رشید نے [illegible] علی بن عیسیٰ کو خراسان کا امیر مقرر کر دیا۔

علی بن عیسیٰ کے ہارون الرشید کو تحائف:

[illegible] خراسان پر [illegible] اموال جمع کیے [illegible] کپڑے [illegible] رشید کی خدمت میں [illegible] اس سے پہلے [illegible] کے لیے

رشید نے [illegible] جب ان کے ساتھ بیٹھ گئے [illegible] ہارون رشید [illegible] یحییٰ

[illegible] علی بن عیسیٰ [illegible] کے متعلق [illegible] مشورہ دیا تھا [illegible]

[illegible] خراسان [illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کے خلاف جعفر بن یحییٰ کی شکایت

یحییٰ نے کہا اے امیر المؤمنین اگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رشید نے پوچھا [illegible] یحییٰ نے کہا [illegible] علی بن عیسیٰ نے [illegible] خراسان [illegible]

[illegible]

[illegible] امیر المؤمنین [illegible]

ہارون الرشید کی علی بن عیسیٰ سے بدظنی

رشید نے پوچھا [illegible] یحییٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علی بن عیسیٰ [illegible]

[illegible] امیر المؤمنین [illegible]

[illegible]

ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے متعلق یحییٰ سے مشورہ:

یحییٰ کی یہ بات رشید کے دل میں بیٹھ گئی اور [illegible] خراسان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رشید نے یحییٰ بن

خالد کو بلایا [illegible] علی بن عیسیٰ [illegible]

رکھی ہیں وہ ان کی اصلاح کر سکے۔ یحییٰ نے یہ بہترین عریضہ کا مسودہ تجویز کیا مگر رشید نے اسے نہ مانا۔

ہارون الرشید کی روانگی رے:

رشید سے کہا گیا کہ علی بن عیسیٰ آپ کی بغاوت پر آمادہ ہے اس بنا پر مکہ سے واپس آ کر رشید [illegible] رے روانہ ہوئے۔ جمادی الاول کے ختم میں ابھی تیرہ راتیں باقی تھیں کہ انہوں نے نہروان آ کر پڑاؤ کیا۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں بیٹے قاسم اور مامون بھی تھے۔ یہ یہاں سے رے چلے۔ جب قرماسین آئے تو قاضیوں وغیرہ کی ایک جماعت یہاں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے ان سب کو اس بات پر شاہد مقرر کیا کہ میرے اس پڑاؤ میں جس قدر مال و متاع جانور اسلحہ اور دوسری چیزیں موجود ہیں یہ سب میں عبداللہ المامون کو دیتا ہوں۔ اب ان میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔ نیز انہوں نے اپنے مصاحبین اور حاضرین دربار سے مامون کے لیے تجدید بیعت کرائی۔ ہرثمہ بن اعین پیادہ فوج خاصہ کے افسر اعلیٰ کو بغداد بھیجا اور اب انہوں نے دوبارہ اپنے دربار کے تمام حاضرین سے محمد بن ہارون الرشید، عبداللہ اور قاسم کے لیے ولایت عہد کی بیعت لی۔ البتہ قاسم کی ولی عہدی کی توثیق اور تنسیخ مامون کے حوالے کی کہ جب وہ خلیفہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ چاہے اسے ولی عہد رکھے یا علیحدہ کر دے۔

علی بن عیسیٰ کی دربار خلافت میں باریابی:

جب ہرثمہ بغداد سے واپس آ گیا تو رشید رے روانہ ہوئے۔ تقریباً چار ماہ رے میں قیام پذیر رہے۔ علی بن عیسیٰ خراسان سے بہت سا روپیہ بلور تحائف سامان مشک سونے چاندی کے برتن جواہر اور دوسری قیمتی اشیاء لے کر حاضر دربار خلافت ہوا اور یہ سب چیزیں اس نے رشید کے نذر کیں اور اس کے بعد اس نے رشید کے ساتھ جو ان کے بیٹے اعزاء کاتب خدمت گار اور امراء ہمسفر تھے ان سب کو علیحدہ علیحدہ حسب مراتب نذرانے اور تحائف پیش کیے۔

علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان پر بحالی:

جب رشید نے دیکھا کہ اس کا طرز عمل ان اطلاعات کے بالکل خلاف ہے جو اس کی شکایت میں ان کو وصول ہوئی تھی۔ وہ اس سے خوش ہو گئے اور اسے اس کی خدمت پر خراسان واپس بھیجا بلکہ خود بھی اس کی مشایعت کی۔

قاسم موتمن کی ولی عہدی کی بیعت:

بیان کیا گیا ہے کہ قاسم کے لیے اس وقت جو عہد ولایت لیا گیا وہ اس کے بھائی محمد اور عبداللہ کے عہد ولایت کے بعد لیا گیا۔ اور اب اس کا نام موتمن رکھا گیا۔ اور اس کے لیے ہارون نے ہرثمہ کو ماہ رجب ۱۸۹ ہجری کی ۱۰ تاریخ کو جمعہ کے دن مدینۃ السلام بھیجا۔

شروین و مرزبان وغیرہ کو امان:

رے سے رشید نے اپنے خدمت گار حسین کو طبرستان بھیجا۔ اسے تین خط لکھ کر دیے۔ ایک خط میں شروین ابی قارن کے لیے وعدہ امان لکھا تھا۔ دوسرے میں ونداہرمز جد مازیار کے لیے وعدہ امان تھا۔ تیسرے میں مرزبان بن جستان شاہ دیلم کے لیے وعدہ امان تھا۔ شاہ دیلم رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رشید نے اسے خلعت و انعام سے نوازا اور اسے اس کی ریاست کو بھیج دیا۔ سعید الحرشی چار سو طبرستانی بہادروں کو لے کر دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ ان سب نے رشید کو نذر دی اور بندگی عرض کی۔ ونداہرمز بھی

رشید کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے [illegible] کے بیٹے [illegible] ان کی [illegible] آنے کا پتا ہو گیا تو ترک کی طرف سے بھی ان کی [illegible] تھیں۔ رشید نے [illegible] دیں۔ [illegible] کی اجازت دی۔ [illegible] ان کے ہمراہ تھے۔ جب [illegible] اور شروین نے [illegible] اپنا [illegible] تو [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بیعت سے [illegible] کیا۔

اس سال رشید نے عبداللہ بن مالک کو طبرستان، رے، رویان، دنباوند، قومس اور ہمدان کا والی مقرر کیا۔

امارت عمان پر عیسیٰ بن جعفر کا تقرر:

اسی سفر کے دوران میں ہارون نے محمد بن الجنید کو ہمدان اور رے کے درمیانی راستے کا نگران مقرر کیا اور عیسیٰ بن جعفر بن سلیمان کو عمان کا والی بنایا۔ اس نے [illegible] سمندر عبور کر کے وہاں ایک قلعہ فتح کیا۔ [illegible] دوسرے [illegible] کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] نے اس پر [illegible] کر کے اسے گرفتار کر لیا اور [illegible] عمان لے گیا۔

جعفر بن یحییٰ کی لاش کو جلانے کا حکم:

اس سال رشید [illegible] رے سے خراسان [illegible] چند روز بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔ قربانی کا دن قصر اللصوص میں ہوا۔ یہیں انہوں نے قربانی کی اور وہ [illegible] جب کہ ذی الحجہ کے ختم میں [illegible] باقی تھیں بغداد [illegible] جب پل سے گزرنے لگے تو حکم دیا کہ جعفر بن یحییٰ کی لاش کو جلا دیا جائے۔ [illegible] بغداد کے کنارے [illegible] گزر گئے۔ شہر کے اندر نہیں [illegible] بلکہ اسی وقت سیدھے رقہ جانے کے لیے چلے گئے۔ اور سیلحین میں انہوں نے منزل کی۔

ہارون الرشید کی نظر میں بغداد کی اہمیت:

رشید کے ایک امیر نے یہ بات بیان کی کہ جب رشید بغداد پہنچے تو کہنے لگے کہ کسی اور شہر میں قیام کے [illegible] حالانکہ مشرق و مغرب میں اس سے زیادہ [illegible] اور [illegible] نہیں۔ یہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا وطن ہے۔ جب تک [illegible] خاندان باقی ہے اور وہ اس شہر کی حفاظت کرتے رہیں گے [illegible] حکومت [illegible] رہے گا۔ میرے بزرگوں [illegible] اس شہر میں کوئی [illegible] واقعہ یا حادثہ پیش نہیں آیا۔ [illegible] رقہ [illegible] مقام ہے۔ [illegible] منافقوں اور [illegible] خاندان [illegible] ان کی [illegible] کے ساتھ دوسرے [illegible] اسی طرح [illegible] یہ بات [illegible] بغداد سے [illegible] ہو گیا۔

اس سال مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان قیدیوں کا معاوضہ ہوا۔ جس کی وجہ سے روم کے علاقہ میں اب کوئی مسلمان [illegible] باقی نہیں رہ گیا۔

امیر حج عباس بن موسیٰ:

اس سال قاسم نے دابق میں [illegible] سے قیام کیا۔ اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ کی امارت میں حج ہوا۔

[illegible] کے واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ المامون کی قائم مقامی:

اس سال موسم گرما میں رشید نے جہاد کیا انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ المامون کو رقہ میں اپنا قائم مقام بنا کر شہنشاہی کی تمام امور سلطنت اس کے تفویض کر دیئے۔ اور ان کے لیے تمام اطراف و اکناف سلطنت میں فرمان نافذ کر دیا۔ کہ تمام عہدیدار مامون کے احکام کی بجا آوری کریں۔ نیز انہوں نے منصور کے مہر خلافت بھی جسے وہ بطور یمن و برکت مبارک سمجھتے تھے۔ اور وہی مہر خلافت تھی۔ مامون کو دے دی اس پر نقش تھا (اللہ ثقتی منت لہ)

فضل بن سہل کا قبول اسلام:

اس سال فضل بن سہل مامون کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ اسی سال رومی عین زربہ اور کنیسہ سودا آئے۔ غارت گری کی اور قیدی پکڑ کر لے گئے۔ مگر اہل مصیصہ نے قیدیوں کو ان سے چھڑا لیا۔

فتح ہرقلہ:

اس سال رشید نے ہرقلہ فتح کیا اور وہاں سے اپنی فوجیں روم کے علاقہ میں پھیلا دیں بیان کیا گیا ہے کہ اس مہم میں رشید کے ہمراہ ایک لاکھ پینتیس ہزار باقاعدہ تنخواہ یاب فوج تھی۔ رضا کار اور دوسرے وہ لوگ جن کا نام دیوان میں درج نہ تھا۔ اس کے علاوہ تھے۔ عبداللہ بن مالک نے ذی الکلاع پر دھاوا کیا۔ اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ رشید نے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ کو ستر ہزار فوج کے ساتھ روم کے علاقہ میں گرد آوری کے لیے بھیجا۔ شراحیل بن معن بن زائدہ نے قلعہ صقالبہ اور دبسہ فتح کیے یزید بن مخلد نے صفصاف اور ملقونیہ فتح کیے۔ رشید نے اسی سال کے ماہ شوال میں ہرقلہ فتح کیا تھا۔ انہوں نے اسے بالکل ویران کر دیا۔ اس کی تمام آبادی کو لونڈی غلام بنا لیا۔ رشید نے تیس دن تک ہرقلہ میں قیام کیا۔ انہوں نے حمید بن معیوف کو سواحل بحر شام کا مصر تک والی مقرر کیا۔ حمید قبرص پہنچا۔ وہاں اس نے شہر مسمار کیے۔ ان کو جلا دیا۔ اور سولہ ہزار لونڈی غلام پکڑ کر رافقہ لایا۔ ان کی فروخت قاضی ابوالبختری کے سپرد کی گئی۔ اسقف قبرص کی دو ہزار قیمت اٹھی۔ ماہ رجب سے محرم میں وہ واپس آئے تھے۔

نقفور کی جزیہ و خراج کی ادائیگی:

جب رشید روم کے علاقہ میں جہاد کے لیے بڑھے تھے انہوں نے اس موقع کے لیے ایک ٹوپی اوڑھی تھی جس پر لکھا تھا۔ غازی حاجی وہ اس ٹوپی کو اس موقع پر پہنا کرتے تھے۔ ہرقلہ سے رشید طوانہ گئے وہاں انہوں نے پڑاؤ کیا۔ پھر وہاں سے بڑھے اور اس مقام پر عقبہ بن جعفر کو اپنا قائم مقام بنایا اور اسے حکم دیا کہ وہاں ایک سرکاری قصر تعمیر کرے۔ نقفور نے خراج اور جزیہ اپنے ولی عہد بیٹے اور سالار اور اپنے علاقہ کے تمام باشندوں کا جو بحساب پچاس ہزار دینار بنتا تھا۔ رشید کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے خود اپنی ذات کا جزیہ چار دینار اور اپنے بیٹے استبراق کے دو دینار بھیجے تھے۔

نقفور کی ایک جاریہ کے متعلق درخواست:

نقفور نے اپنے دو دوست بطریقوں کے ہاتھ ایک خط جاریہ کے متعلق جو ہرقلہ میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی تھی رشید کو بھیجا

وہ خط یہ ہے:

"یہ خط عبداللہ ہارون امیر المومنین کے نام نقفور بادشاہ روم کی طرف سے بھیجا جا رہا ہے۔ سلام علیک اے بادشاہ! مجھے

آپ کی جناب میں ایک ایسی ضرورت پیش آ گئی ہے کہ اگر اسے آپ پورا کر دیں تو اس میں آپ کا دینی یا دنیاوی کوئی ضرر نہیں۔ وہ معمولی بات ہے۔ وہ یہ کہ آپ کی باندیوں میں ایک لڑکی میرے بیٹے کی محبوبہ ہے۔ اسے آپ براہ مہربانی میرے بیٹے کو مرحمت فرما دیجیے۔ میں اس عنایت کا نہایت شکر گزار ہوں گا۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔"

خط میں اس نے یہ بھی درخواست کی تھی کہ آپ مجھے خوشبو اور مصالحہ اور اپنے خاص خیموں میں سے ایک خیمہ بطور تحفہ مرحمت فرمائیں۔ رشید نے حکم دیا کہ اس لڑکی کو حاضر کیا جائے وہ پیش کی گئی اسے آراستہ کیا گیا اور وہ ایک تخت پر خود اس خیمہ میں جس میں رشید رہتے تھے بٹھائی گئی اور رشید نے اس لڑکی کو مع خیمہ اور اس کے تمام ظروف اور بیش قیمت سامان کے نقفور کے ایلچی کے سپرد کر دیا اور مزید دوسری چیزیں بطور عطیہ اور خوشبو کی قسم سے اس نے جو چیزیں مانگی تھیں وہ بھی بھیجیں۔ نیز کچھ دوسرے خشک میوے بھیجے اور تریاق بھیجا۔ رشید کے ایلچی نے یہ تمام چیزیں نقفور کو دے دیں۔

نقفور کا تعاقب:

نقفور نے اسے ایک کمیت گھوڑے کا بوجھ اسلامی درہم جن کی تعداد پچاس ہزار تھی۔ اسے اپنے تحفہ دیبا کے سو تھان دیبا کے بارہ شکاری باز چار شکاری کتے اور تین سواری کے گھوڑے بطور تحفہ اسے دیے نقفور نے رشید سے یہ شرط کی تھی کہ وہ ذی الکلاع، سنان اور قلعہ سنان کو برباد نہ کریں گے۔ رشید نے اس سے یہ اقرار لیا تھا کہ اب وہ ہرقلہ کو آباد نہ کرے گا۔ اور نیز یہ کہ وہ تین لاکھ دینار بطور تاوان جنگ رشید کو دے گا۔

سیف بن بکر خارجی کا قتل:

اس سال قبیلہ عبدالقیس کے ایک خارجی سیف بن بکر نے خروج کیا۔ رشید نے محمد بن یزید بن مزید کو اس کے مقابلہ پر بھیجا محمد نے اسے عین النورہ میں قتل کر دیا۔

امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ:

اس سال اہل قبرس نے عہد نامہ صلح کی خلاف ورزی کر کے غدر کیا معیوف بن یحییٰ نے جہاد کیا۔ اور ان کے بہت سے باشندوں کو لونڈی غلام بنا لیا۔

اس سال عیسیٰ بن موسیٰ الہادی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۹۱ھ کے واقعات

ثروان خارجی کا خروج:

اس سال ایک خارجی ثروان بن سیف نے حولایا کی سمت میں خروج کیا۔ یہ علاقہ سواد میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا تھا۔ رشید نے طوق بن مالک کو اس کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ طوق نے اسے شکست دی اور زخمی کر دیا۔ تقریباً اس کے تمام ساتھی قتل کر دیے گئے۔ طوق کو تو یہی گمان تھا کہ اس نے ثروان کو قتل کر دیا ہے اس نے فتح کی خوشخبری رشید کو لکھی۔ ثروان زخمی ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔

ابو النداء کا خروج:

اس سال ابو النداء نے شام میں خروج کیا۔ رشید نے اس کو گرفتار کرنے کے لیے یحییٰ بن معاذ کو بھیجا۔ اور اسی کو شام کا والی مقرر کر دیا۔ اس سال مدینۃ السلام میں برف باری ہوئی۔

اس سال حماد البربری نے ہیصم الیمانی کو گرفتار کر لیا۔

اس سال رافع بن لیث کے معاملے نے سمرقند میں خطرناک صورت اختیار کر لی۔

اہل نسف کی رافع سے امداد طلبی:

اہل نسف نے رافع کو لکھا کہ ہم آپ کے مطیع و منقاد ہیں آپ اپنے کسی شخص کو بھیجیں جو عیسیٰ بن علی کے قتل میں ہماری امداد کرے۔ رافع نے صاحب شاش کو ان کے ترک سپاہیوں کے ساتھ اور اپنے ایک دوسرے امیر کو نسف بھیجا۔ انہوں نے آ کر عیسیٰ بن علی کا محاصرہ کر لیا اور قتل کر دیا۔ یہ ماہ ذی قعدہ کا واقعہ ہے۔ مگر اس جماعت نے عیسیٰ کے ساتھیوں سے کوئی تعارض نہیں کیا۔

یزید بن مخلد کا جہاد:

اس سال رشید نے اپنے غلام حمویہ کو خراسان کی ڈاک کا عامل مقرر کیا۔ اس سال یزید بن مخلد ہبیری نے دس ہزار فوج کے ساتھ رومی علاقہ پر جہاد کیا۔ رومیوں نے اسے ایک تنگ درہ میں گھیر کر طرسوس سے دو منزل فاصلہ پر مع پچاس آدمیوں کے قتل کر دیا۔ باقی بچ کر بھاگ گئے۔

رومیوں کی مرعش میں غارتگری:

رشید نے ہرثمہ بن اعین کو صائفہ کے ساتھ جہاد کے لیے بھیجا تیس ہزار خراسانی باقاعدہ فوج ان کے ساتھ تھی۔ خدمت گار مسرور بھی ان کے ساتھ تھا۔ فوج کی سپہ سالاری کے علاوہ فوج کی تنخواہوں وغیرہ کی تقسیم اور دوسرے انتظامات اور اخراجات سب مسرور سے متعلق تھے۔ خود رشید بھی حدث کے درے تک آئے۔ یہاں انہوں نے عبداللہ بن مالک کو متعین کیا۔ سعید بن سلم بن قتیبہ کو مرعش میں متعین کیا۔ رومیوں نے مرعش پر غارت گری کی۔ کچھ مسلمانوں کو قتل کیا۔ اور بغیر نقصان اٹھائے واپس چلے گئے۔ حالانکہ سعید بن سلم مرعش میں مقیم تھا۔ مگر وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔

ذمیوں کو امتیازی لباس پہننے کا حکم:

رشید نے محمد بن یزید بن مزید کو طرسوس بھیجا۔ خود وہ ماہ رمضان میں تین دن تک درب الحدث میں قیام کر کے رقہ واپس چلے آئے۔ رشید نے حکم دیا کہ اسلامی سلطنت کی سرحدوں پر جو گرجے ہیں وہ منہدم کر دیئے جائیں۔ نیز اسی سال انہوں نے سندی بن شاہک کو لکھا کہ مدینۃ السلام میں جس قدر ذمی ہوں ان کو حکم دیا جائے کہ وہ لباس اور سواری میں مسلمانوں سے جدا وضع اختیار کریں تاکہ ان میں امتیاز ہو سکے۔

اس سال رشید نے علی بن عیسیٰ کو خراسان کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ ہرثمہ بن اعین کو خراسان کا والی مقرر کیا۔

علی بن عیسیٰ کی [illegible] سے روانگی

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی معزولی کا سبب

[illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی اشراف خراسان سے بدسلوکی

[illegible]

ہشام بن فرخسرو کی اہانت:

ہشام بن فرخسرو سے علی نے کہا کہ تیرا گھر [illegible] کا [illegible] ہے مجھے معلوم ہے کہ یہ باغی تیرے ہاں سب کے اکٹھے ہوتے ہیں [illegible] ہیں اور تم [illegible] میرے خاندان والوں کی برائیاں بیان کرتے ہو۔ اللہ مجھے قتل کرے اگر میں تیرا کام تمام نہ کر دوں۔

ہشام نے کہا کہ خدا مجھے آپ پر سے فدا کرے میں نہایت ہی مظلوم اور قابل رحم ہوں۔ میری حالت تو یہ ہے کہ جناب کی تعریف کرتے کرتے میری زبان خشک ہوئی جاتی ہے اور آپ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ میں آپ کی برائی کرتا ہوں۔ اس کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ علی نے کہا خدا کرے [illegible] جھوٹ بولتا ہے [illegible] اور تیری اولاد سے [illegible] گیا ہے کہ تیرے دل میں کیا مضمر ہے [illegible] تیری غرض سے مطلع ہو جاؤں گا۔

ہشام بن فرخسرو کی بیٹی کو ہدایت:

ہشام لوٹ کر چلا گیا۔ آخر شب میں اس نے اپنی بیٹی کو جو اس کی اولاد میں سب سے بڑی تھی اپنے پاس بلایا اور کہا بیٹی میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تم نے اسے کسی پر ظاہر کر دیا تو میں مارا جاؤں گا۔ اب تم اپنے باپ کی موت چاہو یا زندگی [illegible] اس نے کہا میں آپ پر قربان آپ بیان تو کریں۔ کیا بات ہے۔ باپ نے کہا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ علی بن عیسیٰ میرے قتل کے درپے ہے۔ میں نے یہ سوچا ہے کہ فالج ظاہر کر دوں [illegible] ہو گیا ہے۔ جب صبح ہو تم اپنی خادماؤں کو لے کر میرے بستر کے پاس آنا اور مجھے ہلانا۔ جب تم دیکھو [illegible] تو شور مچا دینا اور فوراً اپنے بھائیوں کو [illegible] میری حالت سے مطلع کر دینا۔ [illegible] اپنے باپ [illegible] کسی سے یہ راز ظاہر مت کرنا کہ میں تندرست ہی رہتا ہوں۔

ہشام بن فرخسرو کی مصنوعی علالت:

اس کی بیٹی نے جو نہایت عقلمند اور [illegible] تھی وہ سب کچھ کیا [illegible] اپنے بستر پر بے حس و حرکت پڑا رہا اور خود سے حرکت نہیں کرتا تھا [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] ہشام کے علاوہ [illegible] اس طرح [illegible] اور [illegible] اسی حالت میں [illegible] اپنی جگہ سے ہلایا جاتا [illegible] اس نے کہا [illegible] کے قتل کے بعد [illegible] ہوں [illegible] اس نے کہا [illegible] اپنے [illegible] کے لیے جا رہا ہوں۔ [illegible] نے کہا [illegible] ہشام نے کہا [illegible]

علی بن عیسیٰ کی برطرفی کا فیصلہ:

اس ملاقات کے بعد [illegible] کے لیے [illegible] نے [illegible] سے پہلو تہی۔

جب [illegible] علی کی برطرفی [illegible] اس سے کہا کہ میں نے تمہارے لیے

کسی دوسرے سے مشورہ نہیں لیا ہے۔ اور نہ اس بات سے کسی کو آگاہ کیا ہے کہ میں تم پر کس قدر اعتماد رکھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ مشرقی کی حالت خراب ہے۔ وہاں کا انتظام درست نہیں رہا۔ چونکہ علی بن عیسیٰ نے میری ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے اس لیے اہل خراسان اس سے سخت ناراض ہیں اور سپاہ کی دولت تباہ ہو چکی ہے۔ انہوں نے مجھ سے امداد اور فوج طلب کی ہے۔

ہارون الرشید کی ہرثمہ بن اعین کو ہدایت:

میں اسے لکھتا ہوں کہ میں تم کو ان کی مدد کے لیے اتنی فوج دولت اسلحہ اور دوسرے ساز و سامان کے ساتھ بھیج رہا ہوں کہ وہ بالکل مطمئن ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ امر ظاہر کر رہا ہوں کہ تم کو والی بنا دیا۔ جب تم نیشاپور پہنچ جاؤ تو اسے خود تم کھولنا اور کسی دوسرے کو اس سے آگاہ نہ کرنا۔ وہاں پہنچ کر ہمارے اس فرمان کے مطابق عمل کرنا۔ جو ہدایت دی گئی ہے اس پر اسی طرح کار بند ہونا۔ اس سے سرمو تجاوز نہ کرنا۔ میں اپنے خدمت گار رجاء کو علی بن عیسیٰ کے نام ایک خط دے کر تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں۔ تاکہ جو کاروائی تم اس کے ساتھ کرو یا جو طرز عمل وہ تمہارے متعلق اختیار کرے رجاء سے دیکھتا رہے۔ مگر رجاء سے بھی یہ نہ کہنا کہ علی بن عیسیٰ سے کوئی خاص کام پیش آ گیا ہے۔ یا اس کے معاملے نے کوئی اہمیت اختیار کی ہے۔ بلکہ اس سے ہرگز یہ نہ بتانا کہ میں تم کو صرف علی بن عیسیٰ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ تم سفر کی تیاری کرو اور سب لوگوں سے چاہے وہ تمہارے دشمن یا دوست ہوں یا ملاقاتی یہی کہو کہ میں تم کو علی بن عیسیٰ کی مدد کے لیے بطور کمک بھیج رہا ہوں۔

ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے نام خط:

رشید نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو جو خط اپنے ہاتھ سے لکھا تھا وہ یہ ہے:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم! اے حرامزادے میں نے تجھے عزت اور شہرت دی۔ میں نے تجھے عرب کے سرداروں پر مقدم کیا۔ عجمی شہزادوں کو تیرے ماتحت کیا۔ مگر تو نے میرے اس احسان کا مجھے یہ بدلا دیا ہے کہ تو نے میرے حکم اور میری ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے اپنے ملک میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ میری رعایا پر تو نے ظلم کیا۔ اپنے طرز عمل کی خرابی سے جا بجا اور کھلی ہوئی خیانت مجرمانہ سے تو نے اللہ اور اس کے خلیفہ کو ناراض کر دیا۔ میں نے اپنے مولیٰ ہرثمہ بن اعین کو تم خراسان کا والی مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ تجھ سے تیری اولاد تیرے کارندوں اور عہدے داروں سے نہایت سخت مواخذہ کرے۔ تمہارے پاس ایک درہم بھی نہ چھوڑے۔ اور جن مسلمانوں یا ذمیوں کا کوئی مطالبہ تمہارے ذمے واجب الادا ہو اس کو تم سے پورا کرائے اگر تم یا تیرے بیٹے یا تیرے متعلقین عہدے دار ادائی حق سے انکار کریں تو اس صورت میں میں نے ہرثمہ کو یہ اختیار اور حکم دیا ہے کہ وہ تم کو ضرب سوط اور درے لگوائے اور تم پر وہ تمام تعذیب جو ایک بے ایمان ظالم مجرم اور بے رحم کو دی جاتی ہے تاکہ تم نے جس طرح پہلے اللہ کو ناراض کیا ہے اس کے بعد خلیفہ کو اور اس کے بعد مسلمانوں اور ذمیوں کو تنگ کیا ہے اسی طرح تم اپنی جان اس سزا کے لیے پیش کر دو تاکہ اس کا کوئی درمان نہ نکلے۔ اور اپنی امید اور آرزو سے محروم رہ کر مجبور اور عاجز ہو جاؤ۔"

امارت خراسان پر ہرثمہ کی تقرری کا فرمان:

رشید نے ہرثمہ کو جو فرمان تقرر اپنے ہاتھ سے لکھا تھا وہ یہ ہے:

"یہ فرمان ہارون الرشید امیر المومنین نے ہرثمہ بن اعین کو علاقہ خراسان کا والی مقرر کرتے وقت لکھا ہے اور اسے ہدایت کی ہے کہ وہ اللہ سے ہر وقت ڈرتا رہے اس کی اطاعت کرے اور اس کے احکام کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ جو معاملہ اسے پیش آئے اس میں وہ کلام اللہ کو معیار بنائے جو باتیں اللہ نے حلال کی ہیں ان کو حلال رکھے۔ جن کو حرام کیا ہے ان کو حرام قرار دے۔ اگر کسی مسئلے کے تصفیہ میں اسے کلام اللہ سے کوئی صاف صاف حکم نہ ملے تو وہ توقف کرے اور شریعت مطہرہ کے عالموں اور حاملان کلام اللہ سے اس مسئلہ میں مشورہ کرے یا اس کے متعلق ہم کو لکھ بھیجے تاکہ اس طرح اللہ عزوجل اس معاملہ میں اپنے مقرر کردہ احکام کے ذریعے ہماری رائے اور ارادہ کو جو لائق اور ہر طرح سے درست ہو گا ظاہر کر دے۔

میں نے ہرثمہ کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ علی بن عیسیٰ اس کے لڑکوں عہدیداروں اور اہلکاروں کو گرفتار کر لے۔ ان کو بھی طلب کرے اور سرکاری مال اور مسلمانوں کے حقوق کی جو رقم ان کے ذمہ ہو اسے وصول کرے۔ جب ان سے اور ان کے متعلقین سے یہ مطالبات وصول ہو جائیں تو اس کے بعد دوسرے مسلمان اور ذمیوں کے مطالبات پر جو ان کے ذمے ہوں توجہ کرے اور جس کا جو حق ثابت ہو وہ اسے دلوائے۔

اگر امیر المومنین اور مسلمانوں کے مطالبات ان کے ذمہ ثابت ہو جانے کے بعد وہ ان سے انکار کریں یا ان کے ادا کرنے سے اعراض کریں تو ہرثمہ کو اختیار ہے کہ وہ ان کو سخت عذاب دے اور مار مار کر برا حال کر دے۔ یہاں تک کہ ان کی جان تک باقی رہے۔ اور جب ان سے تمام مطالبات وصول کر لیے جائیں تب ان کو پاجیوں کی طرح جانوروں کی ننگی پیٹھ پر سوار کر کے جو ان پیشہ لوگوں کی خوراک کھلا کر وہاں سے پیادہ اپنے خاص معتمد اصحاب کی نگرانی میں ہماری جناب میں روانہ کر دے۔ اے ہرثمہ میں نے تم کو جو احکام و ہدایات دی ہیں ان پر تم عمل پیرا ہونا۔ میں نے تمہارا اور اپنے دینی و دنیاوی فائدہ کی خواہش اور ہماری رضا کو پیش نظر رکھا ہے۔

میں یہ چاہتا ہوں تمہارا طرز عمل بھی ایسا ہی رہے اور اس طرح تم کار بند رہو۔ خراسان پہنچنے سے پہلے اطلاع کے بغیر جن جن عہدیداروں سے تمہاری ملاقات ہو ان سے اس طرح کا سلوک کرنا کہ وہ تم سے بھڑک نہ جائیں اور نہ ان کے دل میں تمہاری طرف سے کوئی خوف و خدشہ پیدا ہونے پائے۔ خراسان پہنچ کر تم اہل خراسان کو بہتر طرز حکومت کی امید دلانا ان کی جان و مال کی حفاظت کا وعدہ کرنا اور ان کی خطاؤں کو معاف کرنا اس کے بعد مستقل طریقہ پر خراسان پر اس طرح حکومت کرنا جس سے اللہ اس کا خلیفہ اور ہم سب خوش ہوں۔ یہ فرمان تحریر کر کے خود اپنے قلم سے لکھ دیا ہے۔ میں اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں حاملان عرش اور ساکنان سماوات کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ کی شہادت بالکل کافی ہے۔ اس فرمان کو خود امیر المومنین نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا جب کہ ان کے پاس سوائے اللہ اور ملائکہ کے کوئی دوسرا موجود نہ تھا۔"

ہرثمہ کے ہارون الرشید کے نام خطوط:

اس کے بعد رشید نے حکم دیا کہ ہرثمہ بن اعین کے خراسان جانے سے متعلق ایک مراسلہ علی بن عیسیٰ کو لکھا جائے جس کا مضمون یہ ہو کہ ہرثمہ کو تمہاری اعانت و مدد کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک مراسلہ لکھا گیا اور یہ بات

[illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

اس سال ہرثمہ بن اعین [illegible] خراسان روانہ ہوا۔

ہرثمہ بن اعین کی روانگی خراسان:

جس روز ہرثمہ کے لیے فرمان تقرر لکھا گیا ہے۔ اس نے چپکے [illegible] خراسان [illegible] مخفی طور پر [illegible] خلعت اور [illegible] جب [illegible] پہنچ گیا تو اس نے اپنے [illegible] اور انتہائی [illegible] عہد اور اقرار لیے [illegible] اپنے معاملہ [illegible]

ہرثمہ کی عمال کو ہدایات:

ہرثمہ نے [illegible]

ہرثمہ کا علی بن عیسیٰ کے نام خط

اس انتظام کے بعد ہرثمہ نے علی بن عیسیٰ [illegible]

کر دی ان کے دلوں میں غصہ پیدا ہو جاتے اور شک جاتا رہے۔ غرض انھوں نے صبر کیا۔ انہوں نے علی کی طرف سے کہا کہ تم ان جانوروں اور غلاموں کے متعلق جن پر روپیہ بار ہو گیا ہے۔ تمہارا جو عاملہ سے ہے تھی کہ ان کے متعلق کیا حکم ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہ سب رقم تمہارے حوالے کر دی جائے گی۔

ہرثمہ بن اعین کا مرو میں استقبال:

اس کے بعد ہرثمہ اس منزل سے مرو کی طرف آگے بڑھا۔ جب یہ شہر سے دو میل رہ گیا تو علی بن عیسیٰ اپنے لڑکوں، گروہ امراء کے ساتھ بڑے تزک و احتشام سے ہرثمہ کے استقبال کو آیا اور جس شان سے اس کا خیر مقدم ہو سکتا تھا، کیا۔ جب ہرثمہ کی نگاہ اس پر پڑی اس نے گھوڑے سے اترنے کے لیے اپنا پاؤں ہٹایا مگر علی نے بلند آواز سے للکارا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ خدا را اگر آپ اتریں گے تو میں بھی اتر پڑوں گا۔ یہ سن کر ہرثمہ اپنی زین پر ٹھیک ہو بیٹھا۔ اب وہ دونوں باہم قریب ہو کر بغلگیر ہوئے۔ اور ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ علی ہرثمہ سے رشید کا حال، کیفیت اور سلامت مزاج اور اس کے دوسرے خاص مصاحبین اور امرائے عساکر اور اعیان سلطنت کا حال پوچھتا جاتا تھا۔ ہرثمہ اس کو جواب دیتا جاتا تھا۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں پل پر آئے۔ پل اتنا تنگ تھا کہ اس پر ایک وقت میں ایک ہی سوار گزر سکتا تھا۔ ہرثمہ نے اپنے گھوڑے کی لگام روک لی اور علی سے کہا کہ آپ بڑھیں۔ علی نے کہا میں ہرگز نہیں بڑھوں گا۔ آپ پہلے بڑھیں۔ ہرثمہ نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کی موجودگی میں آگے بڑھوں۔ آپ امیر ہیں۔ اور میں وزیر کی حیثیت رکھتا ہوں۔

علی بن عیسیٰ پر عتاب:

علی بڑھا۔ اس کے پیچھے ہرثمہ چلا۔ دونوں مرو کے اندر آئے اور علی کے قصر پر پہنچے۔ رشید کا شاگرد پیشہ رجاء ہر وقت سایہ کی طرح ہرثمہ سے چپکا ہوا تھا۔ دن ہو یا رات۔ سواری ہو یا نشست کسی حالت میں اس سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ علی نے کھانا طلب کیا دونوں نے بیٹھ کر اسے کھایا۔ رجاء نے بھی ان کے ساتھ ہی کھانا کھایا۔ پہلے تو اس کی نسبت یہ ہوئی تھی کہ ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو مگر ہرثمہ نے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر اس نے یہ بھی کہا کہ تم بھوکے ہو پہلے کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔ کیونکہ بھوکے کی اور اس شخص کی جس نے حقنہ لیا ہو۔ کوئی رائے صائب نہیں ہوتی۔ جب کھانا ختم ہو گیا تو علی نے ہرثمہ سے کہا۔ میں نے آپ کے قیام کے لیے کاشان پر جو محل ہے اسے خالی کرا دیا ہے اگر آپ چاہیں تو وہاں چلیں۔ ہرثمہ نے کہا مجھے اس قدر اہم کام در پیش ہیں کہ ان میں تاخیر نہیں کی جا سکتی پہلے میں ان سے فارغ ہو جاؤں۔ اب رجاء نے رشید کا خط اور سرکاری مراسلہ علی کو دیا علی نے اسے کھول کر پڑھا۔ پہلے ہی حرف پر اس کی نظر پڑی تھی کہ وہ خط ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور اسے معلوم ہو گیا کہ جس بات کا اندیشہ تھا آخر وہ ہو کر رہی۔ اس کے بعد ہرثمہ نے اسے اس کے بیٹوں کاتبوں اور ساتھیوں کو قید کر لیا۔

ہرثمہ کی جامع مسجد میں تقریر:

اسی سلسلے میں ہرثمہ کے ساتھ وزیروں اور عہدیداروں کا ایک جتھا تھا۔ اس کی طرف سے قطعی اطمینان ہو جانے کے بعد ہرثمہ جامع مسجد میں آیا۔ تقریر کی۔ اس میں لوگوں سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور بتایا کہ جب امیر المومنین کو اس بدکردار علی کی حرکتوں کا علم ہوا انہوں نے اسے برطرف کر کے اس کی بجائے مجھے آپ لوگوں کا والی مقرر کیا ہے۔ اور اس کے عمال اور اس کے متعلقین کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی قید سے رہائی

[illegible]

علی بن عیسیٰ کے عمال سے سرکاری مطالبے کی وصولی

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی [illegible] سے شکایت:

[illegible]

[illegible]

ہرثمہ کا ہارون الرشید کے نام خط

جب ہرثمہ نے رشید کی خدمت میں اموال بھیجا تب اپنا خط اپنی اس کارروائی کے بیان میں جو اس نے مرو آ کر علی کے مقابلہ میں کی تھی لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ [illegible]

[illegible]

ہو جائیں اور میری اور علی بن عیسیٰ کی ملاقات نہ ہو جائے۔ اس کے بعد وہ آپ کا کام پورا کر دیں۔ میں نے حسب اطلاع سابق اسمٰعیل بن حفص بن مصعب کو جرجان کا والی مقرر کیا۔ ان تمام والیوں نے میرے احکام کی تعمیل کی اور جو وقت مقرر ہوا انہوں نے اپنے اپنے علاقے کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر اس کا انتظام شروع کر دیا۔ اور اسی طرح بلخ کی پوری فوج اور رسد کے پہنچ آنے سے اس تمام علاقے کا انتظام درست ہو گیا۔

جب میں مرو سے صرف ایک منزل رہ گیا تو میں نے چند اپنے معتمد خاص لوگ علی بن عیسیٰ کے بیٹوں کا تعاقب اور ان کے دوسرے متعلقین وغیرہ کے نام لکھ کر دے دیئے اور ایک ایک پر ایک ایک آدمی مقرر کر دیا تاکہ میرے مرو میں داخل ہوتے ہی وہ شخص ان کو گرفتار کر کے اپنی حفاظت میں لے لیں۔ اگر یہ لوگ مطلع ہو جاتے اور تاخیر ہوتی تو مجھے اندیشہ تھا کہ یہ لوگ میری آمد سے خبردار ہو جائیں گے تو روپوش ہو جائیں گے یا منتشر ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی گرفتاری دشوار ہو گی۔ میرے معتمد اصحاب نے اس تجویز پر عمل کیا۔ میں اپنی قیام گاہ سے شہر مرو کی طرف روانہ ہوا۔ جب میں وہاں سے دو منزل رہ گیا تو علی بن عیسیٰ اپنے بیٹوں، اپنے خاندان اور امراء کے ساتھ میرے استقبال کو آیا۔ میں ان کے ساتھ نہایت تلطف اور اخلاق سے پیش آیا اور میں نے سب سے اس طرح کا معاملہ کیا کہ وہ میری طرف سے بالکل مطمئن ہو گیا۔ نیز اس کی پاسداری اور اظہار تعظیم کے سبب میں نے یہاں تک مبالغہ کیا کہ اسے دیکھتے ہی میں گھوڑے سے اتر نے لگا اس سے ان کا اطمینان اور اعتماد اور بڑھ گیا۔ نیز اپنے وہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں جو خط میں نے اسے لکھے تھے ان میں بھی میں نے اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا تھا کہ اسے مخاطب کرتے ہوئے انتہائی تعظیم و تکریم کے الفاظ اور لب و لہجہ اختیار کیا جائے تاکہ اس کے دل میں میری آمد کی وجہ سے کوئی بدگمانی پیدا نہ ہو اور اس طرح امیر المومنین کی تجویز جس کی تکمیل حضور نے میرے سپرد کی تھی، کوئی خلل واقع نہ ہو۔

اللہ نے یہ سب کام امیر المومنین کے لیے نہایت خیر و خوبی سے سرانجام کر دیے۔ جب دوسرے دن ہم ایک جگہ آ کر بیٹھے تو وہاں میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے مجھ سے خواہش کی کہ آرام کرنے کے لیے اس مکان میں منتقل ہو جاؤں جس کو اس نے میرے قیام کے لیے آراستہ کیا تھا مگر میں نے کہا کہ جن امور کا انجام میرے متعلق کیا گیا ہے ان میں کسی طرح کی تاخیر نہیں کی جا سکتی۔

اس کے بعد حسب مقصد کار میں نے امیر المومنین کا خط ان کو دیا اور زبانی پیام پہنچایا۔ اب ان کی آنکھیں کھلیں اور ان سے معلوم ہو گیا کہ وہ بات پیش آ گئی جو ان کے افعال و اعمال کا نتیجہ تھی۔ میں نے کہا چونکہ اس نے امیر المومنین کے احکام و ہدایات اور ان کی اپنی حدود حکمرانی کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنی حد سے تجاوز کیا ہے اس وجہ سے امیر المومنین اس سے ناراض ہو گئے ہیں اور اب ان کی رائے اس کے لیے وہی ہے جو میں نے اسے بتلائی ہے پھر میں نے اپنے ایک شخص کے سپرد کر دیا اور بیڑیاں پہنا دی گئیں۔ پھر میں نے لوگوں کے سامنے تقریر کی۔ میں نے ان سے حسن سلوک اور عدالت حکومت کا وعدہ کیا اور امیر المومنین کا پیام ان کو سنایا۔ اور کہا کہ جب امیر المومنین کو علی بن عیسیٰ کے مظالم اور تعدی کا علم ہوا ان کو اس سے بڑا رنج ہوا اور انہوں نے مجھے اس کے عہدے سے معزول اور متعلقین اور طرف داروں کے متعلق یہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہارون الرشید کا ہرثمہ کے نام فرمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

جو کچھ تم نے لکھا ہے امیر المومنین اس کے مضمون سے اچھی طرح آگاہ ہو گئے۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے تمہارے ہاتھوں کام بنا دیئے۔ اور تمہاری اعانت کی۔ اور تم وہ خوش قسمت ہو جس نے امیر المومنین کے ارادے اور ان کے منشا کو پورا کر دیا اور تم نے نہایت خوش اسلوبی سے امیر المومنین کے ان کاموں کو جو ایسے معاملے سے متعلق تھے۔ جن کی ان کو بحیثیت خلیفہ اور ان سے تعلق خاطر تھا۔ بجا آوری کی اور اس کا وہ حق جو امر اہم کے لیے تھا، میں پوری مستعدی اور کوشش صرف کی۔ تمہاری اس محنت اور خلوص پر وہ تم کو جزائے خیر کی دعا دیتے ہیں۔ اور اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ان امور میں جن کو انہوں نے تمہارے سپرد کیا اور جس کام کے لیے انہوں نے تم کو مقرر کر کے وہاں بھیجا ہے تمہاری اسی طرح کی کار گزاری اور مستعدی کو باقی رکھے گا۔

امیر المومنین تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم غدار اور خائن علی بن عیسیٰ اس کی اولاد اس کے اعزا، عہدہ داروں، وکلاء اور ہوا خواہوں کے پاس جو روپیہ ہو اس کی تلاش میں پوری کوشش جدوجہد اور مستعدی کرو اور اس بات کی تحقیق کرو کہ ان کے ذمے سرکاری مطالبات کتنے ہیں اور رعایا میں سے کن کن لوگوں کے حقوق اور مطالبات جو انہوں نے ظلم کر کے غصب کیے ہیں۔ ان کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ علی بن عیسیٰ وغیرہ کا جو مال جہاں ہو یا جن امانت داروں کے پاس انہوں نے رکھوایا ہو۔ ان سب کو برآمد کر لو اور اس تمام کارروائی میں حسب ضرورت شدت اور نرمی اختیار کرو تاکہ وہ مطالبے جو ان کے ذمہ ثابت ہوں وصول ہو سکیں۔

اس معاملہ میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا۔ اسی طرح دوسرے لوگوں کے جو حقوق ان کے ذمہ ثابت ہوں یا جو مظالم انہوں نے ان پر کیے ہوں ان سب کے معاملہ میں پوری حق پروری اور انصاف شعاری سے کام لینا تاکہ کوئی مظلوم یا متضرر ایسا نہ رہے جس کی داد رسی نہ ہو جائے۔ جب تم یہ تمام کام پوری طرح سرانجام دے چکو تب اس نمک حرام اور اس کے بیٹوں، عزیزوں، اہلکاروں اور عہدہ داروں کو بیڑیاں پہنا کر روانہ کرنا تاکہ ان کو اس ذلت و خواری کے ساتھ جس کے وہ اپنے اعمال کی وجہ سے مستوجب ہیں۔ کیونکہ اللہ تو ہرگز بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ امیر المومنین کی خدمت میں بھیج دیا جائے۔

اس کے بعد ہمارے سابق حکم کے مطابق تم سمرقند جاؤ اور وہاں پہنچ کر رافع اور منافق اور دیگر اہل طخارستان کے ان لوگوں کو جو اس کی تحریک میں شریک ہو کر ہمارے مخالف ہو گئے ہیں۔ امیر المومنین کی اطاعت میں مراجعت اور واپسی کی دعوت دینا اور اس امانت کو جو امیر المومنین نے تمہارے ساتھ کیا ہے ان میں تقسیم کرنا۔ اگر وہ تمہاری دعوت کو قبول کر کے ہمارے حلقۂ اطاعت میں واپس آ جائیں اور اپنی جمعیت کو چھوڑ دیں تو فبہا المراد۔ ان میں ہر ایک کا فائدہ ہے۔ اور اس وقت امیر المومنین کی یہ خواہش ہے کہ تم ان کی گذشتہ لغزشوں کو معاف کر دو۔ کیونکہ بہر حال وہ ہماری رعایا ہیں۔ اور ہم پر لازم ہے کہ جب وہ ہماری اطاعت قبول کر لیں تو ہم بھی ان کو معاف کر دیں ان کو امان دے دیں اور جس شخص اور اس کی نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے انہوں نے یہ معاندانہ روش اختیار کی تھی اس سے ان کو مستثنیٰ کر دیں۔ نیز ان کے حقوق اور دوسرے مطالبات میں ان کے ساتھ بھی پورا انصاف کیا جائے۔

[illegible]

امیر حج فضل بن عباس:

[illegible]

[illegible]

۱۹۲ھ کے واقعات

ہارون الرشید کی رافع پر فوج کشی

[illegible]

ذوالریاستین کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد بن الحسن کا بیان:

[illegible]

ہارون الرشید اور عباس کی گفتگو:

[illegible]

[illegible]

آذربائیجان میں شورش:

اس سال خرمیہ فرقے نے آذربائیجان میں شورش برپا کی، رشید نے عبداللہ بن مالک کو دس ہزار سواروں کے ساتھ ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ عبداللہ نے ان کو قید کیا اور قتل کیا [illegible] اور قرماسین میں رشید سے آملا، رشید نے حکم دیا کہ قیدی قتل کر دیے جائیں اور غلام فروخت کر دیے گئے۔

متفرق واقعات:

اس سال قاضی علی بن ظبیان نے [illegible] میں انتقال کیا۔ اس سال [illegible] کو رشید کی خدمت میں [illegible] رقہ میں [illegible] پیش کیا گیا [illegible] رشید نے اسے قتل کر دیا۔ اس سال [illegible] ایک جماعت کے ساتھ [illegible] [illegible] اس سال [illegible] نے [illegible] میں خروج کیا اور [illegible] قتل کر دیا۔

اس سال [illegible] کے [illegible] کو [illegible] کر دیا گیا۔

امیر حج عباس بن عبیداللہ:

اس سال [illegible] کا انتقال ہوا۔

اس سال رشید نے ہیصم یمانی کو قتل کر دیا۔

اس سال عباس بن عبیداللہ بن جعفر بن ابی جعفر منصور نے لوگوں کو حج کرایا۔

۱۹۳ھ کے واقعات

فضل بن یحییٰ کی وفات:

اس سال کے ماہ محرم میں فضل بن یحییٰ بن خالد برمکی نے [illegible] قید میں انتقال کیا۔ [illegible]

لوگوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

ہارون الرشید کو مرض سے خوف:

اسی سال عبدالعزیز [illegible] نے جرجان کے راستے [illegible] انتقال کیا۔

اس سال ماہ صفر میں ہارون جرجان پہنچے وہاں ان کی خدمت میں [illegible] روانہ کئے گئے جو [illegible] اونٹوں پر لاد کر پیش کئے گئے۔ جرجان سے وہ صفر ہی میں بیماری کی حالت میں طوس چلے گئے۔ اور اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔ یہاں ان کی بیماری نے شدت اختیار کی۔

مامون کی روانگی مرو:

اسی وجہ سے انہوں نے اپنے مرنے سے پہلے ہی اپنے بیٹے مامون کو مرو بھیج دیا۔ اور ان کے ساتھ عبداللہ بن مالک یحییٰ بن معاذ اسد بن یزید بن مزید عباس بن جعفر بن محمد بن الاشعث سندی بن حرشی اور نعیم بن حازم کو روانہ کیا۔ اور مامون کی وزارت اور انتظام [illegible] بن ابی [illegible] کے سپرد کیا۔ اس کے بعد ان کے مرض نے شدت اختیار کی۔ اور اسی کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے۔

بشیر بن اللیث کی گرفتاری:

ہرثمہ اور رافع کے طرفداروں میں ایک جنگ ہوئی۔ جس میں ہرثمہ نے بخارا فتح کر لیا۔ رافع کے بھائی بشیر بن اللیث کو پکڑ لیا۔ اور گرفتار کر کے ہرثمہ نے رشید کی خدمت میں طوس بھیج دیا۔

جامع المروزی کا بیان:

جامع المروزی بیان کرتا ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو رافع کے بھائی کو لے کر رشید کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب رافع کا بھائی ان کے سامنے آیا اس وقت وہ ایک تخت پر بیٹھے تھے جو [illegible] معلق تھے۔ اور اس پر ایک [illegible] جو ایک ذراع یا اس سے زیادہ [illegible] ہو گا تو ہارون کے ہاتھ میں آئینہ تھا۔ جس میں وہ اپنی صورت دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر رافع کے بھائی کی طرف دیکھا۔ کہا کہ خدا کی قسم اے [illegible] کے بیٹے مجھے توقع ہے کہ [illegible] (رافع) [illegible] فتح [illegible] کرنے سے نہ نکلے گا۔ جس طرح تو نہ نکل سکا۔

بشیر بن اللیث کی ہارون الرشید سے رحم کی درخواست:

اس نے کہا امیر المومنین بے شک میں نے آپ کے خلاف جنگ کی [illegible] آپ [illegible] آپ میرے ساتھ یہ سلوک [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آپ کا [illegible] ہو جائے گا۔ [illegible] جب رافع کو یہ معلوم ہو گا کہ آپ نے میرے ساتھ [illegible] تو شاید اس کے دل [illegible] آپ کے لئے نرم ہو جائے اور وہ آپ کی اطاعت [illegible] آ جائے۔ اس پر رشید غضبناک ہو گئے اور انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم اگر میری زندگی صرف اتنی باقی ہو کہ میں اس میں صرف ایک بات کہہ سکوں تو میں اس سے بھی یہی کہوں گا کہ اسے قتل کر دو۔

بشیر بن اللیث کا قتل:

رشید نے قصائی کو طلب کر کے اس سے کہا کہ تو اپنی چھری تیز مت کر بلکہ اسی طرح [illegible] رہنے دے۔ اور [illegible] قتل [illegible] ہے

کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ جلاد نے اس کا جوڑ جوڑ الگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ جب اس کا وقت آخر ہوا اس نے اس کے جسم کے چودہ عضو بھی سالم نہ چھوڑے۔ تعالیٰ کے حسب الفرمان اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے انہوں نے حکم دیا کہ ان کو گن لیا جائے۔ میں نے شمار کیا تو وہ پورے چودہ عضو تھے۔ جو علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے تھے۔ انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا" ان کی طرف اشارہ کرتے۔ اور عرض پروردگار! جس طرح تو نے اپنے دشمن کو میرے قبضہ میں دیا ہے اسی طرح اس کے بھائی کو بھی مجھ سے قابو میں لا دے۔ یہ کہہ کر ان پر غشی طاری ہو گئی اور تمام حاضرین ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

اسی سال ہارون الرشید نے وفات پائی۔

ہارون الرشید سے جبرئیل بن بختیشوع کی گفتگو:

جبرئیل بن بختیشوع کہتا ہے کہ میں رقہ میں رشید کے ساتھ تھا۔ روزانہ صبح کے وقت سب سے پہلے میں ان کی خدمت میں جاتا شب میں ان کی جو کیفیت رہتی۔ معلوم کرتا۔ اگر طبیعت ناساز ہوتی وہ مجھ سے بیان کر دیتے۔ اس کے بعد وہ آزادی کے ساتھ مجھ سے اپنی شب کی کیفیت بیان کرتے اپنی باندیوں کا ذکر کرتے اپنی مجلس کی باتیں بیان کرتے جو ان سے پیش آتیں سب بیان کر دیتے۔ اس کے بعد مجھ سے لوگوں کی خیر و عافیت پوچھتے۔ جب معمول کے مطابق ایک دن صبح کو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے سلام عرض کیا۔ انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت ہی متفکر بیٹھے ہیں اور غمگین اور متفکر ہیں۔ میں دن کے کافی حصے تک اسی طرح ان کے سامنے خوب خاموش کھڑا رہا۔ وہ اسی طرح چپ رہے۔ جب یہ بات بہت دیر تک رہی تو میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا امیر المؤمنین! خدا مجھے آپ پر فدا کرے آپ کا یہ کیا حال ہے۔ اگر آپ بیمار ہیں تو بتائیں تاکہ میں اس کا علاج کروں۔ اور اگر آپ کے عزیزوں میں کسی کے متعلق کوئی حادثہ پیش آیا ہے تو اس میں صبر و تحمل کے سوا کوئی چارہ نہیں اور غم کرنے سے کوئی حاصل نہیں ہے۔ اگر آپ کی سلطنت میں کوئی رخنہ پیدا ہو گیا ہے تو اس پر بھی قدرت حاصل ہے ایسی کوئی بات نہیں جس سے ضرورت پیش نہ آئے بادشاہوں کو اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اس صورت میں سب سے زیادہ میں اس بات کا اہل ہوں کہ آپ مجھ سے بیان کریں اور مجھ سے مشورہ کریں۔

ہارون الرشید کا خواب:

رشید نے کہا جو تم کہتے ہو یہ سب باتیں تم نے بیان کی ہیں ان میں سے کوئی بات مجھے پیش نہیں آئی۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے آج رات یہ خواب دیکھا ہے جس کی وجہ سے میں نہایت ہی متفکر اور پریشان خاطر ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ بیان فرمائیے یہ بالکل معمولی بات ہے۔ پھر میں نے ان کے پاس جا کر ان کے پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا کہ محض ایک خواب کی وجہ سے آپ اس قدر مغموم اور محزون ہیں۔ ممکن ہے کہ پریشان خیالات یا تو ہضم کی خرابی سے بخارات فاسدہ کی وجہ سے یا سوداء کے غلبہ سے آپ نے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہو۔ ان اسباب میں سے جو سبب بھی ہوا ہو یہ خواب تو پریشان ہے قطعی بے حقیقت ہے۔ رشید نے کہا میں اب بیان کیے دیتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنے اسی تخت پر لیٹا ہوں کہ یکایک میرے نیچے سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک مٹھی سرخ مٹی تھی میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس ہاتھ کا مالک کون ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ہتھیلی میں سرخ مٹی ہے کوئی شخص جس کی آواز میں نے سنی، ہارون کہہ رہا تھا یہ وہ مٹی ہے جس میں تم دفن کئے جاؤ گے

[illegible]

ہارون رشید کا طوس میں قیام:

[illegible]

ہارون الرشید کی علالت:

[illegible]

ہارون الرشید کا جبرئیل کو قتل کرنے کا ارادہ:

[illegible]

قبر کھودنے کا حکم

[illegible]

[illegible]

ہارون الرشید کی حالت:

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

قتل کے لیے پکڑے کا انتخاب:

[illegible]

ہارون الرشید کی وفات:

[illegible]

ہارون الرشید کی عمر:

[illegible]

بیان کیا گیا ہے کہ وفات کے دن ان کی عمر ۴۷ سال ۵ ماہ اور ۵ دن تھی۔ ۱۴۸ ہجری کے ماہ ذی الحجہ کے آخر میں جب کہ تین راتیں باقی تھیں پیدا ہوئے اور ۳ جمادی الآخر ۱۹۳ھ کو ان کا انتقال ہوا۔ بہت ہی گورے چٹے خوب صورت اور شاندار آدمی تھے، بال گھونگھریالے تھے جن پر سفیدی آ چکی تھی۔

ہارونی عہد کے والیانِ ممالک

مدینہ کے والی:

اسحٰق بن عیسیٰ بن علی، عبدالملک بن صالح بن علی، محمد بن عبداللہ، موسیٰ بن عیسیٰ، ابن موسیٰ، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم، علی بن عیسیٰ بن موسیٰ، محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن مصعب (زبیری)، بکار بن عبداللہ بن مصعب، ابوالبختری وہب بن وہب، العباس بن محمد بن ابراہیم، سلیمان بن جعفر بن سلیمان، موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم۔

مکہ کے والی:

عبداللہ بن محمد بن العباس، محمد بن ابراہیم، عبید بن قثم، عبداللہ بن محمد بن عمران، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم، العباس بن موسیٰ بن عیسیٰ، علی بن موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن عبداللہ العثمانی، حماد البربری، سلیمان بن جعفر بن سلیمان، احمد بن اسمٰعیل بن علی، الفضل بن العباس بن محمد، داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ۔

کوفہ کے والی:

یعقوب بن ابی جعفر، موسیٰ بن عیسیٰ، ابن موسیٰ، العباس بن عیسیٰ بن موسیٰ، موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ۔

بصرہ کے والی:

محمد بن سلیمان بن علی، سلیمان بن ابی جعفر، عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر، خزیمہ بن خازم، عیسیٰ بن جعفر، جریر بن یزید، جعفر بن سلیمان، جعفر بن ابی جعفر، عبدالصمد بن علی، مالک بن علی الخزاعی، اسحٰق بن سلیمان بن علی، سلیمان بن ابی جعفر، عیسیٰ بن جعفر، حسن بن جمیل امیرالمومنین کا مولیٰ، اسحٰق بن عیسیٰ بن علی۔

خراسان کے والی:

ابوالعباس الطوسی، جعفر بن محمد بن الاشعث، العباس بن جعفر، الغطریف بن عطا، سلیمان بن راشد، [illegible] حمزہ بن مالک، الفضل بن یحییٰ، منصور بن یزید بن منصور، جعفر بن یحییٰ، عیسیٰ بن الحسن بن قحطبہ جو ان کے نائب کی حیثیت سے خراسان کا والی تھا، علی بن عیسیٰ بن ماہان اور ہرثمہ بن اعین۔

* * *

باب ۳

خلیفہ ہارون الرشید کی سیرت و عادات

ایک سو رکعت نماز اور روزانہ ہزار کا صدقہ:

بعض خادموں نے بیان کیا ہے کہ رشید اپنی خلافت کے زمانے سے مرتے دم تک روزانہ سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اپنے ذاتی مال میں سے زکوٰۃ کے علاوہ ایک ہزار درہم روزانہ صدقہ دیتے تھے۔ جب حج کرنے جاتے تو (۱۰۰) سو فقہاء اور ان کے لڑکوں کو ساتھ لے جاتے اور جب خود حج نہ کرتے تو تین سو آدمیوں کو اپنے خرچ سے حج کے لیے بھیجتے اور ان کو بہت عمدہ خرچ اور بہت عمدہ پوشاک دیتے۔

ہارون الرشید کی سخاوت:

وہ ہر بات میں منصور کی پیروی کرتے تھے لیکن مال خرچ کرنے میں ان سے بالکل الگ تھے کیونکہ ان سے پہلے کسی خلیفہ نے اتنی دولت نہیں لٹائی تھی جتنی ہارون نے لٹائی۔ منصور کے بعد ایسا کوئی نہیں ہوا۔ اگر کوئی ان کے ساتھ احسان کرتا تو وہ احسان کا بدلہ دینے میں تاخیر نہیں کرتے تھے۔ شعر اور شعراء کے شوقین تھے اور ادب اور فقہ والوں کی طرف مائل رہتے تھے۔ دین کے معاملہ میں بحث و مباحثہ کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور اس میں کوئی بھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اپنی تعریف کو اور خاص کر شاعروں کی تعریف کو بہت پسند کرتے تھے اور اس پر بہت صلہ دیتے۔

مروان بن ابی حفصہ شاعر کا انعام:

مروان بن ابی حفصہ ۱۸۱ھ رمضان میں جمعرات کے دن ان کے پاس آیا اور اس نے ان کی تعریف میں اپنا مسلسل قصیدہ سنایا جس کا مطلع یہ ہے

وسدت بهارون الثغور فاحكمت به من امور المسلمين المرائر

یہ قصیدہ ہارون کو بہت پسند آیا اور انہوں نے اس کو پانچ ہزار دینار نقد اور ایک خلعت اور دس رومی غلام دیے اور اپنی سواری کا ایک گھوڑا بھی دیا۔

ہارون الرشید اور ابن ابی مریم:

بیان کیا جاتا ہے کہ مدینہ کا ایک شخص ابن ابی مریم بہت مزاحیہ اور ظریف تھا۔ ہارون الرشید اس سے بہت مانوس تھے اور کسی وقت اس کے بغیر نہیں رہتے تھے۔ وہ اہل حجاز کی تمام باتوں سے واقف تھا اور لوگوں کے احوال اور ان کے تمام واقعات خوب جانتا تھا۔ رشید اس کی ان خصوصیات کی وجہ سے اس کو اپنے پاس رکھتے تھے اور اس کو اپنے قصر ہی میں ایک مکان رہنے کے لیے دے دیا تھا اور وہ ان کی خدمت میں رہتا تھا۔

[illegible]

ابن ابی مریم کا مذاق:

اس کے بعد [illegible] رشید کی طرف گیا اس وقت وہ نماز فجر میں بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے۔ جب یہ ان کے پاس پہنچا [illegible] یعنی مجھے کیا ہوا [illegible] ابن ابی مریم [illegible] رشید سے نماز میں ہنسی ضبط نہ ہو سکی۔ [illegible] غضب ناک صورت بنائے [illegible] ابن ابی مریم تم نماز میں [illegible] رشید نے کہا تم نے میری نماز خراب کر دی [illegible] میں نے آپ کے منہ سے ایک بات سنی [illegible] لا اقسم [illegible] رشید [illegible] مذاق [illegible]

ہارون الرشید کو عباس بن محمد کا تحفہ:

ایک مرتبہ عباس بن محمد نے ایک ڈلیہ رشید کی خدمت میں ہدیۃً بھیجا بلکہ وہ خود اسے اپنے ساتھ لے کر رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض پرداز ہوا کہ امیر المومنین اللہ مجھے آپ پر نثار کرے [illegible] خاقان [illegible] خاقان اسے اندر لے [illegible]

ابن ابی مریم کا غالیہ کے متعلق مذاق:

ابن ابی مریم المدنی بھی اس وقت حاضر تھا اس نے کہا امیر المومنین یہ مجھے عنایت کر دیجیے انہوں نے فرمایا تمہی لے جاؤ۔ [illegible] ابن ابی مریم المدنی [illegible] ابن ابی مریم نے [illegible] ان کے سر پر ڈالا [illegible]

[illegible]

ابن ابی مریم [illegible]

[illegible]

ابن ابی مریم کی ایک [illegible]

[illegible]

اسمعیل بن صبیح کا شیرہ کے متعلق بیان:

اسمعیل بن صبیح کہتا ہے کہ میں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ایک باندی اس کے سامنے کھڑی تھی جس کے ایک ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ اور دوسرے میں ایک چمچہ تھا اور وہ ان کو ایک ایک چمچہ اس پیالہ میں سے پلا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک سفید رقیق شے ہے مگر میں سمجھ نہ سکا کہ وہ کیا ہے۔ وہ یہ بات تاڑ گئے کہنے لگے کہ میں اس کی ماہیت دریافت کرنا چاہتا ہوں مجھے آواز دی۔ میں نے کہا۔ حضور کا ارشاد درست ہے۔ پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے۔ میں نے کہا بالکل نہیں۔ کہنے لگے یہ ماش اور گیہوں کا شیرہ ہے۔ جس میں چھنے ہوئے دودھ کا پانی شریک کیا گیا ہے۔ یہ سخت شدہ ہاتھ پاؤں کو سیدھا کرنے اور اعصاب کے تشنج کو دور کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس سے رنگ صاف ہوتا ہے اضمحلال دور ہوتا ہے بدن کو فربہ اور تکان کو دور کرتا ہے۔ میں نے گھر آتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے باورچی کو بلا کر حکم دیا کہ کل صبح اسی قسم کا شیرہ تیار کر کے لاؤ۔ اس نے پوچھا وہ کیسے بنایا جائے۔ میں نے اس کے اجزاء و ترکیب بیان کی اس۔ نے کہا کہ آپ تین دن اس کا استعمال کریں گے اور تنگ آ جائیں گے۔ چنانچہ پہلے دن تو وہ مجھے بہت خوشگوار معلوم ہوا۔ دوسرے دن اس سے کم اور تیسرے دن جب میرا باورچی اسے تیار کر کے میرے پاس لایا تو میں نے کہہ دیا کہ مت لاؤ۔

ہندوستانی طبیب منکہ:

ایک مرتبہ رشید کسی مرض میں بیمار ہو گئے۔ تمام طبیبوں نے ان کا علاج کیا۔ مگر ان کو افاقہ نہ ہوا۔ ابو عمر العجمی نے ان سے عرض کیا کہ ہندوستان میں منکہ نام ایک طبیب ہے جسے اہل ہند سب سے زیادہ حاذق سمجھتے ہیں ان کے علاوہ اس کا ہندوستان کے مشہور عابدوں اور فلاسفروں میں شمار ہے۔ اگر امیر المومنین اسے بلائیں تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے امیر المومنین کو شفا دے دے۔

منکہ کی بغداد میں طلبی:

رشید نے اس کے لانے کے لیے اپنا آدمی بھیجا اور اس کے ہاتھ طبیب کو زاد راہ کے لیے کافی مال بھیجا۔ منکہ رشید کے پاس آیا اس نے ان کا علاج کیا۔ اس کے علاج سے ان کی بیماری جاتی رہی اس صلہ میں رشید نے علاوہ بڑی رقم انعام کے اس کا بیش بہا منصب بھی مقرر کر دیا۔

خلد کا ایک حکیم:

منکہ خلد سے گزر رہا تھا کہ وہاں اس نے دوا کی فروخت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنی چادر بچھا رکھی ہے اس پر بہت سی شیشیاں رکھی ہیں اور وہ اپنی دوا کی تعریف میں جو کوئی معجون تھی کھڑا ہوا تقریر کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ یہ ہر وقت رہنے والے بخار کی دوا ہے۔ ایک دن بیچ آنے والے بخار کی دوا ہے یہ چوتھے دن آنے والے بخار کی دوا ہے۔ پیٹ کے اور گھٹنوں کے درد کی دوا ہے۔ بواسیر، ریاح، جوڑوں کے درد اور آنکھوں کے درد کی دوا ہے۔ پیٹھ کے درد، درد سر اور آدھے سر کے درد کی دوا ہے۔ سلسل البول کی دوا ہے۔ فالج اور رعشہ کی دوا ہے۔ غرض کہ جسم انسان کی جتنی بیماریاں ہیں ان سب کے نام اس نے لیے اور کہا کہ یہ سب کے لیے اکسیر ہے۔ منکہ نے اپنے ترجمان سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس نے ہندی زبان میں ترجمہ کر کے اسے سمجھایا کہ اس

کے دعاوی ہیچ ہیں۔

منکہ کی خلیفہ کے حکیم کے متعلق رائے:

منکہ ہنسا اور کہنے لگا کہ مجھ کو اب معلوم ہوا ہے کہ یہ بادشاہ عرب جاہل آدمی ہے اور یہ اس لیے کہ اگر اس شخص کا دعویٰ صحیح ہے تو پھر مجھے اپنے وطن اور اہل و عیال سے جدا کر کے اتنے طویل سفر کی زحمت دینے سے کیا فائدہ تھا۔ یہ ایسا باکمال تو پہلے ہی ان کے پاس موجود تھا۔ اور اگر یہ اپنے دعاوی میں جھوٹا ہے تو اسے وہ قتل کیوں نہیں کر دیتے۔ کیونکہ شریعت نے تو اس کا اور اس جیسے دوسرے دھوکہ بازوں کا خون مباح کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر اسے قتل کر دیا جائے تو صرف ایک ہی جان جائے گی۔ مگر اس کی وجہ سے ہزاروں جانیں جہالت سے تلف ہو جائیں گی اور اگر یہ جاہل اسی طرح چھوڑ دیا گیا تو روزانہ یہ ایک آدمی کو مار ڈالے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ روزانہ دو تین یا چار کا خاتمہ کر دے۔ یہ تو بڑی ہی بدانتظامی اور غیر ذمہ داری کی بات ہے۔

سواد کے تحصیلدار کو ہدایت:

یحییٰ بن خالد برمکی نے ایک شخص کو سواد کے کسی ایک علاقہ کا تحصیلدار مقرر کیا وہ رخصت ہونے کے لیے رشید کے سلام کو حاضر ہوا۔ اس وقت یحییٰ اور جعفر بن یحییٰ دونوں حاضر تھے۔ رشید نے ان سے کہا کہ اسے کچھ ہدایت کر دیجیے۔ یحییٰ نے کہا دیکھو آمدنی بڑھانا اور علاقہ کو آباد کرنا۔ جعفر نے کہا جیسا کہ تم اپنے لیے پسند کرو وہی دوسروں کے ساتھ روا رکھنا۔ رشید نے کہا عدل کرنا اور احسان کرنا۔

ہارون الرشید اور یزید بن مزید:

رشید کسی وجہ سے یزید بن مزید الشیبانی سے ناراض ہو گئے تھے۔ پھر خوش ہو گئے اور اسے دربار میں آنے کی اجازت دے دی۔ یزید نے ان کے سامنے پہنچ کر کہا: امیر المومنین تمام تعریفیں اس خدا کے لیے سزاوار ہیں جس نے آپ کی ملاقات سے ہمارے لیے خوشی اور اطمینان کا راستہ صاف کر دیا۔ اور آپ کی اس عنایت کی وجہ سے ہمارے رنج و اندوہ کو دور کر دیا۔ اللہ آپ کو اس بات کی جزائے نیک عطا فرمائے کہ آپ جس سے ناراض ہوتے ہیں۔ جب وہ معافی چاہتا ہے تو آپ اسے معاف کر دیتے ہیں اور پھر اس سے خوش ہوتے ہیں اس پر مسلسل انعام و اکرام کر کے اسے اپنا گرویدہ اور احسان مند بنا لیتے ہیں۔ اس بات پر اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے آپ کی ایسی نیک سرشت پیدا کی ہے کہ آپ حالت غیظ و غضب میں معاف کر دیتے ہیں خطاکار سے درگزر کر جاتے ہیں اور اپنے احسانات اور اکرام سے گراں بار کر دیتے ہیں۔

ہارون الرشید کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق استفسار:

مصعب بن عبداللہ الزبیری اپنے باپ عبداللہ بن مصعب کا بیان نقل کرتا ہے کہ ایک دن رشید نے مجھ سے پوچھا کہ جن لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہا ہے ان کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ میں نے کہا جناب والا ایک جماعت نے ان پر اعتراض کیا اور ایک جماعت نے ان کا ساتھ دیا۔ جن لوگوں نے ان پر اعتراض کیے تھے وہ ان کا ساتھ چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے اور انہیں میں شیعہ، اہل بدعت اور خارجی ہیں اور جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا وہ آج تک اہل سنت والجماعت ہیں۔ رشید کہنے لگے کہ اس جواب کے بعد اب مجھے آئندہ کبھی اس معاملہ پر استفسار کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے مراتب

[illegible]

ہارون الرشید کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عقیدت:

[illegible]

عبداللہ بن محمد کی روایت

[illegible]

ہارون بن ربیع اور فضل بن الربیع کی عبداللہ عمری سے ملاقات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ عمری اور ہارون الرشید

[illegible]

ہارون الرشید کی خانہ کعبہ میں دعا

[illegible]

جناب میں مختلف زبانوں میں سوال نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ میری حاجت تجھ سے یہ ہے کہ جب تو مجھے اس دنیا سے اٹھائے اور میں لحد میں رکھا جاؤں اور میرے سب اپنے مجھے چھوڑ کر چلے جائیں اس وقت تو میرے گناہوں کو بخش دینا۔ الٰہی! جس طرح تو سب سے افضل واعلیٰ ہے اسی طرح میں بھی سب سے افضل تیری عبادت کرتا ہوں۔ الٰہی! محمد ﷺ پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرما جو ان کو مرغوب طبع ہو۔ اور ان کے لیے عیش و راحت ہو۔ خداوندا! اگر ہم سے جو ان کی آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگر تو ہم کو نیک بخت بنا، ہماری موت ہو، اور اگر ہم کو دنیا میں زندگی دے تو تیری طرف سے رزق پہنچے گا۔ اور ان بدبختوں میں شامل نہ کر جو تیری رحمت اور نعمت سے محروم رہ گئے۔

ابن ابی داؤد کی طلبی:

ایک مرتبہ رشید نے ابن ابی داؤد اور وہاں کے رہنے والوں کو طلب کیا۔ جب یہ سب دربار خلافت میں حاضر ہوئے تو حسن بن راشد کی نظر ابن ابی داؤد پر پڑی اس نے پوچھا کیسے آئے ہو؟ ابن ابی داؤد نے کہا اس شخص نے طلب کیا ہے اور مجھے اس کی طرف سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حسن بن راشد نے کہا کہ جب تم ان کے سامنے جاؤ اور وہ تم سے سوال کریں تو کہہ دینا کہ مجھے حسن بن راشد نے یہاں متعین کیا ہے۔

ابن ابی داؤد کی رہائی و بحالی:

ابن ابی داؤد رشید کے پاس آیا اور اس نے وہی بات کہہ دی۔ رشید کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ حسن بن راشد کی اس معاملہ میں شرکت ہے۔ بلاؤ اسے حاضر کرو۔ حسن حاضر ہوا۔ رشید نے پوچھا تم نے کیوں اس شخص کو حیرہ میں متعین کیا ہے؟ حسن نے کہا خدا آپ پر رحم کرے جس نے اسے حیرہ میں متعین کیا ہے۔ مجھے ام موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ میں اسے وہاں متعین کر دوں۔ اور میں اسی حکم کا پابند اس کو رہنے دوں۔ رشید نے کہا اچھا اسے حیرہ جانے دو اور جو وظیفہ ام موسیٰ نے اس کے لیے مقرر کی تھی وہ جاری کر دو۔ یہ ام موسیٰ مہدی کی ماں اور یزید بن منصور کی بیٹی (رشید کی دادی) تھی۔

خس کے پردے استعمال کرنے سے اجتناب:

علی بن محمد کا باپ بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ ابواب اعبادی کے مکان میں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہیں۔ اور ایک ایسے ایوان میں جو چاروں طرف سے کھلا ہوا ہے ایک چبوترہ پر جو مکان کے داہنے بازو میں واقع ہے بیٹھے ہیں۔ اس کی کوئی ارتفاع بھی نہیں ہے۔ ایک باریک کرتا زیب تن ہے اور رشیدی ازار پہنے ہیں۔ پنکھوں کی ہوا لگ رہی ہے۔ جس ایوان میں وہ موجود تھے اس میں دو لمبی خس کے پردے لٹکا دیے گئے ہیں جو خوب تر رہتا تھا جس سے ٹھنڈی ہوا لگتی تھی۔ اس کی طرح سے خس کی ٹھنڈک ان کو پہنچتی تھی گرم ہوا خس تک ہی پہنچ جاتی تھی۔ سب سے پہلے رشید ہی نے اس ایوان میں جہاں وہ موسم گرما میں دوپہر بسر کرتے تھے گرمی کی شدت دور کرنے کے لیے یہ ترکیب کی تھی کہ اس ایوان کی چھت کے نیچے ایک اور چھت بنوائی تھی۔ اور اس کی وجہ تحریک یہ بات ہوئی کہ ان کو معلوم ہوا کہ ایرانی بادشاہ اپنے مکانوں کی چھت کو روزانہ مٹی سے لیپا کرتے تھے۔ تاکہ آفتاب کی تمازت کو گرمی کی شدت جذب کر لے۔ اور ان کی عمارت کو ٹھنڈا رکھے۔ اس وجہ سے رشید نے یہ کیا کہ چھت کے نیچے ایک اور چھت اس ایوان کی بنوائی جہاں وہ موسم گرما میں دوپہر کا وقت گزارتے

ہارون الرشید کی دوپہری خواب گاہ:

مجھے بتایا گیا ہے کہ موسم گرما میں روزانہ خوشبو استعمال کیا کرتا تھا۔ ان کے لیے ایک چوکی کے اوپر گلاب، زعفران، خوشبودار مصالحے اور پھولوں سے ایک مرکب تیار کیا جاتا تھا اور اسے ان کی دوپہری آرام گاہ میں لے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ رشید کے لیے سات لمبے زنانہ کپڑے لائے جاتے اور ان کو معطر کیا جاتا اور سات لونڈیاں حاضر کی جاتیں جن کے تمام کپڑے اتار دیے جاتے اور پھر ان کو یہ کپڑے پہنائے جاتے۔ ان کو ایک ایک کرسی پر جس کی نشست میں سوراخ ہوتا بٹھایا جاتا کپڑے کے دامنوں کو کرسی کے پایوں کی طرف اس طرح لٹکایا جاتا کہ وہ کرسی کو ہر طرف سے ڈھانک لیتے اور اب کرسی کے نیچے جو عمدہ ملی ہوئی عود اور دھونی کے لیے ملا دیتے اسی طرح اس کرتے کہ باندی کے جسم پر اس دھونی سے خشک کر لے اس طرح ان کی دوپہری خوابگاہ خوشبو کی لپٹوں سے مہک اٹھتی۔

ہارون الرشید کی عباس بن حسن سے فرمائش:

ابو جعفر بن عباس بن حسن بن عبید اللہ بن العباس بن علی بن ابی طالب بیان کرتا ہے کہ مجھ سے عباس بن حسن نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رشید نے مجھ سے کہا کہ تم ہمیشہ قصر کی تعریف کرتے رہتے ہو ذرا اس کا حال بیان کرو۔ میں نے کہا امیر المومنین! انہوں نے کہا دونوں برابر ہیں۔ میں نے عرض کیا وہ تمام گلستان ہے جو چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس پر وہ مسکرائے اور اب میں نے یہ شعر پڑھے

یا وادی القصر نعم القصر والوادی من منزل حاضر ان شئت او بادی
تری قراقیره والعیس واقفة والضب والنون والملاح والحادی

ترجمہ: ''وادی القصر تیرا قصر اور وادی دونوں خوب ہیں۔ یہ شہری اور بدوی دونوں کا مسکن ہے۔ یہاں قراقیر، سفید اونٹنیاں، گوہ، مچھلی، ملاح اور حدی خواں سب ہی کثرت سے موجود ہیں۔''

ابن السماک کی ہارون الرشید کو نصیحت:

ایک مرتبہ رشید نے ابن سماک کو طلب کر کے ان سے خواہش کی کہ تم مجھے نصیحت کرو۔ انہوں نے کہا امیر المومنین! آپ خدائے واحد سے جس کا کوئی شریک نہیں ہے ہمیشہ ڈرتے رہیں اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ کل آپ اپنے رب کے سامنے جواب دہی کے لیے کھڑے ہوں گے اور پھر دو ہی مقام جنت یا دوزخ آپ کا ٹھکانہ ہوگا۔

اسے سن کر ہارون زار و قطار رونے لگے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ فضل بن الربیع نے ابن السماک سے کہا۔ جناب والا! آپ نے یہ کیا فرمایا۔ بھلا کسی شخص کو اس میں شبہ بھی ہو سکتا ہے کہ امیر المومنین جنت میں نہ جائیں گے وہ حق کو قائم کرتے ہیں اس کے بندوں میں عدل کرتے ہیں اور ان پر احسان کرتے ہیں مگر ابن السماک نے فضل کی بات پر التفات نہیں کیا اور امیر المومنین کو مخاطب کر کے کہا کہ جناب والا! یہ فضل بن ربیع قیامت کے دن خدا کے سامنے نہ آپ کے ساتھ ہوگا اور نہ آپ کے پاس ہوگا۔ آپ اپنی ذات کی فکر میں رہنا چاہیے کہ آپ خدا سے ہر وقت ڈرتے رہیں اور اپنا خیال رکھیں۔ یہ سن کر ہارون اس قدر روئے کہ سب کو اندیشہ ہوا کہ مبادا اسی طرح جان نہ دے دیں۔ اور فضل تو بالکل چپ ہو گیا ایک حرف بھی اس کی زبان سے نہ نکلا۔ اسی حالت میں دو،

[illegible]

ملامت کی قیمت

[illegible]

عبداللہ بن عبدالعزیز العمری کی ہارون الرشید کو نصیحت:

[illegible]

ایک عورت کا العمری سے مباحثہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک زاہد کی ہارون الرشید کو نصیحت:

ایک شخص نے بیان کیا کہ ہم لوگ رقہ میں رشید کے پاس تھے کہ ایک زاہد ان کے پاس آئے اور آتے ہی کہا کہ ایک ناگفتہ بات کہنا چاہتا ہوں رشید نے کہا کہو۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے ایک ناگوار بات کہنا چاہتا ہوں۔ تب اس شخص کو غصہ آیا۔ رشید نے کہا ابھی نہیں ٹھہرو پھر ایک ساعت خاموش رہے اور حکم دیا کہ اس شخص کو بھی ہمارے سامنے سے اٹھا دیا جائے۔ جب وہ چلا گیا تو آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہارون سے تنہا رہ گئے اور جو بات کہنی چاہتے تھے کہہ دی۔ ہارون نے اس کا بہت جلد جواب دیا۔ اس نے کہا کہ آپ کے متعلق بھی بہت سی ناگوار باتیں ہیں جو کہنا چاہتا ہوں۔

ہارون الرشید اور زاہد کی گفتگو:

ہارون نے پوچھا کہ بتاؤ میں بہتر ہوں یا فرعون؟ اس نے کہا فرعون جس نے کہا تھا: انا ربکم الاعلیٰ یعنی میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ خبیث تر شخص تھا۔ پھر رشید نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ تم بہتر ہو یا موسیٰ بن عمران؟ اس نے کہا موسیٰ بہتر تھے وہ اللہ کے کلیم اور مخلص تھے۔ اللہ نے ان کو چن لیا۔ وحی ان پر نازل فرمائی اور تمام مخلوقات میں سے صرف ان سے باتیں کیں۔ ہارون نے کہا تم نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ اچھا کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ جب اللہ نے ان کو اور ان کے بھائی کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تو یہ ہدایت کی: فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ ترجمہ: تم دونوں اس سے نرم بات کہنا شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے مفسرین نے اس آیت کے معنی بیان کیے ہیں اور اس سے صاف صاف یہی مطلب نکلتا ہے کہ ہر وہ نرم باتیں کریں کیونکہ اللہ نے یہ حکم اس شخص کے لیے دیا تھا جو بے حد متکبر اور سرکشی میں مشہور تھا۔ تم خود بھی اس سے اچھی طرح واقف ہو۔ اب دیکھو تم میرے پاس آئے ہو۔ میرا یہ حال ہے کہ جس سے تم بھی واقف ہو کہ اللہ کے جو فرائض مجھ پر ہیں میں ان میں سے ہر ایک کو پورا ادا کرتا ہوں۔ سوائے اس کے میں کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتا۔ اللہ کے حدود سے تجاوز نہیں کرتا۔ اس کے حکم اور ممانعت کی اتباع کرتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ تم نے مجھے بہت ہی سخت الفاظ اور درشت لہجہ میں نصیحت کی۔ نہ تم نے اللہ کی عائد کی ہوئی تہذیب کو ملحوظ رکھا اور نہ نیکوں کے اخلاق کی اقتدا کی۔ تم نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو مورد خطر بنا لیا۔ اب بتاؤ کہ تم میری گرفت سے کیونکر بچ سکتے ہو۔ اس زاہد نے کہا امیر المؤمنین مجھ سے خطا ہوئی میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

ہارون الرشید کا زاہد سے حسن سلوک:

رشید نے کہا اچھا ہم تم کو معاف کرتے ہیں اس کے بعد انہوں نے حکم دیا کہ ان کو بیس ہزار درہم دیے جائیں۔ انہوں نے ان کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں محتاج نہیں ہوں مجھے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ ہرثمہ نے اسے غصے سے گھورا اور ڈانٹا کہ تم جاہل ہو۔ امیر المؤمنین کے عطیہ کو رد کرتے ہو۔ مگر رشید نے ہرثمہ سے کہا کہ تم خاموش رہو۔ اور انہوں نے زاہد سے کہا کہ ہم نے تم کو یہ مال اس لیے نہیں دیا ہے کہ تم کو اس کی ضرورت تھی۔ بلکہ ہماری عادت ہے کہ جو بھی شخص خلیفہ سے باتیں کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہے اسے ہم ضرور عطا اور صلہ دیتے ہیں۔ یہ ہمارے ہی طریقہ سے ہے جس قدر چاہو لو اور جہاں چاہو خرچ کرو۔ اب اس زاہد نے اس میں سے دو ہزار درہم لے لیے اور باقی اور مال تمام لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

ہارون الرشید کی ازواج

زبیدہ ام جعفر بنت جعفر:

بیان کیا جاتا ہے کہ رشید نے زبیدہ ام جعفر بنت جعفر بن المنصور سے شادی کی اور ۱۶۵ ہجری میں مہدی کے عہد میں بغداد میں محمد بن سلیمان کے گھر میں شب باشی کی۔ یہ گھر بعد میں عباس کے قبضہ میں آیا اور پھر معتصم باللہ کے قبضہ میں چلا گیا۔ زبیدہ کے بطن سے رشید کا لڑکا محمد الامین پیدا ہوا۔ زبیدہ نے ۲۱۶ھ میں بغداد میں انتقال کیا۔ رشید نے امۃ العزیز جو موسیٰ الہادی کی ام ولد تھی سے نکاح کیا اور اس سے علی بن الرشید پیدا ہوا۔

ام محمد بنت صالح:

رشید نے ام محمد صالح المسکین کی بیٹی سے شادی کی اور ۱۸۷ھ میں رقہ میں ان سے شب باشی ہوئی۔ ان کی ماں ام عبداللہ عیسیٰ بن علی کی بیٹی تھی۔ رقہ میں یہ شب باشی اس مکان میں ہوئی جو ام عبداللہ کے نام سے مشہور ہے وہ رقہ میں تھا جس میں ابراہیم رہتے تھے۔ یہ مکان اسے ابراہیم بن المہدی سے ملا تھا۔ ابراہیم نے اس سے قطع تعلق کر لیا تو اس کے بعد رشید نے اس سے نکاح کیا۔

عباسہ بنت سلیمان:

رشید نے سلیمان بن ابی جعفر کی بیٹی عباسہ سے شادی کی اور ذوالحجہ ۱۸۶ھ میں ان سے شب باشی ہوئی۔ یہ اور صالح کی بیٹی ام محمد دونوں ایک ہی دن ان کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں۔

عزیزہ بنت غطریف:

رشید نے عزیزہ غطریف کی بیٹی سے شادی کی۔ یہ پہلے سلیمان بن ابی جعفر کے نکاح میں تھی۔ سلیمان نے اسے طلاق دے دی پھر رشید نے اس سے نکاح کر لیا۔ یہ خیزران کی بھتیجی تھی۔

جرشیہ عثمانیہ:

رشید نے جرشیہ عثمانیہ سے شادی کی۔ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی۔ چونکہ یہ مکہ کے مقام جرش میں پیدا ہوئی تھی اس لیے اسے جرشیہ کہتے تھے ان کی دادی فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھی اور ان کے باپ کا چچا عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب تھے۔ رشید کے انتقال کے بعد ان کی چار بیویاں موجود تھیں ام جعفر، ام محمد صالح کی بیٹی، عباسہ سلیمان کی بیٹی اور عثمانیہ۔

ہارون الرشید کی اولاد ذکور:

محمد الامین ان کی ماں زبیدہ تھی۔ عبداللہ المامون ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام مراجل تھا۔ قاسم المؤتمن ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام قصف تھا۔ محمد ابو اسحاق المعتصم ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام ماردہ تھا۔ علی ان کی ماں امۃ العزیز تھی۔ صالح ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام رئم تھا۔ محمد ابو عیسیٰ ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام عرابہ تھا۔ محمد ابو یعقوب ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام شذرہ تھا۔ محمد ابو العباس ان کی ماں ام ولد تھی جس کا نام خبث تھا

محمد ابو سلیمان: اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام رواح تھا۔ محمد ابو علی: اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام دواج تھا۔ محمد ابو احمد: اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام کتمان تھا۔

ہارون الرشید کی اولاد اناث:

سکینہ۔ اس کی ماں قصف تھی۔ یہ ابو القاسم کی بہن ہے۔ ام حبیب اس کی ماں ماردہ تھی۔ اور یہ ابو اسحاق المعتصم کی بہن ہے اروی: اس کی ماں حلوب تھی۔ ام الحسن اس کی ماں کا نام عرابہ تھا۔ ام محمد یہ حمدونہ ہے۔ فاطمہ جس کی ماں غصص تھی اور اس کا نام ام جعفر تھا۔ ام ابیہا اس کی ماں کا نام سکر تھا۔ ام سلمہ اس کی ماں کا نام رحیق تھا۔ خدیجہ اس کی ماں شجر کروب کی بہن تھی۔ ام القاسم اس کی ماں خزق تھی۔ رملہ ام جعفر اس کی ماں حلی تھی۔ ام علی اس کی ماں انیق تھی۔ ام الغالیہ اس کی ماں سمندل تھی۔ ریطہ اس کی ماں زینہ تھی۔

المفضل بن محمد کا بیان:

المفضل بن محمد الضبی کہتا ہے۔ ایک مرتبہ رشید نے مجھے بلا بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ مسند لگائے بیٹھے تھے۔ محمد بن زبیدہ ان کی بائیں جانب اور مامون ان کے داہنے جانب بیٹھا تھا۔ میں نے سلام کیا انھوں نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ میں بیٹھ گیا۔ انھوں نے پوچھا فسیکفیکھم میں کتنے اسم ہیں۔ میں نے کہا تین پوچھا کیسے۔ میں نے کہا کاف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہم کفار کے لیے اور یا اللہ عزوجل کے لیے ہے کہنے لگے تم نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ ہمارے اس شیخ کسائی نے بھی یہی بتایا ہے۔

ایک شعر کی تشریح:

اس کے بعد انھوں نے محمد سے کہا تم سمجھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ کہنے لگے اچھا اسی طرح اس کا اعادہ کرو۔ جس طرح مفضل نے بیان کیا ہے۔ محمد نے اسی طرح بیان کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے مجھ سے کہا اگر تم کو کچھ دریافت کرنا ہے تو تم ہم سے شیخ کے سامنے پوچھو میں نے کہا جی ہاں، امیر المومنین میں ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے پوچھا کیا ہے۔ میں نے کہا فرزدق کا یہ شعر ہے۔

اخذنا بآفاق السماء علیکم   لنا قمراها والنجوم الطوالع

کہنے لگے کیا دریافت کرتے ہو۔ اس کا مطلب تو پہلے ہی ہمارے شیخ نے ہم سے بیان کر دیا ہے قمراہا سے مراد آفتاب و ماہتاب ہیں اس کی مثال سنۃ العمرین بھی طریقہ ابوبکر و عمر ہے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ پھر بھی اس کے متعلق دریافت کروں۔ کہنے لگے ہاں پوچھو۔ میں نے کہا شعرا نے اس ترکیب و ترتیب کو کیوں مستحسن قرار دیا ہے۔ کہنے لگے دو اسم ایک جنس کے جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک بولنے والوں کی زبان پر زیادہ چڑھ گیا ہو تو اسی کو ترجیح دے کر اصل قرار دے دیتے ہیں اور دوسرے اسم کو ذیل میں شامل کر دیتے ہیں۔ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد سے بہت زیادہ تھا۔ ان کی فتوحات بھی بہت تھیں نیز ان کا نام بھی کثیر تر تھا۔ اس وجہ سے لوگوں نے ان کے نام کو ترجیح دے کر اصل قرار دے لیا۔ اور اسی نام سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی موسوم کر دیا۔ اس کی دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول بعد المشرقین ہے۔ یہاں مراد مشرق و مغرب ہیں۔ میں نے کہا اس میں اب بھی ایک بات اور دریافت طلب ہے۔ کہنے لگے ہاں اس مسئلہ میں لوگوں نے ہمارے اس بیان کے علاوہ دوسری تاویل بھی کی ہے۔

[illegible]

عتابی شاعر کی قاسم کی ولی عہدی کی سفارش

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمیری کا قصیدہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

ایک اعرابی شاعر کی ملاقات کی درخواست:

ایک مرتبہ [illegible]

رشید نے کہا یہ کچھ بات نہیں۔ منصور نمری پہلے سے شاعر یہاں موجود ہیں ان کی موجودگی میں کسی دوسرے شاعر کا بار پانا بے جا ہے۔ لیکن اگر یہ منظور ہی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رشید نے کہا اچھا پہلی بات یہ ہی سہی اچھا ہو اور ان کو قبول کرتے ہیں گے۔ آپ اس اعرابی کو بلا لیجئے۔

اعرابی شاعر سے ہارون الرشید کی فرمائش:

رشید نے اسے بلا لیا۔ اس وقت اس اعرابی نے حلہ کا جبہ پہن رکھا تھا اور یمنی چادر سے اپنی کمر باندھ رکھی تھی۔ اور عمامہ کو بجا کر اپنے کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ نیز وہ ملاسہ باندھے تھا جس سے اس نے اپنے دونوں موزے باندھ رکھے تھے۔ اور اس کا ایک سرا چھوڑ رکھا تھا۔ یہ اس روز کی بات ہے جب امیر المومنین سے بیعت لینے آ کر حاضر ہوا۔ کرسیاں ڈالی ہوئی تھیں جن پر کسائی، مفضل، ابن سلم اور فضل بن الربیع بیٹھے تھے۔ ابن سلم نے اس اعرابی سے فرمائش کی امیر المومنین کی شان میں کچھ سناؤ۔ اس نے بے ساختہ اشعار پڑھنا شروع کر دیے۔ رشید امیر المومنین کہنے لگے تم نے بہت خوب شعر بنائے ہیں۔ مگر یہ شعر تو تمہارے تصنیف ہیں اب تم ان دونوں یعنی امین و مامون کی تعریف میں شاعری کا اظہار کرو۔ وہ دونوں ابن امیر المومنین کے دونوں جانب متمکن تھے۔ اعرابی کہنے لگا آپ نے مجھ سے ایک مشکل کام چاہا ہے جس کے لیے میں پہلے سے تیار نہ تھا۔ علاوہ ازیں آپ کا رعب اس کے کہنے کا اضطراب اور قوافی کا تفکر میری راہ میں حائل ہیں۔ مجھے جواب دینے کی مہلت عطا فرمائیں کہ میں قوافی کو جمع کر لوں اور آپ کا رعب دور میرے قلب سے ہو جائے تو میں عرض کروں۔ رشید نے کہا ہم تم کو مہلت دیتے ہیں اور جس خوبی سے تم نے اپنی معذرت بیان کی ہے اس کو تمہارا امتحان قرار دیتے ہیں۔ اعرابی نے کہا امیر المومنین اب مجھ سے حائل دور ہو گیا ہے اور میرے ذہن میں آ گیا ہے۔ یہ شعر حاضر ہیں۔

هما طنباها بارك الله فيهما　　　وانت امير المؤمنين عمودها
بنيت بعبد الله بعد محمد　　　ذرى قبة الاسلام فاخضر عودها

ترجمہ: "یہ دونوں خلافت کی دو رسیاں ہیں۔ اللہ ان میں برکت دے اور آپ خلافت کے ستون ہیں۔ آپ نے پہلے محمد اور اس کے بعد عبداللہ کو ولی عہد مقرر کر کے اسلام کے قبہ کو اس قدر بلند کر دیا ہے کہ وہ شان کے ساتھ جھوم رہا ہے"۔

اعرابی شاعر پر عنایت:

رشید نے اشعار سن کر کہا تم نے بہت خوب کہے ہیں اللہ تم کو برکت دے۔ اچھا اب جو مانگو مگر یہ خیال رہے کہ جس قدر عمدہ شعر تم نے کہے ہیں اس کے مناسب سوال بھی ہو۔ اعرابی نے کہا امیر المومنین ہزار۔ رشید مسکرائے اور حکم دیا کہ ایک لاکھ درہم اور سات پارچہ ہائے خلعت دیے جائیں۔

قاسم کا ہارون الرشید سے شکوہ:

بیان کیا گیا ہے کہ ولی عہد مقرر ہونے سے پہلے ایک مرتبہ قاسم رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رشید نے اس سے کہا کہ اس وقت میں اور مامون تمہارا کچھ خیال رکھیں گے۔ قاسم نے کہا اندیشہ یہ ہے کہ دوسروں کی طرح محروم کر دیا جاؤں گا۔ اسی طرح ایک مرتبہ اور بھی رشید نے قاسم سے کہا تھا کہ میں نے تمہارے متعلق امین اور مامون کو وصیت کر دی ہے۔ قاسم نے کہا جناب ان کے لیے تو جناب نے

سارے انتظامات کر دیے ہیں اور مجھے دوسروں کے حوالے کر دیا ہے۔

اہل مدینہ کے لیے وظائف و عطیات:

مصعب بن عبداللہ الزبیری کہتا ہے۔ رشید مدینہ میں پہنچا۔ آپ کے ساتھ آپ کے دونوں بیٹے محمد الامین اور عبداللہ المامون بھی ہمرکاب تھے۔ مدینہ میں انہوں نے سب کو عطا دی اور اس سال انہوں نے مدینے کے مرد و عورتوں میں تین عطائیں تقسیم کیں۔ جس کی مجموعی مقدار دس لاکھ پچاس ہزار دینار ہوئی۔ نیز انہوں نے اسی سال مدینے کے پانچ سو مرد آزاد و موالی کے وظائف مقرر کیے اور ان میں سے بعض جیسے یحییٰ بن مسکین ابن عثمان اور عمران کی قسم کے موالی کے جو مدینہ میں قرآن کا درس دیتے تھے مناسب مقرر کر دیے۔

اسحاق الموصلی بیان کرتا ہے کہ جب رشید نے اپنے بیٹوں کے لیے بیعت لی تو بیعت کرنے والوں میں عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بھی تھا۔ جب یہ بیعت کرنے بڑھا تو اس نے یہ شعر پڑھا

لا قصرا عنها ولا بلغتهما حتى يطول على يديك طوالها

ترجمہ: "جب تک کہ آپ کے ہاتھ میں ان کی خلافت ہے۔ خدا کرے کہ یہ دونوں اس سے محروم ہوں نہ یہ ان کو حاصل ہو جائے"۔

رشید نے اس کی اس برمحل مثال کو پسند کر کے بہت خوش ہوئے اور اسے بہت زیادہ صلہ دیا۔ یہ شعر فرج بن اسمٰعیل کا ہے۔ جو اس نے ولید بن یزید اور اس کے دونوں بیٹوں کے متعلق کہا تھا۔ ابوالشیص اور ابو نواس حسن بن ہانی نے رشید کے مرثیے لکھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہارون کی موت کے وقت بیت المال میں نو کروڑ سے زیادہ تھے۔

* * *

باب ۳

خلیفہ محمد الامین

امین کی بیعت:

اسی سال محمد بن ہارون کی خلافت کے لیے رشید کے پڑاؤ میں بیعت لی گئی۔ اس وقت عبداللہ المامون بن ہارون مرو میں تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ مہدی کے مولیٰ حمویہ نے جو طوس میں عامل برید تھا۔ ابو مسلم اپنے مولیٰ کو جو بغداد میں اس کا نائب برید اور خبر رساں تھا، رشید کی موت کی اطلاع بھیجی۔ ابو مسلم محمد کے پاس آیا اس نے رشید کی موت کی تعزیت کی۔ اور ان کو خلافت کی مبارکباد دی۔ سب سے پہلا شخص یہی تھا جس نے امین سے تعزیت کی۔ اور ان کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد بدھ کے دن ۱۴ جمادی الآخر رجاء خادم جسے صالح بن الرشید نے امین کے پاس رشید کی خبر مرگ اور ان کی خلافت کی اطلاع دینے کے لیے بھیجا تھا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رجاء جمعرات کی شب میں ۱۵ جمادی الآخر کو امین کی خدمت میں پہنچا تو جمعہ کے دن یہ خبر مشہور کی گئی۔ جمعرات کے دوسرے دن اور شب جمعہ اس خبر کو پوشیدہ رکھا گیا۔ تمام لوگ رجاء کے آنے کی وجہ کو ایک دوسرے سے پوچھتے رہے۔

امین کا خطبہ:

جس وقت صالح کا خط امین کو رجاء کے ہاتھ موصول ہوا جس میں رشید کی وفات کی خبر درج تھی وہ اپنے خلد والے قصر میں قیام پذیر تھے۔ خط کے موصول ہوتے ہی وہ شہر کے اندر ابو جعفر کے قصر میں منتقل ہو گئے اور انہوں نے سب لوگوں کو جمعہ کے دن حاضری کا حکم دیا۔ تمام لوگ حاضر ہوئے۔ امین نے ان کو نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد وہ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ کی ثنا کے بعد انہوں نے حاضرین کو رشید کی خبر مرگ سنائی اور اپنے آپ کو اور تمام لوگوں کو صبر کرنے کی تلقین کی۔ ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا۔ ان کو بڑی بڑی امیدیں دلائیں اور سب کالے اور گوروں کو عام معافی دی۔ ان کے گھر والے خاندان، مقربین خاص، موالی اور فوجی اور ملکی امراء اور سرداروں نے اسی وقت ان کی بیعت کر لی۔ جو لوگ بیعت نہ کر سکے۔ ان سے بیعت لینے کے لیے انہوں نے اپنے چچا سلیمان بن ابی جعفر کو مقرر کر دیا اور بقیہ تمام حاضرین نے ان کے لیے سلیمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ انہوں نے سندی کو حکم دیا کہ وہ تمام دوسرے فوجی عہدہ داروں اور فوج سے بیعت لے لے اور ان کا وظیفہ دینے کے لیے جو خزانہ مدینۃ السلام میں موجود تھا حکم دیا کہ ان کو دو سال کے لیے معاش پیشگی دے دی جائے۔ نیز اپنے خاص آدمیوں کو بھی انہوں نے دو سال کی معاش پیشگی دلا دی۔

اس سال امین اور مامون میں اختلاف کی ابتدا ہوئی اور باوجود اس عہد و پیمان کے جو ان کے باپ نے دونوں سے ایک دوسرے کے متعلق لیا تھا۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔

امین و مامون کی کشیدگی:

ہم پہلے اس بات کو بیان کر چکے ہیں کہ جب رشید خراسان کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے ان تمام امراء اور دوسرے

لوگوں کو جو اس غرض میں ان کے ساتھ تھے، مامون کے لیے ہدیہ بیعت لی۔ نیز اس بات کا فیصلہ کیا کہ جس قدر رسالہ، قائد اور سپاہ ان کے ساتھ ہے وہ سب مامون کے ساتھ کر دی جائے اور جس قدر مال و متاع تھا اور دوسرا سامان ان کے ساتھ ہے وہ بھی سب مامون کا ہے۔

امین کی بکر بن المعتمر کو ہدایات:

جب امین کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ان کے باپ کے مرض نے شدید صورت اختیار کر لی ہے اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے روزانہ ان کی کیفیت مزاج سے اطلاع دینے کے لیے ایک ایک شخص کو ان کے پاس بھیج دیا۔ اس کام کے لیے انہوں نے بکر بن المعتمر کو رشید کے پاس بھیجا اور اسے کئی خط سربمہر کر کے دیے۔ ان خطوں کو اس نے صندوقوں کے کھوکھلے پایوں کے اندر رکھ کر اوپر سے گائے کی کھال منڈھ دی۔ امین نے اسے حکم دیا کہ جب تک امیر المومنین کا انتقال نہ ہو جائے وہ اپنے آنے کی غرض بیان نہ کرے اور نہ ان خطوط کی اطلاع کسی شخص کو کرے۔ چاہے وہ خود امیر المومنین ہوں یا ان کے پڑاؤ کا کوئی دوسرا شخص ہو چاہے اس میں اس کی جان ہی چلی جائے۔ البتہ جب ان کا انتقال ہو جائے تب وہ ہر شخص کے نام کا خط اس کے حوالے کر دے۔

بکر بن المعتمر کی اسیری:

بکر طوس آیا۔ رشید کو اس کے آنے کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے اس کو بلا کر آنے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے کہا مجھے محمد نے اس لیے بھیجا ہے کہ میں روزانہ آپ کی کیفیت مزاج سے ان کو اطلاع دیتا رہوں۔ رشید نے پوچھا تمہارے پاس کوئی خط ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ رشید نے حکم دیا اس کے تمام سامان کی تلاشی لی جائے۔ مگر تلاشی کے بعد بھی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ رشید نے کہا سیدھے سیدھے بتا دو ورنہ خوب پٹو گے۔ اس پر بھی اس نے کسی بات کا اقرار نہیں کیا۔ اب انہوں نے اسے قید کر دیا۔

بکر بن المعتمر کے قتل کا حکم:

جس رات کو ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے فضل بن الربیع کو حکم دیا کہ تم بکر بن المعتمر کے پاس جاؤ۔ اور اس سے دریافت کرو۔ اگر وہ اقرار کرے تو خیر ورنہ اس کی گردن مار دو۔ فضل اس کے پاس آیا۔ اس نے پھر اس سے اقرار لینا چاہا۔ مگر اس نے کسی بات کا اقرار نہیں کیا۔ اتنے میں ہارون پر غشی طاری ہوئی۔ جس کی وجہ سے عورتوں نے [illegible] شروع کر دیا۔ فضل نے اس پر رحم کر کے قتل سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اور جلدی سے ہارون کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد ان کو افاقہ ہو گیا۔ مگر اب وہ اس قدر ضعیف ہو گئے تھے اور موت کا احساس طاری ہو چکا تھا کہ وہ بکر وغیرہ سب کو بھول چکے تھے۔ اس کے بعد دوبارہ ان پر بے ہوشی طاری ہوئی کہ سب نے خیال کیا کہ اب ختم ہو گئے اور پھر شور برپا ہو گیا۔

بکر بن المعتمر کی فضل بن الربیع سے درخواست:

اسے دیکھ کر بکر بن المعتمر نے محمد بن ابی الجہم کے ہاتھ ایک رقعہ فضل بن الربیع کو بھیجا اور اس سے درخواست کی کہ تم اس معاملہ میں عجلت نہ کرو۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ میرے پاس ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق تم کو ابھی ضرورت پیش آئے گی۔ بکر حسین خادم کے پاس قید تھا۔ جس وقت رشید کا انتقال ہو گیا فضل نے اسی وقت بکر بن المعتمر کو بلا بھیجا اور پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے اس اندیشے سے کہ مبادا رشید زندہ ہوں راز کے ظاہر کرنے سے میری جان خطرہ میں پڑ جائے اب بھی انکار ہی کیا۔

بکر بن المعتمر کی رہائی:

البتہ جب ان کو ہارون کی موت کا علم ہو گیا اور خوف [illegible] تب انہوں نے کہا میرے پاس امیر المومنین کے متعلق خطوط ہیں۔ مگر جب تک ان کی موت کا یقین نہیں ہوا تھا [illegible] ان کا [illegible] کیونکہ [illegible] اپنی جان کے [illegible] سے [illegible]۔

امین کے امراء کے نام خطوط:

تب انہوں نے وہ خطوط ان کو دے دیے۔ یہ خطوط [illegible] کے برتنوں کے صندوقوں کے پایوں میں جن پر گائے کی کھال منڈھی ہوئی تھی حفاظت سے رکھے تھے۔ امین نے ہر شخص کے نام کا خط الگ [illegible] دیا تھا۔ ان میں ایک خط تو امین کا [illegible] کے نام تھا۔ جس میں اسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ بکر بن المعتمر کو رہا کر دے۔ بکر نے وہ خط [illegible] مامون کے نام تھے اپنے پاس ہی رکھ لیا۔ تاکہ [illegible] ان کے پاس [illegible]۔ سب سے پہلے صالح کو بلانے کے لیے قاصد بھیجا۔ یہ بھی اپنے باپ کے ساتھ اور رشید کی ان سب اولاد میں جو اس وقت وہاں موجود تھے سب سے بڑا تھا۔ اس وقت ان سب کے پاس آ گیا اس نے اپنے باپ کو وفات [illegible]۔ لوگوں نے ان کے مرنے کی اطلاع دی۔ سنتے ہی اس نے [illegible] کا اظہار کیا۔ اب لوگوں نے اسے اس کے بھائی محمد کا وہ خط جو بکر لایا تھا [illegible] جو لوگ ان کی موت کے وقت ان کے پاس موجود تھے انہوں نے ان کی تجہیز و تکفین [illegible]۔ ان کے بیٹے صالح نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

امین کا صالح کے نام خط:

جب تم کو میرا یہ خط موصول ہو تو اس مصیبت پر جو امیر المومنین کی موت سے تم پر پڑی ہے صبر کرنا۔ موت [illegible] کو آنے کی اور آئی ہے۔ اس وقت تمہارے [illegible] مجھے یقین ہے چونکہ خدا نے امیر المومنین کے لیے دنیا اور آخرت میں سے بہتر حصہ آخرت کو پسند فرمایا [illegible] اس لیے اس نے ان [illegible] کر کے ان کو اپنے پاس [illegible] ان کی مغفرت کرے۔ [illegible] اپنے بھائی کے لیے [illegible] خلافت کے لیے اور مسلمانوں کی [illegible] کے لیے مستعد ہو جاؤ [illegible] امیر المومنین کی موت کے [illegible] تم [illegible] کیونکہ اس [illegible] ساتھ ہو جاؤ [illegible] ہے۔

کیونکہ زندگی اور موت ان کی دونوں ہی خوبیاں تھیں۔ میں امیر المومنین کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ تم اللہ کے لیے ہی اس بیعت [illegible] وہاں [illegible]۔ اور سپاہیوں قائدوں اور وہاں کے تمام لوگوں سے۔ اپنے بھائی کے لیے پھر اپنے لیے پھر قاسم بن امیر المومنین کے لیے اس عہد کے مطابق جو امیر المومنین نے تمہارے لیے [illegible] سب کو بتا دو کہ [illegible] ان کی بھلائی کے لیے کوشش [illegible] ان کی [illegible] اکرام کرو۔ بیعت لیتے وقت جو شخص اطاعت پر [illegible] قتل [illegible] کی [illegible] ایسے شخص کو بھی معاف نہ کرنا۔ کیونکہ اس کے لیے [illegible] ہے۔

اپنے علاقوں کے تمام عمال کو اور اپنی سپاہ کے تمام سرداروں کو امیر المومنین کی موت کی اطلاع لکھ بھیجا اور اس میں لکھ دیا کہ چونکہ اللہ نے ان کے لیے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ ان کے اعمال حسنہ کا اجر صرف دنیا میں دے۔ اس وجہ سے اللہ نے ان کو اپنی جنت اور آسائش و راحت سے بہرہ ور کرنے کے لیے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور ان شاء اللہ وہ اپنے تمام جانشینوں کو اپنی زیر قیادت جنت میں لے جائیں گے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی سپاہ اور قوم میں و عام لوگوں سے حسب ہدایت مذکورۃ الصدر بیعت لے لیں گے۔ ان کو تاکید کر دی کہ وہ اپنی سرحدوں کی پوری طرح حفاظت کریں اور دشمن کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ میرے قلب کو ان کے ساتھ خاص لگاؤ ہے۔ میں ان کی حاجت برآری اور ان کے ساتھ احسان و اکرام کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھو کہ میں اپنی سپاہ اور اپنے مددگاروں کی تنخواہوں میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

جتنے مراسلے تم اپنے عاملوں کو ارسال کرو ان سب کا مضمون عام ہو تاکہ وہ فی الاعلان پڑھ دیا جائے اس طرح وہ مطمئن ہو جائیں گے اور ان کی توقعات بڑھ جائیں گی۔ اور میں تم کو تمام اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنی سپاہ کے ساتھ عام اس سے کہ وہ تمہارے پاس ہو یا تم سے دور ہو۔ حسب ضرورت اپنی صوابدید پر جو چاہو سلوک کرو اور یہ اختیار تم کو اس لیے ہے کہ مجھ کو معلوم ہے کہ تم دور اندیش مصلحت بین اور صائب الرائے ہو۔ میں تم کو اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اور اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ تمہاری وجہ سے میرے بازو قوی کر دے اور میری بات بنا دے کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ جس کام کو کرنا چاہتا ہے اس کے تمام اسباب و سوائق بھی خود ہی بہم پہنچاتا ہے۔

یہ خط بکر بن المعتمر نے شوال ۱۹۳ھ میں میرے سامنے اور میری املا کے مطابق لکھا۔

امین کا صالح کے نام خط:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے حکم اور علم کے مطابق اور اس قانون کے مطابق جو اس کے خلفاء اولیاء انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین میں جاری ہے کہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔ اس کی ذات کے ماسوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔ اسی کو حکومت حاصل ہے اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ امیر المومنین کا انتقال ہو گیا۔ لہٰذا جب تم کو میرا یہ خط موصول ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا کہ اللہ نے اپنے ثواب عظیم سے بہرہ مند ہونے کے لیے اور اپنے انبیاء علیہم السلام کی مصاحبت اور رفاقت کے لیے امیر المومنین کو اپنے پاس بلا لیا۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کریم ﷺ کی امت پر امیر المومنین کا بہترین جانشین مقرر کرے۔ امیر المومنین اپنی زندگی میں مسلمانوں کے حامی و مددگار تھے۔ اور ان پر نہایت شفیق اور مہربان تھے۔ اب بغیر کسی تاخیر اور انتظار کے تم اپنی حکومت کے انتظام کے لیے مستعد ہو جاؤ۔ چونکہ تمہارے بھائی نے تم کو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے۔ تم کو چاہیے کہ تم اس انتخاب کو حق بجانب ثابت کرو۔ ہم اللہ سے توفیق طلب کرتے ہیں۔

امیر المومنین کے بیٹوں، اہل بیت، موالیوں اور دوسرے خاص و عام متعلقین میں سے جو لوگ وہاں ہوں ان سے معاہدہ کے مطابق جو امیر المومنین نے اپنی زندگی میں ترتیب دیا تھا محمد بن امیر المومنین، پھر عبداللہ بن امیر المومنین کے لیے اس کے بعد قاسم بن امیر المومنین کے لیے اس شرط پر کہ قاسم کے تقرر و فسخ اور اثبات عبداللہ کے اختیار میں رہے بیعت لے لو ہم سب کے لیے سعادت و برکت اسی میں ہے کہ امیر المومنین کے عہد حکومت کے مطابق بیعت لی جائے اور تمام لوگوں کو یہ بتا دیا جائے کہ

میں ان کی حفاظت کرتا ہوں اور ان کی نگہداشت کی تاکید کرتا ہوں گا۔ ان کے حالات سے باخبر رہنا۔ ان کے بچے اور متعلقین [illegible] کسی قسم کی [illegible] نہ ہونے پائے تم [illegible] ان کے آرام کا خیال رکھنا۔

میرا خیال ہے کہ تم ان کو اپنے ہمراہ فضل بن ربیع کی نگرانی میں روانہ کرو اور اسے حکم دینا کہ وہ اپنی فوج اور متعلقین کے [illegible] ان سب کو [illegible] انتظام و نگرانی [illegible] مخصوص [illegible] معاملہ میں پورا [illegible] قاعدہ جمعیت اور [illegible] جمعیت [illegible] اس سب کو ان کے تحت کر دینا اور [illegible] جمعیت کے ساتھ [illegible] دونوں [illegible] مستعدی [illegible] کی حفاظت کرتا [illegible] اس مصیبت کے موقع پر [illegible] نہ کریں۔

حاتم بن ہرثمہ کو [illegible] امیر المومنین [illegible] کی نگرانی کا [illegible] وفاداری اور اطاعت میں ہمیشہ خلفاء کے [illegible] رہا ہے۔ [illegible] اپنے باپ کی طرح مطیع اور [illegible] تمام خدمت کو [illegible] اپنے اپنے متعلقین اور [illegible] سب ضروریات کی خدمات سے [illegible] بچے [illegible] اپنے مقصد [illegible] معاذ [illegible] کے ساتھ رسول اللہ ﷺ [illegible] مقرر کر [illegible] ہدایت کر دینا کہ وہ دونوں [illegible] تمہاری خدمت میں حاضر ہو [illegible] ہمیشہ ہر ادا [illegible] علم [illegible] سے [illegible] اپنے خاندان یا اپنی جماعت [illegible] ایک شخص کا انتخاب کر کے اپنے آگے بھیج دے [illegible] سب ضروریات [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اگر ان میں سے کوئی [illegible] موجود نہ ہو تو اس کی جگہ تم کسی دوسرے مناسب اور معتمد علیہ شخص کو مقرر کر دینا [illegible] کسی [illegible] کے تقرر میں تم کو کوئی دشواری پیش آئے [illegible] فضل بن الربیع کے مشورے سے [illegible] شخص کے [illegible] اور سامان کی [illegible] ان کے لیے [illegible] اور [illegible] ان کے متعلق کسی سے کوئی تعرض نہ کرنا۔

میں نے بکر بن المعتمر کے ذریعہ [illegible] تم کو بھیجی ہیں وہ تم سے کہہ دے گا۔ ان ہدایات پر حسب منشا و ضرورت [illegible] کرنا۔ اگر تم اس [illegible] فضل بن الربیع کی نگرانی میں [illegible] اپنی جماعت [illegible] تقسیم کرے [illegible] کے [illegible] کا انتظام [illegible] کے متعلق اس [illegible] جاتا ہے [illegible] اسی قسم کے [illegible] میرے اس خط کے پہنچتے ہی تم [illegible] بکر بن المعتمر کو [illegible] میرے پاس روانہ کر دینا اور جہاں تم ہو میرے اس خط کے موصول ہوتے ہی [illegible] مہلت کے تم اپنے تمام لشکر [illegible] میرے پاس آنے کے لیے روانہ ہو جاؤ۔ انشاء اللہ [illegible] تم سے [illegible] اور تم پر سلام ہو۔

اس خط کو بکر بن المعتمر نے محمد امین کے حکم سے ان کے سامنے ماہ شوال ۱۹۲ھ میں لکھا۔

عساکر خلافت کی روانگی بغداد:

ہارون کے فوت ہونے کے بعد جو فوجیں [illegible] سے خلافت کے مرکز بغداد [illegible] ان کی [illegible] کی اطلاع دینے [illegible] واقعات کی [illegible] کے مطابق ہو کے [illegible] بغداد [illegible] پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

اسحاق بن عیسیٰ بن علی کی تقریر:

بیان کیا گیا ہے کہ جب ہارون کی خبر مرگ بغداد آئی تو اسحاق بن عیسیٰ بن علی منبر پر تقریر کرنے کے لیے چڑھا۔ اس نے حمد و ثنا کے بعد کہا کہ اس وقت تم کو بہت سخت مصیبت پیش آئی ہے اور اس کا نہایت ہی بہتر عوض ملا ہے یعنی ایسے شخص کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے جس کی نظیر نہیں اور ان کے عوض میں ایسا شخص ملا ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ اس کے بعد اس نے لوگوں کو ہارون کی موت کی خبر دی اور امین کی بیعت کرنے کی ترغیب و تحریص کی۔

حسین بن مصعب اور فضل بن سہل کی گفتگو:

فضل بن سہل نے بیان کیا ہے کہ [illegible] خراسان کے [illegible] ہارون کے متعلق آتے تھے۔ ان میں حسین بن مصعب بھی تھا۔ یہ مجھ سے بھی ملا اور اس نے کہا کہ ہارون تو دو ایک دن میں مر جائیں گے۔ محمد بن رشید کی بات [illegible] معلوم ہوتی ہے۔ اور تمہارے آقا کے لیے اچھا موقع ملا ہے۔ ذرا ہاتھ پھیلاؤ۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اس نے [illegible] کے لیے میرے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس کے چند روز کے بعد وہ پھر میرے پاس آیا اس وقت اس کے ہمراہ خلیل بن ہشام بھی تھا۔ حسین نے مجھ سے کہا کہ میرا خیال ہے [illegible] تم پوری طرح حفاظت کر سکتے ہو۔ یہ بھی بیعت لے لو۔

مامون کی عام بیعت مرو:

اس وقت مامون [illegible] کے ارادہ سے مرو سے روانہ ہو کر [illegible] جو مرو سے ایک فرسنگ پر واقع ہے خود پہنچ آیا تھا۔ وہاں سے عباس بن المسیب کو حکم دیا تھا کہ [illegible] تمام فوج کو لے کر [illegible] تب اس سے آ ملے۔ [illegible] خدمت گار [illegible] ہارون کی خبر مرگ لے کر عباس کے پاس آیا۔ عباس کو اس وقت [illegible] اس نے مامون کو جا کر اس کے آنے کی اطلاع دی۔ مامون مرو واپس آیا اور ابو مسلم کے قصر میں [illegible] کے متعلق [illegible] رشید کی موت کی خبر سنائی۔ [illegible] لوگوں میں مال [illegible] محمد کے لیے اور پھر اپنے لیے بیعت لی اور تمام فوج کو ایک سال کی تنخواہ عطا کی۔

امرا اور سپاہیوں کی مراجعت بغداد:

جب ان امرا [illegible] اور ہارون کی اولاد نے [illegible] تھے اپنے اپنے [illegible] محمد نے ان کو [illegible] تب انہوں نے محمد کے ساتھ مل جانے کا [illegible] مشورہ [illegible] اس موقع پر فضل بن الربیع نے کہا کہ میں تو ان فرماں روا کو [illegible] موجود [illegible] ایسے شخص [illegible] کے متعلق [illegible] نہیں [illegible] اب اس نے سب فوج کو کوچ کا حکم دے دیا [illegible] بغداد [illegible] کے پاس چلے آئے [illegible] اس وجہ سے انہوں نے ان کو

کا مطلق لحاظ نہیں رکھا۔ جرجان سے مرو کے بھیج گئے تھے۔

اس کی اطلاع مرو میں مامون کو ہوئی۔ اس نے اپنے باپ کے ان امراء کو جو ان کے ہمراہ تھے اپنے پاس بلایا ان میں عبد اللہ بن مالک یحییٰ بن معاذ شبیب بن حمید بن قحطبہ' علاء ہارون کا مولیٰ عباس بن المسیب بن زہیر اس کا کوتوال ایوب بن ابی سمیر اس کا میر منشی تھے۔ اس کے امراء میں عبد الرحمن بن عبد الملک بن صالح اور ذوالریاستین تھے۔ مامون کی نظر میں ان کی سب سے زیادہ عظمت اور وقعت تھی۔ اور وہی ان کا سب سے زیادہ معتبر اور خاص آدمی .. مامون نے ان کو تمام واقعہ کی اطلاع دی اور مشورہ لیا۔

ذوالریاستین کی خط بھیجنے کی تجویز:

دوسرے سب لوگوں نے تو یہ مشورہ دیا کہ آپ خود دو ہزار شہ سواروں کو لے جائیں اور ان کو واپس لوٹا لائیں۔ اس کے لیے ایک جماعت نامزد کی ہوگی۔ مگر ذوالریاستین نے مامون سے تنہا کہا کہ اگر آپ نے ان لوگوں کے مشورہ پر عمل کیا تو یہ سب کے سب محمد کے پاس چلے جائیں گے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان کے نام ایک خط لکھیں اسے اپنے نامہ بر کے ہاتھ بھیج دیں اس خط میں ان کو ان کی بیعت کی ذمہ داری یاد دلائی جائے اور چاہئے کہ وہ اس کا پاس کریں۔ اور ان کو نقض بیعت کی اس ذمہ داری سے جو ان پر اس دنیا و آخرت میں عائد ہوگی ڈرایا جائے۔

سہل بن سعد کی روانگی:

ذوالریاستین کہتا ہے کہ میں نے مامون سے کہا آپ کے خط اور نامہ بر کا وہی اثر ہوگا جو آپ کے جانے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح بہر حال ان کا عندیہ معلوم ہو جائے گا۔ اس کام کے لیے آپ سہل بن صاعد اپنے معتمد کو جسے آپ کی ذات سے بہت توقعات ہیں اور جن کے حاصل ہونے کی اسے امید بھی ہے بھیج دیجیے۔ وہ ایسا شخص ہے کہ آپ کی خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہ کرے گا۔ نیز آپ خدمت گار نوفل امیر المومنین کے مولیٰ کو جو بڑا عقلمند ہے اس کام کے لیے بھیج دیں۔ چنانچہ مامون نے حسب مشورہ ایک خط لکھ کر ان دونوں کو دے کر روانہ کر دیا۔ یہ دونوں نیشاپور میں اس جماعت کے پاس جا پہنچے۔ انہوں نے ابھی صرف تین منزلیں طے کی تھیں۔

سہل بن سعد سے بدسلوکی:

سہل بن صاعد کہتا ہے۔ جب میں نے فضل بن الربیع کو مامون کا خط دیا تو وہ کہنے لگا میں تنہا تو نہیں ہوں میں بھی جماعت کا ایک فرد ہوں۔ عبد الرحمن بن جبلہ نے نیزہ تان کر اسے میرے پہلو میں چبھو دیا اور کہنے لگا کہ تم اپنے صاحب سے جا کر کہہ دو کہ اگر تم یہاں ہوتے تو میں تمہارے منہ میں نیزہ ٹھونس دیتا۔ یہی میرا جواب ہے نیز اس نے مامون کے لیے سخت الفاظ بھی استعمال کیے۔ میں نے آکر سارا واقعہ بیان کر دیا۔

فضل بن سہل اور مامون کی گفتگو:

اسے سن کر فضل بن سہل نے مامون سے کہا اچھا ہوا وہ لوگ چلے گئے۔ آپ کو ان کی طرف سے اطمینان ہو گیا لیکن ایک بات میں آپ کو کہتا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لیجیے۔ اس سلطنت کی طاقت و شوکت منصور کے عہد سے بڑھ کر کسی عہد میں نہ تھی۔ مقنع نے جو اپنی ربوبیت کا مدعی تھا۔ یا جیسا کہ دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ ابو مسلم کا بدلہ لینے کے لیے کھڑا ہوا تھا ان کے خلاف خروج کیا۔

چونکہ اس نے خراسان میں خروج کیا تھا۔ اس وجہ سے خود منصور کے آباؤ اجداد کی ہلاکت ہو گئی تھی مگر ابو جعفر عبداللہ نے اس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد یوسف البرم نے جس کو بعض مسلمان کافر سمجھتے تھے خروج کیا۔ اللہ نے اس کے قتل کی بھی قدرت دی۔ اس کے بعد استاذ سیس نے جو کفر کا داعی تھا خروج کیا اس کے معتقد ہو گئے۔ لیکن پھر بھی ہم ان سے عہدہ برآ ہوئے۔ مگر اللہ نے اس کے شر سے سلطنت کو محفوظ رکھا۔ مگر اب جو وہ کرنا چاہتا ہے وہ بہت بڑی بات ہے۔ اچھا یہ بتایئے کہ جب رافع نے بغاوت کی تھی تو آپ نے لوگوں کو کیسا پایا تھا۔ مامون نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس خبر سے سخت پریشان ہو گئے تھے۔

فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ:

فضل نے کہا اب دیکھئے کہ اگر آپ خروج کریں اور آپ اپنے ننھیال میں ہیں اور آپ کی بیعت کی ذمہ داری بھی ان پر لازم ہے تو اہل بغداد کا کیا حال ہو گا جنہوں نے انکار کیا اور اس نے اپنے بیٹے کو ولی عہد بنا دیا تو آپ کی خلافت کی حمایت کرتے ہوں۔ مامون نے کہا میں اس تجویز کو منظور کرتا ہوں اور اس کے متعلق تمام کام تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ اب تم اسے سرانجام دو۔ فضل بن سہل نے کہا کہ آپ سے سچ کہتا ہوں یہ بات چاہتا ہوں جس میں کوئی دھوکا نہیں ہے کہ آپ عبداللہ بن مالک یحییٰ بن معاذ اور دوسرے فلاں اور فلاں سے جو سپہ سالار آپ کے ہیں اس وقت اگر اپنے بیٹے کے لیے خطرے سے ہو جائیں تو وہ اپنی قوت، دولت اور فوجی طاقت کی وجہ سے میرے مقابلہ میں آپ کے لیے زیادہ سود مند ہوں گے۔ وہ جو شخص کہ اس کام کے لیے کھڑا ہو گا۔ اور خدمت کے لیے تیار ہو گا۔ میں اس کی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔ اور جب آپ کا مقصود حاصل ہو جائے۔ اس وقت البتہ آپ مجھ سے میرے ساتھ سلوک کریں۔ اس تجویز کے مطابق فضل نے ان سب حضرات سے ان کے مکان پر جا کر ملاقات کی اور اس بیعت کو یاد دلایا۔ جس کی ذمہ داری ان پر عائد تھی اور جس کا ایفا ان پر واجب تھا۔ مگر سب نے اس تجویز کو نہایت ہی کراہت سے دیکھا کسی نے تو یہ جواب دیا۔ کسی نے کہا وہ کون ہے جو امیر المومنین اور ان کے بھائی کے درمیان مداخلت کرے۔

فضل کا دوسرا مشورہ:

فضل بیان کرتا ہے کہ میں نے آکر مامون سے ساری سرگزشت بیان کی۔ اس نے کہا تم ہی اس معاملہ کو سرانجام دو۔ میں نے کہا آپ نے قرآن حفظ کیا ہے۔ اور آپ نے فقہ میں بہت اچھی واقفیت حاصل کی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہاں جس قدر فقہاء ہیں ان کو طلب کریں۔ ان کو دعوت حق دیں۔ ان کے ساتھ حسن سلوک کریں ترغیب دیں۔ ان پر احسان کریں۔ اور لوگوں کی شکایات کو رفع کریں۔

امرا و اہل خراسان سے حسن سلوک:

اب ہم نے اس تجویز پر عمل کیا اور تمام فقہا کو بلا کر مشورہ کیا۔ امرا، بادشاہوں اور سرداروں کی تعظیم و تکریم کی۔ اگر کوئی تمیمی ہوتا تو ہم کہتے کہ ہم تم کو موسیٰ بن کعب کی جگہ سمجھتے ہیں۔ ربعی سے کہتے کہ ہم تم کو ابو داؤد خالد بن ابراہیم کی جگہ سمجھتے ہیں۔ یمانی سے کہتے کہ ہم تم کو قحطبہ اور مالک بن الہیثم کی جگہ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہم ہر قبیلہ کے کسی مشہور سردار سے نسبت دے کر پکارتے۔ ہم نے خراسان والوں کا ایک چوتھائی خراج کم کر دیا۔ اس سے تمام خراسانی خوش ہو گئے اور اہل خراسان کہنے لگے۔ کہ یہ ہمارا بھانجا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا کا پوتا ہے۔

علی بن ابی محمد کہتا ہے کہ جب محمد خلیفہ ہو گئے اور بغداد میں بالکل سکون ہو گیا تو پہلی بیعت کے دوسرے ہی دن سنیچر کی صبح کو انہوں نے حکم دیا کہ منصور کے شہر کے قریب ابو جعفر کا جو محل ہے اس کے گرد چوگان اور دوسرے کھیل تماشوں کے لیے ایک میدان بنایا جائے۔

ام جعفر کا بغداد میں استقبال:

اس سال ۱۵ شعبان میں ام جعفر رقہ سے ان تمام خزانوں کو لے کر جو وہاں ان کے پاس تھے بغداد روانہ ہوئیں۔ ان کے بیٹے محمد الامین نے بغداد کے تمام امراء اور اکابر کو لے کر انبار تک ان کا استقبال کیا۔

مامون کا اظہار اطاعت:

مامون خراسان اور اس کے توابع پر حکومت کی امارت پر قائم رہا۔ رے تک کا علاقہ اس کے تحت تھا۔ اس نے امین کو اپنی اطاعت کا اظہار کیا اور بہت سے تحائف بھی بھیجے۔ اس کے بعد بھی مامون کے پے در پے خطوط جن میں محمد کی تعظیم و تکریم ہوتی تھی ان کے پاس آتے رہے اور مامون نے خراسان کے تحفے جس میں جواہرات، ظروف، مشک، جانور اور اسلحہ تھے۔ کثیر مقدار میں امین کو بھیجے۔

ہرثمہ کا سمرقند پر حملہ:

اس سال ہرثمہ سمرقند کی فصیل کے اندر گھس گیا اور رافع نے شہر کے اندرون میں پناہ لی۔ اس نے ترکوں سے امداد طلب کی۔ ترک مدد کے لیے آئے۔ اس طرح ہرثمہ ایک طرف رافع اور دوسری طرف ترکوں کے بیچ میں گھر گیا مگر پھر ترک پلٹ گئے اور رافع کمزور ہو گیا۔

شاہ روم نقفور کا خاتمہ:

اس سال نقفور شاہ روم برجان کی جنگ میں مارا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا عہد حکومت سات سال ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا استبراق اس کا جانشین ہوا مگر چونکہ یہ زخمی تھا اس لیے دو ماہ ہی زندہ رہ کر مر گیا۔ اور اب اس کا بہنوئی میخائیل بن جورجس روم کا بادشاہ ہوا۔

امیر حج داؤد بن عیسیٰ کی بحالی:

اس سال داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی والی مکہ کی امارت میں حج ہوا۔

متفرق واقعات:

اس سال محمد بن ہارون نے اپنے بھائی قاسم کو جزیرہ کی ولایت پر جس پر اسے ہارون نے سرفراز کیا تھا بحال کیا۔ البتہ خزیمہ بن خازم کو انہوں نے جزیرہ کا عامل مقرر کر دیا اور قاسم کو قنسرین اور سرحدی چھاؤنیوں پر جو عواصم کہلاتی ہیں برقرار رکھا۔

۱۹۴ھ کے واقعات

حمص میں شورش:

اس سال اہل حمص نے اپنے عامل اسحاق بن سلیمان کی جسے محمد نے ان کا عامل مقرر کیا تھا مخالفت کی وہ ان سے خوف زدہ ہو کر سلمیہ منتقل ہو گیا۔ محمد نے اس کو واپس بلا لیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن سعید حرشی کو بھیجا۔ اس کے ساتھ عافیہ بن سلیمان بھی تھا۔

عبداللہ نے اہل حمص کے کئی سربرآوردہ لوگوں کو قتل کر دیا۔ نیز ان کے شہر میں اطراف سے آگ لگا دی۔ تب اہل حمص نے امان کی درخواست کی۔ عبداللہ نے اسے منظور کر لی چند روز کے لیے وہاں امن و امان ہو گیا مگر پھر انھوں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ تب عبداللہ نے ان کے کئی آدمی قتل کر دیے۔

قاسم کی برطرفی:

محمد نے اپنے بھائی قاسم کو ان تمام علاقوں شام، قنسرین، العواصم اور سرحدوں کی ولایت سے جن پر ان کے باپ نے اسے مقرر کیا تھا۔ برطرف کر دیا اور ان کی جگہ خزیمہ بن خازم کو مقرر کیا۔ اور قاسم کو حکم دیا کہ وہ مدینۃ السلام میں رہا کرے۔

اس سال محمد نے حکم دیا کہ تمام سلطنت میں منبروں پر ان کے بیٹے موسیٰ کے لیے امارت کی دعا مانگی جائے۔

فضل بن الربیع کی ریشہ دوانی:

اس سال امین اور مامون نے ایک دوسرے سے معاندانہ چالیں چلیں۔ جس سے ان کے تعلقات بگڑ گئے۔

* * *

باب ۵

امین و مامون کی جنگ

[illegible]

فضل بن ربیع کی سازش:

[illegible]

موسیٰ بن امین کے لیے امیر کا لقب:

[illegible]

[illegible] کی مامون کو اطلاع:

[illegible]

رافع بن لیث کی امان کی درخواست

[illegible]

مامون کا رافع سے حسن سلوک

مامون نے رافع بن لیث کو امان دی تھی، جب ہرثمہ نے رافع کا محاصرہ کیا تھا۔ اس وقت ہرثمہ کے ہمراہ [illegible] بھی تھا۔ رافع کی معزولی کے بعد [illegible] مامون سے [illegible] درخواست کی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ سے [illegible] اجازت مرحمت ہو۔ [illegible] کے بعد [illegible] رافع [illegible] آیا۔ [illegible] اس کا استقبال ہوا۔ مامون نے اسے اپنی ذات خاصہ کا افسر مقرر کر لیا۔

عباس بن عبداللہ قاتل رستم کی برطرفی:

اس تمام کارروائی کے بعد [illegible] امین کے خلاف [illegible] کارروائی شروع کی۔ سب سے پہلے [illegible] عباس بن عبداللہ بن مالک [illegible] امین کی جانب سے رے کا حاکم تھا [illegible] برادر [illegible] سے [illegible] اس طرح اس کا امتحان [illegible] عباس نے [illegible] مامون اور [illegible] سے پوشیدہ رکھا۔ مگر مامون کو خبر ہوگئی اس نے حسن بن علی المامونی کو [illegible] کر کے رے بھیجا اور عباس بن عبداللہ [illegible] رے سے [illegible] نکال دیا۔

امین کے سفراء کی مرو میں آمد:

[illegible] امین نے اپنے [illegible] مامون کے پاس [illegible] بھیجا۔ ان میں ایک عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ تھا [illegible] صاحب [illegible] محمد بن عیسیٰ بن نہیک تھا۔ امین نے ان کے ہاتھ ایک خط [illegible] اور [illegible] ان سب نے [illegible] مامون کے پاس حاضر ہوئے اور [illegible] امین کا پیغام پہنچایا [illegible] کہ آپ اپنے بیٹے موسیٰ کو [illegible] علی بن عیسیٰ بن ماہان [illegible] ہیں۔ مامون نے اس کو نامنظور کر دیا۔

عباس بن موسیٰ کی مامون سے گفتگو:

ذوالریاستین بیان کرتا ہے کہ اس موقع پر عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ نے مامون سے کہا کہ آپ [illegible] بن موسیٰ نے ولی عہدی سے علیحدگی اختیار کی [illegible] ان کے [illegible] حیثیت [illegible] ان کی ذات [illegible] ہے۔ [illegible]

ذوالریاستین کی عباس بن موسیٰ سے گفتگو:

اس گفتگو کے بعد یہ لوگ دربار سے چلے گئے اور وہ [illegible] علیحدہ [illegible] عباس بن موسیٰ [illegible]

ہوشیاری و ذکاوت کا کچھ پتا نہیں چلتا تھا۔ میں نے تجربہ کیا، ان سے ملاقاتیں کیں اور ان سے باتیں کیں تو آپ کی فراست و [illegible] کا یہ اقتضا ہے کہ آپ امامت کے سزاوار ہیں۔

اس زمانے میں مامون کو امیر کہہ کر خطاب کیا جاتا تھا۔ گو خلیفہ بھی کہا جاتا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اسے معلوم ہوا کہ محمد نے اسے ولایت عہد سے علیحدہ کر دیا ہے تو اس نے اپنا لقب امام مقرر کیا۔ اس سے پہلے ہی محمد نے اپنے [illegible] سے یہ بات کہہ دی تھی کہ مامون کا لقب امام مقرر کر دیا گیا ہے۔

عباس بن موسیٰ کی مامون سے بیعت:

اسی بارے میں ایک نے مجھ سے کہا کہ آپ [illegible] اس کا لقب امام مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا تو ان سے [illegible] ہوتے ہیں۔ اور قبیلہ کا بھی امام ہوتا ہے۔ اگر تم اپنے عہد کو [illegible] تم کو کوئی [illegible] اور اگر [illegible] امام بھی [illegible] بعد میں نے ان سے کہا کہ میں تم کو امیر حج مقرر کر [illegible] مصر میں [illegible] حکومت [illegible] دی جائے گی۔ تھوڑے ہی دنوں میں [illegible] نے ان سے مامون کی خلافت کے لیے بیعت لے لی اور [illegible] خلافت کی خبر [illegible] موسیٰ [illegible]۔

علی بن یحییٰ اور عباس بن موسیٰ کی ملاقات:

علی بن یحییٰ السرخسی بیان کرتے ہیں کہ مرو جاتے ہوئے عباس بن موسیٰ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے ان سے مامون کی حسن سیرت اور [illegible] کی تعریف کی مگر انہوں نے یہ بات پسند نہیں کی۔ جب وہ مرو سے واپس آئے تو پھر مجھ سے ملے۔ میں نے پوچھا کیا پایا؟ انہوں نے کہا [illegible] جیسا تم نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ میں نے کہا کیا تم نے امام سے مصافحہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! اس نے کہا اچھا آپ [illegible] رو دیئے۔

موسیٰ بن امین کی ولی عہدی کی بیعت:

وہ [illegible] محمد کے پاس پہنچے اور انہوں نے ان سے کہا [illegible] مامون نے آپ کی [illegible] دیا ہے۔ فضل بن الربیع اور علی بن عیسیٰ نے امین پر بہت دباؤ ڈالا اور اصرار کیا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیے بیعت لیں اور مامون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر دیں۔ فضل نے بہت سا مال بھی پیش کر دیا۔ آخر کار امین نے اپنے بیٹے موسیٰ کے لیے بیعت لی اور الناطق بالحق اس کا نام رکھا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اس کا اتالیق مقرر کیا اور اسے عراق کا والی مقرر کیا۔ سب سے پہلے بشر بن السمیدع الازدی نے موسیٰ کی بیعت لی۔ اس کے بعد مکہ و مدینہ کے والیوں نے اپنے [illegible] لوگوں سے موسیٰ کے لیے بیعت لی۔ تمام امراء نے [illegible]۔ جب فضل بن الربیع نے [illegible] کی حیثیت سے بھی ان کا نام لیا جائے اور ان کے لیے دعا کی جائے۔ [illegible] ساتھ ہی کہ مامون کا ذکر بالکل [illegible] دیا جائے۔

[illegible] مامون کا اعلان:

نقل ہے کہ عرب کے ایک صاحب محمد بن عبد اللہ [illegible]

حسن کا امراء کی آراء سے اختلاف

[illegible]

حسن کا امراء سے مناظرہ

[illegible]

فضل بن سہل کی تجویز

[illegible]

مامون کا حسن کے نام خط

[illegible]

اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس رکھتے ہیں۔ اگر یہ قوم پابند اس عہد سے اور میثاق میں صاف طور پر مذکور نہ ہوتی اور محض یہ ایک خطرہ کہ دشمن کی نگہداشت مقصود ہے ہوتا از خود ملک کی حفاظت میں ان کی فوج سے جس کی وفاداری پر مجھے پورا بھروسہ ہے اور احسان و افضال کے اعتبار سے کیا جا سکتا ہے مسابقہ پڑتا تو اس وقت بھی مصائب نہ ہوں اور اطراف سلطنت کے استحکام اور سرحدوں کے بچاؤ کے لیے امیر المومنین کے لیے ضروری ہوتا کہ وہ خود ان مقاصد کے لیے بے دریغ دولت خرچ کرتے۔ یہ کیا انوکھی بات ہے جو آپ سوال کرتے ہیں جو سرحد کی ضرورت ہے اور جس کے لیے تاہم نے توجہ کر رکھی ہے۔ لیکن چونکہ امیر المومنین کو یہاں کی صحیح حالت کا علم ہو جس کا علم مجھے ہے تو وہ مجھ سے کبھی اس قسم کا سوال نہ کرتے پھر بھی مجھے یقین کامل ہے کہ ان شاء اللہ میرے ان بیانات کے بعد وہ میرے اس عذر کو قبول کر لیں گے"۔

مامون کی خراسان کی ناکہ بندی:

مامون نے خراسان کی سرحد پر پہرے دار مقرر کر دیئے ان کی اجازت کے بغیر کوئی پیامبر عراق سے خراسان میں نہیں آ سکتا تھا۔ یہ پہرے دار مسافر کے ساتھ اپنے خاص معتمدین کو مقرر کر دیتے تھے کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ اس طرح کسی شخص کو اس بات کا موقع نہ تھا کہ وہ یہاں کی کوئی خبر معلوم کرے یا کوئی اثر قائم کرے۔ یا ترغیب اور دھمکی سے کسی کو اپنے ساتھ ملا لے۔ یا کسی سے کوئی پیام کہے یا وعدہ دے سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خراسان میں اس ناکہ بندی سے پوری حفاظت ہو گئی نہ ترغیب و تحریص یا دھمکی سے کسی کو بھی مامون کی مخالفت پر آمادہ کیا جاتا۔ تمام ناکوں پر معتمد پہرے دار مقرر کر دیئے گئے تھے۔ صرف ان لوگوں کو خراسان آنے کی اجازت تھی جن کا چال چلن غیر مشتبہ ثابت ہوتا اور جو اس بات کی تصدیق اپنے پروانہ راہداری سے کر دیتے کہ وہ اپنے گھر واپس آ رہے ہیں۔ پھر کسی شخص اور پیادے پر قطعاً گرفت نہ کی جاتی جس کا بیان اور حلف مشتبہ نہ ہوتا۔ ان کے علاوہ اور دوسرے تمام لوگوں کو چاہے سامان تجارت ان کے ساتھ ہو یا محض اپنے ذاتی سفر اور روداد کے لیے جا رہے ہوں۔ سفر کرنے اور خراسان کے شہروں میں آنے جانے سے روک دیا گیا۔ نیز تمام خطوں کو کھول کر پڑھا جاتا تھا۔

امین کے سفراء کی روانگی:

مامون کے اس انکار کے بعد اتمام حجت کے لیے محمد نے ایک جماعت کو خراسان بھیجا تاکہ یہ لوگ خود وہاں کی حالت کا مشاہدہ کر لیں۔ اس کے بعد ان سے خواہش کی جائے کہ وہ اپنے طریقہ سے مصالحت کریں اور مخالفین کو کمزور کریں۔ اور وہاں سے آ کر جو بات بہ مناسبت بیان کرے وہ ان کے مقصد کے پورا ہونے کی حجت اور ذریعہ بنے جب یہ جماعت رے کی حد پر پہنچی وہاں انہوں نے ناکہ بندی اور روک تھام کے تمام انتظامات کو مکمل پایا۔ اس کے داروغوں نے ہر طرف سے ان کو گھیر لیا۔ اور سفر اور اقامت دونوں حالتوں میں سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہے۔ کسی طرح ان لوگوں کو یہ موقع میسر نہ ہوا کہ وہ خود کسی سے کچھ کہتے یا ان سے کوئی بات کرتا۔ ان کے آنے کی اطلاع مامون کو دی گئی۔ انہوں نے حکم دیا کہ ان کو مرو لایا جائے۔ حالانکہ ناکہ بندی میں وہ جماعت مرو لائی گئی اس تمام عرصہ میں کوئی خبر ان کو معلوم نہ ہوئی اور نہ انہوں نے کسی سے کوئی بات کی۔

امین کی سفیروں کو ہدایت:

محمد امین نے ان کو ہدایت کی تھی کہ وہ تمام ملاقاتوں میں مامون کو خلیفہ کی خیر خواہی ثابت کریں۔ اور جس جگہ اس کا بیان ہے

[illegible]

[illegible]

امین کا مامون کے نام خط

اما بعد امیر المومنین رشید نے [illegible]

[illegible]

مامون کا امین کو جواب:

یہ خط پڑھ کر مامون نے اس کے جواب میں لکھا

[illegible] والسلام۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایلچی سفارت کی مراجعت عراق

[illegible]

امین کا مامون کے نام خط

تو انہوں نے یہ دوسرا خط مامون کو لکھا۔

"[illegible]"

ذوالریاستین کا مامون کو مشورہ

[illegible] اگر اجازت ہو تو میں لکھ دوں۔

مامون کا امین کے نام خط

چنانچہ اب اس نے مامون کی طرف سے یہ خط لکھا

"اما بعد! [illegible] امیر المومنین [illegible]
[illegible]
[illegible] برداشت کروں گا۔ والسلام۔"

امین کا مامون کو جواب:

محمد نے مامون کو لکھا۔

"اما بعد! [illegible]
[illegible] والسلام۔"

امین کے طرز عمل پر مامون کی ناراضگی

[illegible]

[illegible]

مامون کے اکابر بغداد کے نام خطوط

[illegible]

جو خط مامون نے اپنے قاصد کے ہاتھ بغداد بھیجا تھا اس کا مضمون یہ ہے

"اما بعد! مسلمانوں کی مثال اعضائے بدن کی سی ہے۔ اگر کسی ایک عضو کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو [illegible] اگر کسی ایک مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا اثر تمام مسلمانوں پر پڑے گا [illegible]

سے کہہ دینا وہ بھی لکھوا دے گا'' ۔

مامون کے قاصدوں کی بغداد میں آمد:

مامون نے دارالخلافہ کے دورے سے ناامید ہو کر اپنے نواب [illegible] نے لکھا تھا۔ جب یہ پیامبر بغداد پہنچا اسی دن سے جمعہ کے خطبہ میں مامون کے لیے دعا [illegible] منقطع تھی۔ مامون نے کئی لوگوں کو خط لکھے تھے۔ [illegible] سے پورا [illegible] تھا۔ ان میں سے کسی نے گفتگو کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ باقی جو جواب میں کچھ نہیں کہا۔ مگر ایسے بھی تھے جنہوں نے اس کے خط کا جواب دیا۔ ایک نے لکھا مجھے آپ نے [illegible] اور صداقت [illegible] ہے کہ آپ دوست ہیں اور کوئی شخص بھی [illegible] کا تو خود ہی اس کے خلاف بہت ہے۔ جو شخص [illegible] کے قدم [illegible] پہنچے اس سے بڑھ کر مصیبت میں اور کون ہو سکتا ہے۔ وہ شخص باطل [illegible] ہوئے نقصان میں ہے جو عافیت کے [illegible] تکلیف دہ اقدامات کو اختیار کر کے نتائج [illegible] ہے چونکہ میں اپنے آپ کو ہر طرف سے خطرات سے گھرا ہوا پاتا ہوں اس لیے جناب والا سے میری استدعا ہے کہ جناب والا میری [illegible] معافی چاہتا ہوں [illegible] خدمت میں مجھ سے کوئی مزید خوشی [illegible] نہیں کر سکے گا۔ ان شاء اللہ۔

قاصدوں کی امین اور امرائے بغداد کے متعلق اطلاع:

اس پیامبر نے جو بغداد بھیجا گیا تھا مامون کو امین اور اس کے ساتھیوں کے حالات کے متعلق لکھا:

''اما بعد! میں بغداد آیا آپ کے بھائی نے آپ کی مخالفت کا اعلان کر دیا ہے میں نے دو دفعہ ہتھیار [illegible] کیا کہ [illegible] بغاوت کرنا چاہتے ہیں۔ [illegible] یہ کیفیت ہے کہ ان لوگوں کے سوا کوئی چارہ نہیں [illegible] ہے [illegible] برداشت کر رہے ہیں۔ خود امین کا یہ حال ہے کہ اس کی اپنی ذاتی کوئی رائے نہیں ہے اس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ [illegible] کی مخالفت کرے ورنہ وہ خود [illegible] سے [illegible] چاہتا ہے۔ جو لوگ [illegible] ہیں وہ اس کاروائی کے روح رواں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے جلد اس کی کاروائی مکمل ہو جائے تاکہ اس [illegible] ناکامی کے خمیازہ سے وہ بچ جائیں۔ دشمن مستعد ہے آپ تیاری کیجیے۔''

امرائے امین کا حسن سلوک:

جب سعید بن مالک [illegible] عبداللہ بن حمید بن قحطبہ [illegible] امیر المومنین کا مولیٰ منصور بن ابی مطر اور کثیر بن قادرہ مامون کی فرودگاہ سے امین کے پاس آگئے تو امین نے ان کے ساتھ بہت لطف و مہربانی برتی۔ ہر ایک کو قرب عطا کیا۔ اور ان میں سے جس نے جو [illegible] مانگی اسے دے دی [illegible] اور [illegible] کے لیے اضافہ کیا۔ [illegible] جو لوگ [illegible] نہیں [illegible] ان کو [illegible] عطا کی۔

امین کی مامون کے متعلق یحییٰ بن سلیم سے گفتگو:

جب امین نے مامون کی علیحدگی کا ارادہ کیا تو انہوں نے یحییٰ بن سلیم کو اس معاملہ میں مشورہ لینے کے لیے طلب کیا۔ اس نے عرض کیا جب کہ رشید نے اپنے عہد [illegible] اور [illegible] عہد [illegible] اس کی موجودگی میں یہ کام [illegible] ہے۔ امین نے کہا مامون کے متعلق رشید نے جو [illegible] کی تھی۔ [illegible]

[illegible]

ہوتا ہے کہ ان کا انجام نیک اور مفید نکلتا ہے۔ اس کے بعد وہ روتے ہوئے باہر گئے۔

مامون کے قاصد کا خط:

چونکہ فضل بن الربیع نے سرحدی ناکہ بندی کر دی تھی کوئی خط ادھر سے ادھر نہ جا سکتا تھا۔ اس وجہ سے مامون کے فرستادہ قاصد نے ایک عورت کے ہاتھ اپنا خط روانہ کیا۔ اس خط کو اس نے پالان کی ایک لکڑی میں سوراخ کر کے حفاظت سے رکھ لیا۔ اور اسے صاحب برید کو لکھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو اسے مامون کے پاس پہنچا دے۔ وہ عورت امین کی سرحدی چوکیوں سے اس طرح گزر رہی تھی جس طرح کوئی راہ گیر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو جاتا ہے۔ اس کی اسی حالت کی وجہ سے کسی کو اس پر شبہ نہ ہوا اور نہ اس کی جامہ تلاشی کی گئی۔ اسی طرح مامون کو بغداد کی جو اطلاعات موصول ہوئیں وہ ان اطلاعات کے بالکل مطابق تھیں جو اسے دوسرے خطوط کے ذریعے مل چکی تھیں۔ جب ہر طرف سے اسے اپنی اطلاعات کی تصدیق ہو گئی تو اس نے ذوالریاستین سے کہا کہ ان اطلاعات سے حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ابتدائی آغاز بد عہدی انہوں نے کیا ہے اور انہوں نے ہی یہ واقعات پیدا کیے ہیں۔ ہمارے لیے یہ کافی ہے کہ ہم حق پر ہیں اور شاید اسی حق کا ثمرہ ہمیں کہیں بہتر ملے۔

طاہر بن حسین کو رے جانے کا حکم:

جب مامون نے یہ صورت دیکھی اور یہ بات تحقیقی طور پر معلوم ہو گئی کہ امین اسے معزول کر دینا چاہتا ہے تو سب سے پہلے جو کام فضل بن سہل نے کیا یہ تھا کہ اس نے ان سپاہیوں کا جن کو اس نے پہلے سے رے کے چاروں طرف پھیلا رکھا تھا، اس فوج کے سرحد پر جانے کا حکم دیا جو باقاعدہ طور پر رے میں متعین تھی۔ ان کثیر التعداد فوجوں کی موجودگی سے ان علاقوں میں قحط پڑ گیا۔ ان کی سربراہی کے لیے اس نے برابر اس قدر سامان معیشت جانوروں پر لاد کر ان کے پاس بھیج دیا کہ ہر ضروری شے ان کو وہیں میسر آ گئی۔ یہ تمام فوجیں سرحد پر پڑی رہیں۔ اس سے آگے نہ بڑھیں۔ مگر اپنے اس طویل قیام کے زمانے میں انہوں نے کسی مسافر یا دوسرے شخص کو مطلق نہ چھیڑا۔ اور نہ ستایا۔ اس کے بعد فضل بن سہل نے طاہر بن حسین کو اس کے ماتحت سرداروں اور سپاہ کے ساتھ رے جانے کا حکم دیا۔ طاہر مسلسل منازل طے کرتا ہوا رے پہنچا اور وہیں اس نے اپنا پڑاؤ ڈال دیا۔ اس نے رے کے اطراف میں اپنے آدمی متعین کر دیے۔ چوکیاں قائم کیں اور ہر طرف اپنے جاسوس اور مخبر پھیلا دیے۔

عصمہ بن حماد کی روانگی ہمدان:

امین نے عصمہ بن حماد بن سالم کو ایک ہزار فوج کے ساتھ ہمدان بھیجا۔ اسے حکم دیا کہ وہ وہیں مقام کرے اور حسب ضرورت صوبہ جبل کی جنگی کارروائیوں میں وہی سپہ سالار رہے۔ اسے یہ بھی ہدایت کی کہ اپنے مقدمۃ الجیش کو ساوہ بھیج دے۔ امین نے اس کے بھائی عبدالرحمن بن حماد کو اس کی جگہ اپنی فوج خاصہ کا افسر مقرر کر لیا۔

امین کے عمال:

اب فضل بن الربیع اور علی بن عیسیٰ امین کو اور زیادہ مامون کی خلع اور اپنے بیٹے موسیٰ کے لیے بیعت لے لینے پر ابھارنے اور اصرار کرنے لگے چنانچہ اسی سال انہوں نے اسے ولی عہد مقرر کر کے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اس کا اتالیق اور مدار المہام مقرر کیا۔ محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو اس کی فوج خاصہ کا افسر مقرر کیا۔ عبداللہ بن عبیدہ کو اس کا افسر خراج اور علی بن صالح صاحب المصلیٰ کو اس کا میر منشی

مقرر کیے۔

میخائیل شاہ روم پر حملہ:

اسی سال لیون نے میخائیل شاہ روم پر اچانک حملہ کر دیا اس نے بھاگ کر جان بچائی اور راہبانہ زندگی اختیار کر لی۔ اس نے دو سال حکومت کی اور اس کے بعد لیون ان کا بادشاہ ہوا۔

امارت حمص پر عبداللہ بن سعید کا تقرر:

اسی سال امین نے اسحاق بن سلیمان کو حمص سے واپس بلا لیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن سعید الحرشی کو مقرر کیا۔ ان کے ہمراہ عافیہ بن سلیمان بھی تھا۔ عبداللہ نے وہاں کے بہت سے سرداروں کو قتل کر دیا۔ اور دوسروں کو قید کر دیا۔ اس نے چاروں طرف سے ان کے شہر میں آگ لگا دی۔ پھر لوگوں نے امان کی درخواست کی۔ عبداللہ نے ان کی درخواست قبول کر لی۔ چند روز تو وہ لوگ امن و سکون سے بیٹھے رہے پھر شورش برپا کر دی۔ اس مرتبہ عبداللہ نے ان کے بہت سے آدمی قتل کر دیا۔

۱۹۵ھ کے واقعات

اسی سال امین نے ان درہم و دینار کا چلن موقوف کر دیا جو ۱۹۴ھ میں اس کے بھائی مامون کے لیے خراسان میں مضروب ہوئے تھے اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ مامون نے یہ حکم دے دیا تھا کہ اب ان پر امین کا نام ثبت نہ کیا جائے۔ ان سکوں کو رباعیہ کہتے تھے اور کچھ عرصے تک وہ چلتے نہ تھے۔

مامون و قاسم کے لیے دعا کی ممانعت:

اسی سال امین نے تمام علاقوں میں مامون اور قاسم کے لیے جو دعا کی جاتی تھی اسے بند کرا دیا اور حکم دیا کہ ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کے لیے دعا کی جایا کرے۔ اس وقت موسیٰ بالکل صغیر سن تھا۔ ناطق بالحق اس کا نام تجویز کیا گیا۔ یہ سب فضل بن ربیع کے مشورے سے ہوا۔ جب مامون کو اس کی اطلاع ملی اس نے امام ہدیٰ اپنا نام رکھا اور یہ لقب اب خطوں میں بھی لکھا جانے لگا۔

علی بن عیسیٰ کی ولایت صوبہ جبل:

اسی سال ربیع الآخر میں امین نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو صوبہ جبل کا جس میں نہاوند، ہمدان، قم اور اصفہان شامل تھے والی مقرر کر کے روانہ کیا۔ اس صوبے کے تمام جنگی و دیوانی معاملات سب اسی کے تفویض کیے اور بہت سے دوسرے قومی امور بھی اس کے سپرد کیے۔ دو لاکھ دینار دیے اور بہت بڑا لشکر اس کے جلو میں دیا۔ بہت سا سامان جنگ بھی دیا تاکہ انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا جائے۔ دو ہزار مرصع تلواریں اور چھ ہزار کپڑے خلعت میں اسے عطا کیے۔

امین کے فرمان کا اعلان:

شنبہ کے دن آخر رجب کے دن امین نے اپنے تمام اہل بیت موالی اور دوسرے درباریوں کے مجمع میں طلب کیا جو نماز پڑھنے کے بعد ہوا تھا۔ پہلے پیش کی اور سب کے سامنے خواب میں دیکھا۔ اس وقت اس کے ساتھ فضل بن ربیع اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی پیش قدمی

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی ہمدان میں آمد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طاہر بن حسین کو جنگ کی تیاریاں کرنے کا حکم

[illegible]

علی بن عیسیٰ کا سفر

[illegible]

احمد بن ہشام کی مخالفت:

[illegible]

طاہر بن حسین کا [illegible] حملہ

[illegible]

لیتے ہیں۔ اس کے بعد [illegible] جنگ کی [illegible] آنے [illegible] پر حملہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ [illegible] کے پاس بہت [illegible] جنگ میں [illegible] گھوڑوں [illegible] شکست کی علامت خیال کرتے ہیں۔

علی بن عیسیٰ کا قتل:

علی بن عیسیٰ [illegible] طاہر [illegible] سے پوچھا [illegible] علی بن عیسیٰ [illegible] خیال [illegible] ہو جانے کا [illegible] میں علی بن عیسیٰ [illegible] تلوار سے [illegible] سے بہت [illegible] کامیابی نہیں ہوئی مگر [illegible] طاہر کے پاس لے آیا اور اس نے قتل کر دیا [illegible] دونوں ہاتھوں سے تلوار [illegible] تھی اس وجہ سے انہیں ذوالیمینین کہنے لگے۔

علی بن عیسیٰ کی پسپائی:

[illegible]

بغدادی جماعت کی شراب نوشی۔

[illegible] شراب [illegible]

علی بن عیسیٰ کی لاش کا حشر:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوستی کروں گا تو اس وقت آپ اپنی کارروائی میں حق بجانب ہوں گے۔ آپ نے اپنے خط میں اطاعت کی خوبی اور مخالفت کی برائی لکھی ہے۔ میں خود اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ حق کی مخالفت کر کے کوئی شخص نہ بچا۔ البتہ جو حق پر قائم ہے [illegible] پہنچیں۔ والسلام۔

مامون کا علی بن عیسیٰ کے نام خط:

جب مامون کو معلوم ہوا کہ علی بن عیسیٰ بھی امین کے ساتھ ہو گیا ہے تو اس نے یہ خط اسے لکھا

"اما بعد! تم وہ ہو جس نے ہماری اس تحریک کو کامیاب بنایا ہے۔ تم اور تمہارے اسلاف ہمیشہ سے ہماری خلافت کی حفاظت اور تائید کرتے رہے ہیں۔ تم اس جاں نثاری کو اپنے اوپر اللہ کا حق سمجھتے رہے ہو۔ تم نے ہمیشہ جماعت کے نظام کو برقرار رکھا ہے۔ اور اطاعت میں جاں نثاری کی ہے۔ اپنے خون کو قربان کیا ہے۔ اپنے ساتھیوں کی مدد و حمایت کی ہے۔ اپنے ائمہ کو تم نے ہمیشہ اپنے آباء و اجداد اور اپنی اولاد پر ترجیح دی ہے۔ خوشحالی اور مصیبت ہر حالت میں ان کے ساتھ دیا ہے۔ تم نے ہمیشہ اجتماع اور اتحاد کو اپنی فلاح اور صلاح سمجھا اور افتراق کو اپنی تباہی اور بربادی۔ جس نے جماعت کا ساتھ چھوڑا اسے تم نے بھی گمراہ سمجھا۔ تم وہ لوگ ہو جن کے ذریعہ اللہ نے اپنا انتقام ہمارے دشمنوں سے لیا ہے۔ کتنے ہمارے دشمن ہیں جن کو تم نے قتل کر کے میدان میں بغیر خبر گیری کے درندوں کا حصہ بنا دیا اور اب ہوائیں ان پر افسوس کر رہی ہیں۔ تمہاری انہی جاں نثاریوں اور کارگزاریوں کی وجہ سے اللہ نے تم کو وہ عزت اور اشراف و جاہ اور مرتبہ عطا کیا۔ جس پر آج تم فائز ہو۔ نیز خلافت کے تمام معاملات میں وہ سب سے زیادہ تم پر اعتماد کرتے رہے اور تم کو بہ نسبت دوسروں کے پیش پیش رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے امور خلافت میں جو اختیار اور مرتبہ تم کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں بلکہ تم ہی اس کے سربراہ کار اور منصرم بھی ہو۔

تمام قوم میں تمہارا مرتبہ یہ ہے کہ اگر تم کسی کے پاس آ جاؤ وہ یہیں آ جائیں گے تم کہو گے بیٹھ جاؤ تو بیٹھ جائیں گے۔ تم رکو وہ بھی رک جائیں گے اور ٹھہرے رہیں گے۔ اتنی خیر خواہی اور جان نثاری کی وجہ سے تمہاری عزت اور وقعت دن دوگنی اور رات چوگنی بڑھتی رہی۔ اور اسی طرح ترقی کرتے کرتے تم آج اپنے اس موجودہ مرتبہ پر فائز ہو۔ تمہاری زندگی کا بیشتر حصہ گزر چکا ہے اور اب خاتمہ کا وقت آ پہنچا ہے۔ ایسی حالت میں اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ یہ زمانہ بھی خیر و خوبی سے گزر جائے۔ تاکہ اس کی وجہ سے تمام گزشتہ کارگزاریاں مقبول اور معروف ہو جائیں۔ ورنہ اگر آخر زمانے میں کوئی لغزش ہو جاتی ہے تو اس کی وجہ سے تمام عمر کی خدمات پر پانی پھر جاتا ہے۔ مگر اس وقت تم نے اپنے آقا کی نعمت اور اپنی امامت کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ کہ جس عہد و پیمان کو تم نے خود دوسروں سے مستحکم کیا تھا خود تم اب اس کو توڑ رہے ہو۔ وہ عہد صرف خواص تک محدود نہ تھا۔ بلکہ عوام الناس سے بھی نہایت ہی واضح وعدوں اور غلیظ قسموں کے ساتھ لیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہماری بات بگڑ جائے گی۔ تب ہر قوم میں تفریق پیدا ہو جائے گی۔ اس کی وجہ سے یہ تخت خلافت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور ہمارے اسلاف کی تمام محنت اور کاوش برباد ہو گی۔ پھر جب تمہارے مقابلے کا وقت ہو گا۔ [illegible] تم کو بھی [illegible] جائے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعمش اور عبداللہ بن ادریس کی گفتگو۔

[illegible]

اعمش کی امراء سے بیزاری:

[illegible]

خزیمہ بن خازم کی اعمش سے درخواست

[illegible]

بڑا آدمی بنا چاہتا ہوں۔ [illegible] اور مامون [illegible] یہ تجویز [illegible] پسند [illegible] ہو گئے تو آپ [illegible]
[illegible] آپ [illegible] بدگمانی [illegible] ہو گئے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] تو [illegible] بیعت [illegible]
[illegible] امین [illegible] کر دے [illegible]
اس تحریک [illegible] سلطنت [illegible] آپ [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] آنے کا۔ اب انہوں نے [illegible] عرب کا [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible]
[illegible] سے پہلے اس نے مامون کی [illegible] امین [illegible] کا [illegible] اور ان کی حمایت کے لیے [illegible]۔

امین کو مامون کی دل جوئی کا مشورہ:

ابوجعفر کہتے ہیں۔ جب امین نے مامون کی معزولی کا ارادہ کیا تو فضل بن ربیع نے ان سے کہا کہ آپ اس [illegible]
[illegible] کی [illegible] تھے آپ ان کی اس خواہش کو مان لے اور اس طرح آپ ان کی مخالفت اور جنگ کی مصیبت سے بچ
جائیں۔ امین نے کہا میں کیا کروں۔ اس نے کہا آپ [illegible] ان کی دل جوئی کریں اور خوش کریں تاکہ ان کی
وحشت دور ہو۔ اس کے بعد ان سے درخواست کریں کہ وہ اپنے علاقے سے آپ کے پاس [illegible] کہ اس
کے خلاف [illegible] کرنے سے [illegible] امین نے کہا بہتر ہے تم اپنی صوابدید کے
مطابق اس معاملہ میں جو مناسب سمجھو کرو۔

اسمٰعیل بن صبیح کی مامون کی طلبی کی تجویز:

مگر جب اسمٰعیل بن صبیح مامون کو خط لکھنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین آپ سے
[illegible] آپ کا ان سے یہ درخواست کرنا [illegible] آپ کے لیے [illegible] ان کے دل
میں آپ کی طرف سے [illegible] بدگمانی پیدا کرے گا۔ [illegible]
آپ [illegible] امور سلطنت میں تم سے مدد [illegible]
[illegible] طریقہ کار ہے۔ کیونکہ آپ کے حکم کی اطاعت میں [illegible] اپنی خواہش [illegible] فضل نے کہا۔ [illegible]
امیر المومنین [illegible] نہایت مناسب ہے۔ امین نے کہا اچھا تو اسی مضمون کا خط لکھ دے۔

مامون کی طلبی کا خط:

چنانچہ اسمٰعیل بن صبیح نے امین کی طرف سے یہ خط مامون کو لکھا

> "امیر المومنین نے تمہارے معاملہ پر کافی غور و خوض کیا ہے [illegible] ان کی بیعت میں ان کے [illegible]
> ہے۔ مگر اب وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے پاس آ جاؤ۔ تاکہ امور خلافت میں وہ تم سے مدد لے سکیں۔ اگرچہ امیر المومنین
> [illegible] نے تم کو خراسان کا والی مقرر کر کے اس تمام [illegible] سے [illegible] تمہارے [illegible]
> ہے۔ مگر پھر بھی امیر المومنین کو یہ توقع ہے۔ اگر تم [illegible] سے چلے آؤ [illegible]
> [illegible]

تمام مسلمانوں کا نفع ہوگا۔ لیکن اب امیر المومنین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تمہارا قیام خراسان کے مقابلے میں یہاں کہ تم اپنے اہل بیت سے بالکل علیحدہ پڑ گئے ہو۔ اور امیر المومنین سے بھی دور ہو۔ زیادہ مناسب ہے کہ تم ان کے پاس آ جاؤ۔ تمہارے یہاں آنے سے سرحدوں کی زیادہ اچھی طرح حفاظت ہو سکے گی فوج کی حالت بھی درست رہے گی۔ خراج کے وصول ہونے میں بھی سہولت ہوگی اور عوام پر اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا۔ امیر المومنین یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ تم سے تمام امور سلطنت میں مشورہ کرتے رہیں۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ اپنے بیٹے موسیٰ کو تمہارے علاقوں پر تمہارا قائم مقام مقرر کر دیں۔ اس غرض سے کہ وہ ہر بات میں تمہارا ماتحت رہے اور تمہارے احکام پر عمل کرے۔ تم اللہ کا نام لے کر نہایت اطمینان، دلجمعی و خوشی اور شاداں ہوتے ہوئے اپنے لیے نہایت عمدہ توقعات دل میں لیے ہوئے ہمارے پاس چلے آؤ اور اطمینان رکھو کہ یہ دوبارہ ملاقات نہایت مفید ہے اور اس کا نتیجہ بہت اچھا ہوگا۔ کیونکہ تم ہی سب سے زیادہ اس بات کے اہل ہو کہ امیر المومنین تم سے امور سلطنت میں مشورہ کرتے رہیں۔ اور تمہیں فرمانروائی میں اپنے شریک کریں۔ اس لیے کہ دین میں ان کے خاندان اور ان کے منصب جلیلہ کی فلاح اور صلاح مضمر ہے۔ والسلام"۔

امین کے سفراء کی روانگی:

امین نے یہ خط عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی، عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر، محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور صالح صاحب المصلیٰ کو دیا اور حکم دیا کہ تم لوگ اسے مامون کو دو، مامون کو اپنے پاس لے جاؤ اور ہمارے مقصد کے حاصل کرنے اور تمام معاملات کو روبہ عمل لانے کے لیے اس کے سامنے تم نرمی اور تواضع کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا۔ ان میں سے ایک شخص کے ساتھ انہوں نے بہت سے تحائف، نقد مال اور دوسری قیمتی اشیا مامون کو بھیجیں یہ ۱۹۴ھ میں ہوا۔

عباس بن موسیٰ کی تقریر:

یہ وفد جب کہ یہ جماعت خراسان پہنچی تو مامون نے ان کو باریاب کیا۔ انہوں نے امین کا خط اور دوسرے تحائف مامون کو دیئے۔ سب سے پہلے عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ نے تقریر شروع کی۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد اس نے مامون سے کہا۔ جناب والا! آپ کے بھائی خلافت اور جہانبانی کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان کی نیت ہمیشہ بھلائی کی ہے مگر ان کے وزراء اور دوسرے عمال راستی اور صداقت کے ساتھ ان کو مشورہ نہیں دیتے ان کے علاوہ خود ان کے اہل بیت میں کوئی ایسا نہیں ہے جس سے وہ مانوس ہوں۔ آپ ان کے بھائی ہیں وہ اس بات پر مجبور ہیں کہ آپ سے امور سلطنت میں مشورہ کرتے رہیں۔ اور آپ کو اپنی فرمانروائی میں شریک کریں۔ چونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ ان کی مدد کرنے سے پہلو تہی نہیں کریں گے۔ اسی وجہ سے ہم اس کام کے لیے آپ کو بلانا مناسب سمجھتے ہیں اور ہم اس خوف سے کہ آپ ان کے مخالف ہوں گے آپ کو طاعت کے لیے ترغیب دیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اگر آپ ان کے پاس چلے جائیں گے تو اس سے آپ دونوں کی باہمی محبت کا اظہار ہوگا جس سے ان کی دولت و سلطنت کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے بھائی کی دعوت کو قبول [illegible]

[illegible]

عیسیٰ بن جعفر کا خطبہ:

[illegible]

محمد بن عیسیٰ کی مامون سے درخواست

[illegible]

صالح کی امین کے متعلق ایک [illegible] تقریر:

[illegible]

مامون کا [illegible] خطاب

[illegible]

مامون کی پریشانی:

[illegible] کا خیال بھی نہ رہتا۔

فضل کی بغداد جانے کی مخالفت

[illegible]

مامون کا خاقان سے پناہ لینے کا ارادہ:

[illegible]

فضل بن سہل کی تجویز:

[illegible]

فضل کی تجویز سے مامون کا اتفاق:

[illegible]

بادشاہ کی مقاومت کے لیے تیار رہے اور تب مامون پوری طرح اس بات کے لیے مستعد ہو گیا کہ امین کو خراسان میں مداخلت نہ کرنے دے۔

فضل بن سہل کی پیشین گوئی:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خط آنے کے بعد مامون نے فضل بن سہل کو بلایا اور امین کے معاملے میں اس سے مشورہ لیا اس نے کہا آج آپ مجھے غور کرنے کی مہلت دیں۔ کل تک اپنی رائے عرض کروں گا۔ رات بھر وہ سوچتا رہا صبح آ کر کہا میں نے ستاروں کو دیکھا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی جیتیں گے اور آخر میں آپ کو کامیابی ہو گی۔ اس پیشین گوئی نے مامون کو بڑا حوصلہ دیا اور اب وہ امین کے مقابلے میں پورے عزم و ارادے اور اطمینان قلب کے ساتھ تیار ہو گئے۔

مامون کا امین کو جواب:

خراسان کے تمام انتظام کو ٹھیک کر کے مامون نے امین کے خط کا یہ جواب لکھا

> "مجھے امیر المومنین کا خط موصول ہوا۔ دوسروں کی طرح میں بھی آپ کا ایک عامل اور مددگار ہوں۔ امیر المومنین رشید نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس سرحد پر قیام کروں اور امیر المومنین کا جو دشمن ان کے خلاف کوئی شر انگیزی کرنا چاہے اس کی مدافعت کروں۔ میں اس کا یقین کامل رکھتا ہوں کہ میرا یہاں قیام رکھنا امیر المومنین اور تمام مسلمانوں کے لیے اس بات سے کہیں زیادہ مفید ہے کہ میں خراسان چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اگرچہ ذاتی طور پر میرا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ میں آپ کی قربت سے مسرور ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں جناب کو عطا فرمائی ہیں ان کا مشاہدہ کروں مگر بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے یہیں رہنے دیں اور آنے سے معاف رکھیں"۔

اس خط کو لکھ کر انہوں نے امین کے وفد کو بلا کر اسے ان کے حوالے کیا۔ ان کو بیش بہا انعام اور رخصت سے سرفراز کیا۔ خود امین کو بھی خراسان کی بہت سی ہر قسم کی نادر اشیاء تحفۃً ان کے ساتھ بھیجیں اور کہا کہ آپ حضرات میرے معاملے کو خوبی ان کے سامنے بیان کریں اور میری مجبوریاں بتا دیں۔

خراسان اور رے کے مابین ناکہ بندی:

مامون کا خط پڑھ کر امین نے سمجھ لیا کہ وہ کبھی ان کے پاس نہیں آنے کا۔ اس نے عصمہ بن حماد بن سالم اپنی فوج خاص کے سپہ سالار کو بلا کر حکم دیا کہ تم ہمدان اور رے کے درمیان ناکہ بندی کر دو۔ کسی تاجر کو کسی قسم کا اسباب معیشت خراسان لے جانے نہ دو اور ہر شخص کی جامہ تلاشی لو تاکہ خط کے ذریعے یہاں کی کوئی خبر مامون کو نہ مل سکے۔

خراسان پر فوج کشی:

۱۹۵ھ میں پہلے یہ انتظام کیا اس کے بعد اب انہوں نے خراسان پر فوج کشی کا ارادہ کیا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان کو طلب کر کے اس کو پچاس ہزار فوج کا سپہ سالار بنایا۔ اس میں بغداد کے شہسوار اور پیدل دونوں طرح کے سپاہی تھے۔ فوج کا دیوان بھی اس کے سپرد کر دیا گیا۔ اسے یہ اختیار دیا کہ وہ اپنی صوابدید پر جسے چاہے عہدہ کی ترقی دے۔ اور جسے چاہے اپنی پاس سے [illegible]

زید بن علی بن حسین کے حالات

[illegible]

ناصر کی ولی عہدی کی برطرفی کا اعلان

[illegible]

[illegible] علی بن حسین کے حالات

[illegible]

ہم کو اجازت دے دینا اور جب اسے تم یہاں روانہ کرو تو اپنے بہت سے معتمد آدمیوں کی نگرانی میں بھیجنا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ شیطان اسے بہکا دے جو [illegible] سے ہوشیار ہو جائے۔ اس وقت تمہاری [illegible] بھاگ کر پہنچ جائے تو تم خود اس کے لیے جواب دہ ہو گے۔ [illegible] امیرالمومنین اللہ سے آپ کی بہتری و عزت [illegible] تمہارا [illegible]

علی بن عیسیٰ کو ایک منجم کا مشورہ:

بیان کیا گیا ہے کہ علی کے منجم نے اس سے آکر کہا کہ بہتر ہو اگر آپ خراسان روانہ ہونے میں اتنا انتظار کریں کہ چاند اچھے مقام پر نہ آ جائے اس وقت چاند برج قوس میں ہے اور سعادت سے باہر ہے۔ علی نے اس بات کی بالکل پروا نہ کی۔ اپنے قائد سعید سے کہا کہ مقدمۃ الجیش کے ہمراہ رہے جو [illegible] کے لیے تلوار بدست رہے۔ اور اپنا نشان آگے بڑھائے۔ ہم چاند کے سعود و نحس کو نہیں جانتے ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے جو ہم سے صلح و آشتی کا خواہشمند ہو گا ہم اس سے صلح کریں گے۔ جو ہمارے مقابلے پر آئے گا اور لڑے گا ہم اس کے خون سے اپنی تلوار کو سیراب کریں گے۔ جب ہم نے جنگ میں پوری طرح ثابت قدم رہ کر دشمن کے مقابلے کی ٹھان لی ہے تو چاند کی حرکت کو ہم کچھ نہیں جانتے۔

علی بن عیسیٰ کی نخوت و تکبر:

ایک شخص جو اس لشکر میں علی کے ہمراہ تھا بیان کرتا ہے کہ جب ہم حلوان سے گزر گئے تو ہمیں خراسان سے آنے والے قافلے ملے۔ اس نے ان سے خراسان کی خبریں پوچھنا شروع کیں تاکہ اہل خراسان کی کیا حالت معلوم ہو۔ ایک شخص نے اس سے کہا کہ طاہر رے میں فروکش ہے۔ اپنی فوج کی تعبیہ کر رہا ہے اور سامان جنگ کی اصلاح کر رہا ہے۔ یہ سن کر علی ہنسا اور کہنے لگا کہ طاہر ہے ہی کیا۔ محض میرے ہاتھ کی ایک ٹہنی اور میری آگ کا ایک شرارہ ہے۔ اسے فوج کی قیادت سے اور لشکروں سے کیا سروکار۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس وقت ہم نے ہمدان کی گھاٹی کو عبور کر لیا اور اسے اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اس طرح ہمارے سامنے سے گھبرا جائے گا۔ جس طرح تیز آندھی کے جھونکے سے کوئی درخت اکھڑ جاتا ہے۔ بکری کے بچے بھیڑیے سے ڈر کر بھاگتے ہیں اور لومڑیاں شیر کے سامنے سے تتر بتر ہو جاتی ہیں اور اگر اس نے ہمارا مقابلہ کرنے کی جرأت کی تو دیکھنا کہ سب سے پہلے وہی تلواروں کی دھاروں اور نیزوں کی انیوں کا نشانہ بنے گا۔

علی بن عیسیٰ کو طاہر کی جنگی تیاریوں کی اطلاع:

یحییٰ بن ابی حارث کہتا ہے کہ جب علی ہمدان کی گھاٹی پر پہنچا تو یہیں اسے خراسان کا ایک قافلہ وہاں سے آتا ہوا ملا۔ اس نے پوچھا کوئی خبر بیان کرو۔ انہوں نے کہا طاہر رے میں مقیم ہے اس نے جنگ کا سرو سامان مکمل کر لیا ہے۔ وہ لڑائی کے لیے بالکل آمادہ ہے۔ خراسان اور اس کے قصبہ و اضلاع سے برابر رے کے لیے کمک پہنچ رہی ہے۔ روزانہ اس کی طاقت اور سپاہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور تمام سپاہی یہی سمجھتے ہیں کہ یہی خراسان کے کشور کا مالک ہے۔ علی نے پوچھا کیا کوئی اور بڑا خراسانی بھی اس کے ساتھ لڑنے کے لیے آیا ہے؟ انہوں نے کہا اور تو کوئی نہیں آیا۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ہاں ایک عام بے چینی ہے اور سب لوگ ساکت ہیں۔

علی بن عیسیٰ کے بیٹے کا طبرستان وغیرہ کے حکمرانوں کے پاس خطوط بھیجنا:

[illegible]

علی بن عیسیٰ کا سردار مقدمۃ الجیش کی رائے سے اختلاف:

[illegible]

یحییٰ بن علی کی تجویز کی مخالفت:

[illegible]

طاہر کو رے میں قیام کا مشورہ:

[illegible]

ہونے کے بعد [illegible] سے مشورہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ اپنی جگہ [illegible] کے زیر نگیں ہو جائے۔

طاہر کی رائے میں قیام کی مخالفت:

طاہر نے کہا میری رائے تمہاری اس رائے سے بالکل مخالف ہے۔ [illegible]

طاہر کی تجویز:

طاہر نے یہ بات بھی کہی [illegible]

طاہر کی رائے سے روگردانی:

[illegible] [illegible]

طاہر کا فیصلہ کن جنگ کا ارادہ

طاہر نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کی فوجی ترتیب:

[illegible]

طاہر بن حسین کا فوج سے خطاب:

[illegible]

جنگ کا آغاز:

[illegible]

تکمیل فتح کی خوشخبری:

جب مامون کو [illegible] فتح کی خوشخبری [illegible] کی طرف سے موصول ہوئی [illegible] اور ان کی نصرت [illegible] کے لیے دعا کی۔ اور [illegible] اور اپنی خلافت کا اعلان کیا۔ اس سے تمام اہل خراسان خوش ہوئے۔ [illegible] شعراء نے قصیدے کہے۔

امین کی پشیمانی:

[illegible] جب امین [illegible] ۱۹۵ھ [illegible] ہماری خدمات سے [illegible] اپنی معاش اور [illegible] کا مطالبہ کریں۔ [illegible] ہو گئے۔ اور اس طرح ہماری اور ہمارے متعلقین کی معاش [illegible] ہو جاتی ہے۔

بغداد میں فوج کی شورش:

اس واقعے کے سبب سے [illegible] ہوئے انہوں نے [illegible] اپنی معاش اور انعام کا مطالبہ کیا۔ اس ہنگامے کی اطلاع عبداللہ بن خازم کو [illegible] امین نے [illegible] عبداللہ بن خازم کے پاس [illegible] معاش [illegible] اور انعام دیے۔

عبدالرحمن بن جبلہ کی سپہ سالاری:

اسی سال امین نے عبدالرحمن بن جبلہ الانباری کو طاہر سے لڑنے کے لیے ہمدان بھیجا۔

امین اور [illegible] کی گفتگو:

امین کو معلوم ہوا کہ علی بن عیسیٰ مارا گیا [illegible] انہوں نے عبدالرحمن [illegible] الانباری [illegible]

روپیہ بطور عطا اور انعام کے دیا۔ نیز اسے حلوان سے لے کر اس تمام علاقے پر جو وہ خراسان کا فتح کرے والی مقرر کیا اور وہاں کے دوسرے مشہور صاحب شجاعت اور بہادر اور دیگر لوگوں کو اس مہم میں اس کے ساتھ کر دیا۔

امین کے عبدالرحمٰن کو ہدایات:

اسے حکم دیا کہ وہ راستے میں بہت کم ٹھہرے اور تیزی سے کوچ کرتا ہوا آگے بڑھے اور ... یہ حکم دیا کہ وہ اپنی طرف سے مسلسل فوج کشی کرتا ہوا طاہر سے پہلے ہمدان جا پہنچے وہاں اپنے لیے خندق کھدوائے۔ تمام ضروریات زندگی مہیا کرے اور اپنی تمام جمعیت کے بعد دوسرے دن آگے کی جانب طاہر اور اس کی فوج سے لڑ پڑے۔ لوگوں کے ساتھ کشادہ روئی اختیار کرے اور جو جو ہدایات میں نے دی ہیں ان کو پوری طرح نافذ کرے حفاظت اور احتیاط کا پورا انتظام رکھے۔ اور علی کی طرح غفلت اور جلد بازی سے قطعی اجتناب کرے۔

عبدالرحمٰن کی ہمدان میں آمد:

عبدالرحمٰن اپنی مہم پر روانہ ہوا۔ ہمدان پہنچا تاکہ شہر پناہ کی فصیل اور دروازوں کی قلعہ بندی کی شکستگی کو درست کیا۔ مختلف ضروریات کے لیے بازار اور پیشہ ور لوگوں کو شہر کے اندر اکٹھا کر لیا اور ہر قسم کے آلات جنگ اور سامان خورد نوش جمع کر کے طاہر کے مقابلہ اور اس سے لڑنے کے لیے مستعد ہو گیا۔

یحییٰ بن علی کی امین سے امداد طلبی:

اپنے باپ کے قتل کے بعد یحییٰ بن علی اس کی مرحوم فوج کی ایک جماعت کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ کر رے اور ہمدان کے درمیان ٹھہر گیا۔ اور وہاں سے اپنے باپ کی شکست خوردہ فوج کا جو شخص اس کے پاس سے گزرتا اسے اپنے پاس روک لیتا۔ چونکہ اسے یہ خیال تھا کہ امین اس کو اس کے باپ کی جگہ پر مقرر کر دے گا اور بغداد سے اس کی مدد کریں گے۔ اسی امید میں وہ ان شکست خوردہ فوج کے سپاہیوں کو اپنے پاس جمع کرنے لگا۔ اس نے امین سے مدد مانگی۔ انہوں نے اسے لکھا کہ ہم نے عبدالرحمٰن ابناوی کو تمہاری کمک کو بھیج دیا ہے۔ تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ طاہر کا مقابلہ کرو۔ اگر مدد کی ضرورت ہو تو تم عبدالرحمٰن کو لکھنا وہ تم کو ہر طرح کی کمک بھیج دے گا۔

یحییٰ بن علی کی روانگی ہمدان:

دوسری طرف طاہر کو تمام کیفیت معلوم ہوئی۔ عبدالرحمٰن کی طرف بڑھے۔ جب یحییٰ کے قریب پہنچا تو یحییٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ طاہر ہمارے قریب پہنچ گیا ہے اس کے ہمراہ خراسان کے نامور بہادر ہیں اور جو انمرد شہسوار ہیں جن سے تم خوب واقف ہو چکے ہو۔ کل ہی تم سے ان کی لڑائی ہو چکی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے اگر میں اس شکست خوردہ فوج کے ساتھ اس سے لڑا تو وہ ہمیں ایسا سخت صدمہ پہنچائے گا کہ اس کا اثر ہماری اس فوج پر بھی جو ہمارے عقب میں ہے پڑے گا۔ اور یہ ایک اچھا بہانہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ آ جائے گا۔ وہ امیر المومنین سے میری بزدلی اور شکست کی شکایت کرے گا۔ اگر میں اس سے امداد طلب کروں اور اس کے لشکر میں پناہ لوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو قتل سے بچائے اور ... ان سے کام لینے کے لیے میری مدد نہیں کرے گا۔ ان دشواریوں میں صرف یہ طریقہ ٹھیک ہے کہ ہم تیزی کے ساتھ ہمدان کی طرف چلیں اور عبدالرحمٰن کے قریب

ضرورت ہوئی تو ہم ان کی مدد کو پہنچ جائیں گے۔ اور ان کے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑیں گے اس رائے کو سب نے پسند کیا۔ سب آگے چلتا۔ اور جب وہ ہمدان کے قریب پہنچ گیا تو یہاں اس کے اکثر وہ ساتھی جو اس کے پاس جمع ہوئے تھے۔ اس کا ساتھ چھوڑ کر اپنی اپنی راہ لی۔

طاہر اور عبدالرحمٰن کی جنگ:

طاہر ہمدان کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے جا پہنچا۔ عبدالرحمٰن نے اپنی فوج کو مرتب کر کے لڑائی کے لیے آ، دوسری طرف سے طاہر کو اطلاع ملی اور اب وہ پوری طرح تیار ہو کر جنگی ترتیب کے ساتھ میدان کارزار میں مقابلے کے لیے نکل آیا۔ جنگ شروع ہوئی جس میں دونوں فریق نہایت ہی ثابت قدمی کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلے پر جمے رہے۔ نہایت شدید خونریز جنگ ہوئی۔ طرفین کے بہت سے آدمی کام آئے اور زخمی ہوئے۔

عبدالرحمٰن کی پسپائی:

اس کے بعد عبدالرحمٰن پسپا ہو کر شہر ہمدان میں چلا آیا۔ کئی دن اس نے وہاں قیام کیا۔ اس اثناء میں اس کی حالت سنبھل گئی۔ اور اس کے زخمی اچھے ہو گئے۔ اب پھر اس نے اپنی فوج کو لڑائی کے لیے مستعد ہو جانے کا حکم دیا اور پوری طرح تیار ہو کر شہر سے نکل کر طاہر پر حملہ آور ہوا۔

طاہر کی حکمت عملی:

جب طاہر کی نظر ان کے جھنڈوں اور اگلی صفوں پر پڑی تو اس نے اپنی سپاہ سے کہا کہ عبدالرحمٰن کی چال یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ صرف تم کو اپنی صورت دکھائے اور جب تم اس کے پاس پہنچ جاؤ وہ تم سے لڑے۔ اگر تم نے اسے مار بھگایا تو فوراً شہر کی طرف لپک کر اس میں گھس پڑے اور پھر وہاں شہر کی خندق پر تم سے مقابلہ کرے اور شہر کے دروازوں اور فصیل کی آڑ میں تم سے لڑے۔ اگر اس کے برعکس اس نے تم کو شکست دے دی تو پھر تمہارا تعاقب کرنے اور اپنی گھڑ سوار کو تم کو قتل کرنے کا موقع میدان میں مل جائے گا۔ کہ تم میں سے جو بھاگے یا میدان سے پشت پھیرے وہ اسے قتل کر دے۔ اس لیے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی خندق اور اپنی فرودگاہ کے قریب ہی ٹھہرے رہیں۔ تاکہ اگر وہ ہمارے پاس آئے ہم اس سے لڑیں گے اس طرح وہ اپنی خندق سے دور نکل آئے گا اور ہم اپنی خندق کے قریب ہی رہیں گے۔

عبدالرحمٰن کا طاہر کی فوج پر حملہ:

اس تجویز کے مطابق طاہر اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ عبدالرحمٰن نے یہ خیال کیا کہ یہ اس کی ہیبت کی وجہ سے اس نے آگے بڑھ کر مقابلہ کرنے سے پہلو تہی کی ہے۔ اس خیال کا تمام تر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اس سے لڑنے کے لیے بڑھا۔ اب پھر نہایت شدید جنگ ہوئی۔ طاہر اپنی جگہ جما رہا اور اس نے عبدالرحمٰن کی سپاہ کو بری طرح قتل کیا۔ ان کے بہت سے آدمی کام آ گئے۔ یہ رنگ دیکھ کر عبدالرحمٰن نے اپنی فوج کے حوصلے بڑھانے کے لیے ان کو للکارا۔ اے جماعت ابناء اے احرار و ابرار تلوار کے ساتھ جم کر لڑو۔ [illegible] بہت دیر تک جم کر مقابلہ نہیں کر سکے۔ [illegible] طاہر کی ثابت قدمی [illegible]

[illegible]

[illegible] سے لڑنے لگا اور اس نے محمد کی فوج پر ایسا سخت حملہ کیا کہ [illegible] طاہر کے [illegible] کا صفایا کر دیا گیا۔ [illegible] اس قدر دلیری اور جرأت سے طاہر کی فوج نے [illegible] کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہٹا۔ اور [illegible] ہو گیا۔

عبدالرحمن کی شکست و پسپائی:

اس کے بعد طاہر کے ایک [illegible] نے عبدالرحمن کے علم بردار پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اب طاہر کی تمام فوج نے متحد ہو کر عبدالرحمن کی فوج پر ایسا سخت حملہ کیا کہ ان کو ان کی جگہوں سے اکھاڑ دیا۔ عبدالرحمن کی فوج نے پشت پھیر لی اور طاہر کی فوج نے بے دریغ ان کو قتل کرنا شروع کیا۔ اسی طرح مارتے اور قتل کرتے ہوئے ان کو ہمدان کے دروازے تک دھکیل لائے۔

ہمدان کا محاصرہ:

طاہر نے شہر کے دروازے پر پہنچ کر عبدالرحمن اور اس کی فوج کا محاصرہ کر لیا۔ عبدالرحمن روزانہ حملے کے لیے شہر سے نکلتا اور شہر کے دروازوں پر [illegible] اور طاہر کی فوج سے لڑائی ہوا کرتی۔ عبدالرحمن کی سپاہ شہر کی فصیل پر سے طاہر کی فوج پر سنگ اندازی بھی کرتی۔

عبدالرحمن کی طاہر سے امان کی درخواست:

عبدالرحمن کی فوج محاصرہ کی شدت سے تنگ آ گئی خود اہل شہر کو بھی ان کی موجودگی سے تکلیف محسوس ہونے لگی اور خود بھی ان سے لڑنے اور مرنے کے لیے آمادہ ہو گئے۔ باہر سے طاہر نے ہر سمت سے [illegible] معیشت کی [illegible] مسدود کر دی۔ عبدالرحمن اور اس کی سپاہ نے [illegible] اور تنگ زندگی کے خطرہ کو محسوس کیا۔ نیز ان کو یہ بھی اندیشہ ہوا کہ خود اہل شہر ان پر حملہ کر دیں گے اس نے طاہر کے پاس اپنا سفیر بھیج کر اپنے اور اپنی فوج کے لیے امان کی درخواست کی جسے اس نے منظور کر لیا اور اس کو امان دے دی۔ عبدالرحمن اپنے اور یحییٰ بن علی کے ساتھیوں کو لے کر [illegible] ہو گیا۔

طاہر بن حسین کا اعزاز و خطاب:

ہم اس لقب کی وجہ پہلے بیان کر چکے ہیں جب طاہر نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کی فوج کو شکست دے دی اور علی مارا گیا تو اس نے فضل بن سہل کو یہ خط لکھا:

اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کے دشمن کو برباد کرے۔ میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور علی بن عیسیٰ کا سر میری گود میں ہے۔ اور اس کی انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہے اور اس پر اللہ کا [illegible] شکر ہے۔

خط پڑھ کر فضل اپنی جگہ سے فوراً اٹھ کر مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے امیر المؤمنین کہہ کر اسے سلام کیا۔ مامون نے طاہر کی امداد کے لیے مزید سپاہ اور سردار بھیجے تو ذوالیمینین اور صاحب [illegible] کا خطاب عطا کیا۔ اور اس کی فوج کے ان سپاہیوں کی جن کی [illegible] دے کر ادا کر دی۔

سفیانی علی بن عبداللہ کی بغاوت:

[illegible] سفیانی علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

علاقہ جبل سے امینی فوج کا اخراج

[illegible]

عبدالرحمن کی بدعہدی:

[illegible]

عبدالرحمن کا طاہر کی فوج پر اچانک حملہ

[illegible]

شروع کر دیا۔

طاہر کی فوج کی ثابت قدمی:

[illegible]

عبدالرحمن کا قتل:

[illegible]

اس میں اتنی ہمت اب نہیں ہے کہ تعاقب کی زحمت برداشت کرے اور آپ بھاگ جائیں۔ مگر اس نے یہی کہا کہ اب میں شکست کھا کر واپس جانا نہیں چاہتا۔ ورنہ امیر المؤمنین کو اپنی صورت دکھاؤں گا۔ اس کے بہت سے ساتھی مارے گئے۔ اس کی فرودگاہ کو لوٹ لیا گیا۔ یہ مصیبت کے مارے قریش کے بیٹوں عبداللہ اور احمد کے پاس پہنچے۔ ان کے آنے کا یہ اثر ہوا کہ خود ان کی فوج میں اس قدر خوف اور دہشت پھیل گئی کہ بغیر اس بات کے کہ ایک دشمن بھی ان کے پاس آیا ہو یہ بے تحاشا اپنے مقام سے بھاگے اور بغداد پہنچے تک انہوں نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

طاہر بن حسین کا شلاشان میں قیام:

طاہر کے لیے اب میدان صاف تھا۔ وہ بلا مزاحمت عراق کی طرف بڑھا۔ ایک ایک شہر اور ضلع سے گزرتا ہوا حلوان کے ایک گاؤں شلاشان میں آ گیا۔ اس نے اپنا پڑاؤ کیا۔ اپنے گرد خندق بنائی۔ ہر طرف سے اپنی فرودگاہ کو مستحکم کیا اور وہیں اپنی تمام فوجیں جمع کیں۔

امیر حج داؤد بن عیسیٰ کی والی:

اس سال امین کی طرف سے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ عباس مکہ اور مدینہ کا عامل تھا اور اس سال اور اس سے دو سال پہلے یعنی ۱۹۳ھ میں بھی اسی کی امارت میں حج ہوا تھا۔ عباس بن موسیٰ الہادی امین کی طرف سے کوفہ کا عامل تھا اور منصور بن مہدی بصرہ کا عامل تھا۔ مامون خراسان میں فرمانروا تھا اور اس کا بھائی محمد بغداد اور عراق کا حکمران تھا۔

۱۹۶ھ کے واقعات

اسد بن یزید کی طلبی:

اس سال محمد بن ہارون نے اسد بن یزید بن مزید کو قید کر دیا اور احمد بن مزید اور عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کو طاہر سے لڑنے کے لیے حلوان بھیجا۔

اسد بن یزید بن مزید نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن ابناوی کے قتل کے بعد فضل بن الربیع نے مجھے بلا بھیجا۔ میں اس کے پاس گیا۔ وہ اس وقت اپنے مکان کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا جسے وہ پڑھ چکا تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں اور وہ سخت غیظ کی حالت میں کہہ رہا تھا وہ خواب خرگوش میں ہے۔ نہ اسے حکومت کے جانے کی فکر ہے نہ وہ کسی مفید رائے اور تدبیر پر غور کرتا ہے۔ شراب و کباب نے اسے بدمست کر دیا ہے اور لہو و تماشا میں منہمک ہے۔ اور زمانہ اس کی بربادی کا انتظام کر رہا ہے۔ عبداللہ اس کی مخالفت پر اب علانیہ طور پر مستعد ہو گیا ہے۔ اور اس کے مقابلے کے لیے اس نے اپنے سب سے بہتر آدمی کو مقرر کیا ہے جو آتی ہوئی موت ہے گھوڑوں کی پشت پر نیزوں کی انیوں اور تلواروں کی دھاروں پر محمد کی تقدیر کی ہلاکت اور موت کو لیے ہوئے بڑھتا آ رہا ہے۔

اسد بن یزید کو طاہر کے مقابلہ کا حکم

[illegible]

مخاطب ہو کر کہا۔ ابوالحارث میرے اور تمہارے سامنے ایک خاص مقصد ہے۔ جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اگر ہم سے اس کے حاصل کرنے میں کوتاہی ہو گئی تو ہم ہمیشہ کے لیے مذموم ہو جائیں گے اور اگر ہم نے اس کے لیے پوری مستعدی دکھائی تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم ایک اصل کی شاخ ہیں۔ اگر وہ مضبوط رہی تو ہم بھی قوی رہیں گے اور اگر اصل ہی کمزور ہو گئی تو ظاہر ہے کہ ہم بھی کمزور ہو جائیں گے۔ اس شخص نے تو اپنی حالت بالکل نادان چھوکریوں کی سی کر دی ہے۔ ہر وقت عورتیں اس کی مشیر ہیں۔ خواب کے اوپر اس کو بڑا بھروسہ ہے اور اپنے ان تمام مدمن شرب لہو و لعب مصاحبین کی بات کو غور سے سنتا اور اسی پر ایمان رکھتا ہے۔ ان لوگوں نے اسے یہ غلط تسلی دی ہے کہ آخر میں اسی کی فتح اور کامیابی ہوگی۔ حالانکہ میں دیکھتا ہوں کہ تباہی اس سرعت سے اس کی طرف بڑھتی چلی آرہی ہے۔ جس سرعت کے ساتھ کوئی سیلاب ریت کے ٹیلوں کی طرف بڑھتا ہے۔ بخدا مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ اس کی ہلاکت اور تباہی کے ساتھ ہم بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ تم عرب کے شہسوار ہو اور ایک جواںمرد کے بیٹے ہو۔ اس نے اس شخص کے مقابلہ کے لیے تم کو چنا ہے۔ تمہاری وفاداری اور خلوص کی خوبی نیز تمہاری اجمالی شجاعت اور اس کے ساتھ رشتہ داری نے تمہارے انتخاب میں رہبری کی ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری ہر ضرورت کو پورا کر دوں۔ اور جس قدر روپیہ تم چاہو تم کو دے دوں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اقتصاد برکت اور سعادت کی کنجی ہے۔ بہرحال جو ضرورت تم کو ہو وہ پوری کر دو۔ اور جلد سے جلد اپنے دشمن کی راہ لو۔ اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فتح کی عزت کا سہرا تمہارے ہی سر باندھے گا۔ تمہارے ہی ذریعہ اس خلافت اور حکومت کے رشتہ کو پھر بحال کر دے گا۔

اسد بن یزید کے مطالبات و شرائط:

میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی اور امیر المومنین کی خدمت کے لیے بسر و چشم حاضر ہوں اور خود اس بات کو چاہتا ہوں کہ آپ کے اور ان کے دشمن کو ذلیل اور مغلوب کروں۔ مگر تجربہ کار محض موقع کے بھروسہ پر کام نہیں کرتا۔ اور جب تک فوج کے ساز و سامان میں کسی قسم کی بھی خرابی باقی ہو اسے کامیابی ہوتی ہے۔ کیونکہ سرمایہ فتح اور فوج کا سرمایہ مال ہے۔ امیر المومنین کی فیاضی کا یہ عالم ہے کہ جو بھی ان کی چھاؤنی میں موجود ہیں انہوں نے ان کے ہاتھ روپے سے بھر دیے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مستقل طور پر ان کو کثیر معاش مقرر کر دی اور ان کو بڑے بڑے انعام و اکرام سے سرفراز کیا۔ اگر میں اپنی فوج کو لے کر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جاؤں اور ان کے دل اپنے پیچھے رہنے والے متعلقین کی ضروریات میں الجھے رہیں تو ایسی پریشان خاطر فوج دشمن کے مقابلہ میں بھلا کس کام آسکتی ہے کیونکہ انہوں نے غیر مصافی لوگوں کو بیٹھنے والوں پر اور نکموں اور کاہلوں کو محنت اور مشقت برداشت کرنے پر فضیلت دی ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میری تمام فوج کو ایک سال کی معاش اب دے دی جائے اور ایک سال کی معاش ساتھ کر دیں۔ نیز ان میں جو لوگ جنگ میں آزمودہ اور بہادر فن حرب سے واقف ہوں ان کی معاش خاص مقرر کر دیں۔ اور مجھے اختیار ہو کہ میں خود اپنی جمعیت کے ناپختہ اور کمزور سپاہیوں کو بدل دوں۔ اور ان کے بجائے دوسرے سپاہیوں کو بھرتی کر لوں۔ اپنی جمعیت کے ایک ہزار آدمیوں کو گھوڑے دے دوں۔ نیز یہ کہ جو شہر اور علاقہ میں فتح کروں اس کا کوئی حساب مجھ سے نہ لیا جائے۔

اسد بن یزید کی اسیری:

[illegible]

ضرورت ہے۔ چنانچہ سب مل کر اسد امین کی خدمت میں پہنچے۔ فضل [illegible] سے پہلے امین کی خدمت میں [illegible] دیا ہے۔ [illegible] نے کے بعد مجھے اجازت دی۔ ان کے سامنے گیا۔ مجھ سے اور ان سے [illegible] باتیں ہوئیں [illegible] ہوئے۔ انہوں نے مجھے قید کرا دیا۔

اسد کا مامون کے فرزندوں کی حوالگی کا مطالبہ:

اس کے متعلق [illegible] ایک اور صاحب بیان کرتے ہیں کہ اسد نے ان سے کہا کہ آپ مامون کے بیٹوں کو میرے حوالے کر دیجیے [illegible] تاکہ میں انہیں اپنے پاس نظر بند رکھوں۔ اگر مامون میری اطاعت قبول کر کے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے تو خیر ورنہ پھر مجھے اختیار ہو کہ میں ان کے لڑکوں کے ساتھ جو چاہوں سلوک کروں۔ امین نے کہا تو بالکل اعرابی ہے۔ [illegible] ہے۔ میں نے عرب اور عجم [illegible] قوت اور [illegible] جہاں کی خراسان تک کی [illegible] کا [illegible] دوسرے امراء اور رؤساء [illegible] ان سے [illegible] اپنے بچوں کے قتل [illegible] اپنی ہی [illegible] خون کا خواستگار ہے۔ یہ [illegible] اور غیر متعلق بات ہے۔

اس وقت بغداد میں مامون کے دو بیٹے اپنی ماں ام عیسیٰ بنت ہادی کے ساتھ مامون کے بغداد والے قصر میں مقیم تھے۔ جب بغداد پر مامون کا قبضہ ہو گیا تو یہ دونوں اپنی ماں کے ساتھ خراسان چلے گئے۔ اور [illegible] ہے۔ اور پھر سب کے ساتھ بغداد آئے۔ یہ مامون کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

احمد بن مزید سے متعلق مشورہ:

جب امین نے اسد کو قید کر دیا تو [illegible] سے پوچھا کہ اس کے خاندان میں کوئی اور بھی شخص ہے کہ جس کو اس کے بجائے مقرر کیا جائے۔ کیونکہ ان کی [illegible] اور ناشناسی کی وجہ سے میں ان سے [illegible] ہوں۔ لوگوں نے کہا۔ جی ہاں! احمد بن مزید [illegible] ہے۔ [illegible] تجربہ کار [illegible] جان نثار [illegible] اطاعت [illegible] ہے۔ اس کے علاوہ وہ [illegible] بہادر [illegible] فوجوں کے انتظام [illegible] کام لے اور لڑائی میں نہایت ہوشیار اور مستعد ہے۔ امین نے اسی وقت ڈاک کا ہرکارہ اس کے پاس روانہ کیا کہ وہ فوراً اسے لے کر آئے۔

احمد بن مزید کی طلبی:

احمد [illegible] ایک گاؤں کو [illegible] کے ساتھ جا رہا تھا [illegible] کیا تھا کہ [illegible] آدھی رات [illegible] کی آواز سنائی دی [illegible] اس مقام پر اس کے آنے کی کیا سبب ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] امیر المومنین [illegible] احمد بن مزید [illegible] اور اس نے امین کو [illegible] کہا میں اپنی [illegible] کے قریب آ چکا ہوں اور یہاں سے اب صرف ایک منزل رہ گئی ہے۔ مجھے اتنی مہلت [illegible] ضروری کام ہے ان کے متعلق [illegible]

[illegible]

تھی کہ امین نے [illegible] ہوا تو آپ نے [illegible] آرام [illegible] کی خدمت میں بھیج دیا ۔

احمد بن مزید اور فضل بن الربیع کی ملاقات:

احمد کہتا ہے جب میں بغداد آیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ سب سے پہلے فضل بن الربیع سے ملنا چاہیے ۔ چونکہ ان کے ساتھ اور ان کی موجودگی میں میں نے امین کی خدمت کی ہے ۔ یہ بہتر ہوگا ۔ جب مجھے ان کے دربار میں آنے کی اجازت ملی اور میں ان کے سامنے پہنچا تو میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن حمید بن قحطبہ ان کے پاس بیٹھے ہیں اور وہ ان سے کہہ رہے ہیں کہ تم طاہر کے مقابلہ کے لیے جاؤ اور عبداللہ اس بات پر مصر ہے کہ اسے بہت سا روپیہ دیا جائے اور بہت زیادہ فوج بھی دی جائے ۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے مرحبا کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے برابر صدر مجلس میں جگہ دی ۔ وہ عبداللہ کی طرف مخاطب ہو کر ان کا مذاق اڑانے لگا اور مزاح کرنے لگا پھر وہ ان کے منہ پر مسکرا کر اس سے بنی شیبان کی تعریف میں دو شعر پڑھے ۔ اس پر عبداللہ نے کہا کہ بے شک وہ ایسی تعریف کے مستحق ہیں ۔ وہ اس خرابی کی اصلاح کر سکتے ہیں ۔ [illegible] مزاح سے ملتے ہیں اور باقیوں کے لیے ہے تو طاہر اور [illegible] کو بچا سکتے ہیں ۔ پھر فضل نے مجھ سے کہا کہ امیر المومنین نے تمہارا ذکر کیا تھا ۔ میں نے تمہاری اطاعت شعاری فرمانبرداری خلوص نیت اور محبت کے متعلق تمہاری شہرت اور قدر کی [illegible] کے سامنے تمہارے اس پر عمل کرنے کی قابلیت کی تعریف کی ۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ تم سے اپنی خاص اہم خدمت لی جائے ۔ تاکہ تمہاری شہرت اور عزت میں اضافہ ہو اور تم کو اس اچھے اور مرتبہ عالیہ پر لایا جائے جس پر آج تک تمہارا کوئی خاندان والا نہیں سرفراز ہوا تھا ۔

احمد بن مزید کی سپہ سالاری:

اس کے بعد انہوں نے خدمت گار کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے پر زین کسو ۔ تھوڑی دیر میں ان کی سواری کے لیے گھوڑا تیار کر دیا گیا ۔ سب اور میں دونوں چلے ۔ محمد کے پاس پہنچے اس وقت وہ اپنے محل کی [illegible] میں بیٹھے تھے ۔ مجھے اپنے قریب بلاتے گئے یہاں تک کہ میں ان کے بالکل ہی متصل پہنچ گیا ۔ کہنے لگے تمہارے بھتیجے نے تو [illegible] کی بڑی بڑی باتیں کیں ۔ اور وہ مجھ سے اپنی مخالفت پر تلا ہوا ہے ۔ اب تک میں بڑے تحمل سے اس کی [illegible] کرتا رہا ہوں ۔ مجھے اس کی وفاداری پر بھروسہ نہیں ہے ۔ تمہاری اپنے خاندان کی اطاعت اور وفاداری کی وجہ سے میں نے اس کی جگہ کے لیے تم کو [illegible] ہے ۔ میں چاہتا ہوں دل سے یہ بات چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ [illegible] تمہاری مجھ سے بہت تعریف بھی کی گئی ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری قدر عزت بڑھاؤں اور تمہارے خاندان پر تم کو ترجیح دوں ۔ میں اس غرض کے لیے تم کو چاہتا ہوں کہ تم کو اس باغی جماعت کے مقابلہ کے لیے سپہ سالار مقرر کروں تاکہ ان کے مقابلہ میں لڑ کر اپنے [illegible] آخرت کے ثواب دونوں کے حاصل کرنے کا تم کو موقع ملے ۔ سب سے پہلے تم اس کا [illegible] ساتھیوں کو بالکل اپنے بچوں کی طرح [illegible] رکھو ۔ امیر المومنین نے اس کام کے لیے تم کو انتخاب کیا ہے ۔ تم ان کی مدد کرو اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں پوری جد و جہد کرو ۔ اگر تم [illegible] تم کو خوش کر دوں گا [illegible] اور تمہاری [illegible]

[illegible]

ان شاء اللہ اسے پورا کروں گا۔

احمد بن مزید کو حلوان جانے کا حکم

انہوں نے فضل سے کہا کہ اسدی فوج کے دستے ان کے حوالے کر دو۔ [illegible] اور بڑے بہادر سپاہی تھے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ [illegible] بہت جماعت تھی [illegible] درست کر کے دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو گئے۔

میں ان کے ساتھ ہی چلا آیا۔ میں نے فوج کا انتخاب کیا [illegible] ان کی تعداد بیس ہزار تھی۔ یہ ان سب کو لے کر حلوان روانہ ہو گئے۔

امین کی احمد بن مزید کو ہدایات

حلوان جاتے ہوئے احمد بن مزید امین کے پاس رخصت ہونے کے لیے آئے۔ [illegible] تو امین نے ان کو یہ ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں تم کو چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ پہلے [illegible] سے بچنا۔ [illegible] قابلیت [illegible] الحسن [illegible] تمہارے [illegible] تو تم ان کے [illegible] تمہاری اطاعت [illegible] اچھا فوج کے آدمیوں سے بہت [illegible] اس بات کا خیال رکھنا [illegible] کہ تم کوئی ایسے کام [illegible] جب اس کا [illegible] کا باعث ہو جائے۔ عبداللہ کے ساتھ ایک مخلص بھائی [illegible] اپنے تعلقات خوشگوار رکھنا [illegible] تو تم اس سے [illegible] ضرورت ہو [illegible] دشمن کے مقابلے پر چلے جاؤ۔ احمد نے ان [illegible] دعا [illegible] میرے بارے میں [illegible] ہے آپ مجھے [illegible] اس کے بعد آپ [illegible]

احمد بن مزید اور عبداللہ بن حمید کا اختلاف

میں نے احمد بن مزید کو بیس ہزار [illegible] کے ساتھ اور عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کو بیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ [illegible] مقابلے کے لیے روانہ کیا [illegible] دونوں اپنی فوج کے ساتھ [illegible] اس مقام سے [illegible] دونوں [illegible]

طاہر بن حسین کی حکمت عملی

وہ دونوں بغداد سے روانہ ہو کر حلوان کے قریب ایک مقام خانقین [illegible]

[illegible]

ان کی فوج دو حصوں میں منقسم ہو گئی ہے اور ان کے علاوہ ان کو اور جو معلومات ملی ہے۔

احمد بن مزید اور عبداللہ میں نفاق:

ان جاسوسوں نے ان میں ایسی باتیں پھیلائیں کہ ان کے دونوں سرداروں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ آخر کار وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہوا۔ احمد اور عبداللہ کی جمعیت بٹ گئی۔ ان کی آپس میں جنگ ہو گئی۔ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے لگے۔ یہ دیکھ کر وہ طاہر سے لڑے بغیر خانقین کو چھوڑ کر چلے گئے۔

طاہر کا حلوان پر قبضہ:

طاہر نے بغیر کسی مزاحمت کے آگے بڑھ کر حلوان پر قبضہ کر لیا۔ ابھی اسے یہاں آئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ ہرثمہ بن اعین مامون کا فرمان لے کر اس کے پاس پہنچا۔ جس میں طاہر کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے تمام مقبوضہ شہر اس کے تفویض کر دے اور خود اہواز چلا جائے۔ طاہر نے حسب الحکم ایسا ہی کیا اور کچھ دنوں حلوان میں اقامت گزیں ہو گیا۔ وہاں اس نے اپنے مورچے مضبوط کیے اور اس کے لیے ضروری سامان مہیا کیا۔ پھر اس ملک کے انتظام کی طرف توجہ کی اور یہاں سے اس کے بعد اہواز کی سمت روانہ ہو گیا۔

فضل بن سہل کا اعزاز و خطاب:

اسی سال مامون نے فضل بن سہل کی قدر و منزلت اور بڑھا دی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب مامون کو معلوم ہوا کہ طاہر نے علی بن عیسیٰ کو قتل کر کے اس کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا ہے اور امین کو امیر المومنین کہنا ترک کر دیا تو مامون نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا اور فضل بن سہل نے بھی اسی لقب سے اس کو خطاب کیا اور سب اسی کے ہو گئے۔ پھر جب یہ اطلاع ملی کہ طاہر نے عبدالرحمن بن جبلہ انباری کو بھی قتل کر کے اس کے لشکر پر قبضہ کر لیا ہے تو انہوں نے فضل بن سہل کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ وہاں جب وہ آئے تو انہوں نے مشرق میں جبال ہمدان سے جبل سنگان اور تبت تک کا علاقہ طولاً اور بحر فارس سے لے کر دیلم اور جرجان تک کا علاقہ عرضاً اس کی تحویل میں دے دیا۔ تیس لاکھ درہم اس کی تنخواہ مقرر کی اور ایک جھنڈا جس پر دو نشان تھے اس کے لیے قائم کیا اور اس کے بعد اسے ذوالریاستین کے خطاب سے سرفراز کیا۔

فضل بن سہل کی تلوار:

ایک شخص نے جس نے فضل کی تلوار حسن بن سہل کے پاس دیکھی تھی بیان کرتا ہے کہ اس پر چاندی کے حروف میں ایک طرف ریاست حرب اور دوسری طرف ریاست قلم منقوش تھا۔ فضل نے اپنے بھائی حسن بن سہل کو محکمہ خراج کا افسر مقرر کیا اور حسن بن سہل کو دیوان خراج کا افسر مقرر کیا۔

اسی سال محمد امین نے عبدالملک بن صالح بن علی کو شام کا والی مقرر کر کے شام جانے کا حکم دیا اور اسے اختیار دیا کہ وہ اہل شام کی ایک جمعیت بھرتی کرے اور اس کے ساتھ طاہر اور ہرثمہ سے لڑے۔

عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن سلوک:

اس کی وجہ یہ تھی کہ عبدالملک بن صالح کو رشید نے قید کر دیا تھا اور وہ رشید کی وفات تک قید رہا۔ جب امین

[illegible]

اسے معزول کر دیا [illegible] اور ان کی [illegible] لگا تھا۔

عبدالملک بن صالح کی امین سے درخواست:

امین سے عرض کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے مقابلہ میں [illegible] برداشت کرنے کے عادی ہیں [illegible]

[illegible] اگر آپ مجھے شام بھیج دیں تو میں وہاں سے ایک ایسی زبردست فوج آپ کے لیے تیار کر دوں گا [illegible]

[illegible] اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپ اور [illegible] کی مدد کرے گا۔

عبدالملک بن صالح کی ولایت شام:

امین نے کہا میں نے تم کو اس کام کے لیے مقرر کیا۔ [illegible]

[illegible]

امین نے اسے تمام شام اور جزیرہ کا والی مقرر کیا اور [illegible]

[illegible] ابناء کی ایک جماعت اس کے ساتھ کر دی۔ [illegible] عبدالملک بن صالح [illegible]

عبدالملک کا رقہ میں قیام:

رقہ پہنچ کر عبدالملک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے پاس آ گئے [illegible]

سپاہ اور [illegible] میں لڑائی

اس اثنا میں ایک خراسانی سپاہی [illegible] اپنے گھوڑے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر فریق نے اپنے آدمیوں کی حمایت کی۔ اب ان میں جھگڑے اور [illegible] ہونے لگی۔

محمد بن ابی خالد سے جماعت ابناء کی درخواست:

جماعت ابناء [illegible] آپس میں مشورہ کر کے محمد بن ابی خالد کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے بڑے سردار [illegible] آپ سے خواہش [illegible] آپ کو معلوم ہے [illegible] اب آپ ہماری قیادت کریں تاکہ ہماری بات [illegible] ہر شخص [illegible] ذلیل و خوار [illegible] رہے گا۔ ان زواقیل کے لیے [illegible] پاس جانے سے [illegible] انہوں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ اس ہنگامے میں خود شرکت کروں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ تم لوگوں کو اس ذلت کی حالت میں دیکھوں۔ پھر ابناء متحد ہوئے اور انہوں نے لڑنے کا تہیہ کر لیا۔

ابناء کا شامیوں پر اچانک حملہ:

اور جب شامیوں کی [illegible] جماعت [illegible] تھی انہوں نے بے خبری میں ان پر آ لیا اور [illegible] قتل شروع کیا۔ بہت سوں کو [illegible] قتل کر دیا اور بہت سے [illegible] ان کی فرودگاہ [illegible] شامیوں نے اپنی جماعت کو للکارا کہ [illegible] سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور [illegible] لڑنے کے لیے مستعد ہو گئے [illegible] جنگ [illegible] عبدالملک بن صالح کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنا پیامبر ان کے پاس بھیجا کہ ان کو حکم دے کہ وہ لڑائی سے باز آ جائیں [illegible] انہوں نے اس کے [illegible] مارے اور اس تمام دن نہایت بے جگری سے لڑتے رہے۔ ابناء نے شامیوں کی ایک جماعت کے بے شمار آدمی قتل کر دیے۔

عبدالملک بن صالح کا اظہار تاسف:

عبدالملک کو جب معلوم ہوا کہ زواقیل کے اس قدر زیادہ آدمی مارے گئے تو اس نے جو اس وقت مریض اور کمزور تھا [illegible] ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہنے لگا کہ [illegible] کیا ہو گئی کہ عرب اپنے ہی علاقہ [illegible] اس طرح مارے جانے لگے۔

ایک شخص کا اہل حمص سے خطاب:

[illegible] کے اس حملے سے ان لوگوں کو جو اب تک اس ہنگامے سے الگ تھلگ رہے تھے غصہ آ گیا اور لڑائی بہت بڑھ گئی۔ حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان نے ابناء کی قیادت سنبھالی [illegible] ابناء اور اہل خراسان رات میں جمع ہو گئے۔ اہل حمص کے ایک شخص نے اپنے ساتھیوں کو [illegible] یہ جگہ [illegible] ہے اور [illegible] دور ہے [illegible] تم [illegible] اپنا گھر [illegible] کے بعد [illegible] تم مصیبت میں مبتلا ہو گئے [illegible] جماعت کی [illegible] قبل اس کے کہ [illegible] ہو جائے [illegible] اپنے گھر چلے جاؤ۔

شامیوں کی روانگی:

اہل فرات [illegible] کے ایک شخص نے [illegible] پکار کر کہا [illegible] مصیبت سے [illegible]

ہے وہ جھگڑے کا اب تک وہی حال رہا ہے۔ ان کے اقبال میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اہل خراسان کی تلواروں کے زخم اور ان کے تیروں کے نشان تمہاری گردنوں اور چہروں میں اب تک باقی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ قبل اس کے کہ یہ معاملہ بڑھے تم اس سے بچ جاؤ اور قبل اس کے کہ بچنے کی صورت نہ رہے اور دشمن ہم تک پہنچ جائے تم اس سے دور ہو جاؤ۔ اپنے شہر چلو۔ فلسطین میں مرنا حمص میں مرنے سے بہتر ہے۔ میں تو جاتا ہوں اب جس کا جی چاہے میرے ساتھ ہو لے۔ یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ ان کے ساتھ اکثر لوگ بھی چلے گئے۔ زواقیل نے اس گھر بار و سامان میں جو کچھ اس نے خود ان کے لیے لا کر رکھا تھا آگ لگا دی اور حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان اپنی زواقیلی اور اپنی جماعت کے ساتھ طوق بن مالک کے خوف سے تدمر میں ٹھہرا رہا۔

طوق بن مالک کی لڑائی سے علیحدگی:

بنی تغلب کے ایک شخص نے طوق سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ عرب بوڑھوں اور ان لوگوں کے بارے میں کیا قصہ ان کا ہوا ہے۔ شام والے بڑے بہادر ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے یہ لوگ تمہاری بجائے اور ہیں اور مدد کو آ رہے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تم اس معاملہ سے علیحدہ رہو۔ اس نے کہا میں کیسے علیحدہ ہو سکتا ہوں میں اس جنگ میں اپنی قوم کے ساتھ شریک تھا کیا مجھے اس کی اجازت نہیں شریک ہوا ہے۔ علاوہ اس کے میں ہرگز ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنی قوم یا خود ان کو کسی ایسے شخص کی وجہ سے جو ان کا نہیں ہے اور قیس کے جو ان کی وجہ سے معرض خطر میں ڈالوں۔ مناسب یہی ہے کہ میں الگ تھلگ رہوں۔

نصر بن شبث کا خراسانی سپاہ پر حملہ:

نصر بن شبث زواقیل کی جماعت کے ساتھ ایک کمیت پیشانی پر سفید نشان والے گھوڑے پر سوار ایک سیاہ فولادی خود زرہ پہنے تھے جس نے اپنی پشت سے کسی چیز سے باندھ رکھا تھا۔ ایک ہاتھ میں نیزہ اور دوسرے میں ڈھال سنبھالے ہوئے میدان مقابلہ میں بڑے جوش سے بڑھا اور آگے بڑھ کر اس نے اور اس کی جماعت نے اہل خراسان پر حملہ کر دیا اور نہایت بے جگری سے لڑنے لگے ہر طرف سپاہ اس کے مقابلہ پر جم رہی۔ اور زواقیل کے بہت سے آدمی کام آئے۔ اس نے پسپائی کی۔ اور یہ حملہ میں۔ مقابل کے بہت سے آدمی قتل اور زخمی کیے۔ اس حملہ میں کثیر بن قادرہ ابو الفیل اور داؤد بن موسیٰ بن عیسیٰ الخراسانی نے نہایت ہی مردانگی کی اور بہت آدمی مارے۔ زواقیل شکست کھا کر بھاگ گئے۔ نصر بن شبث عمرو السلمی اور عباس بن زفر الہلالی دونوں ان کے آگے تھے۔ اور ان کو بچاتے جاتے تھے۔

عبدالملک بن صالح کی وفات:

اس سال عبدالملک بن صالح نے وفات پائی۔ نیز اس سال محمد بن ہارون خلافت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور اس کے بجائے اس کے بھائی عبداللہ المامون کے لیے بغداد میں بیعت لی گئی۔ محمد کو قصر ابی جعفر میں ام جعفر سمیت ابن علی نے قید کر دیا۔

* * *

باب ۶

خلیفہ امین کی معزولی

حسین بن علی کی امین سے غداری

جب عبد الملک بن صالح نے رقہ میں وفات پائی تو حسین بن علی [illegible]

حسین بن علی کی غلطی:

[illegible]

حسین بن علی کا ابناء سے خطاب:

[illegible]

حسین بن علی اور [illegible] کی جنگ:

[illegible]

دوسرے لوگ تھے۔ [illegible] حسین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گیا۔

امین کی خلافت سے برطرفی و اسیری:

حسین نے ۱۱ رجب ۱۹۶ ہجری کو [illegible] محمد کو خلافت سے برطرف کر دیا [illegible] عبداللہ المامون کے لیے بیعت لے لی۔ [illegible] عباس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابوجعفر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کر دی گئی۔

محمد بن ابی خالد کی امین کی حمایت میں تقریر

دوسرے دن کی صبح کو [illegible] حسین بن علی سے اپنی تنخواہ کا مطالبہ کیا [illegible] محمد بن ابی خالد باب الشام میں لوگوں کے سامنے تقریر کرنے لگا اور اس نے کہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ابناء کے ایک سردار کا فوج سے خطاب:

اسی اثناء میں ابناء کا ایک [illegible] گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور اس نے لوگوں کو [illegible] سب خاموش ہو گئے۔ تب اس نے کہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کی بات کو بھی سنتے کہ تمہاری قوم نے اپنے خلیفہ کو قتل کیا اور نہ اس سے قتال کی خاطر اور نہ ان کو تم سے مطلب ہے اور ان کو بھی نہایت ظالمانہ طور پر مارا پڑا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اپنی جماعت کے لیے چلیں۔ اس سے مجھے تو ... ہم مخلص سے بڑھ کر باتیں کرتا ہے اس سے ڈرو۔

حسین بن علی کی گرفتاری

ان کی گفتگو پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک جماعت کو لیا اور ان کے ساتھ تیر ... اور ... آ ... بہ حکم ... تیار تھے ... اور ... کے ساتھ حسین بن علی کے متوجہ ہونے کے ... سے اور ان کی ... سے ... کے بلند ہونے سے ... تھے ... جا کر ... ہے۔ اور ان کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور حسین بن علی گرفتار ہو گئے۔

العمری کی روپوشی:

اسعد عمری محمد کے پاس پہنچا اس نے ان کی حفاظت کی ... اور ان کو ... تک ... یہ ... لوگوں کو ... ان کا ... تھا ... ان کے پاس ... سے ... ان سے تعلق ... رکھتا ہے اور ہتھیار ... دیے جائے۔ انھوں نے ... ضرورت کے مطابق ... ہے ... نے ان سے انعام ... کا وعدہ کیا۔ اور ... کے لیے ... ان ... کی جانب ... نے بہت سے ... اور دوسرا سامان ... سے لوٹ لیا۔

حسین بن علی کی بحالی:

حسین ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انھوں نے اس کی حفاظت پر ... اور کہا کہ یہ واقعہ ... سے ... تمہارے باپ کو اور ... نے ... امر ... دی۔ ... ہم ... نے ... تمام ... میں تمہارے ... اور تمہارے ... سے ... امراء ... کے مقابلے میں تمہاری ... لی۔ ... آپ ... سب ... سے۔ ... نے کہا ... تمہارے ساتھ ... لیا ... تم نے مجھ سے ... اور ... لوگوں کو ... تک ... ہے ... مجھے ... کہ میرا ... اور ... ہم نے ... کیا ... جماعت ... انھوں نے کہا ... معاف کر دیا ... ہم ... ہتھیار ... کی ... ہو ... جائے۔

اس کے بعد ... ان کے لیے ... اور ... ہم ... سے ... تمہاری ... دیا جاتا ہے۔

حسین بن علی کا قرار:

عثمان بن سعید ... کہتا ہے کہ حسین سے میرے بہت ... تھے۔ جب ... ان سے ... ہو

انہوں نے ان کے [illegible] کا سامان [illegible] امین کو خوشی ہوئی [illegible] حسین نے [illegible] پکڑ کر لایا جائے۔ حسین نے [illegible] ان سے کہا کہ تم [illegible] تم اور بھائیوں نے [illegible] اور [illegible] چاہیے۔ اس کے بعد امین نے [illegible] اپنے باپ کا بدلہ لو [illegible] کرے گا۔

حسین بن علی کا قتل:

حسین اس کے بعد دربار [illegible] چلا گیا۔ اور [illegible] اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھاگ گیا۔ امین نے فوج روانہ کی جس نے اس کا تعاقب کیا [illegible] گرفتار کرنے کے لیے [illegible] جب اس نے [illegible] دیکھا تو گھوڑے سے اترا [illegible] اپنے گھوڑے کے پاؤں باندھ دیئے اور دو رکعت نماز پڑھی [illegible] اس کے مقابلہ پر آ گیا [illegible] لوگوں نے [illegible] اور قتل کیا [illegible] اس کے گھوڑے سے [illegible] حسین [illegible] لوگوں نے [illegible] تلواروں اور نیزوں سے اس کا کام تمام کر دیا اور اس کا سر کاٹ لیا۔

امین کی تجدید بیعت:

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حسین نے [illegible] امین [illegible] کی ۔ حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کو نصف رجب ۱۹۶ھ [illegible] ایک فرسخ پر [illegible] قتل کیا گیا۔ اسی سال کے رجب کی [illegible] کو [illegible] امین کی خلافت کے لیے تجدید بیعت ہوئی۔ حسین نے [illegible] حسین جس رات [illegible] اسی رات قتل [illegible] ہو گیا۔

طاہر بن حسین کی روانگی اہواز

اس سال [illegible] کے بعد طاہر بن حسین حلوان سے اہواز آیا اور وہاں سے امین کے عامل [illegible] کو قتل کر دیا اور [illegible] کے لیے [illegible] آگے اہواز [illegible] اس کے آنے سے پہلے ہی [illegible] روانگی [illegible] دی۔

طاہر کو محمد بن یزید کی پیش قدمی کی اطلاع:

طاہر نے [illegible] حسین بن [illegible] روانہ کیا [illegible] ہدایت کی [illegible] احتیاط کرے۔ [illegible] جب [illegible] کے جانے کے بعد طاہر کو [illegible] محمد بن یزید [illegible] کی جانب سے اہواز کا [illegible]

[illegible] ہے۔

طاہر کے فوجی سرداروں کی روانگی اہواز:

طاہر نے اپنے چند سرداروں کو [illegible] محمد بن طالوت [illegible] محمد بن العلاء [illegible] عباس بن بخارا خذاہ [illegible] حارث بن ہشام [illegible] داؤد بن موسیٰ اور ہادی بن حفص تھے۔ [illegible] حسین بن عمر الرستمی کے [illegible] اس کا مقابلہ ہو جائے تو تم ان کی پشت پناہ رہو۔

طاہر نے ان سب سرداروں کو [illegible]

قریش بن شبل کی شکست:

دوسری طرف محمد بن یزید [illegible] ابن شبل اور حسین بن عمر الرستمی کے [illegible]

محمد بن یزید کی مراجعت

[illegible]

محمد بن یزید کی اہواز میں آمد:

قریش بن شبل ان کے تعاقب میں روانہ ہوا [illegible] سے محمد [illegible] اہواز [illegible] طرف کے مقابلے [illegible] اہواز [illegible] محمد بن یزید [illegible] سے [illegible] پیچھے [illegible] اپنی فوج کو [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] تمام [illegible] اپنا [illegible]

قریش بن شبل کی فوجوں کو ہزیمت:

[illegible] محمد بن یزید [illegible] آئے [illegible] اپنی [illegible] سے [illegible] قریش [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] بہت سے [illegible] محمد بن یزید [illegible] کے ان تک پہنچے [illegible] سے ان کے [illegible] سب [illegible]

محمد بن یزید کا ابن شبل پر حملہ:

محمد بن یزید کی فوج کا ایک دستہ ان [illegible] قریش نے اپنی فوج کو [illegible] سے [illegible] کی طرف [illegible] انہوں نے [illegible] سے ان کا مقابلہ کیا [illegible] اور [illegible] گئے۔

محمد بن یزید کی شجاعت:

محمد بن یزید [illegible] ان کے ساتھ تھے اور [illegible] انہوں نے کہا کہ [illegible] اپنے ساتھیوں کو [illegible] مجھے [illegible] ہاتھ [illegible] پیچھے [illegible] جائیں گے۔ مجھے اب ان کی واپسی کی امید نہیں ہے۔ میں نے [illegible] جو تم میں سے جانا چاہے وہ [illegible] انہوں نے کہا [illegible] آپ [illegible] اگر ہم [illegible] آپ نے [illegible] آزاد [illegible] کے بعد [illegible] آپ کی رکاب کے نیچے اپنی جانیں دیں گے۔ آپ کے بعد [illegible] زندگی پر لعنت ہے۔ [illegible] سب گھوڑوں سے اتر [illegible] سخت [illegible] ان کو پھر [illegible]

محمد بن یزید کا قتل:

اسی اثناء میں طاہر کا ایک سپاہی [illegible] محمد بن یزید تک جا پہنچا [illegible]

طاہر بن الحسین کا واسط پر قبضہ

[illegible]

عباس بن موسیٰ کی مامون کی اطاعت

[illegible]

منصور بن مہدی اور مطلب بن عبداللہ کی اطاعت:

[illegible]

[illegible] قتال کا تقرر

[illegible]

محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کو شب خون مارنے کا حکم

[illegible]

فوج کو خراسان سے روانہ کیا۔ محمد بن [illegible] اور [illegible] بھی ان کے ساتھ [illegible] ہو گئے [illegible] تو [illegible] نکل کھڑے ہوئے۔ اور [illegible] کا بھی انتظار کرنے لگے اور ایک [illegible] ہوئے [illegible] تمام [illegible] شہر [illegible] دیا۔

محمد بن سلیمان اور محمد بن حمزہ کی حارث و [illegible] سے جنگ

طاہر نے محمد بن [illegible] انقلاب [illegible] ہو گیا [illegible] کر لیا۔ یہاں سے محمد بن سلیمان اور محمد بن [illegible] کی طرف بڑھے [illegible] کے درمیان ان کا آمنا سامنا ہوا اور [illegible] کی شدید جنگ ہوئی۔ جس میں اہل [illegible] کو شکست ہوئی۔ محمد بن سلیمان میدان جنگ سے بھاگ کر [illegible] آیا [illegible] کو [illegible] کیا اور [illegible] کے راستے [illegible] چلا گیا اور محمد بن [illegible] چلے گئے۔

فضل بن موسیٰ کی روانگی کوفہ:

محمد بن [illegible] نے بغداد واپس آنے پر [illegible] فضل بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی کو کوفہ کا والی مقرر کر کے کوفہ بھیجا۔ ابوالسلاسل ایاس [illegible] اور [illegible] کو اس کے ساتھ کیا اور فضل کو [illegible] کی ہدایت کی۔ فضل [illegible] روانہ ہوا [illegible] عیسیٰ کو [illegible] اس نے [illegible] سے ٹھوکر کھائی اور فضل [illegible] اس نے [illegible] راستہ چھوڑ دیا اور دوسرا راستہ اختیار کیا [illegible] واقعہ [illegible] نے [illegible] شگون سمجھا اور کہتے تھے اے اللہ میں [illegible] درخواست کرتا ہوں کہ [illegible] اس راستہ میں مجھے برکت دینا۔

فضل بن موسیٰ کی شکست [illegible]:

طاہر [illegible] کی آمد کی اطلاع [illegible] نے اس کے مقابلے کے لیے محمد بن العلاء کو روانہ کیا اور حارث [illegible] کی اطاعت کا حکم دیا [illegible] کے ایک قریہ [illegible] محمد اور فضل کا مقابلہ ہوا۔ فضل نے اس سے [illegible] کہ [illegible] ہوں اور یہاں تک [illegible] میری [illegible] نہ کرو۔ مجھے [illegible] طاہر کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں [illegible] تمہارے [illegible] کہ تم [illegible] بات کو قبول [illegible] کہ تم امیر طاہر [illegible] بہتر ہے کہ پیچھے پاؤں پلٹ جاؤ اور [illegible] اپنے گھر کی راہ لو۔

فضل بن موسیٰ کا محمد بن العلاء پر اچانک حملہ:

وہ پیچھے ہٹ گیا۔ محمد نے اپنی فوج سے کہا [illegible] مجھے اندیشہ ہے کہ [illegible] ساتھ [illegible] کرے گا۔ اس [illegible] تھوڑی دیر [illegible] کے لیے [illegible] طرف سے [illegible] خوف [illegible] مطمئن [illegible] جب [illegible] کے لیے [illegible] محمد بن العلاء [illegible] کے لیے [illegible] طرح [illegible] دیا۔ جنگ شروع ہوئی اور [illegible] فضل کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی [illegible] سے وہ گر پڑا۔ [illegible] ابو السلاسل [illegible] کے حملے سے [illegible] اور جب [illegible] گھوڑے پر سوار [illegible] گیا [illegible] سے بیان کروں گا۔

طاہر کی مدائن کی جانب پیش قدمی:

محمد بن اسحاق [illegible] نے فضل [illegible] فوج پر [illegible] ۔ [illegible] جب [illegible] کرتے ہوئے [illegible] اسی
اسمعیل بن محمد القرشی اور [illegible] قید کر لیے گئے۔ جب طاہر نے [illegible] دیکھا [illegible] تھا [illegible]
بڑی قوت سے [illegible] تھی [illegible] مخالفت کے لیے [illegible] تھا۔ انھوں نے [illegible] سے [illegible] تھا
[illegible] تھا۔ جب طاہر مدائن کے قریب [illegible] پہنچا تو [illegible] سے [illegible] فوج [illegible]
[illegible] ہو گیا۔ مجبوراً مدائن کا [illegible] اس وقت [illegible] جنگ [illegible] مدائن کی [illegible]
جہاں سے اس نے حسن بن علی المامونی اور قریش بن شبل اور ہارون بن عقیل کو اپنے مقدمہ پر روانہ کیا اور خود بھی چلا۔

طاہر کا مدائن پر قبضہ:

جب برمکی نے ان کے گھوڑوں کی آواز سنی تو اپنے گھوڑوں پر زین کسی اور جنگ کے لیے ترتیب قائم کرنے لگا۔ جو آگے بڑھے ہوئے تھے ان کو پیچھے بلا لیا۔ خود برمکی [illegible] کرنے لگا۔ مگر جب [illegible] یہ حال [illegible] کہ ایک صف درست کرتا اور اسی وقت وہ درہم برہم ہو جاتی۔ فوج کی [illegible] قائد کی وجہ سے وہ اس کا انتظام نہ کر سکا۔ وہ پریشان ہو گیا۔ خدا کی قسم [illegible] سے [illegible] اپنے ساتھ فوج کے [illegible] طرف [illegible] کہ بھاگنے کے لیے راستہ چھوڑ دیا [illegible] سے بھاگ جائیں گے۔ چنانچہ [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] بغداد کی طرف بھاگی۔

طاہر بن حسین کا صرصر میں قیام:

طاہر نے مدائن پر قبضہ کر لیا اور یہاں سے اس نے قریش بن شبل اور [illegible] کو [illegible] روانہ کیا۔ محمد بن سعید افریقی اور نصر بن منصور بن نصر بن مالک نہر دیالی پر پہلے ہی ڈالے پڑے تھے۔ انھوں نے برمکی کی فوج کو بغداد کی طرف جانے سے روکا۔ اب طاہر خود بڑھ کر [illegible] کے سامنے آیا اور [illegible] کے لیے آگے بڑھا مگر معمولی جھڑپ کے بعد ان کی فوجیں میدان سے [illegible] صرصر [illegible] آیا۔ اس پر اس نے پل باندھا اور وہیں اتر پڑا۔

داؤد بن عیسیٰ کی امین کی بیعت سے برأت:

اس سال داؤد بن عیسیٰ [illegible] نے [illegible] امین کی بیعت [illegible] سے [illegible] مامون کی [illegible] اور [illegible] لوگوں سے بھی اس کے لیے بیعت لے لی اور [illegible] طاہر [illegible] کر کے [illegible] کی خدمت میں روانہ ہوا۔

داؤد بن عیسیٰ کو موسیٰ کی ولی عہدی کی بیعت لینے کا حکم:

جب امین خلیفہ ہوئے انھوں نے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو مکہ اور مدینہ [illegible] سے

[illegible] ہارون الرشید کے زمانے میں [illegible] [illegible] [illegible] ۱۹۶ھ [illegible] [illegible] اپنے بھائی [illegible] [illegible] کو ہارون الرشید نے کعبہ میں [illegible] اپنے قبضہ میں رکھ لیے تھے۔

داؤد بن عیسیٰ کی امین کی بیعت شکنی کی مذمت۔

اس کو ان دونوں کی بابت [illegible] حجبیوں، قریش اور فقہاء اور ان لوگوں کو جمع کیا جن کے سامنے دونوں عہد نامے لکھے گئے تھے [illegible] آپ سب [illegible] سے اچھی طرح واقف ہیں جو رشید نے بیت اللہ الحرام میں اپنے دونوں بیٹوں کے لیے بیعت لیتے وقت لیا تھا کہ ہم سے یہ اقرار لیا گیا ہے کہ ہم ان دونوں میں سے جو مظلوم ہو ظالم کے مقابلے میں اس کا ساتھ دیں گے۔ اور جس پر زیادتی کی گئی ہو زیادتی کرنے والے کے مقابلے میں ساتھ دیں گے اور جس کے ساتھ بدعہدی کی گئی ہو اس کا بدعہدی کرنے والے کے مقابلے میں ساتھ دیں گے۔ اب ہم نے اور آپ نے یہ بات معلوم کر لی ہے کہ امین نے اپنے دونوں بھائیوں عبداللہ مامون اور قاسم موتمن کے ساتھ ظلم، زیادتی اور بدعہدی کی ابتدا کی ہے اور ان دونوں کو ولایت عہد سے معزول کر کے اپنے بالکل شیر خوار بیٹے کے لیے بیعت لی ہے اور بیعت کی [illegible] شرطیں اور ان عہد ناموں کو کعبہ سے نکلوا کر جلا ڈالا ہے۔ میں غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں اور میں نے اس کو اب معزول کر دیا ہے۔ میری [illegible] خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے [illegible] خلافت کے لیے [illegible] مامون کی بیعت کر لوں۔

داؤد بن عیسیٰ کی تجویز سے اہل مکہ کا اتفاق۔

اہل مکہ نے [illegible] کہا کہ ہماری رائے آپ کی رائے کے بالکل تابع ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم بھی امین سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ داؤد نے ان سے کہا کہ ظہر کی نماز تک اس معاملے پر غور کر لیں آپ سب تشریف لے جائیں۔ اس نے مکہ کی تمام گلیوں اور بازاروں میں منادی کرا دی کہ سب لوگ ظہر کی نماز میں شرکت کے لیے پہنچ جائیں۔ ۲۷ رجب ۱۹۶ھ کو جمعرات کے دن داؤد اپنے قصر سے مسجد میں آیا اور لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی۔

داؤد بن عیسیٰ کا اہل مکہ سے خطاب۔

اس کے بعد رکن اور مقام کے درمیان اس کے لیے ایک منبر رکھا گیا وہ اس پر چڑھ گیا اور قریش کے علماء اور شرفاء کو اس نے اپنے قریب بلا لیا۔ اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور [illegible] سب [illegible] ہو گئے تو اس نے یہ تقریر کی۔

داؤد بن عیسیٰ کی روانگی مرو

ان [illegible] کے [illegible] ہوتے ہی [illegible] پہنچ [illegible] تھے۔ مامون کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مرو کی [illegible] روانہ ہوا [illegible] مامون کے پاس مرو پہنچا۔ [illegible] اپنی [illegible] اور محمد بن [illegible] نے جس طرح [illegible] سے [illegible] کیا [illegible] مامون سے بیان کی۔

امارت مکہ و مدینہ پر داؤد بن عیسیٰ کا تقرر

اس سے مامون بہت خوش ہوئے اور سب سے پہلے اہل حرمین کے ان کو خلیفہ تسلیم کر لینے کو انہوں نے اپنے لیے بہت ہی باعث عزت و برکت سمجھا۔ ان کو ایک لطف آمیز خط لکھا۔ جس میں ان سے حسن خدمت کا اعتراف کیا۔ اور ان کو توقعات دلائیں اور حکم دیا کہ داؤد کے سپرد مکہ اور مدینہ کی امارت کا فرمان تحریر کیا جائے۔ امامت حج کی خدمت اور زکوٰۃ کی وصولی بھی اسی کے متعلق رہے۔ نیز حرمین کے علاوہ طائف کی ولایت بھی اس کے متعلق کی جائے۔ اس کے لیے تین نشان اسے دیے اور [illegible] کو حکم دیا کہ پانچ لاکھ درہم بطور [illegible] کے اسے دیے جائیں۔

داؤد بن عیسیٰ کی مراجعت مکہ:

ان احکام کو لے کر داؤد بن عیسیٰ تیزی کے ساتھ مکہ روانہ ہوا [illegible] میں شریک ہو سکنے کا وقت قریب تھا۔ مرو سے [illegible] ہوا۔ اس سفر میں اس کا بھتیجا عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بھی ساتھ تھا۔ مامون نے اس کو اس سال کے لیے امیر حج مقرر کیا تھا۔ داؤد اور اس کا بھتیجا دونوں مامون سے رخصت ہو کر طاہر بن الحسین کے پاس بغداد پہنچے۔ طاہر نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ان کی آمد کو خوب سراہا اور ان کے ساتھ [illegible] القسری کو جسے مامون نے یمن کا والی مقرر کیا تھا بھیجا۔ اس کے ساتھ [illegible] کی ایک بڑی جمعیت ساتھ کی۔ [illegible] نے ان سے اس وقت کا ذکر کیا تھا [illegible] اپنی قوم [illegible] خاندان والوں کو [illegible] ان کے [illegible] اور عراق [illegible] کی [illegible] مامون کی [illegible] کے لیے [illegible] سب کے سب [illegible] عیسیٰ کی امارت میں حج ہو گیا۔

اہل یمن کی مامون کی بیعت:

حج سے [illegible] کے پاس [illegible] اس وقت یمن کا [illegible] تھا۔ چنانچہ [illegible] بن عیسیٰ [illegible] یمن میں اپنے ہمراہ لیا اور [illegible] یمن آیا۔ یہاں آ کر اس نے اہل یمن [illegible] کی [illegible] مامون کی خلافت کو تسلیم کرنے کی دعوت دی اور طاہر بن الحسین کا ایک خط بھی جو ان کے نام تھا اور جس میں ان کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کا وعدہ اور مامون کی اطاعت کے لیے ترغیب دی گئی تھی اور مامون نے اس خاندان کے طرز عمل کا [illegible] تھا جو انہوں نے [illegible] اختیار کیا تھا [illegible] بتایا۔ اہل یمن نے اس دعوت کو خوشی [illegible] کر [illegible] مامون کے لیے بیعت کر لی۔ اور امین کی خلافت سے علیحدہ [illegible] نے ان کے ساتھ بہت ہی نیک طرز عمل [illegible] اور [illegible] عدل و انصاف سے حکومت کرنے لگا۔ اور ان کی [illegible] کی اصلاح [illegible] اور

طاہر کو لکھ بھیجی۔

ہرثمہ کا نہروان پر قبضہ:

اس سال ماہ رجب اور شعبان میں امین نے تقریباً چار سو نشان بہت سے فوجی سرداروں کو باندھ کر دیئے اور ان سب پر علی بن محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو امیر الامراء مقرر کیا۔ اور ان کو ہرثمہ بن اعین کے مقابلہ پر جانے کا حکم دیا یہ چلے اور ماہ رمضان میں نہروان سے چند میل کے فاصلہ پر مقام [illegible] میں ان کا ہرثمہ سے مقابلہ ہوا۔ جنگ ہوئی۔ ہرثمہ نے ان کو مار بھگایا۔ اور علی بن محمد بن عیسیٰ بن نہیک گرفتار ہوا۔ ہرثمہ نے اسے مامون کی خدمت میں بھیج دیا۔ اور خود بڑھ کے نہروان پر قابض ہو گیا۔

طاہر کے خلاف فوجی بغاوت:

اس سال ایک بڑی جماعت نے طاہر کا ساتھ چھوڑ کر امین کے پاس آ گئی۔ اور طاہر سے باغی ہو گئی۔ امین نے اس جماعت میں بہت سا روپیہ تقسیم کیا۔ ان میں جو معمولی سپاہی تھے ان کو افسر بنا دیا اور ان کی داڑھیوں کو غالیہ لگایا۔ اسی وجہ سے یہ لوگ قواد الغالیہ مشہور ہوئے۔

یزید بن الحارث نے بیان کیا ہے کہ ایک عرصہ تک طاہر نے [illegible] اور [illegible] بغداد کے مقابلہ میں اب اس سے زیادہ سختی و جلادت سے کام لینا شروع کیا جو فوج اس سے لڑنے آئی اس نے شکست دی مگر امین کی دادودہش کا طاہر کی فوج پر اس قدر اثر پڑا کہ پانچ ہزار خراسانی اور دوسرے لوگ طاہر کی فرودگاہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ قدرتی طور پر امین اس واقعہ سے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور [illegible] اور ان سب کے [illegible] داڑھیوں میں [illegible]۔ چند روز اسی طرح گزرے۔ امین نے [illegible] دوسرے لوگوں کی ایک جماعت کی جنہوں نے فوراً اپنے کو اس کے لیے پیش کیا اور خواہش کی۔ فوجی عہدے دیئے اور ایک نشان دے کر انہیں دسکرۃ الملک اور نہروان بھیج دیا۔ اور حبیب بن جہم النمری الاعرابی کو اس کی جمعیت کے ساتھ ان کا سپہ سالار مقرر کر کے [illegible] روانہ کیا۔ مگر فریقین میں کچھ زیادہ لڑائیاں نہ ہوئیں۔ امین نے بغداد کے فوجی امراء کو لڑائی کے لیے مدعو کیا اور ان کو [illegible] ان لوگوں کے بچاؤ کے لیے جو ان کے عقب میں تھے۔ [illegible] متعین کر دیا۔

طاہر کے فوجی سرداروں کے نام خفیہ خطوط:

انہوں نے اپنے بہت سے جاسوس طاہر کی فوج میں بھیج دیئے اور اس کی فوج کے سرداروں کے نام خفیہ خطوط لکھے۔ جن میں ان کو بہت کچھ لالچ اور ترغیب دی۔ [illegible] طاہر سے بگڑ گئے اور ان میں سے اکثر امین کے پاس آ گئے۔ ان کے [illegible] کے ساتھ ایک [illegible] تھا۔ جس کی [illegible] سے انہوں نے [illegible] ہتھیاروں کی چمک دکھاتے ہوئے اور گھوڑوں کو [illegible] آتے ہوئے۔

طاہر اور امینی لشکر کی جنگ:

جو لوگ طاہر کے مقابلے کے لیے نہر صرصر پر جمع ہوئے تھے طاہر نے اپنی فوج کو کئی دستوں میں تقسیم کیا۔ [illegible] کے پاس آ کر کہا کہ تم اپنے مقابل کی کثرت سے مرعوب نہ ہو۔ [illegible] کی پروا نہ کرو کیونکہ انہوں نے [illegible] امان حاصل کر لی ہے۔ ان

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

بغداد میں بدامنی

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھک گئے اور بغاوت رفع ہو گئی۔

امیر حج عباس بن موسیٰ:

اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں [illegible] طاہر نے امیر حج مقرر کیا تھا۔ [illegible] مامون کے لیے [illegible] پہنچا تھا۔ جب [illegible] حج میں [illegible] خلیفہ کی حیثیت سے مامون کا نام [illegible] لیا گیا۔

۲۰۱ھ کے واقعات

اس سال قاسم بن ہارون الرشید اور منصور بن المہدی عراق سے مامون کے پاس پہنچ آئے۔ مامون نے قاسم کو جرجان [illegible] [illegible] طاہر [illegible] زہیر بن المسیب نے بغداد میں [illegible] کو معزول کیا۔

زہیر بن المسیب کے مظالم:

محمد بن جریر [illegible] نے بیان کیا ہے کہ زہیر بن المسیب الضبی [illegible] [illegible] طاہر [illegible] معروف [illegible] [illegible] کے مال [illegible] [illegible] ظلم [illegible] کر دیے۔ [illegible] طاہر نے اس کی [illegible] کے لیے [illegible] قتل [illegible]

ہرثمہ [illegible] [illegible]

حسین الخلیع کا بیان:

حسین الخلیع بیان کرتا ہے کہ جب طاہر نے باب [illegible] بغداد میں [illegible]

ہونے کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ جس قدر روپیہ ان کے پاس تھا وہ سب انہوں نے تقسیم کر دیا اور جب سب ختم ہو گیا تو مجبوراً ان کے ظروف میں بھی جس قدر سامان تھا۔ صاحب اس ماہ تھا۔ اس سب کو انہوں نے فروخت کر دیا اور سونے اور چاندی کے جس قدر برتن تھے ان سب کے سکے ڈھلوا کر اپنی فوج کو دے دیئے۔ خود اپنے پاس کچھ نہ رکھا۔ اسی تنگی کی حالت میں انہوں نے حکم دیا کہ نقب لگائی جائے اور اس حصہ کو جلا دیا جائے تاکہ کوئی ان پر آنے جانے والا نہ رہ جائے۔

سعید بن مالک کی نگرانی

محمد بن منصور الباوردی بیان کرتا ہے کہ جب امین کے متعلقین کی حالت بہت خراب ہو گئی تو جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا تھا وہ ان کے پاس سے ان کو چھوڑ گئے تو ان میں سے جن لوگوں نے طاہر سے پناہ لی ان میں سعید بن مالک بن قادم بھی تھا۔ یہ طاہر سے جا ملا۔ اس نے مخالفین کے محلوں کے بازاروں اور ان سے متصل دجلہ کے کنارے کے حصے اس کی نگرانی میں دے دیئے اور اسے حکم دیا کہ جس مکان اور راستوں پر ہتھیار بند ہوں اپنی حفاظت اور مقبوضہ حصوں کے استحکام کے لیے ان پر قبضہ کر لے۔ طاہر نے بہت سا روپیہ ان کے مصارف کے لیے دیا اور اس کو یہ ہدایت کی کہ ضرورت کے وقت ان کی مدد کرے۔

باب الرقیق اور باب الشام پر افسران کا تقرر:

اسی طرح طاہر نے باب الرقیق کی سڑک اور باب الشام پر یکے بعد دیگرے اپنے افسر مقرر کر دیئے۔ اور ان کو بھی وہی ہدایت دی جو اس نے سعید کو دی تھی۔ اندرون شہر یہ ہنگامہ آرائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف ویرانی اور بربادی رونما ہوئی۔ اور بغداد کے تمام محاسن مٹ گئے۔

بغداد میں طوائف الملوکی:

امین نے قصر صالح، قصر سلیمان بن ابی جعفر اور باب خراسان کے علاقہ کو اپنی حمایت کے سپرد کیا اس نے ایک شخص مسمی ہرش کے زیر اہتمام جو فوج تھی بھیج دی۔ تمام مکانات اور بازاروں میں آگ لگا دی اور منجنیقوں اور عرادوں سے ان پر پتھر برسائے۔ اس کے جواب میں طاہر نے ان شہر کے محلوں کو۔ ان مقامات والوں کو خندقیں کھود کر راستے بند کر دیئے اور باب الانبار کے قریب آ پہنچے۔ اپنی اطاعت کی دعوت دی۔ جس محلے کے باشندوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی۔ اس نے ان کی حفاظت کے لیے وہاں خندق بنوائی۔ بہت سی گلیاں ختم کر دیں اور ان کا احاطہ کر دیا۔ اور جن لوگوں نے اس کی بات نہ مانی ان کے مکانات کو گرا دیا اور ان کے مکانوں کو جلا دیا۔ اسی طرح اپنے امراء اور سالار بھی ان کی طرف بڑھتے رہے جس سے تمام بغداد میں وحشت اور پریشانی پھیل گئی اور لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تمام شہر تباہ ہو جائے گا۔

بنی ہاشم، فوجی امراء کی املاک کی ضبطی

طاہر نے ان مقامات کو جن کے باشندوں نے اس کی مخالفت کی اور مدینہ ابو جعفر، شرقی کرخ کے بازار، محلہ خلد اور ان کے

باب [illegible] کو باقی ماندہ قرار دیا۔ اس نے ابن ابی [illegible] محمد بن [illegible] ابراہیم اور [illegible] کی جماعت کی اطاعت قبول کر کے ان کی خدمت میں صرف [illegible] ان تمام اطلاعات اور پیغامات کو جو ان کے متعلقہ علاقوں کی ضبط کر لیا۔ اس نے ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی۔ ان کے حوصلے پست ہو گئے اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ یہ تمام [illegible] بہت پست ہو گئی اور انہوں نے قتال کو [illegible] سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اب [illegible] [illegible] کا تعاقب [illegible] ہو گئے۔ محمد بن اسحاق نے ان کو [illegible] کی اجازت دے دی تھی۔ جب [illegible] واسط کو [illegible] کے لیے [illegible]۔ جن سے خود طاہر نہایت تندہی سے اور جان فروشی کے ساتھ جنگ کی تھی۔ وہ سال کے آخر تک وہیں جاتے کے بیان میں [illegible] نے بغداد کا ایک طویل شعر منسوب تھا۔

اس سال ان لوگوں نے جن کو امین نے قصر صالح میں متعین کیا تھا۔ طاہر کی اطاعت قبول کی اور اسی سال قصر صالح میں وہ مشہور و معروف جنگ ہوئی جس میں طاہر کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

اہل بغداد کی اطاعت کی درخواست:

محمد بن الحسین بن مصعب سے بیان کیا ہے کہ طاہر نے ابن [illegible] کی فوج کے مقابلے میں ثابت قدمی کے ساتھ بہت دیر تک لڑتا رہا یہاں تک کہ اہل بغداد اس کی لڑائی سے تنگ آ گئے۔ فوج اور امیر نے جو صالح اور سعید بن ابی جعفر کے محلوں میں امین کی طرف سے متعین تھا طاہر سے امان کی درخواست کی اور اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اس تمام علاقہ کو جو ان کی سمت دجلہ کے پل تک پھیلا ہوا ہے۔ اور ان تمام محلوں اور گلیوں کے جو اس کے پاس ہیں طاہر کے حوالے کر دے گا۔ طاہر نے اس کی درخواست قبول کی اور اپنے کوتوال ابو العباس یوسف بن یعقوب الباذغیسی کو اپنے ان فوجی سرداروں اور بہادر شہسواروں کے ساتھ جن کو اس نے اس کے ساتھ کر دیا رات کے وقت ان کے پاس بھیجا۔ [illegible] جو اس نے اسے متعین کیا تھا اس کے سپرد کر دیا۔

کوتوال محمد بن عیسیٰ کی اطاعت:

[illegible] کے کوتوال محمد بن عیسیٰ نے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور خلوص کے ساتھ امین کی اطاعت میں طاہر سے لڑ رہا تھا۔ اور جس سے لڑائی میں سب ڈرتے تھے۔ طاہر کی اطاعت کر لی۔

قصر صالح کا معرکہ:

جب [illegible] امین کے فوجی سردار طاہر سے جا ملے تو اب ان کو اپنی شکست کا یقین ہو گیا۔ اس وجہ سے مضطرب و پریشان ہوئے کہ اب انہوں نے ہتھیار رکھ دیئے اور اپنی موت کے انتظار میں [illegible] جعفر کے دروازے سے چلے آئے مگر ان کی پیادوں آوارہ گردوں اور پیادوں نے بڑھ کر قصر صالح کے [illegible] باہر ان [illegible] تک دشمن سے خوب جنگ کی ابو العباس یوسف بن یعقوب الباذغیسی اپنے [illegible] سرداروں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے قصر کے اندر [illegible] گیا۔ [illegible] اپنی جماعت کے ساتھ قصر کے باہر ان سے [illegible] شکست ہوئی [illegible] طاہر سے [illegible] لڑائی سے پہلے یا بعد کوئی ایسی دوسری لڑائی اس قدر جنگ

میں ان کی بھی [illegible] جس پر طاہر اور [illegible] کو [illegible] ان کے [illegible] کے قتل و غارت [illegible]۔ جس قدر [illegible] اس واقعے کے متعلق [illegible] سے شعر کہے جن میں [illegible] اور [illegible] کو بیان کیا گیا [illegible] نے بھی اس پر تنقیدیں کیں۔

بنی ہاشم اور [illegible] کی بیعت:

طاہر نے اپنے [illegible] بنی ہاشم [illegible] کی [illegible] کے بعد خط لکھے۔ ان میں ان سے [illegible] سے برأت کر کے مامون کے لیے بیعت کر لیں۔ [illegible] چنانچہ ایک جماعت جس میں [illegible] الہاشمی [illegible] ان کے بھائی [illegible] کے بیٹے [illegible] طاہر سے جا ملے۔ ان کے علاوہ [illegible] بنی ہاشم [illegible] طاہر [illegible] اس کے ساتھ ہو گئے۔

اوباشوں اور چوروں کی لوٹ مار:

جب [illegible] کا واقعہ ہوا تو [illegible] شراب میں مشغول ہو گئے اور انہوں نے [illegible] اور ہرثمہ کے [illegible] انہوں نے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] مقامات [illegible] اور [illegible] چور [illegible] آئے تھے۔ انہوں نے [illegible] ان کی [illegible] ہوتی۔ [illegible] مسلمانوں [illegible] لوٹ لیا۔ اس طرح انہوں نے [illegible] کیا جس کی [illegible] سے [illegible] تحسین کی گئی۔

طاہر بن حسین کا حسن انتظام:

جب یہ حالت [illegible] لوگوں کے لیے [illegible] بغداد [illegible] عذاب [illegible] برداشت کر کے [illegible] چلے گئے۔ اس کے برخلاف طاہر نے [illegible] پوری [illegible] کی حفاظت [illegible] پہنچا دے۔ [illegible] ہرثمہ کے [illegible] ان دونوں [illegible] ہرثمہ کے [illegible] ہے۔ اس [illegible] سے [illegible] جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب ﴾

[illegible]

جو ملی ہو اسے حصہ جب تک۔

اس قدر آٹھ کی حالت جنگ نے طول کھینچا کہ نہ مال بچا نہ ہی صاحب اور نظام چھوڑ سب ایسا [illegible] حالت قائم ہوگئی اور ان میں ہم [illegible] رہے۔

ایک خراسانی سردار کا ننگی جماعت سے جنگ کا واقعہ:

ایک دن طاہر کا ایک مشہور جنگجو بہادر خراسانی سردار جنگ کے لیے میدان کارزار میں آیا۔ اس نے دیکھا ایک ننگی جماعت ہے جن کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھے۔ اس نے ان کی حقارت جتاتے ہوئے کہا: ”ان لوگوں سے کیا ہو سکتا ہے جو ہم سے لڑنے آتے ہیں؟“ لوگوں نے کہا یہی تو ہیں جنہوں نے تمام اہل لشکر کو ناک میں دم کر رکھا ہے اور تم ان سے ڈرتے ہو۔ تمہارے پاس خود، زرہ اور ہر طرح کا سازو سامان ہے۔ تم قواعد جنگ بھی جانتے ہو اور بے حد بہادر و شجاع اور یہ وہ لوگ ہیں جن سے تم سب واقف ہیں۔ پھر تمہاری ان کے سامنے کچھ پیش نہیں جاتی۔ میں تو سمجھتا کہ جب کہ ان کے پاس ہتھیار تک نہیں، سازو سامان نہیں، حفاظت کے لیے ڈھال بھی نہیں تو وہ کیونکر ہماری بازی لے جا سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی کمان تانی اور قدم آگے بڑھایا۔ ان میں سے ایک شخص نے اس کو دیکھا وہ فوراً جنگ کو نکلا اور بجلی کی طرح اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی بغل میں ایک جھولی تھی جس میں پتھر بھرے ہوئے تھے۔ خراسانی نے اس پر تیر چلانا شروع کیا جو تیر بھی چلاتا وہ اس طرح بچا جاتا کہ وہ تیر اس کے بجائے اس کی جھولی میں آ کر پیوست ہو جاتا یا زمین پر گر جاتا۔ جسے وہ اٹھا کر اپنی جھولی میں ہی جمع کرتا جاتا۔ اس نے اپنی کمر کے لیے بطور ڈھال بنا رکھا تھا۔ وہ لیتا جو تیر آ کر گرتا وہ اٹھا لیتا اور کہتا ”ایک دانگ۔“ یعنی جو تیر اس نے جمع کیے ہیں ان میں سے ہر تیر کی قیمت ایک دانگ ہے۔ بہت دیر تک اس خراسانی اور اس ننگے کی یہی کیفیت رہی۔ جب خراسانی کے تمام تیر ختم ہو گئے تو اب وہ تلوار لے کر اس پر حملہ آور ہوا۔ عیار نے اپنی جھولی میں سے ایک پتھر نکالا اسے فلاخن میں رکھا اور خراسانی کے ماری جو ٹھیک اس کی آنکھ پر جا کر لگا۔ دوسرا پتھر بھی ٹھیک اسی نشانہ پر مارا اگر وہ اس کے سامنے سے ہٹ نہ جاتا تو قریب تھا کہ کھوپڑی کے پرخچے اڑ جاتے۔ خراسانی چلا کر بولا کہ یہ انسان نہیں ہیں۔ اور پیٹ پھیر کر بھاگ آیا۔ اس نے یہ قصہ طاہر سے بیان کیا۔ وہ خوب ہنسا اور اب اسی نے اسی خراسانی سردار کو جنگ میں شریک ہونے سے معاف کر دیا۔

طاہر کی انتقامی کارروائی:

جب قصر صالح کی جنگ میں طاہر کے بے شمار آدمی قتل اور زخمی ہوئے تو اس واقعہ کا اس کے قلب پر اس وجہ سے بہت سخت اثر پڑا کیونکہ اب تک جتنی لڑائیاں ہوئی تھیں ان سب میں طاہر ہی کی فتح یاب رہا تھا۔ صرف یہی پہلی لڑائی تھی کہ جس میں اسے شکست ہوئی۔ اس کی وجہ سے وہ جوش انتقام میں آپے سے باہر ہو گیا۔ اس نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے اس کی اطاعت قبول نہیں کی اور اس سے بر سر پیکار ہیں ان کے مکان ویران کر دیے جائیں اور آگ لگا دی جائے۔ چنانچہ علاقہ دجلہ، دار الرقیق، باب الشام اور باب الکوفہ سے صراۃ تک، ابو جعفر کی چکیاں، نہر حمید، نہر کرخا اور کناسہ پر آتش زنی کا عمل شروع کیا۔ ان لوگوں نے راتوں رات محاصرہ کر کے ان کی زمین سے ان کو اکھیڑنا شروع کیا۔ اور روز ایک نیا محلہ اس کے قبضے میں آ جاتا تھا۔ جس کے رہنے والے اپنی جان کی حفاظت اور بچوں کی خاطر محمد کے ساتھی بن کر ان سے لڑتے تھے۔ اب امین کے آدمی بھی مقابلہ کی طاقت نہ لا سکے اور زیادہ ہی ٹھکانا یہ رہا کہ طاہر کے آدمی جو مکان بھی صاف کرتے جاتے تھے تم

امین نے [illegible] کے [illegible]
[illegible]

بغداد کی آبادی کی بربادی:

طاہر نے جب [illegible] اس نے تجارت [illegible] کوئی چیز ان تک نہ پہنچ سکے۔ [illegible] زندگی کی سب [illegible] اور وہاں سے [illegible] خندق [illegible] اصحاب کے پاس سے [illegible] اجازت کے لیے [illegible] طریقہ [illegible] نہایت گراں ہو گئے [illegible] تکلیف محسوس [illegible] مصیبت [illegible] ہو جائے گی۔ [illegible] بہت خوش تھے [illegible] تھے۔

جنگ کناسہ:

اس سال امین [illegible] طاہر [illegible] اس سال [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] حملہ [illegible] ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] کا قصر [illegible] سے فرار:

امین نے اپنے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] جانے [illegible] اس وقت [illegible] طاہر کے [illegible] ہزار آدمی مارے گئے [illegible] باب [illegible]

باب الشماسیہ کی جنگ:

[illegible] خندق [illegible] جنگ کے لیے [illegible] تھے [illegible]

باب خراسان میں آ کر ٹھہرا ہوا تھا اور لوگوں کو اپنے ساتھ شرکت کی دعوت دے رہا تھا۔ اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ ابھی اس کا تذکرہ آ رہا ہے۔ یہ تھوڑی دیر وہاں ٹھہر کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا۔ حاتم ابن الصقر جس کا سردار تھا اس کی فوج اور شہر کے آوارہ گرد عیاروں سے مل کر وہ سب کے سب رات کے وقت عبداللہ بن الوضاح کے مقابلہ پر پہنچ گئے۔ چنانچہ جب اچانک ان کی بے خبری میں ان پر جا پڑے۔ اور اسے اس کے مقام سے ہٹا دیا۔ عبداللہ شکست کھا کر بھاگا۔ اور اس کے کثیر التعداد گھوڑے اسلحہ اور دوسرا سامان جنگ آوارہ گردوں کے ہاتھ آیا۔ حاتم بن الصقر نے شماسیہ پر قبضہ کر لیا۔

ہرثمہ کی گرفتاری:

فی الفور ہرثمہ بڑی بھاری فوج لے کر عبداللہ کی مدد کو آیا۔ تاکہ وہ ان آوارہ گردوں کو ان کے مقام پر پسپا کر دے۔ نہر بین میں ان سے ان کا مقابلہ ہوا۔ جنگ شروع ہوئی۔ ایک آوارہ گرد نے ہرثمہ کو پکڑ لیا۔ مگر وہ اس کو جانتا نہ تھا۔ اتنے میں اسی وقت ہرثمہ کے ایک سپاہی نے اس آوارہ گرد پر حملہ کیا۔ اور اس کا ہاتھ قطع کر دیا اور اس طرح ہرثمہ کو اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ اس کے بعد ہرثمہ منہ پھیر کر بھاگا۔

ہرثمہ کی فوج کا فرار:

جب اس کے بھاگ جانے کی اطلاع اس کے پڑاؤ میں پہنچی تو وہاں کے لوگ فرار ہو کر حلوان چل دیئے۔ رات ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے ان کا تعاقب نہیں کیا۔ البتہ ان کی بار برداری اور مال و اسباب لوٹ لیے اور سب کو بھگا دیا۔ دو دن تک ہرثمہ کا پڑاؤ خالی رہا۔ اس کے بعد پھر اس کی فوج واپس آ گئی۔

طاہر کا باب الشماسیہ پر قبضہ:

جب طاہر کو یہ معلوم ہوا کہ شہر کے اوباشوں اور حاتم بن الصقر نے عبداللہ بن الوضاح اور ہرثمہ کو بری طرح شکست دی ہے۔ وہ بہت ہی متاثر اور متفکر ہوا۔ اس نے شماسیہ کے آگے دجلہ پر پل بنایا اور اپنی فوج کو پوری طرح تیار کر کے خود ان کو لے کر چلا آیا۔ یہاں سے اس کی فوج پل عبور کر کے دشمن سے دوچار ہوئی۔ اور نہایت بے جگری سے ان سے لڑی۔ طاہر تھوڑی دیر کے بعد ان کی کمک پہنچ گئی۔ اس نے دشمن کی سپاہ کو اپنے مقابلہ سے ہٹا دیا اور شماسیہ سے ان کو نکال باہر کیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن الوضاح اور ہرثمہ جو دونوں لڑائی کو چھوڑ کر بھاگ چکے تھے۔ پھر اپنے مورچوں پر واپس آ گئے۔

خیزرانیہ کے محلات کی بربادی:

جب شہر کے اوباشوں کو شکست ہوئی تو امین نے اپنے محلات اور مکانات جو خیزرانیہ میں تھے ان کے سامان کے عوض ان لوگوں کو دیا تھا تاکہ وہ ان کو آگ لگا کر چند دام وصول کر لیں۔ طاہر کی فوج نے ان سب کو جلا دیا ان کی چھتیں سونے کی تھیں اور ان میں سے بے شمار چیزوں کو آگ لگا دی۔

عبداللہ بن خازم کا بغداد سے فرار:

اب امین کی حالت بہت خراب ہو گئی اور لوگوں کو اس کی ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ اس حالت میں عبداللہ بن خازم بن خزیمہ بھی بغداد سے بھاگ کر مدائن چلا گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ امین اسے غدار سمجھتے تھے انہوں نے رذیل و اوباشوں کو اس پر اکسایا جب

[illegible] اس نے لڑائی میں کچھ حصہ نہیں لیا۔

[illegible]

[illegible] تجار کا [illegible] بھیجنے کا فیصلہ:

[illegible]

طاہر کو تحریر بھیجنے کی ممانعت:

[illegible]

[illegible]

معرکۂ جزیرۃ العباس:

[illegible] اور ان کے ساتھیوں [illegible] کے مقابلے کے لیے [illegible] سے پہلا [illegible] [illegible] ہوئی [illegible] انہوں نے [illegible] [illegible] کے قریب [illegible] [illegible] سے [illegible] مارے گئے۔

امین کو اپنی شکست کا احساس:

امین کے [illegible] انہوں نے [illegible] [illegible] اپنے [illegible] [illegible] پریشان تھے۔ ایک دن [illegible] اور دوسرے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible]

امیر حج عباس بن موسیٰ:

اس سال عباس بن موسیٰ [illegible] مامون کے حکم سے [illegible] داؤد بن عیسیٰ مکہ کا والی تھا۔

۱۹۸ھ کے واقعات

طاہر بن حسین کا خزیمہ بن خازم کے نام خط

اس سال خزیمہ بن خازم محمد کا مخالف ہو گیا اور اس نے ان کا ساتھ چھوڑ کر طاہر سے امان لے لی۔ [illegible] بغداد کے جانب شرقی میں گھس آیا۔

طاہر نے خزیمہ کو لکھا [illegible] اور امین کے درمیان کا تصفیہ ہو گیا تو اس میں تم چاہتے [illegible] کر دیا [illegible] اس نے اپنے [illegible] اس معاملے میں [illegible]

انہوں نے کہا تم تو اب یہ دیکھ رہے ہیں کہ طاہر نے ہمارے صاحب کی گردن دبا لی ہے۔ اب تم اپنے اور ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نکالو۔

خزیمہ بن خازم کی طاہر بن حسین سے امان کی درخواست:

خزیمہ نے طاہر کو لکھا کہ میں آپ کی اطاعت قبول کرتا ہوں اور رہا جانب ہرثمہ کے شرقی جانب تو اگر آپ خود یہاں آتے تو میں خود ہی برداشت کرتے کسی نہ کسی طرح آپ کی خدمت میں پہنچ جاتا، مگر چونکہ مجھے ہرثمہ پر بالکل بھروسہ نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے متعلق آپ اس کے پاس تحریر کریں۔ بلکہ وہ میری حفاظت کی ضمانت کرلیں اور ہرثمہ کو حکم دیں کہ وہ پلوں کو قطع کر کے امین کے مقابلے پر بڑھے۔ اس کے بعد میں آپ کے پاس چلا آؤں گا اور اگر آپ اس بات کی ضمانت نہیں کرتے تو میرے سے یہ توقع نہیں کرسکتے کہ اپنے آپ کو ان کمینوں اور اوباشوں اور ذلت کے ہاتھ میں ڈال دوں اور اس طرح تباہ و برباد ہو جاؤں۔

طاہر بن حسین کا ہرثمہ کو حملہ کرنے کا حکم:

طاہر نے ہرثمہ کو لکھا کہ تم نیست ہی گئے اور کمزور ثابت ہوئے جب میں نے تمہارے لیے وقت پر بڑی فوج مہیا کی اور تم پر اس قدر روپیہ خرچ کیا اپنی اور امیر المومنین کی ضروریات کو ترک کر کے تمہاری مدد کی حالانکہ خود مجھے اس کی شدید ضرورت تھی تم ایک گروہ اور معمولی دشمن کے مقابلہ پر اس طرح ہار رہے ہو جس طرح کوئی وہ سمجھتا ہے۔ اور تم کو ان جنگ میں پڑا ہے۔ لہذا اب تم شہر کے اندر بزور شمشیر داخل ہونے کے لیے پوری طرح مستعد ہو جاؤ۔ میں تم کو اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی فوج کو آگے بڑھاؤ اور پلوں کو قطع کر دو۔ اور میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ اب حالت میں کوئی تمہاری مخالفت نہ کرے گا۔

خزیمہ و محمد بن علی کی امین کی بیعت سے براءت:

ہرثمہ نے اس کے جواب میں طاہر کو لکھا کہ میں آپ کی رائے کی اصابت اور مشورہ کی سعادت سے باخبر ہوا۔ آپ جو حکم دیں گے میں اس کی مخالفت نہیں کروں گا۔ طاہر نے خزیمہ کو ان کی اس تحریر سے مطلع کیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خزیمہ کو اطلاع دینے کے ساتھ ہی اس نے محمد بن علی بن عیسیٰ کو بھی اس کی اطلاع کر دی۔ چنانچہ چہارشنبہ کی رات کو جب کہ ماہ محرم ۱۹۸ھ ہجری کے ختم ہونے میں صرف آٹھ دن باقی تھے۔ خزیمہ بن خازم اور محمد بن علی بن عیسیٰ نے جسر کے پل پر دھاوا کر کے اسے قطع کیا۔ اس پر اپنا علم نصب کیا اور امین سے براءت کی اور مامون کے لیے دعوت دی۔ شہر مہدی کے باشندے اس روز چپ چاپ اپنے گھروں میں اور بازاروں میں خاموش بیٹھے رہے۔ مگر ہرثمہ بھی اس حادثہ میں نہیں آیا۔ ان دونوں کے فرزند اور چھوٹے سردار ہرثمہ کے پاس آئے اور انہوں نے حلفیہ اس سے بیان کیا کہ ان کی جانب سے کوئی تکلیف اور اذیت نہیں پہنچے گی۔ اس وعدہ کو اس نے مان لیا اور اب وہ شہر کے اندر داخل ہو گیا۔

طاہر بن حسین کا مدینہ شرقیہ پر حملہ:

جمعرات کے دن صبح کو طاہر نے مدینہ شرقیہ اس کے مضافات کرخ اور اس کے بازاروں پر حملہ کیا اور ہر دو پل کے درمیان سے دونوں پلوں پر نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ طاہر نے امین کی فوج کو شکست دی اور خود اس نے لڑائی میں حصہ لیا۔

دارالرقیق میں نکال دیئے جو وہاں تھے۔ طاہر وہاں سے آگے بڑھا اس نے دشمن کو پسپا کر کے کرخ تک محدود کر دیا۔ خود طاہر باب الکرخ اور قصر الوضاح پر بڑھا اس نے امین کی فوج کو کامل ہزیمت دی اور ان کو بھگایا۔

طاہر بن حسین کا شہر میں داخلہ

اب طاہر بغیر کسی روک کے سیدھا بڑھتا چلا گیا۔ اور بزور شمشیر دو بدو جنگ کر کے شہر کے اندر داخل ہوا۔ اس نے اعلان کر دیا کہ جو شخص اپنے گھر میں خاموش بیٹھے گا وہ مامون ہے۔ اس نے قصر وضاح کرخ کے بازار اور اس کے اطراف میں حسب ضرورت تھوڑی تھوڑی فوج ایک افسر کے ماتحت متعین کر دی۔ اور خود مدینۃ ابو جعفر، قصر زبیدہ، قصر الخلد کا باب الجسر سے لے کر باب خراسان تک، باب الشام، باب الکوفہ، باب البصرہ اور باب الصراۃ سے دجلہ کے کنارے تک کا: بلکہ شہر پناہ کے [illegible] اور اطراف کے [illegible] کا محاصرہ کر لیا۔ حاتم بن الصقر، ہرثی اور افریقی جنگ ان کے مقابلہ پر جمے ہوئے تھے۔

قصر زبیدہ و قصر الخلد پر سنگباری:

اس نے فصیل کے قریب شہر کے ہر طرف اور قصر زبیدہ اور قصر الخلد کے مقابلے میں منجنیقیں نصب کر دیں۔ اور ان سے سنگباری کی۔ امین اپنی ماں اور اولاد کو لے کر مدینۃ ابو جعفر چلے آئے۔ اسی وقت ان کی فوج کے بیشتر سپاہی ان کے خواجہ سرا اور لونڈیاں ان کا ساتھ چھوڑ کر شہر کے گلی کوچوں میں اپنی اپنی راہ ہو لیے۔ [illegible] اور متعلقین بھی ان کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔

عمر الوراق کے اشعار:

ابن عائشہ کے بیان میں عمر الوراق نے کچھ اشعار کہے جن میں یہ بتاتا ہے کہ ایک دن میں اور کچھ اور لوگ اس کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے آ کر باب الکرخ پر جو بڑی لڑائی اور اس کے مقابلے سے لوگوں کی ہزیمت کی اطلاع دی۔ عمر نے غلام سے کہا۔ مجھے قدح شراب دو۔ دل مرض ہے اور دوا شراب ہے۔ ایک دوسرے شخص نے آ کر کہا کہ فلاں نے [illegible] فلاں آگے بڑھا اور فلاں شخص لوٹ لیا گیا۔ اس پر اس نے چند شعر کہہ دیئے۔ جن کا مضمون یہ ہے کہ [illegible] زمانہ تباہ ہو گیا ہے جس میں اکابر تو مر گئے ہیں اور نئے اور معمولی اوباشوں کو دولت حاصل ہو گئی ہے۔ اب جو کچھ ہو رہا ہے ہونے دو۔ خیر مجھے اس سے کیا مجھے شراب کافی ہے

امین کا محاصرہ:

امین اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینۃ ابو جعفر میں قلعہ بند ہو گئے۔ طاہر نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ تمام دروازے مسدود کر دیئے اور آنے جانے اور پانی کی بہم رسانی ان کے اور اہل شہر کے لیے بند کر دی۔

طارق امین کا خادم خدمت گار بیان کرتا ہے کہ اس محاصرہ کے اثناء میں ایک دن انہوں نے مجھ سے کچھ کھانا مانگا۔ میں باورچی خانے آیا وہاں مجھے کچھ نہ ملا۔ میں جمرہ عطارہ کے پاس گیا [illegible] آزاد تھی میں نے اس سے کہا کہ امیر المومنین بھوکے ہیں۔ تمہارے پاس کچھ ہو تو دو۔ مجھے باورچی خانے میں تو کچھ نہیں ملا۔ اس نے اپنی چھوکری جنان سے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ ایک مرغی اور روٹی لے آئی۔ میں نے وہ امین کو لا کر دیں۔ ان لوگوں نے کھا لیا پھر انہوں نے پینے کے لیے پانی مانگا۔ مگر آبدار خانے میں کوئی نہ ملا۔ رات کو چپ ہو گئے۔ وہ ہرثمہ سے مقابلہ کا عزم کر چکے تھے۔ اس لیے بغیر پانی پیئے انہوں نے اس پر حملہ کر دیا۔

[illegible]

بخر نجومی: قسم ہے مالک سکون وحرکت کی مصائب تجھ پر ٹوٹ آئے۔ دن اور رات اور ستاروں کی گردش کے ساتھ آئے دائیے ایسے بادشاہ سے جو دنیا کی محبت میں سرشار ہو، یہ دولت حکومت سلب کر لے۔ دوسرے کو دے کر باقی ہے تو صرف مالک عرش کی حکومت دائمی غیر فانی ہے جس میں کسی کی شرکت نہیں۔

امین کی ضعف جاریہ سے دل لگی:

امین نے کہا اللہ غضب تجھ پر ہو۔ تمغزی ہو۔ وہ غمزدہ ہوئی ان کا ایک بہت خوبصورت بنا ہوا بلوری قدح تھا۔ جسے وہ رباب کہتے تھے۔ وہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ جب وہ رخصت ہونے کے لیے اٹھی تو اس کا پاؤں اس جام پر پڑا جس سے وہ چکنا چور ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس جاریہ کے ساتھ ہر ایک جلسہ ہونے کا ہمارے لیے یہ پہلا ہی اتفاق تھا اور محبت میں تمام باتیں خلاف پسند اسی سے سرزد ہو گئیں۔ امین نے مجھ سے کہا ابراہیم تم نے اس جاریہ کی حرکتیں اور جام کی شکست کو محسوس کیا۔ خدا! میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت اب قریب آ گیا۔ میں نے عرض کیا۔ یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے گا۔ آپ کی حکومت کو طول اور قیام بخشے گا آپ کے دشمن کو تباہ کرے گا۔ ابھی یہ بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ہم نے دجلے کی سمت سے یہ آواز سنی قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ وہ بات پوری ہو گئی جس کے بارے میں تم دونوں استفسار کرتے تھے امین نے کہا ابراہیم تم نے بھی وہ آواز سنی جو میں نے سنی ہے۔ اگرچہ میں سن چکا تھا۔ مگر میں نے کہا۔ میں نے تو کچھ نہیں سنا کہنے لگے کیا تم محسوس کرتے ہو۔ میں دریا کے کنارے آیا مگر مجھے وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔ اب ہم پھر باتوں میں مصروف ہو گئے دوبارہ پھر آواز آئی قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ سنتے ہی امین اپنی مجلس سے پریشان ہو کر اٹھے اور سواری پر بیٹھ کر پھر اپنے شہر کے مقام میں چلے آئے۔ اس واقعے کو ایک یا دو راتیں گزری تھیں کہ جمعے کے دن ۲۳ یا ۲۶ صفر ۱۹۸ھ کو وہ قتل کر دیے گئے۔

امین کا قصر الخلد سے فرار:

ابو الحسن المدائنی کہتا ہے جب ۱۹۸ ہجری کے ماہ محرم کے ختم ہونے میں سات دن باقی تھے۔ جمعہ کی رات کو امین اپنے قصر الخلد سے بھاگ کر مدینۃ السلام آ گئے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ منجنیق سے جو سنگباری ہوتی تھی اس کے پتھر اب ان کے قصر تک پہنچنے لگے تھے۔ یہاں سے پہلے انہوں نے اپنے تمام مکانات اسباب اور یہاں کے فرش وفروش جلا دیے تھے اور پھر مدینۃ السلام آ رہے اس وقت تک طاہر سے جنگ کو شروع ہوئے پورے چودہ ماہ گزر رہے تھے۔ اس سال محمد بن ہارون امین قتل کیے گئے۔

❖ ❖ ❖

باب ۷

خلیفہ امین کا قتل

امرائے عساکر کا امین کو مشورہ:

محمد بن عیسیٰ الجلودی بیان کرتا ہے کہ جب طاہر مدینہ منصور میں آکر قیام پذیر ہو گیا تو امین کے امرائے عساکر کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ نہ تو امین کی یہ طاقت ہے اور نہ ان میں اب یہ تاب ہے کہ وہ محاصرہ کے شدائد کو برداشت کر سکیں اور ان کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ حاتم بن الصقر اور محمد بن ابراہیم بن الاغلب الافریقی اور امین کے دوسرے سرداران کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض پرداز ہوئے کہ ہماری اور آپ کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے دل میں ایک بات آئی ہے۔ ہم اسے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ اس پر غور فرما کر پھر مستقل ارادہ کیجیے۔ ہمیں توقع ہے کہ جو بات ہم نے سوچی ہے ان شاء اللہ وہ ہمارے لیے مفید ہوگی۔ امین نے کہا کہو وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا سب نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ دشمن نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے آپ کے رسالہ میں سے اب صرف ایک ہزار عمدہ اور تندرست گھوڑے آپ کے پاس رہ گئے ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ ہم ابناء کے سات سو اپنے اشخاص کا انتخاب کریں جن کو ہم جانتے ہیں کہ وہ آپ سے محبت کرتے ہیں اور ان کو گھوڑوں پر سوار کر کے ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے رات کے وقت کوچ کر دیں اس کام کے لیے سب سے بہتر وقت ہے یہاں سے نکل جائیں اس وقت کوئی ہمارے سامنے نہ ٹھہرے گا۔

بغداد سے روانگی کی تجویز:

اس طرح ہم محاصرہ سے نکل کر جزیرہ اور شام پہنچ جائیں وہاں آپ جدید فوج بھرتی کریں اور مال گزاری وصول کریں۔ اس طرح آپ ایک وسیع سلطنت اور نئے ملک میں پہنچ جائیں گے۔ دوسرے لوگ خود بخود آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے اور یہ فوجیں بھی اس وقت تک آپ کا تعاقب نہ کریں گی اور پھر ممکن ہے کہ زمانہ آپ کے موافق پلٹا کھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کامیابی کی صورت پیدا کر دے۔ امین نے کہا تمہاری رائے بہت مناسب ہے۔ اور اب وہ اس کے لیے بالکل آمادہ ہو گئے۔

طاہر کا سلیمان اور محمد بن عیسیٰ کو انتباہ:

اس منصوبے کی اطلاع طاہر کو مل گئی۔ اس نے سلیمان بن ابی جعفر اور محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور سندی بن شاہک کو لکھا کہ اگر تم نے امین کو یہیں نہ روکا اور ان کو اس ارادے سے باز نہ رکھا تو میں تمہاری تمام جائداد پر قبضہ کر لوں گا اور پھر خود تمہارے درپے ہوں گا۔

سلیمان بن ابی جعفر اور محمد بن عیسیٰ کی امین سے درخواست:

یہ امین کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کا ارادہ یہاں سے چلے جانے کا ہے۔ ہم خدا کے واسطے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہرگز ایسا نہ کریں اس سے آپ کی جو ناموری شہرت ہے اس میں فرق پڑ جائے گا۔ آپ کے یہ غلام اور لشکری ہیں۔ جن کا محاصرہ نے جو شدت اختیار کر لی ہے آپ کے سامنے ہے اب ان کے لیے عرصہ حیات تنگ ہو چکا ہے جنگ میں

ان کی فتوحات اور جدید مجد کی خبر عام ہو چکی ہے۔ اسی وجہ سے وہ سمجھتے تھے کہ آپ کے بھائی طاہر اور ہرثمہ دونوں بھی ان کو اب امان دینے والا نہیں۔ اسی سے بچنے کے لیے انہوں نے یہ سوچا ہے کہ جب وہ آپ کو گرفتار کر لیں اور آپ ان کے ہاتھ میں ہوں تو وہ آپ کو قید کر لیں اور آپ کا سر کاٹ کر دیں کہ اپنے امان اور تقرب کا ذریعہ بنا لیں اور اس طرح کی مثالیں گزشتہ تاریخ میں ملتی ہیں کہ غداروں نے ایسا ہی کیا ہے۔

سلیمان و محمد بن عیسیٰ کے قتل کا ارادہ:

راوی کہتا ہے کہ جس کمرے میں امین سلیمان اور ان کے ساتھی باتیں کر رہے تھے اس کے برآمدے میں ان کے باپ کے دوستوں کے بیٹے بیٹھے تھے۔ جب انہوں نے یہ گفتگو سنی اور یہ بھی محسوس کیا کہ ان لوگوں کے بیان کے مطابق انہوں نے لڑائی کے نتائج سے ڈر کر ان کی بات مان لی ہے تو ان سب کا یہ ارادہ ہوا کہ اندر جا کر سلیمان اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیں۔ مگر پھر یہ بات ان کے ذہن میں آئی کہ اس طرح تو اندر اور باہر ہر جگہ لڑائی ہو جائے گی۔ وہ اپنے ارادے سے رک گئے۔

امین کے ارادوں میں تبدیلی:

جب یہ بات پوری طرح امین کے دل میں بیٹھ گئی تو انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور اب اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ وہ معلیٰ سے نکل کر ہرثمہ کے پاس چلے آئیں۔ اس طرح انہوں نے سلیمان سندی اور محمد بن عیسیٰ کی خواہش کو منظور کر لیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اب آپ کی غرض یہی ہے کہ آپ سلامت رہیں اور رنگ رلیوں میں مزے اڑائیں۔ آپ کے بھائی اس بات کے لیے بالکل آمادہ ہیں کہ جہاں آپ پسند کریں وہیں وہ آپ کو رکھیں اور کسی مخصوص مقام میں آپ کی ضروریات زندگی اور تمام عیش و نشاط اور دلچسپیوں کا سامان فراہم کر دیں۔ آپ ان سے کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں۔ امین اس رائے پر مائل ہو گئے اور انہوں نے ہرثمہ کے پاس آنا منظور کر لیا۔

طاہر بن حسین کے پاس جانے کی تجویز:

مگر یہ سب لوگ اور ان کے ساتھی اس وجہ سے ہرثمہ کے پاس جانے سے بچتے تھے کہ چونکہ یہ لوگ خود اس کی فوج میں رہے تھے۔ اس وجہ سے وہ اس کے طور طریق سے واقف تھے اور خائف تھے کہ وہ ان کو اپنے سے جدا کر دے گا۔ ان کے ساتھ خصوصیت نہ برتے گا اور نہ ان کو مراتب دے گا۔ اس اندیشے سے یہ امین کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ جب آپ نے ہمارے مشورے کو جو نہایت ہی صائب ہے رد کر دیا ہے اور مخالفین کی بات مان لی ہے تو اب ہماری یہ درخواست ہے کہ آپ کا طاہر کے پاس چلا جانا ہرثمہ کے پاس جانے سے آپ کے لیے زیادہ مفید ہے۔

امین کی طاہر سے نفرت:

امین نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں طاہر کو منحوس سمجھتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اینٹ کی ایک ایسی مضبوط بلند رفیع اور نہایت چوڑی مضبوط دیوار پر جس کی نظیر میری نظر سے نہیں گزری کھڑا ہوں۔ میں نے جو سیاہ لباس پہن رکھا ہے۔ پیٹی اور عمامہ بھی ہے تلوار بھی ہے۔ ٹوپی بھی ہے۔ اور موزے بھی پہن رکھے ہیں۔ اور طاہر دیوار کی بنیاد میں کھڑا ہوا اسے ڈھا رہا ہے۔ یہاں تک کہ دیوار گر پڑی میں بھی گرا اور میری ٹوپی میرے سر سے گر گئی۔ اس وجہ سے میں طاہر کو اپنے لیے بہت ہی منحوس

خیال کرتا ہوں اس سے مجھے وحشت ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے پاس جاؤں۔ ہرثمہ ہمارا مولیٰ اور ہمارے والد کے برابر ہے اور میں اس سے بہ نسبت طاہر کے بہت زیادہ مانوس ہوں بلکہ اس پر اعتماد بھی کرتا ہوں۔

حفص بن ارمیائیل کا بیان:

حفص بن ارمیائیل بیان کرتا ہے کہ جب امین نے اپنے قرار والے مکان سے منصور کے مکان میں منتقل ہو کر آنا چاہا۔ جیسا کہ ان کا طریقہ بھی تھا تو حکم دیا کہ اس ایوان میں فرش بچھایا جائے اور وہاں خوشبودار چیزیں رات کی دھونی دی جائے۔ اس کام کے لیے میں اور میرے مددگار ساری رات پھول اور خوشبو درست کرنے میں مصروف رہے۔ اور جب صبح ہوا اور آتش دان کو گرم کرنے میں جاتے رہے۔ اس کام کی وجہ سے میں اور میرے ساتھی تمام ساری رات جاگے۔

حفص کی ایک ضعیفہ کو ہدایت:

صبح کی نماز کے بعد میں نے ایک بڑھیا کو ایک آتشدان کے نزدیک بٹھا دیا۔ جو قریب ہی کے مشابہ تھا۔ اور اس میں سونے کا تھال رکھا تھا۔ اور میں نے اس سے کہا کہ میں ساری رات جاگا ہوں۔ اب مجھے سخت نیند آ رہی ہے۔ ایک تھوڑے سے وقفہ میں کچھ دیر سونا چاہتا ہوں۔ جب تم دیکھو کہ امیر المومنین چلے آ رہے ہیں تو تم اس عنبر کو آتش دان میں رکھ دینا میں نے اسے چاندی کا ایک چھوٹا سا آتش دان بھی دیا۔ اس پر آگ بھی جل رہی تھی اور یہ ہدایت کی کہ عنبر ڈالتی جائے اور آگ پھونکتی رہے تا کہ وہ جل جائے۔ یہ کہہ کر میں جا کر کوٹھری میں جا کر سو رہا۔

امین کے ادبار کی پہلی علامت:

میں سو رہا تھا کہ وہ بڑھیا بہت ہی گھبرائی ہوئی آئی اور اس نے مجھے جگا دیا۔ اور کہا حفص اٹھو میں تو مصیبت میں پڑ گئی ہوں۔ میں نے پوچھا کیا خبر ہے۔ کیا ہوا۔ اس نے کہا میں نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا۔ اس کا جسم امیر المومنین کے جسم کے مشابہ تھا۔ ایک جماعت اس کے آگے تھی اور دوسری ایک پیچھے تھی۔ مجھے یقین آ گیا کہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے اس عنبر کو ڈال دیا۔ جب وہ شخص میرے قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ عبداللہ بن موسیٰ ہے اور امیر المومنین اب آ رہے ہیں۔ میں نے خوب ڈانٹا اور سخت سست کہا اور دوسرا عنبر پھر اسے دیا کہ وہ اسے آتشدان میں ڈالے۔ یہ عنبر کے جلانے کی بات امین کے ادبار کی پہلی علامت تھی۔

امین کو طاہر سے امان طلب کرنے کا مشورہ:

علی بن یزید کہتا ہے کہ جب امین کو محصور رہتے ایک طویل مدت گزر گئی تو سلیمان بن ابی جعفر، ابراہیم بن المہدی اور محمد بن عیسیٰ بن نہیک ان کا ساتھ چھوڑ کر لشکر مہدی چلے گئے۔ اور مدینہ منصور میں حضرات جمعہ اور ... کو محصور ... تب انہوں نے اپنے دوستوں اور بہی خواہوں سے طلب امان کے متعلق مشورہ کیا اور پوچھا کہ کس طرح طاہر سے چھٹکارا ہو۔ سندی نے کہا اے میرے آقا تو ہم چند کر لیا جائے اگر آپ ہرثمہ سے امان کی درخواست کریں تو ہم کو بھی امان حاصل ہو گی اور ہرثمہ سے ہم سب کی امان مل سکتی ہے۔ امین کہنے لگے کہ ہرثمہ تک پہنچنے کا ذریعہ کیا ہے۔ ہر طرف سے تو مجھے موت نے گھیر لیا ہے۔ دوسرے مصاحبین نے کہا آپ طاہر کے پاس چلیے اگر آپ نے خلیفہ اس سے اس بات کا عہد و اقرار لیا کہ آپ خلافت ان کے تفویض کر دیں گے تو ممکن ہے کہ وہ آپ کی طرف مائل ہو جائے۔

امین کی طاہر سے امان طلبی کی مخالفت:

امین نے کہا تمہاری رائے بالکل غلط ہے اور میں نے تم سے مشورہ کرنے میں غلطی کی۔ اگر میرا بھائی عبداللہ خود اپنے تمام

معاملات درست انجام [illegible] طاہر [illegible] خون ریزی [illegible] [illegible] ہوں [illegible] طرح [illegible] ہرثمہ [illegible] [illegible] بیان [illegible] [illegible] اس کے [illegible] ہے [illegible] طاہر [illegible] [illegible] ان کی [illegible] تمام [illegible] سے تم [illegible] اور [illegible] [illegible] نہیں کر سکتا۔

ہرثمہ سے امان طلبی کی تجویز:

سندی نے [illegible] ہرثمہ کے پاس پہنچے [illegible] آپ [illegible] [illegible] آپ نکل چلئے [illegible] امید ہے [illegible] [illegible]۔

امین کی حوالگی کے متعلق طاہر بن حسین کا عزم:

ابو الحسن مدائنی نے بیان کیا ہے کہ جب [illegible] ہرثمہ کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

امرائے عساکر کا طاہر بن حسین کو مشورہ:

جب [illegible] طاہر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] طاہر نے کوئی [illegible] مان لی۔

ہرثمہ کی ریشہ دوانیاں:

[illegible] [illegible] امین کے [illegible] ہرثمہ کے [illegible]

جائے گی۔ طاہر نے اس اطلاع پر یقین کرلیا اور اس سے وہ بہت خوش بھی ہوا۔ پھر اس نے تمام معسکر اور قلعے کے گلیوں کے گرد اپنے سپاہی آدمیوں کے پاس بھیجا اور تمام پوشیدہ مقامات پر متعین کر دیئے۔ یہ اتوار کی رات تھی جب کہ ماہ محرم ۱۹۸ھ کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں اور یہ پچیس تاریخ کے اعتبار سے ماہ محرم تھی۔

امین پر طاہر بن حسین کا حملہ:

خدمت گار طارق بیان کرتا ہے کہ جب امین ہرثمہ کے پاس جانے کے لیے روانہ ہونے لگے تو پیاسے تھے۔ میں نے آب دار خانے میں ان کے لیے پانی تلاش کیا۔ مجھے نہ ملا۔ اس سے وہ مغموم ہوئے پھر اس قرارداد کے مطابق جو ان کے اور ہرثمہ کے درمیان ہو چکی تھی وہ جلدی سے روانہ ہوئے انہوں نے خلافت کا لباس پہن رکھا تھا اور ایک لمبی ٹوپی پہنی۔ شمع سامنے تھی۔ جب ہم باب الحمراء کے نگہبان سپاہیوں کے قریب پہنچے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان سپاہیوں کی چھاگلوں میں پانی ہوگا وہ لاکر مجھے پلاؤ۔ میں نے پانی کا ایک کوزہ لاکر ان کو دیا مگر اس کی بو کی وجہ سے انہوں نے اسے نہ پیا اور پیاسے ہی ہرثمہ کی طرف بڑھ گئے۔ طاہر نے اچانک ان پر حملہ کیا۔ خود وہ بھی ان کی گھات میں قصر میں موجود تھا۔ جب وہ ہرثمہ کی کشتی کے پاس آئے تو اب طاہر اور اس کے ساتھیوں نے گھات سے ایک دم نکل کر ان پر تیر اور پتھر برسائے۔ ان کی زد سے بچنے کے لیے سب لوگ پانی کی سمت جھک پڑے۔ کشتی الٹ گئی۔

امین کی گرفتاری:

ہرثمہ امین اور دوسرے آدمی جو اس میں تھے پانی میں گر پڑے۔ امین تیر کر دریا کے دوسرے کنارے بستان موسیٰ پہنچے۔ طاہر نے یہ خیال کیا کہ یہ بھی ہرثمہ کی چال ہے۔ وہ خود دجلہ کو عبور کر کے صراۃ کے قریب آ گیا۔ چوکی کے لیے ابراہیم بن جعفر البلخی اور محمد بن حمید عرف ابو الجہم ابن اسمعیل کا بھتیجا جسے خود طاہر نے اس کام پر متعین کیا تھا۔ موجود تھے۔ طاہر کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی خراسانی کو کوئی خدمت دیتا تھا تو عربی ایک جماعت کو اس کے ساتھ کر دیتا تھا۔ محمد بن حمید نے جو طاہری کے نام سے مشہور ہے اور جسے وہ دوسرے سرداروں سے پہلے اہم خدمات پر متعین کیا کرتا تھا۔ امین کو پہچان لیا اور اپنے سپاہیوں کو للکارا وہ وہیں اتر گئے۔ اور انہوں نے امین کو پکڑ لیا اور اس نے بڑھ کر ان کی ٹانگیں پکڑ لیں اور پھر ان کی چند زبانی پکڑ کر گرا دیا۔ اب ان کو ایک گھوڑے پر سوار کیا گیا اور سپاہیوں کی ایک معمولی سی بوسیدہ چادر ان پر ڈال دی۔ ان کو ابراہیم بن جعفر البلخی کی قیام گاہ پر لائے۔ ابراہیم باب الکوفہ میں قیام کرتا تھا۔ اور قیدیوں کی طرح ان کے پیچھے ان کے ساتھ ایک اور شخص کو گھوڑے پر بٹھا دیا۔ تاکہ وہ گرنے نہ پائیں۔

طاہر کو امین کی گرفتاری کی اطلاع:

خطاب بن زیاد بیان کرتا ہے کہ جب امین اور ہرثمہ دریا میں گر پڑے تو طاہر اس طرف سے کہ کہیں ہرثمہ کی غرقابی کا الزام اس کے ذمے عائد نہ ہو اپنے گھوڑے کی طرف لپکا جو باب الانبار کے مقابل بستان مونس میں تھا۔ جب طاہر باب الشام پہنچا ہم اس کے ہمراہ موجود ہی تھے۔ حسن بن علی المامونی اور حسن الکبیر رشید کا خادم بھی اس کے ساتھ تھے۔ وہاں محمد بن حمید ہمارے پاس آیا وہ گھوڑے سے اترا اور طاہر کے پاس جا کر اس نے اس کی اطلاع دی کہ میں نے امین کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کو ابراہیم البلخی کی قیام گاہ باب الکوفہ بھیج دیا ہے۔ طاہر ہماری طرف ملتفت ہوا اور اس نے یہ خبر ہم سے بیان کی اور پوچھا کیا کہتے ہو۔ مامونی نے کہا کہ

تھے۔ لیکن [illegible] بھیجے۔ طاہر نے اپنے مولیٰ قریش الدندانی اور [illegible] امین کے قتل کرنے کا حکم دے دیا اور اس نے پیچھے خود [illegible] کی جگہ روانہ ہوا۔

ابو حاتم کی امین سے قصر میں قیام کی درخواست:

محمد بن عیسیٰ الجلودی کہتا ہے کہ [illegible] رات ہرثمہ کے [illegible] جانے کے لیے آمادہ ہوئے تو ہم [illegible] میں آ کر [illegible] بیٹھے۔ اس وقت [illegible] ہم ان کے پاس آئے [illegible] کھڑے ہو گئے۔ [illegible] ابو حاتم سلام عرض کرتا ہے [illegible] آپ [illegible] کے لیے [illegible] ہے۔ [illegible] کنارے [illegible] مجھے اندیشہ ہے [illegible] آپ [illegible] سے ہاتھ سے چھڑا لیے جائیں گے۔ [illegible] ابھی تک [illegible] رات کو قصر ہی میں ٹھہریں اور آپ [illegible] مزاحمت کرے گا تو میں آپ کے لیے [illegible] اور اس سے پہلے ہی تیار رہوں گا [illegible] ایک رات بھی [illegible] ٹھہر نہیں سکتا

امین کی روانگی:

امین بہت پریشان ہو گئے کیونکہ تمام لوگ [illegible] چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ مجھے [illegible] گرفتار کر لے گا۔ انہوں نے چاہا [illegible] طلب کیا [illegible] اپنے دونوں بیٹوں کو [illegible] گلے سے لگایا اور پیار کیا [illegible] خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے [illegible] آستین سے [illegible] کھڑے ہو گئے اور [illegible] گھوڑے پر سوار ہوا۔ [illegible] امین کے آگے [illegible] قصر کے دروازے تک پیدل [illegible] اپنے گھوڑے [illegible] ایک شمع ان کے سامنے تھی۔ جب ہم باب خراسان [illegible] کے پاس پہنچے [illegible] اپنے گھوڑے کی لگام [illegible] ہاتھ [illegible] کشتی کے بالکل قریب [illegible] اور کشتی میں [illegible] دروازہ بند کر دیا [illegible] ہو گئے۔

امین کا کشتی میں استقبال:

احمد بن سلام صاحب المظالم (قاضی مظالم) [illegible] سرداروں کے ساتھ [illegible] کشتی میں موجود تھا۔ جب امین کشتی میں اترے تو ہم سب [illegible] کھڑے ہو گئے [illegible] معذرت کی کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میرے متعلق حکم دیا کہ مجھے سوار کرایا جائے۔ میں ان کے ساتھی سپاہیوں میں سے ایک کے پیچھے سوار کرا دیا گیا وہ مجھے اپنے افسر ہی کے مکان میں جو محمد بن صالح کاتب کے پیچھے تھا لے آیا۔ انہوں نے اپنے غلاموں کو میری نگرانی کا حکم دیا اور انہوں نے مجھ سے اس وقت تک دس ہزار رقم [illegible] پھر انہوں نے مجھ سے [illegible] چل دیے۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ یہ [illegible] تھا۔

امین کی ایک حجرے میں اسیری:

اس کے غلاموں نے مجھے اس مکان کے ایک حجرے میں جس کا فرش نہ تھا اور دو تکیے پڑے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہاں کچھ بوسیدہ چٹائیاں رکھی تھیں داخل کیا۔ انہوں نے ایک چراغ بھی وہاں لا کر رکھ دیا۔ میں اس حجرے میں بیٹھ گیا۔ اور وہ دروازہ کو بند کر کے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ ایک گھڑی رات گزری تھی کہ گھوڑے کی ٹاپ سنائی دی۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور ان کے لیے دروازہ کھولا گیا اور وہ یہ کہتے ہوئے "[illegible]" اندر آئے۔ ایک برہنہ شخص جس نے صرف پاجامہ پہن رکھا تھا اور اس پر نقاب ڈالی ہوئی تھی اور جس کے کندھے پر ایک بوسیدہ خرقہ پڑا ہوا تھا میرے حجرے میں لایا گیا۔ لانے والوں نے مکان کے ملازموں کو حکم دیا کہ اس کی پوری طرح نگرانی کی جائے۔ اس کام کے لیے انہوں نے اپنی جمعیت کے کچھ آدمی وہاں متعین کر دیے۔

امین اور احمد بن سلام کی گفتگو:

جب وہ میرے حجرے میں بیٹھ گیا تو اب اس نے اپنا منہ کھولا وہ امین تھے۔ ان کو دیکھ کر مجھے عبرت ہوئی اور میں نے اپنے اوپر ان کے حزن کے تفاوت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ وہ مجھ کو غور سے دیکھنے لگے۔ پوچھا کون؟ میں نے کہا آپ کا غلام۔ کہا نام کیا ہے؟ میں نے کہا احمد بن سلام صاحب مظالم۔ کہنے لگے ہاں اس نام کے بغیر بھی میں نے پہچانا۔ تم رقہ میں میرے پاس آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ کہنے لگے تم تو اکثر میرے پاس آتے اور دل خوش کرنے والی باتوں سے مجھے لطف اندوز کرتے تھے۔ میں تم کو خوب جانتا ہوں تم میرے غلام نہیں ہو۔ بلکہ میرے بھائی اور اپنے ہو۔

امین کو اختلاج قلب:

اس کے بعد انہوں نے مجھے آواز دی۔ احمد! میں نے کہا جی حضور، کہا میرے قریب آؤ۔ مجھے چمٹا لو۔ مجھے اس وقت خوف معلوم ہو رہا ہے۔ میں نے ان کو اپنے سینے سے لگا لیا، دیکھا کہ ان کو سخت اختلاج قلب ہو رہا ہے دل اس طرح دھڑک رہا تھا کہ اب سینے سے نکل جائے گا۔ میں ان کو اپنے سینے سے لگائے رہا اور ان کو تسکین دیتا رہا۔ پوچھا احمد میرے بھائی کیسے ہیں؟ میں نے کہا وہ زندہ ہیں۔ کہنے لگے ان کا وقائع نویس بھی کس قدر جھوٹا ہے۔ غالباً اس کو لڑائی سے بری الذمہ ہونے کے لیے اس نے یہ خبر مشہور کر دی تھی۔ میں نے کہا [illegible] اللہ آپ کے وزراء کا برا کرے انہوں نے آپ کو اس حالت پر پہنچایا ہے۔ کہنے لگے سوائے خیر کے میرے وزراء کے متعلق کچھ نہ کہو کامیابی بھی ہوتی ہے ناکامی بھی ہوتی ہے۔ میں ہی پہلا شخص نہیں ہوں جس نے کسی بات کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور وہ ناکام رہا۔ پھر کہنے لگے: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ میرے ساتھ کیا کریں گے کیا مجھے قتل کر دیں گے یا اپنے عہد و امان کو پورا کریں گے؟ میں نے کہا جناب والا میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ وعدہ وفا کریں گے۔ اب وہ اس خرقہ کو جو ان کے شانوں پر پڑا تھا سردی کی وجہ سے اپنے جسم سے لپیٹنے لگے اور اسے دبانے لگے

[illegible] ہو جاؤں گا۔ تب ایک [illegible] قاتلوں نے [illegible] آپ [illegible]

[illegible] جس حال میں [illegible] بھی [illegible]۔

امین کی وحشت

ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ رات [illegible] ایک [illegible] بہت [illegible]

طرح شناخت [illegible] کے لیے [illegible] اور جب شناخت [illegible] ہو گیا۔ [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] کی وجہ [illegible] میں نے [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] کہنے لگے احمد مجھے [illegible]

[illegible] قریب [illegible]۔ مجھے بہت سخت وحشت ہو رہی ہے۔ میں نے ان کو بالکل [illegible]۔

عجمی جماعت کی حجرے میں آمد:

جب نصف یا [illegible] جب نصف کے قریب رات ہوئی تو میں نے گھوڑوں کی چاپ سنی۔ اب کچھ لوگ [illegible] دروازہ کھولا گیا عجمیوں کی ایک جماعت ننگی تلواریں لیے ہوئے اندر گھس آئی۔ امین ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور کہنے لگے بخدا میری جان خدا کی راہ میں جا رہی ہے۔ کیا بچنے کی کوئی [illegible] کوئی فریاد رس یا شریف [illegible] نہیں رہا۔ اتنے میں وہ لوگ خود ہمارے حجرے کی چوکھٹ پر آ موجود ہوئے۔ [illegible] ان کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] تھے کہ وہ [illegible] ٹھٹک گئے اور اب ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آگے بڑھو اور وہ پیچھے ہٹ جاتے۔ میں گھبرا گیا اور [illegible] کے پیچھے حجرے کے کونے میں چھپ گیا۔

امین کی قاتلین سے درخواست:

محمد امین [illegible] اٹھ کھڑے ہوئے اور کہتے جاتے تھے تم کو کیا ہو گیا تم کس پر حملہ کرنے آئے ہو۔ میں رسول ﷺ کے چچا کا پوتا ہوں، ہارون کا بیٹا اور مامون کا بھائی ہوں۔ میرے خون کے معاملہ میں اللہ سے خوف کرو۔ ان میں سے طاہر کے [illegible] کے غلام [illegible] نے بڑھ کر ان پر تلوار کا وار کیا جو ان کی پیشانی پر لگی۔ امین نے اس کے منہ پر [illegible] اور [illegible] اس نے فارسی میں چلا کر کہا کہ [illegible] اس کی آواز پر ایک جماعت آدمی امین پر ٹوٹ پڑے۔ ایک نے ان کی کمر میں تلوار [illegible] اور اب وہ ان پر سوار ہو گئے اور [illegible] ان کا سر کاٹ لیا۔ سر کو طاہر کے پاس لے گئے اور [illegible] جب صبح ہوئی تو مجھ سے دس ہزار درہم طلب ہوا۔ میں نے [illegible] ادا کر دی۔ [illegible] منصور میں داخل ہوئے اور [illegible] جلا دئے۔

امین کی مدافعت:

[illegible] اس قصے کے سلسلے میں بیان کرتا ہے کہ جب امین [illegible]

نے ان سے [illegible] کہ آپ کے [illegible]

نہیں ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے مامون کو دریافت کیا اور پوچھا کہ وہ زندہ ہے میں نے کہا جی ہاں۔ اگر وہ مرتے تو پھر یہ لڑائی کس کی خاطر ہو رہی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا مگر مجھے تو عامر بن اسمٰعیل بن عامر کے بھائی یحییٰ نے جو ہرثمہ کی چھاؤنی میں وقائع نویس تھا۔ یہ اطلاع دی کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا اس نے بالکل جھوٹ اطلاع دی ہے پھر میں نے کہا آپ کی ازار بہت موٹی ہے آپ یہ میری ازار اور قمیص پہن لیں۔ کہنے لگے جو میرے حال میں ہو گا اس کے لیے یہی بہت ہے۔ میں نے کہا آپ اللہ کو یاد کریں اور استغفار کریں وہ استغفار کرنے لگے۔ ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ایکا ایک شور سنائی دیا۔ [illegible] سے زمین [illegible] ہم آئی۔ طاہر کے سپاہی اس مکان میں داخل ہو چکے تھے اور اب وہ ہمارے حجرے کی طرف آ رہے تھے۔ اس کا دروازہ بہت تنگ تھا امین کے پاس اس حجرے میں بھی ایک ڈھال تھی۔ پہلے تو وہ اس سے اپنی مدافعت کرتے رہے۔

امین کا قتل:

پھر ان کی پیچھے سے ایڑی کاٹ دی گئی اور بہت سے آدمی ان پر کود پڑے انہوں نے ان کا سر کاٹ لیا۔ اسے طاہر کے پاس لے گئے اور ان کے جسم کو لاد کر ان کی قرارگاہ واقع بستان مونسہ میں لے آئے۔ اس وقت عبدالسلام بن العلاء ہرثمہ کی فوج کا سردار دروازے سے آیا۔ یہ شماسیہ والے پل سے دریا کو عبور کر کے یہاں آیا تھا۔ طاہر نے اسے اندر آنے کی اجازت دی اس نے کہا کہ آپ کے بھائی نے آپ کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ کیا ہوا۔ طاہر نے اپنے غلام سے کہا کہ طشت لاؤ وہ اسے اٹھا لایا۔ اس میں امین کا سر رکھا تھا۔ طاہر نے اس سے کہا: کہو یہ میں نے کیا ہے۔ اور ان سے جا کر اس کی اطلاع کر دو۔ جب صبح ہوئی طاہر نے امین کے سر کو باب الانبار پر نصب کرا دیا۔ بغداد کی ایک خلقت عظیم جس کا شمار نہیں ہو سکتا اسے دیکھنے آئی طاہر بھی اس مقام پر آیا اور وہ سب سے کہتا تھا کہ یہ امین کا سر ہے۔

ایک مرتبہ امین نے اپنے کپڑوں میں جوں دیکھی۔ پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ ایک چیز ہے جو عام طور پر لوگوں کے کپڑوں میں ہوا کرتی ہے۔ کہنے لگے میں زوال نعمت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس روز یہ واقعہ پیش آیا اسی روز وہ قتل کیے گئے۔

امین کا بریدہ سر:

حسن بن سعید کہتا ہے کہ ان کے قتل کے بعد دونوں فوجیں طاہری اور بغدادی ان کے قتل پر نادم ہوئیں۔ کیونکہ اس جنگ سے [illegible] ان کو بہت سا روپیہ مل رہا تھا۔ جس کوٹھری میں امین، عیسیٰ بن ماہان اور ابوالسرایا کے سر رکھے ہوئے تھے وہ میری نگرانی میں تھی۔ میں نے امین کے سر کو دیکھا صرف ان کے چہرے پر ضرب کا نشان تھا۔ ان کے سر کے بال اور داڑھی بھی سلامت تھی۔ ان میں کچھ قطع و برید نہیں ہوئی تھی۔ سر کے بالوں کا رنگ بھی اپنی اصلی حالت میں تھا۔

مامون کا سجدہ شکر:

طاہر نے امین کے سر کو چادر، عصا اور مصلے کے ساتھ جو کھجور کے پتوں سے بنایا گیا تھا اپنے چچا زاد بھائی محمد بن الحسن بن مصعب کے ہاتھ مامون کے پاس بھیج دیا۔ مامون نے دس لاکھ درہم اسے مرحمت فرمائے۔ ذوالریاستین نے امین کے سر کو ایک ڈھال پر رکھ کر خود اپنے ہاتھ سے مامون کے سامنے پیش کیا۔ اسے دیکھ کر مامون نے سجدہ شکر ادا کیا۔

علی بن حمزہ کا بیان

علی بن حمزہ العلوی سے روایت ہے کہ امین کے قتل کے بعد آل ابی طالب کی ایک جماعت طاہر کے پاس آئی جو اس وقت بستان میں تھا اور ہم بھی وہاں موجود تھے۔ طاہر نے ان کو صلہ دیا۔ اور ہمیں بھی صلہ دیا۔ پھر اس نے ہم سب کے لیے [illegible] کے لیے مامون کو لکھا کیونکہ میں نے ان کو آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت دی ہے ہم مرو گئے اور وہاں سے مدینہ واپس آ گئے۔ اہل مدینہ نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور وہ سب کے سب ہم سے ملنے آئے ہم نے ان سے امین کے قتل کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا اور کہا کہ طاہر نے اپنے ایک مولیٰ قریش کو بلا کر امین کے قتل کا حکم دیا تھا۔ یہ سن کر اہل مدینہ کے ایک شیخ نے ہم سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کہا۔ میں نے اسے پورا واقعہ سنایا۔ اس نے کہا کیا خدا کی شان ہے۔ ہم سے یہ بات روایت کی گئی تھی کہ قریش امین کو قتل کرے گا۔ ہمارا گمان قبیلہ قریش پر گیا تھا مگر یہ تو فرد واحد نکلا جو اس روایت کے نام کے مطابق ہو گیا۔

ابراہیم بن المہدی کا مرثیہ

ابراہیم بن المہدی کو جب امین کے قتل کا علم ہوا تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور بہت دیر تک روتا رہا اس نے ان کے مرثیہ میں کچھ شعر کہے۔ جب مامون کو ان اشعار کی اطلاع ہوئی تو یہ بات ان کو ناگوار گزری۔

طاہر بن حسین کا مامون کے نام خط:

طاہر نے اس فتح کی خوشخبری کے لیے حسب ذیل خط مامون کو لکھا:

”تمام تعریفیں اس اللہ بزرگ و برتر کے لیے ہیں جو عزت والا جلال والا عظمت اور حکمت والا ہے۔ اس کی یہ شان ہے کہ جب کسی بات کے کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے تو صرف حکم دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی ذات معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

جو بات اللہ نے پہلے سے مقدر کی تھی وہ پوری ہوئی۔ معزول نے اپنے عہد و پیمان کو توڑا اس کی وجہ سے اللہ نے اسے ایک ایسے فتنے میں مبتلا کیا اور اس کے اعمال کی پاداش دی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کبھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے قتل کر دیا۔ میں امیر المومنین کو پہلے لکھ چکا ہوں کہ ہم نے مدینہ منصور اور قصر کا محاصرہ کر لیا۔ اور مدینۃ السلام کے تمام راستوں پر قبضہ کیا اور ان کی گزرگاہوں پر جو جا بجا تھیں پہرے لگا دیے اور ان کی چاروں طرف سے ناکہ بندی کر دی تھی۔ تو جنگی کشتیاں اور سربند کشتیاں میں سوار اور پیدل حبشی بٹھا کر ان کو خندق اور باب خراسان کے مقابل ٹھہرا دیا۔ تاکہ معزول کی نگرانی ہو اور وہ کسی راستے سے نکل کر بھاگ نہ جائے۔ تاکہ پھر دوبارہ نکل کر اس کا محاصرہ اور ذلت کے بعد دوبارہ لوگوں کو اغوا کرنے کا پھر کبھی موقع نہ ملنے پائے۔

پیامبروں نے مجھ سے آ کر کہا کہ ہرثمہ کا ارادہ ہے کہ وہ امین کو اپنی پناہ میں لے اور مجھ سے اس کی یہ خواہش ہے کہ میں امین کو اس کے پاس آ جانے دوں اور ان کی مزاحمت نہ کروں۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیے میں اور ہرثمہ یکجا جمع ہوئے۔ مگر چونکہ اللہ نے امین کو قتل کرنا طے کر دیا تھا۔ اور اپنے مقرر کردہ امید سے نجات نہیں رہی تھی وہ ہرثمہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا خود اس کے پاس تک بھیج چکا تھا میں نے اس کو روکنا نہیں چاہا۔ جس کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ خود اس کے گرد دوں اور

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیے جائیں گے۔

چنانچہ میں نے اپنے تمام نفس اور پوری [illegible] اخلاص کے ساتھ [illegible] قتل اور [illegible] تھے اور [illegible] تھیں ان سب کا میں نے معائنہ کیا اس کے بعد [illegible] آپ میں نے پہلے سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قتل سے پہلے عثمان کا امراء اور سپاہ سے خطاب:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بغداد میں [illegible] کا اعلان

[illegible]

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[illegible]

طاہر بن حسین کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

جائے شہر اور ان محمد و دروازوں باقی سرکشوں کی راہ اختیار نہ کریں جنہوں نے تم کو آگ کو مشتعل کیا، اسی اتفاق سے تم تم کو باقی باغی کردیا تو اللہ نے بھی ان کو دنیا میں ذلیل کیا اور ان کو نقصان ہی میں رکھا۔

طاہر بن حسین کا ابراہیم بن المہدی کے نام خط:

فتح بغداد کے بعد طاہر نے ابو اسحٰق المعتصم کو یا دوسرے راویوں کے بیان کے مطابق ابراہیم بن المہدی کو یہ خط لکھا۔ مگر اکثر لوگوں کا بیان یہ ہے کہ یہ خط ابو اسحٰق المعتصم کو طاہر نے لکھا تھا۔

اما بعد! اگرچہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ میں اہل بیت خلافت کے کسی فرد کو بغیر امیر کے خطاب کروں۔ لیکن چونکہ مجھے اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ تم امین معزول کے ہم خیال اور ہم نوا تھے اگر چہ واقعہ یہ ہے تو اس سے پہلے کئی بار تم کو امیر کہہ کر خطاب کر چکا ہوں مگر اب بغیر القاب کے خط لکھتا ہوں اور اگر چہ یہ بات غلط ہے جو مجھے معلوم ہوئی ہے تو پھر فالسلام علیک ایہا الامیر و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خط کے آخر میں طاہر نے یہ دو شعر بھی لکھ دیے۔

رکوبک الامر ما لم تبل فرصۃ　　جھل و رایک بالتغریر تغریر
اقبح بدنیا ینال المخطئون بھا　　حظ المصیبین و المغرور مغرور

ترجمہ: ''تمہارا عواقب پر غور کیے بغیر کسی کام کا کرنا سراسر جہالت ہے اور کسی دوسرے کو تباہ و برباد کرنا خود دھوکے میں مبتلا ہوتا ہے۔ دنیا کس قدر بری شے ہے کہ خطا کاروں کو یہاں وہی بخششیں حصے میں ملتی ہیں۔ اور جو شخص مغرور ہوتا ہے وہ دراصل فریب خوردہ ہے''۔

طاہر کے خلاف فوج کی بغاوت:

جب طاہر نے امین کو قتل کردیا تو خود طاہر کی فوج نے اس کے برخلاف بغاوت کردی۔ طاہر ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا اور چند روز تک روپوش رہا۔ جب فوج نے دوبارہ اطاعت قبول کی تو یہ اپنی جگہ واپس آیا۔

طاہر بن حسین کا فرار:

امین کے قتل کو پانچ روز گزرے تھے۔ فوج طاہر پر چڑھ آئی۔ اس وقت وہ بالکل خالی ہاتھ تھا۔ ان کا انتظام نہ کر سکا وہ یہ سمجھا مخالفات والے در پردہ اس ہنگامے میں شریک ہیں حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ ان میں سے کسی شخص نے تنخواہ طلب نہیں کی تھی ان کی فوج کا زور بہت بڑھ گیا اور اسے اپنی جان کا خطرہ ہوا اور بستان سے بھاگ گیا۔ حملہ آوروں نے ان کے کچھ سامان کو لوٹ لیا اور طاہر عقرقوف چلا گیا مگر جانے سے پہلے اس نے یہ انتظام کیا تھا کہ شہر کے تمام دروازوں کی ناکہ بندی کردی تھی اور ام جعفر اور موسیٰ اور عبداللہ امین کے بیٹوں کو قصر میں نظر بند کر دیا تھا۔

موسیٰ اور عبداللہ کی روانگی خراسان:

اس کے بعد اس نے ان سب کو ابو جعفر کے قصر الخلد میں منتقل کردیا۔ یہ جمعہ کی رات جب کہ ربیع الاول کی بارہ راتیں باقی تھیں قصر الخلد میں منتقل کیے گئے۔ اور پھر خود طاہر ان کو اسی رات ایک حراقہ کشتی میں سوار کرکے اپنے ساتھ [illegible] جزیرہ باب الاعلیٰ کے مغربی کنارے سے لے گیا وہاں سے اس نے امین کے دونوں بیٹوں کو ان کے چچا مامون کے پاس اہواز اور فارس کے راستے سے

خراسان بھیج دیا۔

طاہر بن حسین سے فوج کی طلب معاش

جب فوج نے امین کے [illegible] اپنی معاش طلب کی۔ انہوں نے [illegible] تھی۔ جب طاہر [illegible] اور [illegible] دو دن [illegible] انہوں نے [illegible] پھر انہوں نے [illegible] کو [illegible] کر دیا۔ [illegible] لوگوں نے محسوس کیا کہ طاہر [illegible] سے [illegible] جانے کی [illegible] طاہر [illegible] ان کے ساتھ تھے [illegible] اور [illegible] کے لیے تیار ہو گئے۔

امرائے عساکر کی طاہر بن حسین سے معذرت:

جب [illegible] اور مرقون [illegible] وہ سب کے سب طاہر کے پاس گئے اور اس سے معذرت کی [illegible] آپ [illegible] تمام [illegible] کے [illegible] اور طاہر سے درخواست کی کہ آپ ان سے درگزر کریں۔ ان کی معذرت کو قبول فرمائیں اور ان کو معاف کر دیں۔ انہوں نے [illegible] کی [illegible] اب تک آپ ہم [illegible] آپ کے [illegible] کی تھی [illegible] یہاں [illegible] تمہاری [illegible] اگر اب آئندہ تم نے کوئی [illegible] تو [illegible] دوں گا۔ اور تم [illegible] ان کو چار ماہ کی معاش دلائی۔

امرائے عساکر کی طاہر کو یقین دہانی:

واقعہ مذکورہ کے متعلق [illegible] جب فوج نے [illegible] اور [illegible] سعید بن مالک بن قادم [illegible] محمد بن ابی خالد [illegible] کے مقامات اور محلات کے [illegible] تھے۔ پھر طاہر کے پاس گئے اور [illegible] انہوں نے [illegible] سے اپنی لاتعلقی ظاہر کی اور اپنے [illegible] طرز عمل کے لیے ہم نے ضمانت [illegible] پورا اختیار رکھتے تھے۔ [illegible] اب کوئی [illegible] آپ کے [illegible] ہماری [illegible] میں [illegible] محمد [illegible] کے پاس آئے اور [illegible] سعید بن مالک اور [illegible] نے جو [illegible] کی ضمانت [illegible] اور [illegible] ہمارے دوسرے بھائی [illegible] آپ کے متعلق بہت [illegible] رکھتے ہیں۔ آپ [illegible] آپ کے [illegible] آپ کی فوج [illegible] نے [illegible] میں [illegible] ان سب نے [illegible] کوئی حصہ نہیں لیا۔

طاہر بن حسین کی مراجعت:

ان باتوں سے طاہر مطمئن ہو گیا۔ [illegible] کا مطالبہ [illegible] سعید بن مالک [illegible] سے طاہر [illegible] ہو گیا اور اب [illegible] دیا۔

سعید بن مالک کی طاہر کو نقد امداد:

طاہر نے سعید سے کہا [illegible] فوج [illegible] قرض [illegible] سعید نے کہا [illegible]

ہوئے ہوں اور آپ کا جو تعلق ہم پر ظاہر ہے اس نے ہم کو بڑی طرف سے بچا دیا تھا۔ مجھے یہ جو اندیشہ لگا ہوا ہے۔ [illegible] نے اس کو اس طرح تسلی دی اور اپنی توثیق کر دی۔ پھر معافی دے دی جس سے وہ مطمئن اور نامراد ہو گئے

سمرقندی کی روپوشی:

یمن کے امرا ایک شخص سمرقندی نام خالد بن [illegible] سے جو کشتیوں پر نصب تھیں۔ وہ جمعے کے اندر سے [illegible] تھی۔ جب کبھی نقابات والے اپنے مقابل میں نے ساتھیوں کو کشتی میں بیان کرتے تھے ایسے موقع پر اس کو طلب کیا جاتا اور وہ ان پر سنگ [illegible] کرتے ان کو پیچھے ہٹا دیتا [illegible] کا ارادہ تھا اس کا کوئی تیر خطا نہ جاتا۔ [illegible] اس پر ان لوگوں نے تیر سے کسی شخص کو [illegible] دیا تھا۔ [illegible] جب [illegible] جس سے [illegible] اپنی جان کا خطرہ ہوا [illegible] کے بعد ہی [illegible] اس خوف سے وہ روپوش ہو گیا۔

سمرقندی کی گرفتاری:

لوگوں نے اس کی تلاش شروع کر دی مگر [illegible] ایک [illegible] نکل گیا [illegible] ایک شخص سے اس کا مقابلہ ہوا [illegible] جب وہ [illegible] تو اس نے [illegible] کے مالک سے کہا کہ اس شخص کے ساتھ تو کچھ [illegible] ہے۔ مجھے معلوم ہے [illegible] ہے۔ [illegible] کے ہمراہ پکڑا گیا تو [illegible] دیا [illegible] ہے۔ مجھ کو [illegible] معلوم ہوا [illegible] پیچھے سے اپنے دوسرے ساتھیوں کے پاس [illegible] ہو گیا [illegible] جو بھائی یہاں [illegible] ہوں [illegible] گرفتار کر کے [illegible] کے پاس بھیج دیا۔

سمرقندی کا خاتمہ:

[illegible] نے اسے [illegible] کے پاس [illegible] بھیج دیا [illegible] نے اسے [illegible] کے حوالے کر دیا۔ اس شخص نے اسے [illegible] کے [illegible]

بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ اسے [illegible] تو [illegible] وقت [illegible] نے اپنے [illegible] سے [illegible] ان سے کہا کہ [illegible] تم [illegible] تم میری [illegible] تعریف کرتے تھے اور مجھے [illegible] دیتے تھے اور آج تم نے مجھے [illegible] کے لیے [illegible] ہے۔

[illegible] لوگوں نے [illegible] سے [illegible] اسی طرح اس کا [illegible] مرنے کے بعد بھی انہوں نے [illegible] کے لیے [illegible] مشتعل کرنے [illegible] اس کا [illegible] نے [illegible] ہو۔

باب ۸

خلیفہ امین کی سیرت

محمد الامین بن ہارون کی مدت خلافت:

ہشام بن محمد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن ہارون ابو موسیٰ جمعرات کے دن جب کہ ماہ جمادی الاول ۱۹۳ھ کے ختم ہونے میں گیارہ راتیں تھیں خلیفہ ہوا اور اتوار کی رات جب کہ صفر ۱۹۸ھ کے ختم میں چھ راتیں رہ گئی تھیں قتل کیا گیا۔ اس کی ماں زبیدہ جعفر الاکبر بن ابی جعفر کی بیٹی تھی۔ اس طرح چار سال آٹھ ماہ پانچ دن اس کی مدت خلافت ہوئی۔ یوں کہا گیا ہے کہ ابو عبداللہ اس کی کنیت تھی۔

داؤد بن عیسیٰ کی امارت میں حج:

محمد بن موسیٰ خوارزمی کہتا ہے کہ نصف جمادی الآخر ۱۹۳ھ میں امین خلیفہ ہوا۔ اس کی بیعت کے سال داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ عامل مکہ کی امارت میں حج ہوا تھا۔ مکہ امیر حج وہی اسی عہدہ پر مقرر ہوا تھا۔ اس نے اپنی خلافت کے دو ماہ پانچ دن کے بعد عصمہ بن ابی عصمہ کو ساوہ بھیجا اور ۲ ربیع الاول کو اس نے اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد بنایا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان اس کا صاحب شرط تھا۔

امیر حج علی بن الرشید:

۱۹۴ھ میں علی بن الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ اس سال اسماعیل بن عباس بن محمد مدینہ کا عامل تھا۔ اور داؤد بن عیسیٰ مکہ کا عامل تھا۔ اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد مقرر کرنے اور ۱۹۵ھ میں علی بن عیسیٰ کے رے میں طاہر بن الحسین کے مقابلہ اور علی کے قتل تک ایک سال تین مہینے اور اٹھارہ دن گزرے تھے۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کا بیان:

یہی راوی کہتا ہے کہ امین ۱۹۸ھ اتوار کی رات میں جب کہ محرم کے ختم میں پانچ راتیں باقی تھیں قتل کیا گیا۔ اس طرح اس کی پوری مدت حکومت جس میں اس کا فتنہ و فساد کا زمانہ بھی شامل ہے چار برس سات ماہ اور تین دن ہوئی۔

قاسم بن ہارون الرشید کی ولی عہدی سے علیحدگی کا اعلان:

امین کے قتل کے بعد منگل کے دن ۲۴ صفر ۱۹۸ھ کو طاہر کا خط مامون کو وصول ہوا۔ جس میں امین کے قتل کی مفصل کیفیت درج تھی اسی وقت مامون نے اس خبر کو مشتہر کر دیا۔ اور دربار منعقد کیا۔ تمام امرا باریاب ہوئے۔ فضل بن سہل نے طاہر کا خط پڑھ کر سنایا۔ سب نے مامون کو دعائے خیر دی اور اس کی فتح پر مبارک باد دی۔ امین کے قتل کے بعد مامون نے طاہر اور ہرثمہ کو لکھ بھیجا کہ تم اب قاسم بن ہارون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر دو۔ ان دونوں نے اس فرمان کو شائع کر دیا۔ اور حسب فرمان احکام نافذ کر دیئے۔ جمعہ کے دن جب کہ ربیع الاول ۱۹۸ھ کے ختم ہونے میں دو راتیں باقی تھیں قاسم کی برطرفی کا فرمان سب جگہ پڑھا گیا۔

امین کا حلیہ و عمر:

عمر کی ۲۸ برس ہوئی۔ یہ بہت بڑے جسم کے تھے۔ [illegible] بال سیدھے تھے۔ آنکھیں چھوٹی تھیں۔ ناک اونچی تھی۔ خوبصورت تھے۔ [illegible] دونوں شانوں کا درمیانی فاصلہ بہت زیادہ تھا۔

طاہر بن حسین کے اشعار:

ان کے قتل کے بعد طاہر نے یہ شعر پڑھا

قتلت الخليفة في داره

وانهبت بالسيف امواله

"میں نے خلیفہ کو ان کے گھر میں قتل کر دیا اور تلوار سے ان کا مال لوٹ لیا۔"

اس موقع پر طاہر نے یہ اشعار بھی کہے۔

ملكت الناس قسرا واقتدارا وقتلت الجبابرة الكبارا

ووجهت الخلافة نحو مرو الى المأمون تبتدر ابتدارا

ترجمہ: "میں نے زور و طاقت سے لوگوں پر فرمانروائی کی اور میں نے بڑے بڑے سرکشوں کو قتل کر دیا۔ میں نے خلافت کو مامون کے پاس مرو بھیج دی ہے اور وہ تیزی سے ادھر جا رہی ہے۔"

لبابہ بنت علی کا مرثیہ:

امین کے قتل پر بہت سے لوگوں نے مرثیے کہے۔ ایک شاعر نے ہجو بھی کی۔ محمد بن عبد الملک [illegible] نے [illegible] کتاب میں [illegible] ہجو کی اشعار [illegible] بیان کی ہے۔

لبابہ بنت علی بن المہدی [illegible] نے یہ شعر کہے۔

ابكيك لا للنعيم والانس بل للمعالي والرمح والترس

ابكي على سيد فجعت به ارملني قبل ليلة العرس

ترجمہ: "میں تجھے اپنی خوشی اور راحت و الفت کی خاطر نہیں روتی۔ بلکہ تلوار، نیزے اور ڈھال کی خاطر روتی ہوں۔ میں اس سردار پر روتی ہوں جس کی جدائی سے صدمہ مجھے ملا ہے۔ اس لیے روتی ہوں کہ اس نے مجھے شب عروسی سے پہلے ہی بیوہ کر دیا۔"

یہ لبابہ بنت علی بن [illegible] جعفر [illegible] تھیں جن کا امین کے ساتھ [illegible] منسوب ہو چکی تھی۔

امین کے قتل پر شعراء کے مرثیے:

حسین بن الضحاک الاشقر باہلہ کے مولیٰ نے جو امین کے خاص مصاحب اور ندیم تھا اور جسے ان کے قتل کا یقین نہیں آتا تھا [illegible] ان کی واپسی کا ہر وقت منتظر تھا اس نے ان کے مرثیے کہے۔

عبد الرحمن بن ابی الہداء نے ان کے کئی مرثیے کہے۔ [illegible] امین کا ایک مرثیہ ام جعفر زبیدہ کی [illegible] اور ایک مرثیہ [illegible] نے کہا۔

گویوں کو عطا کر دیئے۔ یہاں تک کہ رقہ میں بھی جس قدر جواہرات نقدی اور حلے تھے وہ سب اپنے پاس منگوا کے اپنے لہو ولعب مجلس وتماشا اور تفریح کی بزموں کے لیے قصر الخلد قصر الخیزرانیہ بستان موسیٰ قصر عبدویہ قصر معلّی رقہ کلواذی باب الانبار بناوری اور ہوب میں نشست گاہیں بنوائیں نیز شیر ہاتھی عقاب سانپ اور گھوڑے کی شکل کی پانچ کشتیاں دجلہ میں تیار کرائیں اور ان پر بے شمار روپیہ خرچ کیا ہے۔

حسین بن الضحاک کہتا ہے کہ امین نے ایک بڑی کشتی بنوائی جس پر تین لاکھ درہم لاگت آئی اس کے علاوہ انہوں نے مچھلی کی شکل کی ایک دوسری کشتی بنوائی۔

منصور خدمت گار کی عباس بن عبداللہ سے علیحدگی:

احمد بن اسحاق بن برصوما کوفی بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبداللہ بن جعفر بن ابی جعفر باعتبار اپنی شجاعت فراست اور تعلیم وتربیت کے بنی ہاشم کے ممتاز لوگوں میں تھا اس کے بہت سے خدمت گار تھے ان میں منصور اس کا بہت ہی خاص اور عجیب خدمت گار تھا۔ وہ کسی بات پر اس سے ناراض ہو کر بھاگ کر امین کے پاس جو اس وقت ام جعفر کے قصر قرار میں تھا۔ چلا گیا۔ امین نے اسے بڑی خوشی سے اپنی ملازمت میں قبول کر لیا اور اس نے بہت جلد ان کے ہاں رسوخ پیدا کر لیا۔ ایک دن یہ خدمت گار امین کے اور خدمت گاروں کے ساتھ جن کی جماعت کا نام سیافہ تھا سواری میں عباس بن عبداللہ کی ڈیوڑھی کے سامنے سے محض اس لیے گزرا کہ عباس کے خدام اسے دیکھ لیں کہ اب اس کی کیا شان ہے۔

منصور خادم کی گرفتاری:

اس کی اطلاع عباس کو ہوئی۔ سنتے ہی وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہاتھ میں گرز لے کر جس پر کھال منڈھی ہوئی تھی باہر نکل آیا۔ عباس نے ابو الورد کے دروازے میں اسے جالیا اور اس کی لگام پکڑ لی دوسرے خدمت گاروں نے کچھ مزاحمت کی مگر عباس نے جس جس کے گرز مارا اسے گرا دیا۔ وہ اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ عباس اپنے مفرور خدمت گار کی لگام پکڑے اسے کھینچتا ہوا اپنے گھر کے اندر لے آیا۔ امین کو اس واقعہ کی خبر ہوئی۔ انہوں نے ایک بڑی جماعت اسے چھڑانے کے لیے بھیجی یہ یہاں آ کر ٹھہر گئے۔ عباس نے ان کے مقابلے کے لیے اپنے غلاموں اور مدافعین کو جن کے پاس زرہیں اور تیر تھے اپنے قصر کی فصیل پر متعین کر دیا۔

امین کی فوج کا عباس بن عبداللہ کا محاصرہ:

راوی کہتا ہے کہ چونکہ امین کی فوج کا ارادہ ہو گیا تھا کہ وہ عباس کے گھر کو آگ لگا دیں۔ اس لیے مجھے یہ خوف ہوا کہ اس کے ساتھ ہمارے مکانات بھی جل جائیں گے اسی وقت رشید الہارونی ادھر سے آ گیا میں نے اس سے کہا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر امیر المومنین کو علم ہو گیا تو کل [illegible] سے تمہارے اس سارے محلے کو جلا دیں گے۔ کیا تم ان کو مطلع نہیں کرتے۔ اس نے کہا میں ان کا [illegible] مطلع ہوں۔ رشید نے کہا تو [illegible] وہاں سے چلا۔ اپنے گھر کے [illegible] آ کر اس نے اپنے غلام سے کہا۔ گھوڑا لاؤ۔ رشید نے کہا تم سوار کیسے ہو سکتے۔ تم کو پیادہ چلنا پڑے گا۔ [illegible] کے بڑھا۔ [illegible] سامنے پہنچ کر اس نے دیکھا۔ اس [illegible] آ رہی ہے۔ [illegible] کی جمعیت بھی موجود ہے [illegible] ان کو دور سے دیکھنے لگے۔ وہاں جو موجود تھا میں نے دیکھا کہ وہ پیادہ چلا جا رہا ہے اور رشید گھوڑے پر سوار ہے۔

ام جعفر کی عباس بن عبداللہ کی سفارش:

ام جعفر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ وہ فوراً امین کے پاس گئی اور اس سے اس کی سفارش کی۔ امین نے جواب میں کہا اسے قتل نہ کروں تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت میں نہ سمجھنا۔ ام جعفر مضطرب اور بے تاب ہو کر اصرار کرنے لگی۔ امین نے کہا مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے تم پر ہاتھ اٹھانا پڑے گا۔ یہ سنتے ہی اس نے اپنے بال کھول دیئے اور کہا کہ جانتے ہو جب میرا سر کھلا ہو اس حالت میں کون میرے پاس آ سکتا ہے۔

عباس بن عبداللہ کی نظر بندی:

[illegible] ابھی عباس وہاں تھے کہ یکایک سعد خدمت گار نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کے قتل کی خبر اس سے بیان کی۔ اسے سن کر وہ اس کے عواقب و نتائج پر غور کرنے میں اس قدر منہمک ہو گئے کہ عباس کو بالکل بھول گئے۔ اور وہ اس دن تک دہلیز میں نظر بند رہا۔ اس دن کے بعد دوسرے دن امین نے حکم دیا کہ خود اس کے محل کے ایک حجرے میں اسے قید کر دیا جائے۔ اور اس کے صرف کے لیے تین غلام اس کی خدمت میں رہیں اور تین درہم روزانہ کا یومیہ وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

عباس بن عبداللہ کا بغداد سے فرار:

جب حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان نے خروج کر کے اس کی مامون کے لیے بیعت خلافت دے دی اور امین قید کر دیئے گئے تب بھی یہ اسی طرح اپنے گھر میں قید رہا۔ اس ہنگامے میں اسحاق بن عیسیٰ بن علی اور محمد بن ابی العباس الطوسی عباس کے پاس سے جس وقت بھاگ جانے پر تھا گزرے اور انہوں نے اسے پکارا کہ اب بیٹھے کیا کرتے ہو حسین بن علی کے پاس چلے آؤ۔ یہ اپنی قید سے نکل کر حسین کے پاس آیا اور پھر باب الجسر پر ٹھہر کر اس نے ام جعفر کو بڑا بھلا کہا، گالیاں دیں۔ اسحاق بن موسیٰ اس وقت لوگوں سے مامون کے لیے بیعت لے رہا تھا۔ اس کے تھوڑی مدت کے بعد حسین مارا گیا۔ عباس بغداد سے بھاگ کر ہرثمہ کے پاس نہر بین چلا گیا۔

امین کا عباس کے محل پر قبضہ:

اس کا بیٹا فضل امین کے پاس آیا۔ اس نے اپنے باپ کی امین سے شکایت کی۔ امین نے اپنے آدمی بھیج کر عباس کے محل پر قبضہ کر لیا اور وہاں جو اثاثہ تھا سب لے لیا گیا۔

عباس بن عبداللہ کا بیان:

اس واقعہ کے بعد عباس بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مامون کے محل میں ہم سب جمع ہوئے۔ سلیمان بن جعفر نے مجھ سے کہا کیا تم نے اب تک اپنے بیٹے کو قتل نہیں کیا۔ میں نے کہا چچا جان میں آپ پر قربان کوئی اپنے بیٹے کو بھی قتل کرتا ہے۔ سلیمان نے کہا تم اسے قتل کر دو۔ اس نے تمہارے ساتھ بے وفائی کی اور تمہارے ساتھ برا برتاؤ کیا تھا۔ جس کی کمینگی سے اب تم واقف ہو گئے۔

وضاح بن حبیب کی طلبی:

احمد بن اسحاق بن برصوما بیان کرتا ہے کہ جب امین محصور ہو گئے اور اپنے معاملہ کو سنبھال نہ سکے تو انہوں نے اپنے مصاحبین سے پوچھا کیا ایسا کوئی شخص ہے جس سے مشورہ لے کر اطمینان حاصل کیا جا سکے۔ لوگوں نے کہا جی ہاں اس وقت رقہ میں ایک عرب وضاح بن حبیب بن بدیل التمیمی اس کا اہل ہے۔ وہ گذشتہ دور کے عربوں کی یادگار اور صاحب الرائے شخص ہے۔ امین نے کہا اسے بلا بھیجا جائے۔

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

اب [illegible]

اشعب کا حزن وملال:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قومی هم قتلوا امیم اخی

"میری ہی قوم نے میرے بھائی امیم کو قتل کیا ہے۔"

[illegible]

قثم کی وفات پر ابو جعفر کی تعزیت:

● جب ان کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

ابونواس شاعر کے اشعار:

ابونواس نے رشید کی زندگی میں ہی مصر کی ہجو میں ایک قصیدہ لکھا۔ رشید نے اسے قید کر دیا۔ امین کے برسر اقتدار آنے تک قید رہا۔ ان کے تخت نشین ہونے کے بعد اس نے ان کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا یا ان کی امارت کے عہد میں بھی ان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس قصیدہ کا یہ شعر مطلع ہے

تذكر امين الله والعهد يذكر   مقامی و انشاديك والناس حضر

ترجمہ: "اللہ کے امین کو یاد ہو۔ اور ملاقات یاد رکھی جاتی ہے۔ اس حال میں کہ سب لوگ موجود تھے میں یہاں کھڑا ہوا تم کو یہ اشعار سنا رہا ہوں"۔

ایک خوبصورتی نے امین کے سامنے گا کر سنایا انہوں نے پوچھا یہ شعر کس کے ہیں۔ لوگوں نے کہا ابونواس کے۔ پوچھنے لگے وہ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا وہ قید میں پڑا ہوا ہے۔ امین نے کہا اب اسے رہا ہونا چاہیے۔ اسحق بن فراشہ اور سعید بن جابر نے جو امین کے رضاعی بھائی تھے ابونواس سے کہلا بھیجا کہ گزشتہ امیر المومنین نے تمہارا ذکر کیا اور کہا کہ اب مطمئن رہنا چاہیے۔

ابونواس کی رہائی و اعزاز:

اس پر ابونواس نے ان کی مدح میں اور شعر لکھے اور ان کو امین کی خدمت میں بھیج دیا۔ جس میں ان کی مدح کے ساتھ قید سے رہائی کی درخواست بھی۔ امین نے ان کو پڑھوا کر سنا اور کہنے لگے۔ جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اسے میرے پاس لاؤ۔ رات کے وقت وہ امین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے اس کی بیڑیاں کٹوا دیں۔ وہ قید سے نکل کر جب ان کے سامنے پہنچ گیا۔ اس وقت بھی اس نے ان کی مدح میں چند شعر پڑھے۔ امین نے اسے خلعت سے سرفراز کیا۔ رہائی دی اور مصاحبین میں شامل کر لیا۔

ابونواس کی غلطی:

احمد بن ابراہیم القاری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابونواس نے شراب پی۔ امین کو اس کے عہد میں اس کی اطلاع دی گئی انہوں نے ابونواس کو قید کر دیا۔ فضل بن الربیع نے تین ماہ تک اسے قید رکھا۔ اس کے بعد امین نے اسے یاد کیا اور دربار میں طلب کیا۔ اس وقت بنو ہاشم وغیرہ دربار میں موجود تھے امین نے اس کے قتل کے لیے تلوار اور چمڑا بھی طلب کیا۔ اور جب وہ آ گیا تو اسے قتل کی دھمکی دینے لگے۔

ابونواس کی رہائی:

ابونواس نے اپنا وہ قصیدہ جس کا مصرعہ اول تذكر امين الله والعهد يذكر ہے ان کو سنایا امین نے کہا: اچھا اب تو میں معاف کرتا ہوں۔ مگر پھر پی تو؟ ابونواس نے کہا آپ کو میرا خون حلال ہے۔ امین نے اسے رہا کر دیا چنانچہ اس کے بعد اس نے کبھی شراب نہیں پی۔ البتہ اسے سونگھ لیتا تھا۔ اور اسی طرف اس نے اپنے اس مصرع میں اشارہ کیا ہے: لا اذوق المدام الا شميما میں شراب کو صرف سونگھ لیتا ہوں۔

ابونواس کی اسیری:

ابونواس کا غلام اسلم بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ شراب پینے کی وجہ سے امین اس سے ناراض ہو گئے اور اسے جیل میں ڈال

دیا۔ فضل بن الربیع کا ایک ماموں قید و قیدیوں کا منتظم تھا۔ اس وجہ سے اکثر ان کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور ان کے حال کی خبر رکھتا تھا۔ اس اثنا میں بہت سے زندیق قید کیے گئے۔ اس نے ابونواس کو بھی جیل میں ان کے ساتھ دیکھا۔ چونکہ یہ اسے پہچانتا تھا تو اس بات سے زندیق سمجھ کر اس سے پوچھا اے ابو علی! کیا تم بھی زندیق ہو؟ ابونواس نے کہا معاذ اللہ مجھے ان سے کیا واسطہ۔ اس نے پوچھا شاید مینڈھے کے پجاریوں میں ہو۔ ابونواس نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ میں تو مینڈھے کو اس کے چمڑے سمیت نگل جاتا ہوں۔ اس نے کہا تو معلوم ہوتا ہے کہ تو آفتاب پرست ہو۔ ابونواس نے کہا یہ بھی غلط ہے میں تو آفتاب سے اس قدر بغض رکھتا ہوں کہ کبھی دھوپ میں بیٹھا نہیں کرتا۔ اس نے پوچھا تو پھر کس جرم کی پاداش میں تم قید ہو۔ ابونواس نے کہا مجھ پر بے بنیاد تہمت لگائی گئی ہے۔ حالانکہ میں اس سے قطعی بری ہوں۔ اس نے کہا کیا اتنی بات ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ ابونواس نے کہا بے شک جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ بالکل سچ ہے۔

ابونواس کا ترکِ شراب کا عہد:

اس نے فضل سے آکر یہ ساری کیفیت بیان کی کہ زندیقوں کا یہ عقیدہ پوچھا تو یہ کہتا ہے کہ ایک شخص کی تہمت پر قید کر دیے جائیں۔ فضل نے پوچھا کیا ابونواس کے ماموں نے اس تحقیقات کو بیان کیا۔ فضل مسکرایا۔ اور امین سے آکر اس کی اطلاع دی۔ امین نے اسے بلایا اور عہد لیا کہ اب وہ آئندہ کبھی شراب نہ پیے گا اور بدفعلی اور فسق نہ کرے گا۔ ابونواس نے اس کا اقرار کر لیا۔ امین نے کہا اللہ کے سامنے عہد کرتے ہو۔ اس نے کہا ہاں میں اللہ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ اب شراب نہ پیوں گا۔ اسے رہا کر دیا گیا۔ قریش کے کچھ شوقین نوجوانوں نے اسے اپنے یہاں بلایا مگر ابونواس نے کہا کہ میں پیوں گا نہیں۔ انہوں نے کہا اگر تم نہ پیو گے تو کیا حرج ہے کم از کم اپنی باتوں سے ہمیں محظوظ کرو۔ اس کو اس نے اقرار کیا۔ اب ان میں شراب کا دور چلنے لگا۔ جب وہ خوب سرشار ہو گئے تو اس سے کہنے لگے کیا آپ کو بھی شراب کی کچھ خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ ابونواس نے کہا بخدا اب یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اسے پیوں۔ اور کچھ شعر بھی پڑھے۔

ابونواس کی اسیری کی وجہ:

ابو ورد السبعی کہتا ہے کہ ہم ایک مرتبہ خراسان میں فضل بن سہل کے پاس تھے۔ وہاں امین کا ذکر آ گیا۔ فضل کہنے لگا۔ بھلا امین سے کیونکر جائز ہو جب کہ ابونواس اس کے دربار میں یہ شعر کہتا ہو:

الاسقنی خمرا وقل لی ھی الخمر ۔۔۔ ولا تسقنی سرا اذا امکن الجھر

ترجمہ: "خبردار ہو، مجھے شراب پلا اور یہ کہہ دے کہ یہ شراب ہے اور جب علانیہ پینا ممکن ہے تو مجھے چوری سے مت پلا۔"

یہ قصہ امین کو معلوم ہوا۔ انہوں نے فضل بن الربیع کو حکم دیا کہ ابونواس کو پکڑ کر قید کر دو۔

ابونواس کا امین پر طنز:

ابونواس کے بعض دوستوں اور اس کے اشعار کے راویوں نے بیان کیا کہ اس نے کچھ شعر کہے اور ان میں اس نے امین پر طنز کیا امین نے اسے طلب کیا۔ اس وقت سلیمان بن ابی جعفر بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ جب ابونواس ان کے سامنے پہنچا انہوں نے اسے نہایت فحش ماں کی گالی دی اور کہا اے بد ذات! تو اپنے اشعار کے ذریعے کمینوں کے ہاں گداگری کرتا پھرتا ہے اور اس پر فخر کر کے تو مجھ پر طنز کرتا ہے اور ہمارے مقابلے میں اپنی قناعت کا مدعی ہے۔ اب آئندہ کبھی تجھے ہمارے ہاں سے کچھ نہیں ملے گا۔

ابونواس پر امین کا عتاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

امین کی ابونواس سے [illegible]

[illegible]

ابونواس کے اشعار:

ابونواس نے یہ شعر پڑھے

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible] یہ شعر پڑھے:

[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

اس کے بعد اس نے تیسری بار [illegible] کیا اور پھر یہ شعر سنائے:

[illegible]

ترجمہ: "بہت سی اوقات مجھے فرصت تب ملی جب میں اپنے پاس [illegible] رات کے پہرے داروں سے بچ لیں۔

[illegible]

ترجمہ: جب دشمن سو گئے اور مجھے کسی کا [illegible] تب [illegible] کا اثر ختم ہو گیا۔

[illegible]

ترجمہ: میں اپنے جوان گھوڑے پر سوار ہو کر نہایت شوق و طلب میں ایک نہایت خوبصورت [illegible] کی طرف جس کے ہونٹوں پر مسی مل ہوئی تھی چلا۔

[illegible]

ترجمہ: میں ان کے پاس اس وقت آیا جب کہ صبح نمودار ہو چکی تھی اور جب میرے گھوڑے کی اس تک دوڑ کا کوئی فائدہ نہ ہوا"۔

امین نے کہا: [illegible] اللہ تمہیں برکت دے۔

امین کا سرکاری فرش تلف کرنے کا حکم:

جب امین خلیفہ ہوئے تو رشید کے خدمت گار حسین نے ان کے ایک مکان میں جو دجلہ کے کنارے واقع تھا ایک بہت ہی عمدہ اور قیمتی بہار کاری فرش بچھوا دیا اور امین سے کہا: آپ کے والد کے پاس جب دوسرے بادشاہ کے سفیر آتے تھے تو وہ اسی فرش کو اس موقع پر بچھوایا کرتے تھے اور اس سے بہتر ان کے پاس کوئی دوسرا فرش نہ تھا۔ اسی وجہ سے میں نے آپ کے لیے اس کو بچھوایا ہے۔ امین نے کہا: میں تو چاہتا تھا کہ میری خلافت کے عہد میں سب سے پہلے مروزی (قدیم ایرانی) دستور کا قالین اکھیڑ دیا جاتا۔ اس فرش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ چنانچہ خدمت گاروں نے اور فراشوں نے اس قیمتی فرش کی دھجیاں اڑا دیں۔

ابراہیم بن المہدی کے ایک شعر کی قیمت:

ابراہیم بن المہدی نے ایک دن یہ شعر امین کو گا کر سنایا:

هجرتك حتى قيل لا يعرف القلى وزرتك حتى قيل ليس له صبر

ترجمہ: "میں تجھ سے جدا ہوا تو کہا گیا کہ وہ جانتا نہیں کہ نفرت کیا ہوتی ہے۔ میں تیرے پاس آیا تو کہا گیا کہ تمہارے دیکھے بغیر اسے صبر نہیں"۔

یہ شعر امین کو بہت پسند آیا اور انہوں نے حکم دیا کہ اس کی کشتی کو سونے سے بھر دیا جائے۔

مخارق کو جیون کا عطیہ:

مخارق بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ امین کے پاس تھا اس روز بارش ہو رہی تھی وہ صبح کی شراب پی رہے تھے میں ان کے

قریب بیٹھا تھا۔ تو اس وقت [illegible]

[illegible]

جیسے میں [illegible]

[illegible] کی تلاوت سے شغف:

[illegible]

عبداللہ بن ابی حسان کا بیان:

عبداللہ بن ابی حسان بیان کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

عبداللہ بن ابی حسان کا خربوزہ کھانے کا واقعہ:

[illegible]

[illegible]

عبداللہ بن ابی [illegible] کا لطیفہ

[illegible]

[illegible]

منصور کا عبداللہ بن ابی حسان سے مذاق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسین بن [illegible] کے معزول کا بیان:

[illegible]

فضل بن ربیع کی ابونواس کے لیے سفارش:

[illegible]

ابونواس کی ابو حبیب سے درخواست:

[illegible]

شراب کی تعریف میں ابونواس کے اشعار:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

باب ۸

خلیفہ مامون عبداللہ

ہرش کی بغاوت:

اس سال جبکہ امین و مامون کے درمیان جنگ ہو رہی تھی اور اس کی وجہ سے عراق اور حجاز میں مامون کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی اسی سال کے ماہ ذی الحجہ میں ہرش نے انتشار اور بدامنی کی آڑ لے کر مامون کی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور آل محمد میں سے ایک پسندیدہ شخص کے انتخاب کی دعوت دی [illegible] بہت سے ادنیٰ طبقے کے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے [illegible] اس نے نیل پہنچ کر تجارتی قافلے لوٹے اور مویشی ہانک کر لے گئے۔

حسن بن سہل کی ولایت:

امین کے قتل اور تمام ملکوں کے مطیع ہو جانے کے بعد اسی سال مامون نے ان تمام علاقوں کا جن کو طاہر نے فتح کیا تھا اور یمن کے علاقہ [illegible] جو طاہر نے فتح کیے تھے فضل بن سہل کے بھائی حسن بن سہل کو وہاں مقرر کر دیا۔

طاہر کو نصر بن شبث پر فوج کشی کا حکم:

اور طاہر کو اسی وقت بغداد میں خط لکھ کر حکم بھیجا کہ وہ یہ تمام صوبے اور علاقے حسن بن سہل کے نائبوں کے حوالے کر دے اور خود رقہ جا کر نصر بن شبث سے لڑے اور اس کے بجائے اسے موصل، جزیرہ، شام اور ممالک مغربی کا والی مقرر کرتے ہیں۔ چنانچہ حسن کا نائب علی بن سعید عراق کا خراج کا مختار ہو کر عراق آ گیا۔ جب طاہر نے فوج کی تمام تنخواہیں ادا نہ کر دیں خراج اس کے حوالے نہیں کیا۔ البتہ ادائی تنخواہ کے بعد اس کے حوالے کر دیا۔

امیر حج عباس بن موسیٰ:

اس سال مامون نے [illegible] کو [illegible] بنا کر بھیجا۔ اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۹۹ھ کے واقعات

اسی سال حسن بن سہل عراق کا والی مقرر ہو کر بغداد آیا اور یہاں آ کر اس نے تمام علاقوں اور شہروں میں اپنے عامل اور عہدہ دار مقرر کیے۔ اسی سال ماہ جمادی الاولیٰ میں طاہر رقہ روانہ ہوا۔ [illegible] اور اسی سال ہرثمہ خراسان چلا گیا۔ اسی سال ازہر بن زہیر بن المسیب ہرش کے مقابلے پر گئے۔ لڑائی ہوئی اور انہوں نے ماہ محرم میں اسے قتل کر دیا۔

محمد بن ابراہیم ابن طباطبا:

اس سال محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن دس جمادی الآخرہ کو کوفہ میں خروج کیا اور آل محمد ﷺ میں سے ایک پسندیدہ شخص کے انتخاب اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کی دعوت دی۔ یہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مامون کی نظر بندی کی افواہ:

[illegible] حسن بن سہل [illegible] عراق [illegible] مامون [illegible] نظر بند کر رکھا [illegible] عراق کے تمام شہروں میں [illegible]

محمد بن ابراہیم کا کوفہ پر قبضہ:

[illegible] ابو السرایا [illegible] کوفہ [illegible] محمد بن ابراہیم [illegible] کوفہ پر قبضہ کر لیا [illegible]

زہیر بن مسیب کی کوفہ پر فوج کشی:

اس سال حسن بن سہل نے زہیر بن المسیب کو [illegible] کوفہ [illegible] حسن بن سہل [illegible] زہیر بن المسیب [illegible]

زہیر بن مسیب کی شکست:

[illegible]

[illegible] ابن [illegible] کا اقتدار [illegible]

ابن طباطبا کا انتقال:

[illegible] رجب ۱۹۹ھ کو محمد بن ابراہیم بن طباطبا نے یکایک انتقال کیا۔

ابن طباطبا کی وفات کی وجہ

اس کے متعلق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ابو السرایا نے [illegible] کی وجہ یہ بیان کی گئی [illegible] ابن طباطبا نے [illegible] ابو السرایا [illegible] ابن طباطبا کو زہر دے دیا۔

ابو السرایا کی کارگزاری:

اس کے مرنے کے بعد ابو السرایا نے [illegible] محمد بن محمد بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب [illegible] کو ان کی جگہ خلیفہ بنایا [illegible] عزل و نصب کرنا [illegible] اختیارات [illegible] تھے۔

عبدوس بن محمد بن خالد المروزی کی کوفہ کی جانب پیش قدمی:

[illegible] حسن بن سہل نے عبدوس [illegible] حسن بن سہل کے حکم سے [illegible]

عبدوس بن محمد کا قتل:

خود ابو السرایا عبدوس کی طرف بڑھا [illegible] رجب [illegible] عبدوس [illegible] قتل کر دیا [illegible] ابو السرایا [illegible] آیت پڑھی:

﴿ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص﴾

ابو السرایا کی روانگی بصرہ:

[illegible] عبدوس [illegible] ابو السرایا [illegible] بصرہ [illegible]

[illegible]

حسن بن سہل کی ہرثمہ سے درخواست

[illegible]

ہرثمہ کی کوفہ جانے کی تیاری:

[illegible]

حسن بن سہل کی منصور بن المہدی کو ہدایت:

[illegible]

ابن ابی سعید کا مدائن پر قبضہ:

[illegible]

ہرثمہ اور ابوالسرایا کی جنگ:

دوسرے دن ہرثمہ نے اپنے جانے کا اعلان کروا دیا [illegible] ان کے تعاقب میں چل دیا اور [illegible] ابوالسرایا [illegible] [illegible] شکست [illegible] ابوالسرایا [illegible] [illegible] اور [illegible] نہایت [illegible] [illegible] کو آ گئے۔

ابوالسرایا کی مراجعت کوفہ:

وہاں سے ابوالسرایا پیچھے سے نکل کر کوفہ چلا گیا اور محمد بن محمد اور ان کے ساتھ طالبیین نے عباسیوں اور ان کے موالی اور شیعوں پر چڑھائی کی، ان کے مکانات لوٹ لیے اور [illegible] اپنے دشمنوں کو وہاں سے نہایت شدت سے قتل اور ظالمانہ طریقے پر نکال دیا [illegible] جو کچھ بھی وہاں لوگوں کے پاس امانت تھا اس کو بھی ضبط کر کے قبضہ کر لیا [illegible] [illegible] [illegible] جو حاجیوں کے لیے جاتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے [illegible] [illegible] جلد کوفہ پر قبضہ کر لے گا۔ ابوالسرایا نے [illegible] اور مدینہ پر قبضہ کرنے اور امارت حج کے لیے اپنے آدمیوں کو پہلے سے بھیج دیا تھا۔

محمد بن سلیمان کا مدینہ پر قبضہ:

اس وقت داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس حرمین کا والی تھا۔ ابوالسرایا نے حسین بن حسن الافطس بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کو مکے کی طرف اور محمد بن سلیمان بن داؤد بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب کو مدینے بھیجا تھا۔ محمد بغیر کسی مزاحمت کے مدینے میں داخل ہو گیا۔ اور حسین بن حسن مکے گیا۔

مسرور الکبیر کا داؤد بن عیسیٰ کو مقابلہ کرنے کا مشورہ:

مکے کے قریب پہنچ کر وہ [illegible] مزاحمت کی وجہ سے [illegible] وہاں کا [illegible] کہ جب داؤد بن عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ ابوالسرایا نے حسین بن حسن کو امارت حج کے لیے مکہ بھیجا ہے تو اس نے تمام عباسیوں اور ان کے تمام مددگاروں کو جمع کیا۔ اس سال ہارون کا مشہور خادم مسرور الکبیر بھی اپنے دو سو سواروں کے ساتھ حج کے لیے آیا ہوا تھا۔ وہ داؤد کے پیچھے [illegible] [illegible] ہم لوگوں کی [illegible] [illegible] اور [illegible] کے مقابلے پر جاتے ہیں اس نے داؤد بن عیسیٰ سے کہا کہ خود تم یا تمہارا کوئی لڑکا میرے ساتھ ہو جائے پھر میں دیکھ لوں گا داؤد نے اس سے کہا کہ میں حرم میں کسی طرح قتال جائز نہیں سمجھتا۔ ایک راستے اگر وہ آتے ہیں تو میں اس دوسرے راستے سے ان کا [illegible] ہوں گا۔

داؤد بن عیسیٰ کا حسین بن حسن سے مقابلہ کرنے سے انکار:

مسرور نے کہا تم کیا کر رہے ہو؟ اپنی حکومت اور سلطنت اپنے دشمن کے سپرد کرنا چاہتے ہو کہ جو تمہارے مذہب تمہاری عزت اور مال کو تباہ و برباد کر دے گا اور کسی وجہ سے کسی معترض کے اعتراض کی بھی پروا نہیں کرے گا۔ داؤد نے کہا میری حکومت مجھ سے [illegible] جب تک [illegible] [illegible] فانی [illegible] میرے خاندان والوں نے کسی ملک کی ولایت مجھے نہیں دی۔ اب اس جگہ کی البتہ انہوں نے اس کی تھوڑی حکومت دی ہے۔ [illegible] ایک [illegible] یہاں [illegible] کیا جاتا ہے۔ اصل میں تو اس حکومت کے مالک تم اور تمہارے [illegible] ہو اور [illegible] [illegible] جب چاہے تم [illegible]۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احمد بن محمد کا امامت نماز سے انکار:

[illegible]

حسین بن حسن کی مکہ میں آمد:

[illegible]

حسین بن حسن کی امامت

[illegible]

گئے تھے تو [illegible] یا [illegible] ۔ [illegible] سے قتل [illegible] ۔ [illegible] اسی وقت [illegible] والی [illegible] ان کے [illegible] گئی [illegible] تک [illegible] ۔ بالآخر ۱۹۹ھ ختم ہو گیا [illegible] عثمان [illegible] قاضی کی [illegible] مدینے میں مقیم [illegible] ۔ [illegible] بغداد کے پیچھے آئے۔

ہرثمہ اور ابو السرایا کی جنگ

جب ہرثمہ کو قریشیہ میں [illegible] ابو السرایا اور اس کی فوج [illegible] مقام میں [illegible] ۔ [illegible] ان کے [illegible] ہرثمہ [illegible] ابو السرایا کو [illegible] نے شکست [illegible] ۔ جب ہرثمہ نے [illegible] نے خیموں وغیرہ کو آگ لگا دی۔

ہرثمہ کی امرائے کوفہ سے مراسلت:

منصور بن مہدی اپنے پاس [illegible] ۔ [illegible] کے [illegible] کوفہ [illegible] سے مراسلت شروع کر دی [illegible] علی بن ابی سعید مدائن پر قبضہ کرنے [illegible] ابو السرایا [illegible] قبضہ کر لیا اور ۱۹۹ھ ختم ہو گیا۔

۲۰۰ھ کے واقعات

ابو السرایا کا کوفہ سے فرار:

اسی سال ابو السرایا کوفہ سے بھاگ گیا اور ہرثمہ وہاں داخل ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابو السرایا اور اس کے ساتھی طالبی کوفہ سے اتوار کی رات جب کہ محرم ۲۰۰ھ [illegible] بھاگ کر [illegible] آ گئے۔ [illegible] منصور بن مہدی اور ہرثمہ کوفہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے عام لوگوں کو امان دے دی [illegible] ۔ [illegible] اپنی قرارگاہ میں واپس آ گئے [illegible] ایک شخص غسان بن ابی الفرج ابو ابراہیم بن غسان والی خراسان کو [illegible] مقرر کر دیا [illegible] ۔ [illegible] ابو السرایا [illegible] ہو گیا۔ ابو السرایا اور اس کے ساتھی [illegible] ایک [illegible] محمد بن ابی [illegible] ۔ [illegible] ابو السرایا [illegible] سے [illegible] آیا [illegible] ہاتھ لگ گیا۔ اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے چل کر سوس آیا۔ یہاں اس نے [illegible] کی جماعت [illegible] آ گئی [illegible] ایک جگہ [illegible] ۔

حسن بن علی الباذغیسی اور ابو السرایا

[illegible] حسن بن علی [illegible] نے [illegible] جماعت [illegible] اور اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ تم

ت کرتا تھا کہ یہ تجھ سے بہتر ہے تم چاہو تو چلے جاؤ۔ جب تم ہمارے علاقہ سے نکل جاؤ گے تو پھر تمہارا تعاقب بھی نہیں کروں گا۔ مگر ابوالسرایا نے یہ بات نہ مانی اور لڑنے کے لیے آ گیا۔

ابوالسرایا کی شکست و گرفتاری:

حسن نے ان سے جنگ کی ان کو مار بھگایا ان کی فوج کو لوٹ لیا۔ کثیر تعداد کام آئی اور بہت سے گرفتار ہوئے۔ ابوالسرایا بہت سخت زخمی ہو گیا تھا۔ وہ بھاگا اور پھر وہ محمد بن محمد اور ابوالشوک جمع ہو گئے۔ ان کے تمام ہمراہی ساتھی ان کو ساتھ چھوڑ کر متفرق ہو گئے۔ صرف یہ تینوں جزیرہ کی طرف، جو ابوالسرایا کے مکان راس عین ہے جانے کے ارادے سے روانہ ہو گئے یہ بھاگتے بھاگتے جلولا پہنچے تھے کہ ان کے گھوڑوں نے تھک کر ان کو گرا دیا۔ حماد کندغوش وہاں پہنچ گیا اور ان کو گرفتار کر کے حسن بن سہل کے پاس جو نہروان میں تھے بہ عجلت ہانکتا ہوا اٹھا لے آیا۔

ابوالسرایا کا قتل:

حسن نے سب سے پہلے ۱۰ ربیع الاول جمعرات کے دن ابوسرایا کی گردن ماری۔ یہ بیان کیا ہے کہ اس کے قتل کے لیے ہارون بن محمد بن ابی خالد کو جو ابوالسرایا کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا تھا متعین کیا گیا تھا اور اسی نے اس کو قتل کیا۔

ابوالسرایا کے سر کی تشہیر:

ابن سعید نے بیان کیا ہے کہ قتل کے وقت جس قدر جزع فزع ابوالسرایا نے کیا اس کی نظیر نہیں ملتی جب وقت اس نے بھی کیا ہے کہ تلوار سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا، اٹھ بیٹھا اور چیخنے چلانے لگا۔ اس کے سر میں رسی ڈالی گئی اب بھی وہ بہت ہی چلاتا، ہاتھ پاؤں مارتا اور پیچ و تاب کھاتا رہا۔ اسی حالت میں اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کے سر کو حسن بن سہل کی چھاؤنی میں پھرایا گیا اور اس کے جسم کو بغداد بھیج دیا گیا وہاں اس کے دو ٹکڑے کر کے پل کے دونوں سروں پر ایک ایک حصہ سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اس کے خروج اور قتل میں دس ماہ کی مدت گزری تھی۔

زید النار کا بصرہ میں ظلم و تشدد:

جب ابوالسرایا نے دجلہ کو عبور کیا تو علی بن ابی سعید اس کی طرف بڑھا تھا۔ مگر جب وہ اس کی حدود سے نکل گیا۔ تو علی بصرہ آیا۔ اس نے بصرہ کو فتح کیا۔ طالبیوں میں سے بصرہ میں زید بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب جن کو زید النار کہتے تھے اپنے خاندان اہل بیت کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھا۔ زید النار اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس نے بنی عباس کے دوران کے گھر اور ان کے اکثر مکانات کو بصرہ میں جلا دیا تھا۔ نیز سیاہ جامہ پوش جو شخص اس کے پاس پیش کیا جاتا اس کو بھی سزا دیتا کہ اسے بھی جلا دیتا۔

زید النار کی گرفتاری:

ان لوگوں نے بصرہ میں بہت سی دولت تباہ کی تھی۔ آخر کار علی بن ابی سعید نے زید النار کو زندہ گرفتار کر لیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے امان کی درخواست کی اور علی نے اس کو امان دے دی۔ اس کے بعد علی نے اپنے ساتھ کے سپہ سالاروں میں سے عیسیٰ بن یزید جلودی، ورقاء بن جمیل، حمدویہ بن علی بن عیسیٰ بن ماہان اور ہارون بن المسیب کو مکہ، مدینہ اور یمن روانہ کیا تاکہ وہاں

طالبیین سے جدا ہو جانا بیان کیا ہے۔

ابوالسرایا کو قتل کرنے حسن بن سہل نے محمد بن محمد کو مامون کے پاس خراسان بھیج دیا۔

ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر کا خروج:

اس سال ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے یمن میں خروج کیا۔ یہ اپنے خاندان کے چند لوگوں کے ساتھ مکے میں رہا کرتا تھا۔ جب اسے طالبیین کے لیے ابوالسرایا کے عراق میں خروج کرنے کی جسے ہم بیان کر آئے ہیں۔ اطلاع ہوئی یہ بھی اپنے خاندان والوں کی ایک جماعت کے ساتھ مکے سے یمن کے ارادے سے روانہ ہوا۔ اس وقت مامون کی جانب سے اسحٰق بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس یمن کا والی تھا۔ جب اسے ابراہیم کی یمن کی جانب پیش قدمی اور صنعا کے قریب آ جانے کی اطلاع ہوئی وہ اپنا تمام سوار اور پیدل فوج کو لے کر یمن کو ابراہیم کے لیے خالی کر کے نجد کی راہ چلا آیا۔ اور اس نے ابراہیم کے مقابلہ سے کنارہ کشی کر لی۔ اس نے اس طرز عمل کی بڑی وجہ اس کے چچا داؤد بن عیسیٰ کا حرمین سے بغیر مقابلہ کے چلا آنا ہوئی۔ اور اس نے بھی اسی کی تقلید کی۔ یہ مکے کے ارادے سے مشاش آیا۔

اسحٰق بن موسیٰ کا مشاش میں قیام:

وہاں اس نے پڑاؤ کیا اور یہیں قیام کیا۔ اور اب مکے میں داخل ہونا چاہا مگر ان علویوں نے جو مکے میں تھے اسے روک دیا۔ اس کی ماں مکے میں علویوں سے روپوش تھی وہ اس کی تلاش میں تھے۔ اس وجہ سے وہ ان سے روپوش ہو گئی تھی۔ اسحٰق بن موسیٰ بہت مدت تک مشاش میں ٹھہرا رہا۔ اس اثناء میں عباسیوں کے جو طرفدار مکے میں چھپے ہوئے اقامت گزیں تھے وہ پہاڑوں کی چوٹی سے گزرتے ہوئے ایک ایک اس کے پاس آنے لگے۔ اور اسی طرح خفیہ طور پر وہ اسحٰق کی ماں کو بھی اس کے بیٹے کے پاس لے آئے۔ اس ابراہیم بن موسیٰ کو جزار کہتے ہیں کیونکہ اس نے یمن میں بکثرت آدمیوں کو قتل کیا تھا ان کو لونڈی غلام بنا لیا تھا اور ان کے مال کو غصب کر لیا تھا۔

اس سال یکم محرم کو جب کہ حاجی مکے سے چلے گئے۔ حسین بن حسن الافطس مقام کے عقب میں ایک گدے پر جسے دوہرا کر کے بچھا دیا گیا تھا بیٹھ گیا اور اس نے غلاف کعبہ کے اتارنے کا حکم دیا۔

حسین بن حسن کا غلاف کعبہ کے اتارنے کا حکم:

چنانچہ کعبہ پر جس قدر غلاف تھے وہ سب اتار لیے گئے اور بالکل صرف سنگ بستہ رہ گیا۔ ان کے بعد حسین نے وہ دو ریشمی غلاف جن کو ابوالسرایا نے اس کے ساتھ اسی لیے بھیجا تھا کعبہ پر چڑھا دیے۔ ان پر یہ عبارت تھی: یہ اصفر بن الاصفر ابوالسرایا داعی آل محمد کے حکم سے بنائے گئے ہیں تاکہ بیت اللہ الحرام پر ڈالے جائیں اور عباسی ظالموں کا یہ غلاف جو پہلے سے ڈالا ہے اتار دیا جائے تاکہ کعبہ ان کے غلاف سے پاک ہو جائے۔ یہ تحریر ۱۹۹ھ میں لکھی گئی۔

حسین کا عباسیوں کی اشیاء و املاک پر قبضہ:

جو غلاف اتارے گئے تھے ان کو حسین نے اپنے ہمراہی علویوں اور اپنے طرفداروں میں ان کے مراتب کے مطابق تقسیم کر دیا۔

جب کبھی کسی قدر وہ چیز تھی ان سب پر قبضہ کر لیا۔ جس کسی کے متعلق یہ خبر ہوئی کہ اس کے پاس بنی عباس یا ان کے پیرووں کی کوئی امانت ہے اس نے اس پر چھاپا مارا۔ اگر اس کے یہاں کچھ مل گیا تو لے لیا اور اگر کچھ نہ ملا تو قید کر دیا۔ جس کسی نے اپنے قبضہ میں سے کچھ دینے سے انکار کیا اس کو عذاب دیا۔ یہاں تک کہ وہ اقرار کر لیتا اور جو کچھ اس کے پاس ہوتا وہ دے دیتا۔ حسین نے اپنے عذاب دینے کے طریقے سے بہت سے لوگوں کی جان کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔ اگر کوئی اس سے بچ نکلا اس بات کا اقرار کر لیا کہ میرے پاس سے امانت ہے وہ اصل میں اس کے پاس نہیں ہوتی تھی۔ اس قسم کی زیادتی اس نے بہت سے لوگوں کے ساتھ کی۔

دارالعذاب:

اس زمانہ میں حسین نے لوگوں کو عذاب دینے کے لیے ایک شخص محمد بن مسلمہ کو اپنی طرف سے مقرر کیا تھا۔ یہ جنڈ کے محلہ میں خالصہ کے مکان میں رہتا تھا۔ اس کی وجہ سے اس مکان کو لوگ دارالعذاب کہتے تھے۔ اس کے مظالم اور تشدد سے تنگ آ کر کئی خوش حال لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کی اس نے یہ سزا دی کہ ان کے مکان منہدم کرا دیئے۔

حرم اور مساجد کی بے حرمتی:

اس طرح حرم کی بے حرمتی اور شرفاء اور ان کی آل اولاد کی اس درجہ تحقیر ہونے لگی۔ حسین کے ساتھیوں نے مسجد کے ستونوں کے سروں پر سے وہ پتلا سونا جو چڑھا ہوا تھا اسے نکال ڈالا۔ بڑی کاوش و محنت کے بعد بقدر ایک مثقال کے وہاں سے سونا حاصل ہوتا تھا۔ مسجد کے اکثر ستونوں کو سرے سے ہی اکھیڑ لیا۔ انہوں نے زمزم کی جالیوں پر جو فولاد چڑھا ہوا تھا اسے بھی نکال لیا۔ نیز مسجد کی لکڑی بھی اکھاڑ لی اور ان سب کو بہت ہی معمولی قیمت پر فروخت کر دیا۔

محمد بن جعفر بن محمد:

جب حسین بن حسن اور اس کے ہمراہی طالبیوں نے محسوس کیا کہ ہمارے ان مظالم سے تنگ آ کر لوگ ہمارے مخالف ہو گئے ہیں اور ان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوالسرایا قتل کر دیا گیا ہے اور کوفہ، بصرہ اور تمام سواد عراق میں جس قدر طالبین تھے وہ سب محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے پاس آئے۔ یہ ایک بوڑھے اور بزرگ شخص تھے۔ سب ان کی عزت کرتے تھے۔ اپنے خاندان والوں کے برعکس ان کی بعض ادائیں خاص تھیں۔ ان کو لوگ دیباج کہتے تھے۔ یہ اپنے والد جعفر سے حدیث روایت کرتے تھے اور لوگ ان سے روایت کر کے لکھتے تھے۔ حسین بن حسن اور دوسرے ہمراہی طالبیوں نے ان سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں آپ کی جس قدر عزت و وقعت ہے اس لئے آپ ہمارے سامنے آئیں۔ ہم آپ کی خلافت کی بیعت کر لیں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو پھر کوئی شخص بھی آپ سے اختلاف نہیں کرے گا۔ انہوں نے ان کے قول کو ماننے سے انکار کر دیا۔ مگر ایک ان کے بیٹے علی بن محمد بن جعفر اور دوسرے حسین بن حسن الافطس نے تہ اصرار کیا اور ان پر اس قدر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف ان کے کہنے میں آ گئے اور خلافت قبول کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ ۶ ربیع الآخر جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سب نے ان کو بیعت کے لیے کھڑا کیا۔ پہلے ان سب نے ان کی بیعت کی پھر تمام اہل مکہ اور باہر کے لوگوں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر رغبت یا کراہت سے ان کی بیعت کی۔ امیر المومنین ان کو خطاب دیا۔

علی و حسین بن حسن کی بدکرداری:

چند ماہ تک محمد بن جعفر برائے نام امیر المومنین تھے۔ ان کے بیٹے علی، حسین بن حسن الافطس اور ان کے قریبی
کی ایک جماعت جو ہر طرح کی بداخلاقی اور بدکرداری میں مشہور تھی۔ ایک مرتبہ حسین بن حسن قریش کے خاندان کی ایک
عورت پر جو کسی شخص کی بیوی تھی اور جس کی خوبصورتی مشہور تھی فریفتہ ہو گیا۔ اس نے اسے بلا بھیجا، عورت نے آنے سے انکار کیا۔
حسین بن حسن نے اس کے شوہر کو گرفتار کرنے کا حکم دیا، [illegible] وہ چھپ گیا۔ حسین رات کے وقت اپنی ایک جماعت
کے ساتھ گیا۔ دروازہ توڑ کر زبردستی اس عورت کو حسین کے پاس لے آئے۔ یہ اس کے
چلے جانے کے قریب زمانہ تک ان کے پاس ہی رہی [illegible] اور [illegible] اس وقت جب کہ حسین وغیرہ
مکہ میں جنگ میں مصروف تھے۔

علی بن محمد کی ناشائستہ حرکت:

اسی طرح علی بن محمد بن جعفر ایک قریشی لڑکے پر جو قاضی مکہ [illegible] اسحاق بن محمد کا بیٹا تھا فریفتہ ہو گیا اور
دن دہاڑے خود ان کے مکان میں جو صفا پر واقع تھا [illegible] کے منتظر رہ کر اسے پکڑ لیا۔ اور پھر اپنے گھوڑے پر اسی طرح سوار کر کے
اسے زین پر بٹھایا اور خود اس کے پیچھے گھوڑے کے پیچھے بیٹھ کر بہت تیزی سے گھوڑا دوڑاتا ہوا بازاروں کو چیرتا ہوا بئر
میمون لے آیا۔ یہ بئر میمون مکہ سے [illegible] کی راہ میں واقع تھا۔

اہل مکہ کا محمد بن جعفر سے احتجاج:

اس نازیبا حرکت کو دیکھ کر تمام اہل مکہ اور جو وہاں مجاور تھے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر مسجد حرام میں جمع ہوئے اور نماز کے بعد
رکن کعبہ کے گرد جمع ہو گئے [illegible] وہ بھی ان کے ساتھ ہو کر محمد بن جعفر بن محمد کے پاس جو اس وقت دار داؤد کے محل میں فروکش تھے
آئے اور کہا کہ اس بچہ کو جسے تمہارے بیٹے علی علی الاعلان بھگا لے گئے ہیں ہمارے حوالے کرو ورنہ بخدا ہم تم کو
خلافت سے علیحدہ کر دیں گے اور قتل کر دیں گے۔ ان کے اس ہجوم سے ڈر کر انہوں نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور اسی کھڑکی
پر آ کر جو مسجد کی جانب تھی ان سے گفتگو کی اور کہا کہ بخدا میں اس واقعہ سے قطعی ناواقف ہوں۔ پھر انہوں نے حسین بن
حسن کو بلا کر اس سے کہا کہ تم میرے بیٹے علی کے پاس ابھی جاؤ اور اس بچہ کو اس کے باپ کے پاس لے آؤ۔ حسین نے جانے سے
انکار کیا اور کہا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کے بیٹے پر قابو نہیں پا سکتا۔ اگر میں اس کے پاس گیا تو وہ اپنے آدمیوں سے میرا
مقابلہ کرے گا اور مجھ سے لڑے گا۔ محمد نے اہل مکہ سے کہا آپ مجھے امان دیں۔ میں خود اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے بچہ
چھڑوائے لاتا ہوں۔ اہل مکہ نے ان کو جانے کی اجازت دی۔ وہ خود سوار ہو کر اپنے بیٹے کے پاس آئے اور اس لڑکے کو اس سے چھڑا
کر اس کے اولیا کے حوالے کر دیا۔

اسحاق بن موسیٰ کی محمد بن جعفر سے جنگ:

اس واقعہ کو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ العباسی یمن سے مکہ آنے کے لیے مشاش آ کر فروکش
ہوا۔ تمام علوی محمد بن جعفر بن محمد کے پاس جمع ہوئے۔ اور انہوں نے ان سے کہا کہ امیر المومنین اسحاق بن موسیٰ سوار اور پیدل کی

ایک بڑی جمعیت کے ساتھ ہماری طرف بڑھتا چلا آتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان کے لیے صحن مسجد میں خندق تیار کر کے ان کا مقابلہ کریں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ ہو جائیں تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں۔ اور آپ کے ساتھ ہو جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں تاکہ لوگ آپ کے پاس آ جائیں۔ ان کی گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ آگے تک بات مسجد سے لڑنے کے لیے خندق بنانے چند روز تک دونوں میں لڑائی ہوئی مگر وہ خندق اور خود بھی نکل کر اپنے مقام کو چھوڑ کر عراقی دستہ کو پیچھے ہٹانے کے لیے بڑی جمعیت اور طالبیوں کے ساتھ جا بجا ان کے ہمراہ تھے ان سے طالب سب نے آپ سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ لڑو ہم تمہاری حمایت میں لڑتے ہیں۔ اس کے بعد جب آخر ان کے ساتھ نپٹ آیا اور آگے آ کر ان سب نے پھر شکست کھائی۔

معرکہ بئر میمون:

تمام طالبیوں کے بعض امرا اور لشکر کے سردار محمد بن جعفر کے پاس جمع ہوئے انہوں نے بئر میمون پر ان کو جنگ کے لیے مرتب کیا۔ اب اسحاق بن موسیٰ اور ورقاء بن جمیل اپنے دوسرے فوجی افسروں اور فوج کے ساتھ ان کے مقابل آئے۔ بئر میمون پر قریب ہی میں لڑائی ہوئی۔ جس میں ان کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور کام آئے۔ پھر دونوں حریف اپنی اپنی فرودگاہ کو واپس چلے گئے۔ اس واقعہ کے ایک دن بعد دونوں پھر لڑ پڑے۔ آج بھی لڑے اور اس مرتبہ محمد بن جعفر اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔

محمد بن جعفر کی امان طلبی:

اس ناکامی پر محمد بن جعفر نے قریش کے چند لوگوں میں سے جو معتمد تھے فاتحین کے پاس اپنے سب کے لیے اس وعدہ پر کہ ہم مکہ چھوڑ کر جہاں چاہیں چلے جائیں امان کی درخواست کی۔ اسحاق اور ورقاء نے اس درخواست کو منظور کر لیا اور تین دن کی مہلت دی۔ تیسرے دن جمادی الآخر میں وہ دونوں مکے میں داخل ہو گئے۔ ورقاء جلودی کے نائب کی حیثیت سے والی مکہ تھا۔ طالبیین نے مکہ چھوڑ دیا اور ہر جماعت اپنی اپنی راہ لگ گئی۔

محمد بن جعفر کی روانگی جدہ:

محمد بن جعفر نے جدہ کی راہ لی وہاں سے وہ جحفہ جانے لگے کہ محمد بن حکیم بن مروان نے جو بنی عباس کے موالیوں میں سے تھا۔ جس کے مکان کو طالبیین نے غارت و تاراج کر دیا تھا۔ جس پر وہ بہت خشمناک تھے اور جو مکہ میں بعض عباسیوں کی جائداد کا کارندہ جعفر بن سلیمان کی املاک میں مختار تھا۔ عباسیوں کے غلاموں کی ایک چھوٹی جماعت کو اپنے ساتھ لے کر محمد بن جعفر کا تعاقب کیا اور جدہ اور عسفان کے درمیان ان کو جا لیا۔ محمد کے ہمراہی پہلے ہی سے ادھر ادھر نکل گئے تھے۔ اس نے سب کو لوٹ لیا۔ ان کے کپڑے تک اتار لیے صرف ایک پاجامہ رہنے دیا اور چاہتا تھا کہ ان کو قتل بھی کر دے مگر پھر سوچ کر اس نے انہیں عمامہ اور ایک چادر اور سے چند درہم زاد راہ کے لیے ان کو بہت تھوڑے سے دے دیے۔

محمد بن جعفر اور ہارون بن مسیب کی جھڑپیں:

محمد بن جعفر ساحل سمندر پر واقع جحفہ میں پہنچ آئے وہ دوسروں کے ارادے سے تنہا وہاں ٹھہرے۔ اس دوران تمام لوگوں نے سے لوگوں کو جمع کر کے خروج شروع کیا۔ شجرہ وغیرہ کے قریب ان کے اور ہارون بن مسیب والی مدینہ کے درمیان کئی لڑائیاں ہوئیں ان سے

ہو گئی کہ ہارون نے اپنے آدمی ان کی گرفتاری کے لیے بھیجے۔ اس وجہ سے وہ اپنے ان لوگوں کے ساتھ جو وہاں ان کے پاس جمع ہو گئے تھے ہارون کے مقابلے کے لیے بڑھے مگر ہارون نے ان کا مقابلہ کیا محمد بن جعفر کو شکست ہوئی۔ تیر سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ ان کے ساتھیوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے۔ یہ اس شکست سے پست ہمت ہو کر اپنے سابقہ مقام مکہ آ گئے۔ اور محصور ہو کر رہ گئے پیچھا کا انکار کرنے لگے۔ مگر جنہوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کا وعدہ کیا تھا۔ ان سب سے کچھ بھی نہ بن آیا۔

محمد بن جعفر کی جلودی اور رجاء سے امان کی درخواست۔

اس بے وفائی کو انہوں نے محسوس کیا اور اسی وجہ سے جب حج کا زمانہ ختم ہو گیا انہوں نے جلودی اور فضل بن سہل کے چچیرے بھائی رجاء سے امان کی درخواست کی۔ رجاء نے مامون اور فضل بن سہل کی جانب سے اس بات کی ضمانت دی کہ اب ان کو نہ ستایا جائے گا۔ اور جو وعدہ امان ان سے کیا جاتا ہے اس کو ایفا کیا جائے گا۔ محمد نے اس وعدہ کو مان لیا اور ان کو کامل اطمینان ہو گیا۔ اب ماہ مذکور کے آخر روز بعد اتوار کے دن جب کہ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں تین دن رہ گئے تھے محمد ان کو لے کے نکلے۔ عیسیٰ بن یزید الجلودی اور رجاء بن ضحاک اور فضل بن سہل کے عم زاد بھائی نے رکن اور مقام کے درمیان اسی جگہ جہاں محمد بن جعفر کے لیے بیعت لی گئی تھی منبر رکھوایا۔ تمام قریش وغیرہ پہلے سے جمع تھے۔ جلودی منبر کے سب سے اعلیٰ درجہ پر چڑھ گیا اور محمد بن جعفر اس سے ایک درجہ نیچے کھڑے ہوئے اس وقت وہ عباسیوں کا سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ قبا بھی سیاہ تھی ٹوپی بھی سیاہ تھی۔ کوئی تلوار ان کے پاس نہ تھی۔ تاکہ اب وہ خود ہی اپنی خلافت سے علیحدگی کا اعلان کریں۔

محمد بن جعفر کا اہل مکہ سے خطاب:

محمد نے کھڑے ہو کر کہا۔ حضرات جو مجھے پہلے سے پہچانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا ہے میں خود بتاتا ہوں کہ میں محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں نے اپنی خوشی سے عبداللہ امیر المومنین کی اطاعت کا عہد و پیمان اپنے ذمے لیا تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن کے سامنے ہارون الرشید نے اپنے دونوں بیٹوں محمد معزول اور عبداللہ المامون امیر المومنین کی اپنے بعد جانشینی کے لیے کعبہ میں عہد نامے مرتب کیے تھے۔ مگر بدقسمتی سے ایک ایسا عام فتنہ برپا ہو گیا کہ اس میں ہم اور دوسرے سب ہی شامل ہو گئے۔ بات یہ ہوئی کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ امیر المومنین عبداللہ المامون کا انتقال ہو گیا ہے اس وجہ سے میں اس بات کے لیے آمادہ ہو گیا کہ خلافت کے لیے اپنے کو پیش کروں۔ سب نے میری بیعت کر لی اور اسی وجہ سے کہ عبداللہ امام المامون کی اطاعت اور فرمانبرداری کا میں نے عہد و اقرار کیا تھا ان کے مرنے کی خبر کے بعد میں نے اپنی بیعت لے کر قرار دیا تم نے اور بہت سے دوسرے لوگوں نے میری بیعت کی مگر اب میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ بات مجھے صحیح طور پر معلوم ہوئی ہے کہ مامون زندہ اور تندرست ہیں۔ اب میں اللہ سے اپنی خلافت کی دعوت سے استغفار کرتا ہوں اور جو بیعت تم نے میری کی تھی اس سے اپنے کو اس طرح علیحدہ کرتا ہوں جس طرح کہ اس انگوٹھی کو میں اپنی انگلی سے اتار کر علیحدہ کر دیتا ہوں اب میں بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک فرد ہوں اب میری بیعت کی ذمہ داری ان کی گردنوں پر نہیں رہی اور خود میں نے اپنے کو اس سے قطعی خارج کر لیا۔ اب اللہ نے امیر المومنین عبداللہ المامون کا حق ان کو واپس دے دیا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ۔

[illegible]

طلب کرنے پر تخلیہ میں آئے جب دونوں تنہا رہ گئے اور کوئی نہ رہا تو کہنے لگے آج ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر وہ تمہارے قتل کرنے میں تم کو مشورہ دیں گے تو ہم آئے اور تم کو قید کرنے میں کوئی خوف نہ ہوگا۔ طاہر نے ان سب کو رہا کر دیا۔ وہ اس وقت میں بیٹھا تھا جب یہ اطلاع ہوئی ہے تو بھاگ کر مشرق کی طرف سے چلا گیا اور بغداد میں پناہ لی۔

حسن بن سہل اور ابن ابی سعید میں کشیدگی:

اسی سال ابن ابی سعید حسن بن سہل کا مخالف ہو گیا۔ جب مامون کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے اپنے ایک خاص خادم کو مرو سے عراق بھیجا اور ہدایت کی کہ ابوالحسن سے مل کر اگر وہ اس سے مصالحت نہ کرے تو فوراً اسی وقت اس کی گردن مار دی جائے۔ وہ حسن بن سہل کے ساتھ مرو چلا آیا۔ اسی سال ربیع الاول میں ہرثمہ نہروان سے مامون کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مرو روانہ ہوا۔

مامون کا ہرثمہ کو عراق جانے کا حکم:

ابوالسرایا اور محمد بن محمد علوی کے قضیہ سے فارغ ہو کر ہرثمہ کوفہ آیا۔ اور یہاں سے اپنی جاگیر میں ربیع الاول تک مقیم رہا۔ ربیع الاول کا چاند دیکھ کر وہ اپنے مقام سے روانہ ہوا اور نہروان آیا۔ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ حسن بن سہل کے پاس مدائن جائے گا مگر نہروان پہنچ کر وہ خراسان کی سمت ہو لیا اور بغداد سے ہو کر نہروان آیا اور یہاں سے اس نے سیدھی خراسان کی راہ لی۔ ایک سے زیادہ بار اس کے پاس مامون کے خطوط آئے جن میں اس سے یہ خواہش کی گئی کہ وہ عراق واپس چلا جائے۔ اور شام و حجاز میں جس جگہ کو وہ پسند کرے وہاں کا صوبہ دار مقرر کیا جائے۔

ہرثمہ کا مامون سے ملنے پر اصرار:

مگر چونکہ ہرثمہ مامون اور ان کے آباء کا بڑا جاں نثار تھا اور اسی وجہ سے اسے مامون پر ناز تھا۔ اس نے ان کی بات نہ مانی اور کہا کہ جب تک میں امیر المومنین سے نہ مل لوں گا واپس نہ جاؤں گا۔ اور اس بات پر وہ اس لیے مصر تھا کہ اس کو پتا تھا کہ ان کے علم و اطلاع کے بغیر فضل بن سہل من مانی حکومت کر رہا ہے اور صحیح حالات ان تک پہنچنے نہیں دیتا۔ اس نے ارادہ کر لیا کہ آگاہ کرے۔ اس کا ارادہ یہ بھی تھا کہ جب تک امیر المومنین بغداد جو ان کے آباء و اجداد کا دار السلطنت ہے نہ آئیں گے ان کی حکومت ایک درمیانی مقام پر آ جائے اور وہاں سے وہ تمام اطراف و اکناف پر آسانی سے نگرانی کر سکیں اور ان کو مطلع کر دے۔

ہرثمہ کے خلاف فضل بن سہل کی مامون سے شکایت:

فضل کو اس کے ارادہ کا علم ہو گیا اس نے مامون سے ہرثمہ کی شکایت کی کہ اس نے تمام ملک اور رعایا کو آپ کے خلاف بھڑکا دیا ہے۔ اس نے آپ کے دشمن کو آپ کے دشمن کی مدد دی ہے اور آپ کے دوستوں کو دشمن بنا دیا ہے۔ اس نے ابوالسرایا کو جو اس کا ایک معمولی سپاہی تھا، بغاوت پر آمادہ کیا۔ وہ اس کا ایک معمولی سپاہی تھا۔ اگر ہرثمہ چاہتا تو اسے بغاوت نہ کرنے دیتا۔ مگر جو کچھ ہوا ہرثمہ نے کیا ہے۔ سب اس کے اشارے سے ہوا۔ جب امیر المومنین نے اسے کئی خط لکھے کہ وہ واپس چلا جائے اور شام یا حجاز کی ولایت لے لے مگر اس نے امیر المومنین کے حکم کی پروا نہ کی اور وہ امیر المومنین کی مرضی کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

باب ۹

شورش بغداد

حسن بن سہل کے خلاف حربیہ کی شورش

[illegible] جب ہرثمہ بغداد سے [illegible] ان دنوں حسن بن سہل [illegible] مقیم تھا [illegible]

[illegible] حسن [illegible]

اپنے [illegible] بغداد [illegible]

حسن نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ [illegible]

[illegible] حسن بن سہل کو بغداد سے [illegible]

حسن کے عاملوں کا بغداد سے اخراج

اس وقت بغداد [illegible]

بغداد سے نکال باہر کیا۔ اور اسحاق بن موسیٰ بن مہدی کو مامون کے خلیفہ کی حیثیت سے بغداد پر امیر بنا لیا۔ اس بات پر بغداد کے دونوں سمت کے باشندوں نے اتفاق کیا [illegible] اسحاق کو اس منصب کے لیے [illegible] حسن بن سہل نے اپنے [illegible] کے [illegible] چنانچہ [illegible] ایک جماعت [illegible] حربیہ کی سمت سے [illegible] اسحاق [illegible]

حربیہ کا کرخ میں آتش زنی

دوسری جانب سے زہیر بن المسیب [illegible] حسن نے علی بن ہشام کو بھی بغداد [illegible]

جانب سے [illegible] بغداد میں [illegible] تمام [illegible] شعبان [illegible] کے مکان کے باب المحول [illegible] حربیہ کو [illegible] علی بن ہشام [illegible] سمت سے بغداد میں [illegible] انہوں نے [illegible] کرخ [illegible] بغداد [illegible]

[illegible]

علی بن ہشام کا بغداد سے فرار

اس کے بعد [illegible] علی بن ہشام [illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن حسین بن علی بن ابی طالب جو ابن الافطس کے نام سے مشہور ہے [illegible] قتل کر دیا۔ یہ علی بن ابی سعید کی گرفتاری [illegible] تھا۔ اس [illegible] ہرثمہ [illegible] ذیقعدہ ۲۰۰ھ میں [illegible] مرو پہنچا تھا۔ [illegible] کا بھائی بھی اس کے ساتھ تھا۔ [illegible] فضل نے [illegible] کی صرف ایک [illegible] بغداد [illegible] اس کے [illegible] پاس سے [illegible] ہو گئی کہ ایک طرف تو [illegible] کر دی تھی [illegible] دوسرے یہ کہ جب حربیہ کو ہرثمہ کی اس موت کی [illegible] خراسان میں اس کی [illegible] اطلاع ہوئی اس حربیہ میں انہوں نے علی پر حملہ کر کے اسے شہر سے نکال دیا۔

محمد بن ابی خالد کی انتقامی کارروائی:

اس وقت جس شخص نے حربیہ والوں کا ساتھ دیا وہ محمد بن ابی خالد تھا۔ یہ اس لیے [illegible] ہو گیا تھا کہ بغداد واپس آنے کے بعد علی بن ہشام اس کی شایان شان تعظیم و توقیر نہیں کرتا تھا۔ اسی دوران جب محمد بن ابی خالد اور زہیر بن مسیب میں کسی بات پر جھگڑا ہوا تو زہیر کو یہ جسارت ہوئی کہ اس نے محمد کو مارنے کے لیے کوڑا اٹھایا۔ محمد کو اس پر بہت غصہ آیا اور وہ اپنی فوج کے ساتھ حربیہ کے ساتھ شامل ہو کر اپنے دشمنوں سے لڑنے کے لیے باقاعدہ میدان جنگ میں آ گیا۔ بغداد والے بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔ علی بن ہشام وغیرہ ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ محمد نے ان کو نہ صرف بغداد سے خارج کر دیا بلکہ باہر نکل کر بھی ان کا تعاقب کیا اور صرصر سے آگے ان کو مار بھگایا۔

آل عباس کی تعداد:

اس سال مامون نے رجاء بن ابی الضحاک کو اور اپنے خدمت گار فرناس کو خراسان سے اس لیے بھیجا کہ وہ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد اور محمد بن جعفر دونوں کو خدمت میں لے کر آئیں۔ اس سال عباس کی اولاد کو شمار کیا گیا۔ ان کی اولاد ۳۳ ہزار ثابت ہوئی جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک تھے۔

لیون شاہ روم کا خاتمہ:

اس سال رومیوں نے اپنے بادشاہ لیون کو جس نے سات سال چھ ماہ ان پر بادشاہت کی تھی قتل کر کے دوسری مرتبہ میخائیل بن جورجس کو اپنا بادشاہ بنایا۔

یحییٰ بن عامر کا قتل:

اس سال یحییٰ بن عامر بن اسمٰعیل کو اس گستاخی کی پاداش میں کہ اس نے ان کے منہ پر امیر الکافرین کہا تھا اپنے سامنے قتل کرا دیا۔ اس سال ابو اسحاق بن الرشید کی امامت میں حج ہوا۔

* * *

۲۰۱ھ کے واقعات

منصور بن المہدی سے خلافت قبول کرنے کی درخواست

اس سال اہل بغداد نے منصور بن المہدی کو خلافت قبول کرنے کے لیے بہت سمجھایا مگر اس نے نہ مانا۔ جب خلیفہ بننے سے اس نے قطعی انکار کر دیا تو اب انہوں نے اس سے خواہش کی کہ آپ ہمارے امیر بن جائیں اور خلیفہ مامون ہی کو تسلیم کریں اس تجویز کو البتہ اس نے مان لیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

ہم اہل بغداد کے علی بن ہشام کو بغداد سے نکالنے کا سبب بیان کر چکے ہیں۔ جب حسن بن سہل کو جو اس وقت مدائن میں تھا اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ ۲۰۱ھ کے شروع میں مدائن سے واسط چلا گیا۔

محمد بن ابی خالد کی علانیہ مخالفت:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہل بغداد نے علی بن ہشام کو اس وجہ سے بغداد سے نکال دیا کہ جب ابو السرایا کے قتل کے بعد حسن بن سہل نے محمد بن ابی خالد المروروذی کو بغداد بھیجا۔ محمد بن ابی خالد اس کا مخالف ہو گیا۔ حسن نے علی بن ہشام کو بغداد کی جانب غربی کا اور زہیر بن المسیب کو جانب شرقی کا والی مقرر کیا۔ اور خود وہ مدائن ہی میں مقیم رہا۔ اسی زمانے میں حسن نے عبداللہ بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کو کوڑوں سے حد لگائی اس پر جماعت ابناء بگڑ گئی اور سارے شہر میں شورش مچ گئی۔ حسن بھاگ کر یہاں آیا۔ پھر یہ اعلان کیا۔ اس نے حکم دیا کہ لشکر مہدی کے سپاہیوں کو تنخواہیں دی جائیں مگر اس کا وقت دیا جائے۔ اس وجہ سے وہ دونوں سخت ناراض ہو گئے۔ محمد بن ابی خالد نے حربیہ کی جماعت کو بہت مال دے کر اپنا کر لیا۔ علی بن ہشام مقابلے سے بھاگا۔ اس کے بھاگنے کی وجہ سے خود حسن بن سہل بھی اپنے مقام سے بھاگ کر واسط چلا گیا۔ محمد بن ابی خالد بن الہندوان نے جس نے علانیہ مخالفت کی طرف اس وقت ہاتھ بڑھایا اور اب تک اس کا سرغنہ اور محرک وہی تھا اس نے یحییٰ بن علی بن عیسیٰ کو بغداد کی جانب غربی کا اور ابو زنبیل کو جانب شرقی کا والی مقرر کیا۔ منصور بن المہدی، خزیمہ بن خازم اور فضل بن الربیع بغداد ہی میں اس کی حمایت کے لیے آمادہ ہو گئے۔

محمد بن ابی خالد اور زہیر بن مسیب کی جنگ:

ان واقعات کے سلسلے میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال شعبان میں عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد طاہر بن حسین کے پاس رقہ سے عراق آیا۔ اس نے اور اس کے باپ نے حسن سے لڑنے کی ٹھان لی۔ یہ بغداد سے حربیہ اور اہل بغداد کی فوج کے ساتھ اس کے مقابلے پر بڑھے۔ یہ دونوں واسط کے قریب ابو قریش کے گاؤں تک پہنچ گئے۔ ان کی کوشش کا یہ حال تھا کہ جس مقام پر حسن کی کوئی فوج متعین تھی اور یہ وہاں گئے اور ان کی اس سے جنگ ہوئی۔ یہ لوگ حسن کی فوج کو شکست دیتے۔ دیر عاقول پہنچ کر محمد بن ابی خالد نے یہیں ان کا جانب قیام کیا۔ اس وقت زہیر بن المسیب جو حسن کی طرف سے جوخی کا عامل تھا۔ اپنے علاقہ میں بنی الجنید کے مکانات میں مقیم

ہاتھ آیا۔ یہاں سے وہ بغداد کے [illegible] زہیر اور [illegible]۔ یہ شخص [illegible] پر مراسلت کرتا تھا اس نے اپنے بیٹے ازہر کو بغداد [illegible] سے پہلے [illegible] پہنچا تھا کہ یہاں محمد بن ابی خالد سے اس کا مقابلہ ہو گیا۔ محمد [illegible] لپکا اور اس نے [illegible] جا کر اسے ہر طرف سے گھیر لیا پھر اسے امان دے کر قید کر لیا اور اسے اپنے ساتھیوں کے پڑاؤ میں لے آیا۔ محمد نے اس کے تمام مال و متاع اور جو کچھ تھوڑی بہت چیز بھی تھی سب پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد [illegible] اور اسے زنجیروں میں جکڑ کر اپنے چھوٹے بیٹے جعفر کے پاس قید کر دیا۔

حسن بن سہل کی روانگی واسط:

اب تک حسن جرجرایا میں ٹھہرا ہوا تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ زہیر محمد بن ابی خالد کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا ہے تو وہ اپنے اس مقام سے روانہ ہو کر واسط آیا اور یہاں فم الصلح کے دہانے پر فروکش ہوا۔ محمد نے دیر العاقول سے اپنے بیٹے ہارون کو نیل بھیجا یہاں سعید بن الساجور اور ابو البط موجود تھے۔ ہارون نے انہیں شکست دی اور ان کا تعاقب کرتا ہوا کوفہ تک پہنچا اور اس پر قابض ہو گیا۔

فضل بن الربیع کی محمد بن ابی خالد سے امان کی درخواست:

اسی زمانے میں عیسیٰ بن یزید الجلودی، محمد بن جعفر کو لے کر آ گئے تھے۔ مگر کوفہ پر ہارون کے قابض ہو جانے کی وجہ سے یہ سب کے سب [illegible] کے راستے سے واسط چلے۔ ہارون بھی اپنے باپ کے پاس پلٹ گیا اور وہ دونوں شہر واسط پر قبضہ کرنے کے لیے جہاں حسن بن سہل مقیم تھا قریہ ابو قریش میں یکجا اکٹھا ہو گئے۔ ان کے مقابلے کے لیے خود حسن اپنے پڑاؤ سے نکل کر واسط کے عقب میں اس کے اطراف میں کسی مقام پر فروکش ہوا۔ امین معزول کے قتل کے بعد سے فضل بن الربیع روپوش تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ محمد بن ابی خالد واسط پہنچ گیا ہے اس نے محمد سے امان کی درخواست کی۔ محمد نے اسے امان دے دی اب وہ ظاہر ہو گیا۔

محمد بن ابی خالد اور حسن بن سہل کی جنگ:

اب محمد بن ابی خالد لڑائی کے لیے بالکل آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ وہ اور اس کا بیٹا عیسیٰ اپنی فوجوں کو لے کر واسط سے صرف دو میل کے فاصلے پر آ گئے۔ حسن نے اپنی فوج اور سرداروں کو ان کے مقابلے کے لیے آگے بڑھایا۔ شہر واسط کے مکانات کے قریب فریقین میں نہایت ہی شدید خونریز لڑائی ہوئی۔ عصر کے بعد غبار اور ہوا کا اس قدر شدید طوفان آیا کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے گڈمڈ ہو گئے۔ محمد بن ابی خالد کی فوج کو شکست ہوئی صرف وہ تنہا مقابلے پر جما رہا۔ جب بہت سخت زخمی ہو گیا تو وہ بھی بھاگا اور اب اس کی فوج کو نہایت بری طرح شکست ہوئی۔ حسن کی فوج نے یہ شکست اسے اتوار کے دن جب کہ ربیع الاول ۲۰۱ھ کے ختم ہونے میں باقی تھیں دی۔

محمد بن ابی خالد کی پسپائی:

محمد بھاگ کر جب فم الصلح کے دہانے پر پہنچا۔ حسن کی فوج اس کے تعاقب کے لیے چلی۔ ان سے جنگ کرنے کے لیے محمد نے صف آرائی کی۔ مگر رات ہوتے ہی وہ اپنی فوج کو لے کر مقابلے سے ہٹ گیا۔ ابو مبارک پہنچ کر اس نے پڑاؤ کیا۔ دوسرے دن صبح کو حسن کی فوجیں پھر سامنے آ گئیں۔ محمد نے ان کا مقابلہ کیا اور تمام دن لڑائی ہوتی رہی رات ہوتے ہی وہ یہاں سے بھی نکل بھاگے اور جبل آ گئے۔

محمد بن ابی خالد کا انتقال:

جب محمد نے قرمزیہ اور اپنے بیٹے ہارون کو نیل بھیج دیا وہ نیل پہنچ گئے اور محمد خود بغداد میں داخل ہوا۔ جب اس کے زخم بہت زیادہ خراب ہو گئے تو اس نے اپنے [illegible] سے [illegible] اور ان [illegible] ربیع الاول [illegible] کی رات بغداد میں [illegible] اسی رات محمد بن ابی خالد نے اپنے زخموں کی وجہ سے بغداد میں انتقال کیا اور اپنے گھر میں خفیہ طور پر دفن کر دیئے گئے۔

زہیر بن المسیب کا قتل:

زہیر بن المسیب جعفر بن محمد بن ابی خالد کے پاس قید تھا۔ بغداد آ کر ابو زنبیل دو شنبہ کے دن [illegible] ربیع الاول کو خزیمہ بن خازم کے پاس آیا اور اس سے اپنے باپ کا واقعہ بیان کیا۔ خزیمہ نے بنی ہاشم اور دوسرے سرداروں کو بلا کر ان کو اطلاع دی اور عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو وہ خط پڑھ کر سنایا جس میں اس نے لکھا تھا کہ اب اپنے باپ کے بجائے میں آپ کی مدد کرتا ہوں اور آپ کے دشمنوں سے نمٹ لیتا ہوں۔ حاضرین نے اس کی امارت پسند کر لی۔ اور یہ عیسیٰ اپنے باپ کی جگہ سپہ سالار ہو گیا۔ ابو زنبیل خزیمہ کے پاس سے پلٹ کر زہیر بن المسیب کے پاس آیا اور اسے قید خانے سے نکال کر قتل کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بہت ہی بے دردی سے اسے ذبح کر کے اس کا سر کاٹ کر عیسیٰ کے پاس اس کی فرودگاہ میں بھیج دیا۔

زہیر بن المسیب کے سر کی تشہیر:

عیسیٰ نے اسے ایک بانس پر لٹکایا۔ لوگوں نے اس کے جسم کو لے کر اس کے دونوں پاؤں میں رسی باندھی اور پھر تمام بغداد میں اسے گشت کرایا۔ خود اس کے اور اس کے خاندان والوں کے مکانات پر جو باب الکوفہ میں تھے اسے دکھانے کے لیے لائے۔ پھر کرخ میں اسے گشت کرایا۔ جب شام ہوئی تو اسے باب الشام واپس لے آئے اور اسی رات کو اس کے جسم کو دجلہ میں ڈال دیا۔ یہ واقعہ ۵ ربیع الآخر دو شنبہ کے دن ہوا۔ اس واردات کے بعد ابو زنبیل پھر اپنے بھائی [illegible] کے پاس چلا گیا۔ عیسیٰ نے اسے صراۃ کے دہانے بھیج دیا۔

اہل نیل کی ہزیمت:

حسن بن سہل کو محمد بن ابی خالد کے مرنے کی خبر معلوم ہوئی وہ واسط سے چل کر مبارک آیا اور یہاں ٹھہر گیا۔ جمادی الآخر میں اس نے حمید بن عبد الحمید الطوسی کو جس کے ہمراہ عرب اور عجم کا لشکر تھا سعید بن الساجور، ابو البط، محمد بن ابراہیم الافریقی اور دوسرے کئی افسر تھے۔ ابو زنبیل سے لڑنے بھیجا۔ حمید [illegible] ابو زنبیل سے لڑائی ہوئی۔ انہوں نے اسے شکست دی۔ یہ یہاں سے بھاگ کر اپنے بھائی ہارون کے پاس نیل چلا گیا۔ حمید یہاں بھی حسن کی فوجوں کے ساتھ آیا۔ نیل کے کنارے کے قریب فریقین میں لڑائی ہونے لگی۔ تھوڑی دیر تک جم کر مقابلہ ہوتا رہا۔ مگر پھر ہارون اور ابو زنبیل کی فوجوں نے شکست کھائی اور وہ بھاگتے ہوئے مدائن آئے۔ یہ شکست رجب [illegible] ہوئی [illegible] باقی تھی کہ یہ لڑائی ہوئی۔ حمید اور اس کے ساتھیوں نے نیل میں گھس کر تین دن تک اسے خوب لوٹا۔ اہل نیل کے تمام مال اسباب پر انہوں نے قبضہ کر لیا۔ نیز آس پاس کے گاؤں بھی تاراج کر دیے۔

منصور بن مہدی کی امارت بغداد

[illegible]

حسن بن سہل کی عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو پیش کش

بیان کیا گیا ہے کہ جب بغداد والے حسن بن سہل [illegible] عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کے [illegible] حسن بن سہل کو محسوس ہوا کہ اب [illegible] اس نے وہب بن سعید [illegible] کے پاس [illegible] بھیجا [illegible] میں تمہارے ہاں رشتہ کرنے کے لیے تیار ہوں [illegible] تمہارے [illegible] اور [illegible] دوں گا اور جہاں کی [illegible] پسند کرو وہ تم کو [illegible] عیسیٰ نے اس کے جواب میں یہ مطالبہ کیا کہ [illegible] بھیجا جائے۔ حسن نے وہب کو دوبارہ عیسیٰ کے پاس بھیجا [illegible] اس مطالبہ کو تسلیم [illegible] وہب [illegible] جبل کے درمیان [illegible] غرق ہو گیا۔

منصور بن مہدی کے عمال کا تقرر

[illegible]

غسان بن عباد کی گرفتاری

[illegible]

یہ جماعت اپنی ابتدائی دو کاوشوں میں منتشر ہو گئی کسی نے کوئی حرکت نہیں کی۔

محمد بن یقطین اور حمید الطوسی کی جنگ:

ابتداء محمد بن یقطین بن موسیٰ جو اب تک حسن بن سہل کے ساتھ تھا۔ اس کے پاس سے بھاگ کر عیسیٰ سے جا ملا۔ عیسیٰ نے اسے منصور کے پاس بھیج دیا۔ منصور نے اسے حمید کی سمت روانہ کر دیا۔ اس وقت حمید خود تو نیل میں مقیم تھا البتہ اس کا رسالہ قصر میں تھا۔ ابن یقطین ۲ شعبان جمعہ کے دن بغداد سے روانہ ہو کر کوثی آیا۔ حمید کو اس کی خبر ہوئی۔ اس نے اور اس کی فوج نے دفعتاً اسے بے خبری میں آ لیا۔ جنگ اس سے لڑا اور اس نے اسے مار بھگایا اس کے بہت سے ساتھیوں کو اس نے قتل کر دیا۔ اور اسیر کر لیے اس کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد غرق ہوئی۔ حمید نے اور اس کی سپاہ نے کوثی کے قریب دجلہ کے تمام دیہات تاخت و تاراج کر دیے۔ اس نے تمام مویشیوں کو لوٹ لیا ان کے مال و زر اور ہر قسم کے دوسرے سامان کو جس پر دسترس ہو سکی لوٹ لیا۔ اس واقعہ کو ختم کر کے حمید نیل پہنچ گیا اور ابن یقطین پلٹا ہوا صرصر آ گیا۔

عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کی چھاؤنی کی مردم شماری:

عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد نے اپنی چھاؤنی کی مردم شماری کی یہ ایک سو پچیس ہزار فوج تھی۔ جس میں سوار اور پیادے دونوں شامل تھے۔ اس نے سوار کو چالیس اور پیادے کو بیس درہم کے حساب سے تنخواہ دی۔

رضا کار جماعت:

اس سال بغداد کے فاسقوں کی سرکوبی کے لیے رضا کاروں کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی۔ خالد دریوش اور ابو حاتم سہل بن سلامۃ الانصاری الخراسانی اس جماعت کے رکن تھے۔

رضا کار جماعت کے خروج کا سبب:

اس جماعت کے خروج کا سبب یہ ہوا کہ بغداد کے فساق اور بغداد اور کرخ کے شاطر دوسرے لوگوں کو بہت سخت اذیت دینے لگے وہ علانیہ طور پر بدکاری کرتے تھے۔ راہ گیروں کو لوٹ لیتے تھے اور سب کے سامنے راستوں پر سے عورتوں اور لڑکوں کو اٹھا لے جاتے تھے۔ وہ اتنے دلیر و دست دراز ہو گئے تھے کہ جماعت بنا کر کسی کے پاس جاتے اور زبردستی اس کے بیٹے کو اٹھا لے جاتے اور وہ ان کی کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا۔ لوگوں سے قرض اور صلے کے طور پر روپیہ طلب کرتے اور کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ان کی جماعتیں دیہات جاتیں وہاں پہلے تو خوب دہشت مچاتے اور پھر جس قدر مال یا اسباب ان کی دسترس میں ہوتا اسے زبردستی حاصل کر لیتے۔ حکومت ان کو روکتی تھی نہ وہ ان پر کوئی زور دے رہی تھی۔ کیونکہ اس وقت حکومت خود ان کی امداد پر مجبور ہو گئی تھی اور وہی اندرونی طور پر اس کے یار و مددگار تھے۔ اسی وجہ سے ان کی برائی سے بڑی حرکت کو بھی وہ نہیں روک سکتی تھی۔ وہ شہر کے راستوں سے چھپ کر شاہراہوں پر ہوتے کشتیوں پر سوار ہو کر راستے پر محصول وصول کرتے تھے۔ باغوں کی چیزیں پامال کرتے اور ان کا محصول لیتے تھے علانیہ لوٹ مار کرتے تھے اور کوئی شخص ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا تھا۔ ان کی وجہ سے تمام مخلوق سخت مصیبت میں مبتلا تھی۔

قطربل کی تاراجی:

ان کی جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ انہوں نے قطربل کو جا کر دن دہاڑے لوٹ لیا۔ مال و متاع، سونا چاندی، بکریاں، گائے

[illegible]

مفسدوں کے خلاف کارروائی

[illegible]

ابو حاتم [illegible]

[illegible]

ابو حاتم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا تھا۔

منصور بن مہدی کی بغداد میں آمد

اسی زمانے میں منصور بن المہدی اپنی [illegible] کی چھاؤنی میں [illegible] [illegible] منصور بغداد چلا آیا۔

عیسیٰ بن محمد کی روانگی بغداد

اور عیسیٰ بن محمد پہلے سے حسن بن سہل سے مراسلت رکھتا تھا بغداد کے اس ہنگامے کی خبر پاتے ہی اس نے اپنے گھر والوں اور ساتھیوں کے لیے امان کی درخواست کی اور یہ بھی شرط کی کہ جب [illegible] شوال [illegible] بغداد چلا [illegible] بغداد [illegible] گیا۔

عیسیٰ بن محمد اور حسن بن سہل کی سازباز

[illegible]

سہل بن سلامہ اور مطلب کی جنگ

منصور بن المہدی [illegible]

[illegible]

حمید بن عبدالحمید کا قصر ابن ہبیرہ پر [illegible]

[illegible] واقعہ ہے

عیسیٰ بن محمد کی [illegible] سے معذرت

[illegible]

* * *

باب ۱۰

علی الرضا کی ولی عہدی

علی الرضا کی ولی عہدی

[illegible]

علی رضا کی بیعت اور [illegible] پہننے کا حکم

[illegible]

بنی عباس کا ردعمل

[illegible]

بنی عباس کا ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنانے کا فیصلہ

[illegible]

[illegible]

قتل عباس کی سازش:

[illegible]

بنی عباس کی ناموس کی حفاظت:

[illegible]

[illegible]

بابک الخرمی کی شورش:

[illegible]

امیر حج [illegible]:

[illegible]

۲۰۲ھ کے واقعات

بغداد میں ابراہیم بن المہدی کی بیعت:

اس سال اہل بغداد نے ابراہیم بن المہدی کو خلیفہ [illegible] اور مامون کو [illegible] کر دیا [illegible] ماہ محرم کی پہلی [illegible] سے خلیفہ کی بیعت لی گئی [illegible] سب سے پہلے عباس بن محمد ہاشمی نے بیعت کی۔ اس کے بعد منصور بن مہدی نے اس کے بعد [illegible] نے بیعت کی۔ بیعت لینے کا کام مطلب بن عبداللہ بن مالک نے [illegible] اس معاملہ میں بہت کوشش کی۔ [illegible] سندی اور صالح صاحب المصلی [illegible] اس معاملہ میں [illegible] اور [illegible] چونکہ [illegible] اس بات پر ناراض تھے کہ انہوں نے [illegible] خلافت کا وارث اپنے بعد علی بن موسیٰ کو [illegible] خاندان کو چھوڑ دیا اور [illegible] اپنے آباء کا [illegible] ترک کر کے [illegible] اختیار کیا [illegible] اس تحریک میں [illegible] ہو گئے تھے۔

ابراہیم بن مہدی کا کوفہ اور علاقہ سواد پر قبضہ:

بیعت ہونے کے بعد ابراہیم نے کوفہ [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] جب انہوں نے دیکھا کہ [illegible] ابراہیم نے [illegible] اور بعض کو [illegible] کے لیے [illegible] جب [illegible] اس موقع پر [illegible] نے یہ شعر کہا:

[illegible] [illegible]

ترجمہ: [illegible]

مہدی بن علوان خارجی کا خروج:

اس سال مہدی بن علوان حروری نے [illegible] خروج کیا [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

بیان کیا جاتا ہے [illegible] مہدی [illegible] ابو اسحاق [illegible]

اور اس نے کلواذی میں مقام کیا تھا۔ جب دس دن شوال کے باقی رہے تو عیسیٰ کو اس نے پیش بھیج دیا۔ حمید کے پڑاؤ والوں کو جب ان کی اس پیش قدمی اور ان کے قصر سے ایک فرسخ قریۃ الاعراب پر آ کر فروکش ہونے کی اطلاع ہوئی انہوں نے بھاگنے کی تیاری کی۔ یہ منگل کی رات کا واقعہ ہے۔ ان کے اس ارادے کے ساتھ ہی سعید ابوالبط اور فضل بن العباس [illegible] نے حمید کی فرودگاہ پر ایک دم دھاوا کر دیا۔ اسے بالکل تاخت و تاراج کر دیا۔ اس لوٹ میں ان کو خود حمید کی [illegible] تھیلیاں اور دوسرا اسباب سامان ہاتھ لگا۔ حمید کا ایک لڑکا اور معاذ بن عبداللہ بچ کر بھاگ گئے۔ بعض نے کوفے کی سمت اختیار کی دوسروں نے نیل کا رخ کیا۔ حمید کا لڑکا اپنے باپ کی باندیوں کو لے کر کوفہ آیا وہاں اس نے خچر کرایہ پر لیے اور پھر مدائن ہوتے حسن کی چھاؤنی میں اپنے باپ کے پاس آ گیا۔ سعید اور ان کے دوستوں نے قصر ابن ہبیرہ کو عیسیٰ کے حوالے کر دیا۔ عیسیٰ قصر میں داخل ہوا اور منگل کے دن ۱۸ ذی قعدہ کو اس نے قصر والوں سے اسے قبضہ میں لے لیا۔

حمید کی روانگی کوفہ:

حسن کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ حمید اس کے پاس تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے پہلے ہی آپ کو اس کی اطلاع کر دی تھی۔ مگر آپ نے میری بات نہ مانی اور اس طرح دھوکہ کھایا۔ یہ کہہ کر وہ حسن سے اجازت لے کر کوفہ آیا۔ یہاں اس کا جس قدر روپیہ اور دوسرا سامان و اسباب تھا سب اس نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اور عباس بن موسیٰ بن جعفر العلوی کو جو اس وقت کوفہ کا والی مقرر کیا اور حکم دیا کہ تم بھی سبز لباس پہنو۔ مامون کی خلافت اور ان کے بعد اپنے بھائی علی بن موسیٰ کی ولی عہدی کے لیے دعوت دو۔ حمید نے ایک لاکھ درہم سے اس کی اعانت کی اور کہا کہ اپنے بھائی کے حق کے لیے لڑو۔ چونکہ کوفے والے تمہارے خاندان کے ماننے والے ہیں اس لیے تم کو آسانی سے کامیابی ہو گی۔ اور میں تو ہر طرح تمہارے ساتھ ہوں۔ مگر رات ہوتے ہی حمید عباس کو چھوڑ کر کوفے سے نکل گیا۔

حکیم الحارثی اور عیسیٰ بن محمد کی جنگ:

اس ہنگامے کی اطلاع موصول ہوتے ہی حسن نے حکیم الحارثی کو نیل بھیج دیا تھا۔ جب عیسیٰ کو جو قصر میں مقیم تھا اس کی اطلاع ہوئی وہ اپنی فوج لے کر اس کے مقابلے کے لیے نکل روانہ ہوا۔ ہفتہ ۲۰ ذی قعدہ کی آخری رات میں آسمان پر ایک سرخی نمودار ہوئی جس میں سرخی دوڑ جاتی رہی۔ پھر دو سرخ عمود تمام شب صبح تک آسمان پر باقی رہے۔ ہفتے کے دن صبح عیسیٰ اپنا لاؤ لشکر لے کر قصر سے نکل کر نیل کی طرف بڑھا۔ نیل پہنچ کر اس نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ ابھی جنگ ہو رہی تھی کہ اتنے میں عیسیٰ اور سعید حکیم پر آ پڑے اور وہ شکست کھا کر بھاگا۔ یہ نیل میں داخل ہو گئے۔

عباس بن موسیٰ کی کارروائی:

وہاں ان کو عباس بن موسیٰ بن جعفر العلوی کی کارروائی کی اطلاع ہوئی وہ تو یہ دعوت دے رہا ہے اور بہت سے لوگوں نے تو اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ اور دوسروں نے یہ کہا ہے کہ اگر تم اس وقت مامون کی خلافت اور ان کے بعد اپنے بھائی کی ولی عہدی کے لیے دعوت دیتے ہو تو ہم کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہاں البتہ اگر تم اس وقت اپنے بھائی یا اپنے کسی دوسرے خاندان والے یا خود اپنی خلافت کے مدعی ہو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مگر عباس نے یہی کہا کہ میں اس وقت مامون کی خلافت اور ان کے بعد اپنے بھائی کے لیے دعوت دیتا ہوں اس پر جو غالی رافضی تھے ان سب نے اور شیعوں میں سے بھی اکثر نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

معرکۂ قصر:

عباس پر حملہ: [illegible]

[illegible]

جب عباس کی بیعت تام ہو گئی تو اب یہ لوگ [illegible] کے مقابلہ کے لیے چلے۔ [illegible] کے قریب آ گئے۔ علی بن محمد بن جعفر علوی جو مامون کے ولی عہد [illegible] الرضا کا بھتیجا [illegible] تھا اور ابو السرایا کے بھائی ابو عبداللہ ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ جسے اس کے چچا کے بیٹے عباس بن موسیٰ بن جعفر نے کوفہ سے ان کے ساتھ کیا تھا۔ [illegible] [illegible]

اہل کوفہ کا عباس بن موسیٰ سے معاہدۂ امان:

یہ دیکھ کر کوفہ کے [illegible] سعید اور [illegible] کے پاس آئے اور انہوں نے عباس بن موسیٰ بن جعفر اور ان کے [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] تمہارے ساتھ [illegible] تمہارے سامنے ہے۔ [illegible]

سعید کی مراجعت حیرہ:

عباس نے ان کی بات مان لی [illegible] سعید اپنی فوج کو لے کر حیرہ واپس آیا۔

عباس بن موسیٰ کی جماعت کی غارت گری:

ان کے جانے کے بعد [illegible] عیسیٰ بن موسیٰ [illegible] [illegible] قتل کر دیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بلایا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرے اور خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرے [illegible] بیعت کی تھی [illegible] [illegible] [illegible] ان کے [illegible] تھے۔ [illegible] گئے تھے۔

عیسیٰ بن محمد اور سہل بن سلامہ کی جنگ

جب عیسیٰ حسن کے مقابلہ سے شکست کھا کر بغداد آیا تو وہاں کے [illegible] سہل بن سلامہ [illegible] قاری [illegible] عیسیٰ [illegible] بیان کرتا تھا۔ [illegible] [illegible] عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد [illegible] قریب [illegible] میں پہنچا تو اس نے [illegible] والوں کو بھیجا [illegible] انہوں نے [illegible] ان لوگوں [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے قریب تک آ گئے۔

سہل بن سلامہ کی روپوشی:

ہفتہ کے دن جب کہ ماہ شعبان کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں حملہ آوروں نے ہر سمت سے اسے گھیر لیا تو اس کے ساتھ والوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ حملہ آور بڑھتے بڑھتے طاہر بن حسین کی مسجد اور اس کے مکان تک جو مسجد کے بالکل متصل ہی تھا پہنچ گئے۔ ان کے وہاں تک آنے کے سبب سے سہل روپوش ہو گیا اس نے ہتھیار اتار دیئے۔ تماشائیوں میں مل گیا اور لوگوں میں [illegible]۔ حملہ آور اس کے مکان میں جا گھسے مگر جب وہ نہ ملا تو انہوں نے اس پر خفیہ پولیس متعین کر دی۔

سہل بن سلامہ کی گرفتاری:

رات کو ان لوگوں نے اسے اس کے مکان کے قریب والی گلی میں پکڑ لیا اور اسے اسحاق بن موسیٰ الہادی کے پاس لے گئے جو ابراہیم بن المہدی کے ولی عہد خلافت تھا اور دونوں مدینۃ السلام میں موجود تھے۔ [illegible] اسحاق نے اس کے ساتھ اس کے ساتھیوں کو دربار عام میں جمع کر کے اس سے کہا کہ تم نے ہماری حکومت پر عیب زنی کی اور لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکایا۔ سہل نے کہا میں نے [illegible] سے بغاوت نہیں کی بلکہ میں نے دعوت دی تھی [illegible] لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر [illegible] [illegible] تم سب کے سامنے علی الاعلان [illegible] ہے۔

سہل بن سلامہ کی اسیری:

اس غرض کے لیے یہ لوگوں کے سامنے لایا گیا۔ مگر اس نے کہا کہ میں تم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کی [illegible] دعوت دیتا رہا ہوں اور اب بھی میں تم کو اسی کی دعوت دیتا ہوں۔ جب اس نے لوگوں کے سامنے یہ تقریر کی تو سپاہیوں نے اس کی [illegible]

[illegible] کے پاس [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] ہوا [illegible] بات [illegible] ہے [illegible] آپ [illegible] ہوئی [illegible] گئی [illegible] سے قتل کر دیا گیا۔

محمد بن ابی خالد کا قتل

اس سے پہلے [illegible] نے [illegible] ایک [illegible] ابو [illegible] تھا [illegible] ہو گئے [illegible] کو [illegible] اسے قید میں ڈال دیا گیا اور [illegible] تھا۔ جب [illegible] انہوں نے قید [illegible] حوالے کر دیا تھا۔ [illegible] قتل کر دیا۔ [illegible] اس وجہ سے [illegible] ان [illegible] کو [illegible] اسے پکڑ لے جائیں گے۔ [illegible] قتل [illegible] اسی سال مامون عراق آنے کے لیے روانہ ہوئے۔

فضل بن سہل کے خلاف علی الرضا کی شکایت:

بیان کیا گیا ہے کہ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد العلوی نے مامون [illegible] سے کہا کہ جب سے [illegible] ان کے بھائی [illegible] کے بعد سے [illegible] فضل بن سہل نے آپ کو ملک کے اصل حالات سے بے خبر رکھا ہے [illegible] آپ سے چھپایا ہے [illegible] آپ کے خاندان والے [illegible] آپ سے ناراض ہیں۔ اور آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ پر جادو کر دیا گیا ہے اور [illegible] ہو گئے ہیں [illegible] انہوں نے آپ کے چچا ابراہیم بن المہدی کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔ مامون نے کہا کہ [illegible] ہے انہوں نے ابراہیم کو خلیفہ نہیں بنایا ہے [illegible] انتظام کرنے کے لیے امیر بنایا ہے۔ فضل نے مجھ سے [illegible] علی الرضا نے کہا کہ فضل آپ سے جھوٹ بول رہا ہے اور اس نے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ ابراہیم اور حسن بن سہل کے درمیان عرصہ سے لڑائی جاری ہے اور لوگ آپ سے اسی وجہ سے ناراض ہیں کہ آپ نے فضل اور اس کے بھائی کو [illegible] امور و معاملات سلطنت [illegible] نیز [illegible] سے [illegible] آپ کے خلاف متفق ہیں اور آپ نے اب مجھے اپنا ولی عہد بنایا ہے [illegible] اس وقت [illegible] ہے۔

علی الرضا کی شکایت کی تصدیق:

مامون نے پوچھا میرے علاوہ [illegible] ان واقعات کا علم ہے۔ انہوں نے کہا یحییٰ بن معاذ، عبدالعزیز بن عمران اور چند دوسرے امراء ان حالات سے واقف ہیں۔ مامون [illegible] آپ ان کو [illegible] کر [illegible] ان سے [illegible] واقعات [illegible] آپ نے [illegible] ہیں [illegible] علی الرضا نے یحییٰ بن معاذ، عبدالعزیز بن عمران، موسیٰ [illegible] علی بن ابی سعید [illegible] فضل کا بھانجا اور خلف المصری [illegible] مامون کی خدمت میں پیش کیا۔

مامون نے ان سے علی الرضا کے بیان کی تصدیق چاہی۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہم سے یہ وعدہ نہ کیا جائے کہ ہمیں اپنے بیان کی وجہ سے فضل کے ہاتھوں کوئی گزند نہیں پہنچے گا [illegible] نہیں [illegible] مامون نے اس بات کا اقرار کیا [illegible] ہر شخص کو اپنے ہاتھ سے امان لکھ کر دے دیا۔ تب انہوں نے ان تمام فتنوں سے جو ملک [illegible] ان کو پوری طرح مطلع کیا اور بتایا کہ [illegible] آپ کے خاندان والے [illegible] آپ سے ناراض ہیں۔

مامون کو حقیقت حال کا علم:

ان لوگوں نے مامون کو آگاہ کیا کہ فضل [illegible] سے [illegible] شکایت کرتے [illegible] [illegible] آپ [illegible] اس [illegible] سے [illegible] آپ [illegible] آپ کے ہاتھ سے نکل جانے کی [illegible] فضل نے [illegible] [illegible] اس کا مقصد آپ کی [illegible] [illegible] اس کے علاوہ [illegible] آپ نے [illegible] [illegible] [illegible] اب آپ [illegible] جس طرح اس کی خلافت کو [illegible] [illegible] آپ [illegible] [illegible] خلافت [illegible] فضل [illegible] اس نے ایک کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کی وجہ سے [illegible] [illegible] آپ کی خدمت کے [illegible] اس کے لیے [illegible] [illegible] [illegible] اس کے خلاف [illegible] [illegible] سہل کے خوف [illegible] [illegible] [illegible] اس کے بعد سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو خلیفہ بنا لیا ہے۔

امراء پر فضل بن سہل کا غصہ:

ان لوگوں نے مامون سے پہلے یہ درخواست کی کہ آپ ہم کو فضل بن سہل کی طرف سے امان نامہ لکھ دیجیے۔ آپ [illegible] [illegible] فضل سے پوچھا جائے [illegible] آپ کی حمایت کے لیے تحریر کر دیں۔ جب ان سب باتوں کی مامون کو تحقیق ہو گئی۔ انہوں نے بغداد [illegible] کا حکم دے دیا۔ فضل کو ان باتوں کی خبر ہو گئی۔ اس نے ان لوگوں کی خوب خبر لی۔ بعضوں کو تو اس نے پٹوایا۔ بعض کو قید کر دیا۔ اور بعض کی [illegible] علی الرضا نے دوبارہ مامون سے ان کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ آپ نے ان کو امان دی تھی۔ مامون نے کہا کہ میں ان کا تدارک کر دوں گا۔

فضل بن سہل کا قتل:

جب مرو سے کوچ کر کے مامون سرخس پہنچا تو چند آدمیوں نے فضل بن سہل پر جب کہ وہ حمام میں تھا حملہ کر دیا۔ اور تلواروں سے مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔ یہ جمعہ ۲ شعبان ۲۰۲ھ کا واقعہ ہے۔ قاتل گرفتار کر لیے گئے۔ یہ چار آدمی غالب المسعودی الاسود، قسطنطین الرومی، فرج الدیلمی اور موفق الصقلبی تھے۔ یہ مامون کے خدمت گار تھے۔ قتل کے وقت فضل کی عمر [illegible] سال کی تھی۔ قاتل بھاگ گئے۔ مامون نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا اور جو ان کو پکڑ لائے اس کے لیے دس ہزار دینار انعام مقرر کیا۔ عباس بن الہیثم بن بزرجمہر الدینوری ان کو گرفتار کر کے مامون کے پاس لایا۔ تو قاتلوں نے مامون سے کہا کہ آپ ہی نے ان کے قتل کا حکم دیا تھا۔ مامون نے ان کے قتل کا حکم دے دیا اور ان کی گردنیں اڑا دی گئیں۔

فضل بن سہل کے قاتلوں کی گرفتاری و قتل:

پکڑے جانے پر فضل کے قاتل جب گرفتار کر کے لائے گئے اور مامون نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کیا تو ان میں

[illegible] لشکر نے بھاگنے [illegible] مامون کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

المطلب بن عبداللہ کی مامون کی بیعت کی دعوت:

[illegible] بن ماہان [illegible] [illegible] اس وقت [illegible] [illegible] تھا [illegible] طرفداری میں مشہور تھے۔ اور [illegible] اس سے [illegible] کرتے تھے۔ المطلب بن عبداللہ بن مالک بن عبداللہ [illegible] سے بغداد آیا تھا۔ مگر اس نے [illegible] کر دیا [illegible] اس وجہ سے اس نے لڑائی میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ اب اس نے خفیہ طور پر مامون کے لیے دعوت دینا شروع کی اور لوگوں کو بتایا کہ منصور بن المہدی عراق میں مامون کا نائب ہے۔ پھر ابراہیم کی خلافت سے علیحدہ ہو جائیں۔ منصور، خزیمہ بن خازم اور بہت سے قوادی کے [illegible] دعوت کو قبول کیا۔ اس نے حمید اور علی بن ہشام کو لکھا کہ تم بغداد آ کر [illegible] نہر صرصر پر آ کر [illegible] اور علی [illegible]

المطلب بن عبداللہ کا ابراہیم سے ملاقات کرنے سے انکار:

جب ابراہیم کو اس تحریک کی تحقیقی خبر ہوئی وہ مدائن سے بغداد آنے کے لیے روانہ ہوا اور [illegible] صفر کو بغداد آ کر فروکش ہوا۔ یہاں اس نے المطلب منصور اور خزیمہ کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ انہوں نے [illegible] ٹال دیا۔ [illegible] ابراہیم نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد اور اس کے بھائیوں کو ان کے پاس بھیجا ان میں سے منصور اور خزیمہ نے تو اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا مگر المطلب کے موالی اور جمعیت والوں نے اس کے مکان کی مدافعت کی اور لڑے مگر اب کثیر التعداد عوام آ کر ان پر چھا گئے۔ ابراہیم نے منادی کرا دی کہ جو شخص لوٹنا چاہتا ہے وہ المطلب کے گھر جائے۔ ظہر کے وقت یہ لوگ اس کے گھر پہنچے اور جو کچھ وہاں تھا لوٹ لیا۔ [illegible] اس کے مکان کے [illegible] [illegible] اس کے [illegible] [illegible] تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ یہ واقعہ [illegible] کے دن جب کہ ابھی صفر کے ختم ہونے میں [illegible] راتیں باقی تھیں پیش آیا۔

حمید کا مدائن پر قبضہ:

جب حمید اور علی بن ہشام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی حمید نے [illegible] [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] وہ مدائن کی طرف [illegible] علی بن ہشام نے اپنے [illegible] [illegible] مدائن میں فروکش ہو کر نہر دیالی آیا [illegible] اسے اس نے توڑ دیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] ابراہیم نے المطلب کے [illegible] ندامت ہوئی اور المطلب [illegible] نے ہاتھ [illegible]

مامون کی بوران سے شادی:

اس سال مامون نے حسن بن سہل کی بیٹی بوران سے شادی کی نیز انہوں نے اپنی بیٹی ام حبیب کی شادی علی الرضا سے کی۔

[illegible] کی گئی۔

امیر حج ابراہیم بن موسیٰ:

اس سال ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر نے لوگوں کو حج کرایا۔ انہوں نے مامون کے بعد اپنے بھائی کی ولی عہدی کے لیے دعا کی۔ پھر وہ یمن چلے گئے۔ حمدویہ بن علی بن عیسیٰ بن ماہان نے یمن پر قبضہ کر لیا تھا۔ [illegible] مامون نے [illegible] کے لیے بھیجا تھا۔ [illegible] کے بعد ابراہیم بن موسیٰ کے [illegible]

۲۰۳ھ کے واقعات

علی الرضا کی وفات:

مرو سے روانہ ہو کر مامون طوس آئے یہاں آ کر اپنے باپ کی قبر پر چند روز قیام پذیر ہوئے۔ علی الرضا نے انگور کھائے جس سے ان کو ہیضہ ہوا اور دفعۃً ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ آخر ماہ صفر کا واقعہ ہے۔ مامون کے حکم سے وہ رشید کے قریب ہی دفن کیے گئے۔ مامون نے ربیع الاول میں حسن بن سہل کو ان کی موت کی اطلاع دی اور اپنے رنج و غم کا اظہار کیا۔

اہل بغداد کو علی الرضا کے انتقال کی اطلاع:

مامون نے بنی العباس، عباسیوں اور اہل بغداد کو بھی علی الرضا کی موت کی اطلاع دی اور لکھا کہ آپ حضرات صرف ان کی ولی عہدی سے ناراض تھے۔ اب ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ میری اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اس کے جواب میں انہوں نے مامون اور حسن کو ایسے سخت خطوط لکھے جو کسی کو نہ لکھے جاتے تھے۔ مامون نے علی الرضا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مامون کی طوس سے روانگی:

اس سال وہ طوس سے بغداد آنے کے لیے روانہ ہوا۔ جب رے آئے تو یہاں انہوں نے اس رقم میں سے جو رے سے [illegible] کے لیے [illegible] مقرر تھی [illegible] کم کر دیے۔

حسن بن سہل کی دیوانگی:

اس سال حسن بن سہل مرض سوداء میں مبتلا ہوا اور مرض نے اس قدر شدت اختیار کی کہ اس سے وہ بالکل دیوانہ ہو گیا۔ آخر کار زنجیروں میں باندھ کر ایک کوٹھری میں اسے بند کر دیا گیا۔ اس کے عہدہ داروں نے مامون کو اس بات کی اطلاع دی۔ مامون نے [illegible] دینار بن عبداللہ ان کے بجائے [illegible] مقرر کیا جاتا ہے۔ میں خود بہت جلد وہاں آتا ہوں۔

عیسیٰ بن محمد اور حمید کا مقابلہ:

اس سال ابراہیم بن المہدی نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو قید کر لیا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے

بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد حمید سے [illegible] کے ذریعہ [illegible] خط و کتابت کرتا تھا اور

مقابلہ میں ابراہیم کو شکست اور نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ مگر اس نے [illegible] سے [illegible] تھا۔ [illegible] اس کی بات [illegible] تھی۔ جب [illegible] [illegible] سے [illegible] کر [illegible] چاہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آ جانے کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] ہو جائیں۔ [illegible] حمید نے [illegible] [illegible] [illegible] جب اس کے [illegible] [illegible] [illegible] ان سے [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دوبارہ ان سے مل کر چلا آیا۔

عیسیٰ بن محمد کی سازش کا انکشاف:

اس سازش کی اطلاع ابراہیم کو بھی ہو گئی۔ جمعرات کے دن عیسیٰ باب الجسر آیا اور اس نے لوگوں سے کہا کہ میں نے حمید سے صلح کر لی ہے اور اقرار کیا ہے کہ میں اس کے معاملے میں دخل نہ دوں گا اور اس نے بھی یہ اقرار کیا ہے کہ وہ میرے کسی معاملہ میں دخل نہ دے گا۔

پھر اس نے باب الجسر اور باب الشام پر خندق کھدوائی۔ ان واقعات کی ابراہیم کو اطلاع ہوئی اس سے پہلے عیسیٰ نے ابراہیم سے کہا تھا کہ جمعہ میں جمعہ کی نماز آپ ہی پڑھائیں۔ اس نے اس کا اقرار کر لیا تھا مگر جب اسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ نے اس کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے اور وہ اسے گرفتار کر لینا چاہتے ہیں تو وہ بہت ہوشیار ہو گیا اور جمعہ کی نماز کے لیے نہیں گیا۔

عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری:

بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ کے بھائی ہارون نے ابراہیم کو عیسیٰ کے ارادوں اور منصوبوں کی اطلاع دی۔ ذی قعدہ کے اختتام کے بعد ابراہیم نے عیسیٰ کو اپنے پاس بلا بھیجا مگر اس نے کچھ معذرت کی اور [illegible] کہ [illegible] آنے کا کوئی [illegible] [illegible] آیا۔ ابراہیم نے مسلسل کئی آدمی اس کے بلانے کے لیے بھیجے تو آخر کار مجبور ہو کر اسے آنا پڑا اور وہ ابراہیم سے ملنے اس کے رصافہ کے قصر گیا۔ جب اس کے پاس پہنچا تو [illegible] لوگ الگ کر دیے گئے اور صرف ابراہیم اور عیسیٰ وہاں رہ گئے ابراہیم نے اس پر عتاب شروع کیا۔ عیسیٰ نے معذرت کرنی شروع کی کہ [illegible] آپ مجھ پر عتاب کرتے ہیں وہ [illegible] بے بنیاد ہے۔ ابراہیم کو اس الزام [illegible] [illegible] ہو گیا [illegible] جب [illegible] اس نے اس کا اقرار بھی کر لیا تو آپ اس کے حکم سے عیسیٰ کو پیٹا گیا۔ پھر اسے قید کر دیا گیا۔ ابراہیم نے اس کی قوم کے چند سرداروں کو بھی پکڑ لیا اور قید کر دیا۔ [illegible] عیسیٰ کے مکان میں گھس گئے۔ وہاں سے اس کی ایک ام ولد اور چند بالکل صغیر سن بچے گرفتار کر کے لائے گئے۔ ان کو بھی ابراہیم نے قید کر دیا۔ یہ [illegible] [illegible] تھی۔ جب کہ ماہ شوال کے ختم ہونے میں صرف ایک رات باقی تھی۔

عباس کا ابراہیم کے کارکنوں پر حملہ:

ابراہیم نے عیسیٰ کے نائب عباس کی تلاش کی مگر وہ روپوش ہو گیا۔ جب عیسیٰ کی گرفتاری کی اطلاع اس کے گھر والوں اور دوستوں کو ہوئی تو وہ سب ایک دوسرے سے جا کر ملے۔ [illegible] کے نائبین اور بھائیوں نے عوام کو ابراہیم کے خلاف بھڑکایا اور اب وہ عیسیٰ کے نائب عباس کی قیادت میں ابراہیم کے مقابلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ابراہیم کے [illegible] پر جو متعین تھے۔ حملہ کر کے اسے اس کے مقام سے نکال دیا۔ اس نے جا کر ابراہیم کو اس شورش کی اطلاع دی۔ ابراہیم نے [illegible] کر لیے

[illegible]

عباس بن حمید و والی بغداد کی اطاعت:

[illegible]

اہل بغداد کا عباس کے نام شرط و اطاعت نامہ:

[illegible]

حمید و اہل بغداد کی شرط و طلبی:

[illegible]

بغداد کی تقسیم کا حکم:

[illegible]

عیسیٰ بن محمد کی رہائی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی روانگی

[illegible]

ابراہیم بن مہدی اور حمید کی جنگ

[illegible]

[illegible]

ابراہیم بن مہدی کی روپوشی

[illegible]

[illegible]

ابراہیم بن مہدی کی تلاش

[illegible]

سہل بن سلامہ کی عزت و توقیر

[illegible]

سورج گرہن:

[illegible]

امیر حج سلیمان بن عبداللہ

[illegible]

* * *

باب ۱۱

مامون کی عراق میں آمد

متفرق واقعات

مامون کا نہروان میں استقبال

اس سال مامون [illegible] آ گئے اور اب بغداد میں تمام فتنے فساد ختم ہو گئے۔

جرجان پہنچ کر مامون نے ایک ماہ [illegible] پھر [illegible] آئے یہاں چند روز قیام کیا۔ وہاں سے روانہ ہو کر مسلسل منزلیں طے کرنے لگے اور صرف [illegible] قیام کرتے تھے۔ پھر نہروان [illegible] روز تک مقیم رہے۔ ان کے خاندان والے اور [illegible] ان کے استقبال کے لیے نہروان آئے اور ان کو سلام کیا۔

طاہر بن حسین کی طلبی

انہوں نے [illegible] طاہر بن حسین [illegible] خدمت میں حاضر ہو [illegible] صفر [illegible] بغداد میں داخل ہوئے۔ اس وقت وہ اور ان کے تمام [illegible] سبز [illegible] تھے۔ [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] کی اجازت دے دی۔

بنی عباس اور اہل خراسان کا سبز لباس کے خلاف احتجاج:

[illegible] مامون [illegible] تھے [illegible] تمام بنی عباس اور بنی ہاشم نے [illegible] سبز لباس [illegible] سیاہ لباس [illegible] امیر المومنین آپ نے اپنے [illegible] سبز لباس [illegible] اس معاملہ کے متعلق [illegible]۔

طاہر بن حسین کی سبز لباس ترک کرنے کی درخواست:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مامون نے طاہر سے کہا کہ جس بات کی تم کو ضرورت ہو مجھ سے بیان کرو۔ اس نے سب سے پہلے یہی درخواست کی کہ آپ اس سبز لباس کو اتار کر سیاہ لباس پہنیں۔ جو آپ کے آبائی دولت کا لباس ہے۔ مامون نے جب دیکھا کہ شہریوں نے حکم کی اطاعت میں سب لوگوں نے سبز لباس تو اختیار کر لیا ہے۔ مگر وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔

طاہر بن حسین کی درخواست کی منظوری:

سنیچر کے دن صبح سے دربار کیا۔ اس وقت بھی وہ سبز لباس پہنے تھے جب سب جمع ہو گئے انہوں نے سیاہ لباس طلب کیا اور اسے پہنا۔ پھر سیاہ خلعت منگوا کر اسے طاہر کو پہنایا۔ پھر انہوں نے اور چند امراء کو پاس بلا کر ان سب کو سیاہ قبائیں اور سیاہ کلاہیں پہنا دیں۔ جب یہ امراء دربار خلافت سے سیاہ لباس پہن کر باہر آئے تو تمام دوسرے سپہ سالاروں اور سپاہیوں نے سبز لباس اتار دیا اور اس کے بجائے سیاہ لباس پہن لیا۔ یہ سنیچر کے دن کا واقعہ ہے جب کہ ماہ صفر کے ختم ہونے میں سات راتیں باقی رہ گئی تھیں۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بغداد آنے کے بعد مامون نے آٹھ دن سبز لباس پہنا۔ پھر اسے پھاڑ ڈالا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ بغداد آ کر جب تک کہ ان کے پہلے محل کے قریب دجلہ کے کنارے اور بستان موسیٰ میں ان کے مکانات تیار ہوں وہ رصافہ میں قیام پذیر رہے۔

احمد بن ابی خالد کا مشورہ:

احمد بن ابی خالد الاحول بیان کرتا ہے کہ جب ہم مامون کے ساتھ خراسان سے آتے ہوئے حلوان کی گھاٹی پہنچے اس وقت میں ان کے ساتھ دوسری طرف سوار تھا۔ مامون کہنے لگے احمد مجھے عراق کی خوشبو آ رہی ہے۔ مگر میں نے یہ جواب دیا کہ جناب والا میں ایسا نہیں سمجھتا۔ کہنے لگے میری بات کا یہ جواب تو نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو کوئی غم ہے یا تم کسی اور بات کو سوچ رہے ہو۔ اس لیے تمہارا ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین واقعہ یہی ہے۔ پوچھا کیا سوچ رہے تھے میں نے عرض کیا میں اس بات پر غور کر رہا ہوں کہ ہم اہل بغداد کے پاس جا تو رہے ہیں۔ مگر ہمارے پاس اس وقت صرف پچاس ہزار درہم ہیں اس کے علاوہ وہاں قحط پڑا ہے اور لوٹ مار کی وجہ سے اہل بغداد کو تشویش و فساد مرغوب ہے۔ اب اگر اس وقت کوئی اٹھ کھڑا ہوا اور ہنگامہ کر دے تو ہماری کیا بنے گی۔

مامون کی اہل بغداد کے متعلق رائے:

یہ سن کر مامون دیر تک سر نیچا کیے غور کرتے رہے۔ پھر کہا۔ احمد تم ٹھیک کہتے ہو۔ تمہاری فکر بہت خوب ہے۔ مگر میں تم کو بتاتا ہوں کہ اس شہر میں باشندوں کے تین طبقے ہیں۔ ظالم، مظلوم اور ایسا وجود کہ ظالم ہے اور نہ مظلوم۔ ظالم کی ساری توقع ہم سے صرف یہ ہو گی کہ ہم اسے معاف کر دیں اور اس سے چشم پوشی کریں۔ مظلوم صرف یہ چاہے گا کہ ہم اس کا انصاف کریں اور حمایت کریں اور جو شخص نہ ظالم ہے اور نہ مظلوم وہ اپنے گھر بیٹھا رہے گا۔ اور کوئی حرکت نہیں کرے گا۔ بخدا مامون کا کہنا حرف بحرف سچ ہوا۔

اہل سواد سے دو خمس مال گزاری وصول کرنے کا حکم:

اسی سال مامون نے حکم دیا کہ اہل سواد سے مال گزاری میں دو خمس لیے جائیں اس سے پہلے نصف لیا جاتا تھا۔ مامون نے

[illegible]

اس سال [illegible]

امیر حج عبیداللہ بن حسن:

اس سال [illegible]

[illegible]

۲۰۵ھ کے واقعات

طاہر کی مشرقی ممالک کی ولایت:

اس سال مامون نے طاہر [illegible] مشرق [illegible] اس سے پہلے [illegible] نے اسے جزیرہ کا [illegible] بغداد کے دونوں [illegible] محصول کا والی مقرر کیا تھا۔ [illegible] ضرورت [illegible] کی [illegible] لگے۔

محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم میں مناظرہ:

بشیر بن غیاث المریسی بیان کرتا ہے کہ میں ثمامہ، محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم عبداللہ مامون کی خدمت میں حاضر تھے۔ تشیع پر مناظرہ ہونے لگا۔ محمد بن ابی العباس نے امامت کی [illegible] کی اور علی بن الہیثم نے [illegible] دونوں میں [illegible] [illegible] تم [illegible] میں [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] انہوں نے کہا [illegible] ہے [illegible] ہے۔ تم نے اس بحث [illegible] کی تعریف [illegible] سے [illegible] [illegible] کے اس وقت جو مناسب ہو [illegible] فیصلہ کریں [illegible] بات [illegible] [illegible]

محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم میں تلخ کلامی:

اس کے جواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

مامون اور طاہر بن حسین کی ملاقات

[illegible]

[illegible]

طاہر بن حسین کی محمد بن ابی احمد کی سفارش

[illegible]

مامون کے رونے کی وجہ

[illegible]

یعنی جس روز تم محمد کو قتل کرو گے [illegible] مامون نے کہا اس وقت مجھے اپنا بھائی [illegible] یاد آ گیا [illegible] میں نے [illegible] طاہر [illegible] سے [illegible] پہنچ [illegible] گا۔

طاہر کی احمد بن خالد سے درخواست:

حسین نے طاہر کو اس کی [illegible] طاہر احمد بن خالد کے پاس گیا اور اس سے کہا [illegible] ہے اور میرے ساتھ یہ بھلائی کی جائے کہ [illegible] مامون کے سامنے سے [illegible] احمد نے کہا [illegible] یہ کام [illegible] کر دوں گا۔

طاہر بن حسین کا امارت خراسان پر تقرر:

ابن ابی خالد مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ آج ساری رات میں نہیں سویا۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ احمد نے کہا اس وجہ سے کہ آپ نے غسان بن عباد کو خراسان کا والی مقرر کیا ہے حالانکہ وہ اور اس کے ہمراہی ایک کھیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر کسی ترک نے ان پر یورش کر دی تو ان کے پرخچے اڑا دے گا۔ مامون نے کہا [illegible] اس معاملہ پر غور [illegible] تو پھر تمہاری رائے میں کیا کیا جائے۔ احمد نے کہا طاہر بن الحسین کو۔ مامون نے کہا احمد یہ کیا کہتے ہو [illegible] احمد نے کہا [illegible] اس کی طرف سے [illegible] ایسا نہیں کرے گا۔ مامون نے کہا اگر ایسا ہے تو تم [illegible] اس کو بھیج دو۔

مامون نے اسی رات طاہر کو بلایا اور خراسان کی امارت کا فرمان لکھ دیا۔ طاہر اسی وقت بغداد سے چل کر خلیل بن ہشام کے باغ میں آ کر فروکش ہو گیا۔ جب تک طاہر وہاں مقیم رہا ہے روزانہ ایک لاکھ درہم [illegible] تھے۔ وہ ایک ماہ وہاں مقیم رہا پھر ایک کروڑ درہم جو عمال خراسان کو [illegible] دے دیے گئے۔

طاہر بن حسین کی روانگی خراسان:

ابوحسان الزیادی کہتا ہے کہ طاہر جبال اور حلوان سے لے کر خراسان تک کے علاقے کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا [illegible] کے دن جب ذیقعدہ ٢٠٥ھ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی بغداد سے روانہ ہوا۔ اس سے دو ماہ [illegible] اپنی [illegible] قائم مقام [illegible] پہنچ گیا۔

عبدالرحمن المطوعی سے اندیشہ:

اسی راوی کے بیان کے مطابق [illegible] امارت کا سبب یہ ہوا کہ [illegible] عبدالرحمن المطوعی نے [illegible] خراسان کے [illegible] نیشاپور میں ایک بڑی جمعیت [illegible] خلاف [illegible] غسان بن عباد [illegible] حسن بن سہل [illegible] کے قائم مقام کی حیثیت سے خراسان کا والی تھا۔

طاہر بن حسین اور حسن بن سہل کی رخصت

[illegible]

عمال کا تقرر

[illegible]

امیر حج عبیداللہ بن الحسن

اس سال عبیداللہ بن حسن والی حرمین کی امارت میں حج ہوا۔

۲۰۶ھ کے واقعات

داؤد بن ماسجور کو زط پر فوج کشی کا حکم

اس سال مامون نے داؤد بن ماسجور کو زط سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا اور بصرہ، ضلع دجلہ، یمامہ اور بحرین ان کے تحت میں دے دیے۔

[illegible]

عبداللہ بن طاہر کی واپسی رقہ

[illegible]

[illegible]

مامون کے خط کے متعلق اختلاف روایت

[illegible]

عبداللہ بن طاہر کی [illegible] سے درخواست

[illegible]

طاہر بن حسین کا عبداللہ کے نام تاریخی خط:

بیان کیا گیا ہے کہ اپنے باپ کے خراسان جانے کے چھ ماہ کے بعد عبداللہ نصر بن شبث سے لڑنے کے لیے دیار مضر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب طاہر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو دیار ربیعہ کا والی مقرر کیا تھا اس وقت اس نے جو خط اسے لکھا تھا وہ یہاں نقل کیا جاتا ہے

" ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہنا اس کا دھیان رکھنا اس کی ناخوشی سے بچنا اپنی رعایا کا خیال رکھنا۔ جب تم کو اطمینان ہو آخرت کو یاد رکھنا کہ تم کو آخر میں وہیں جانا ہے اور وہیں ٹھہر کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے اور اس حالت میں تم ہمیشہ ایسے نیک اعمال کرنا جن کی وجہ سے تم قیامت کے دن اللہ کی گرفت اور اس کے عذاب سے بچ جاؤ۔ چونکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے۔ لہٰذا تم اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے تمہاری حفاظت میں سونپا ہے۔ عنایت اور عدل کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ اور ان میں اللہ کے حقوق اور حدود کو جاری کرو۔ ان کی حفاظت کرو۔ ان کے گھر اور ان کی حفاظت کرو۔ ان کے خون نہ بہانا۔ ان کی راہوں کو ان کے لیے مامون رکھنا ان کی ہر اوقات میں ان کو راحت پہنچانا اور اس کے بعد دوبارہ تمہارا اختیار دیا ہے تم پر فرض کی گئی ہیں۔ جن کے لیے تم متعین کیے گئے ہو۔ ان کے متعلق تم سے باز پرس بھی ہوگی اور اس کا ثواب بھی تم کو ملے گا۔ چاہیے کہ تم [illegible] اس امر پر ہمیشہ اسی طرح غور و خوض کرتے رہنا۔

مناسب ہے کہ کسی اور چیز سے پہلے یہ ملحوظ رہے کہ تم اپنے اس فرض کو جس کی ادائیگی کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے جو کہ اسلام کا ستون ہے۔ اس کے لیے سب سے پہلے تم خود فرائض پر عمل کرنا۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا اور وہ مسنون طریقہ پر ہو کہ پہلے باقاعدہ وضو کرنا۔ پھر اللہ کا ذکر کرکے آہستگی سے پڑھنا۔ رکوع سجود اور تشہد میں اطمینان سے کام لینا۔ اللہ کے لیے خلوص نیت کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ اور جو لوگ تمہارے ساتھ یا تمہارے ماتحت ہوں ان کو بھی نماز کی تلقین و ترغیب کرنا کیونکہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر تم عمل کرتے رہو۔ نماز فرض کے بعد سنن اور نوافل ادا کرنا۔ جب کوئی معاملہ درپیش ہو اس میں اللہ سے استخارہ کرنا اس سے ڈرتے رہنا ان معاملات کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں جو حکم دیا ہو اس پر عمل کرنا اور جو حدیث صحیح ہو اس سے تجاوز نہ کرنا اس کے مطابق تم ہمیشہ خیال رکھنا جو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفاء نے عمل کیا ہو۔ انصاف کرنے سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیے تمہارا دل چاہتا ہو یا نہیں اور عدل کے بارے میں اپنے متعلق سے لے کر بعید کا خیال مت کرنا۔ فقہ تعلیم علماء دین کا ادب اللہ اور اس پر عمل کرنے والوں کی اتباع کرنا کیونکہ انسان کی سب سے بڑی زینت یہ ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کرے۔ جو اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس پر دوسروں کو ترغیب دے اور خود دین کی معرفت حاصل کرے جس سے اسے اللہ کا قرب نصیب ہو۔ کیونکہ جسے اللہ کے دین کی معرفت حاصل ہوگی اس سے صرف بھلائی سرزد ہوگی۔ دین اس پر دوسروں کو رہنمائی کرے گا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے گا اور تمام مہلک [illegible] سے لوگوں کو بچائے گا۔ مقصد دین کی معرفت حاصل ہوگی۔

اللہ سے اپنی معرفت کی توفیق عطا فرمائے گا تاکہ آخرت میں وہ اس کی اطاعت کا اجر عطا فرمائے اور بلند مراتب پر فائز

کرے۔ اور خود دنیا میں بھی اپنے نفس کو نصیحت [illegible] ہو جس نے دنیا کی توقع [illegible] اس کی حفاظت [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] اور [illegible] تمام [illegible] میں اقتصاد اختیار کرو [illegible] سے [illegible] کوئی چیز [illegible] نہیں ہے۔ اس کی تمام [illegible] اور [illegible] کی طرف رہبری کرتی ہے۔ رشد توفیق کی نشانی ہے اور توفیق سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] ہے۔ تمام دنیاوی امور میں یہ طریقہ اختیار کرو جو اقتصاد کی طرف [illegible] آخرت [illegible] اعمال صالحہ [illegible] معروف اور معلوم رشد کی طلب میں کمی نہ کرنا کیونکہ ایسی نیکی کے لیے جس سے [illegible] درجات [illegible] ان کے اعمال کی معرفت [illegible] کوئی حد نہیں [illegible] کوشش کرتے رہو [illegible] ہے۔ جان لو کہ دنیاوی امور میں [illegible] اختیار کرو گے اسی قدر تمہاری عزت بڑھے گی۔ اور [illegible] سے بچو گے۔ اس سے [illegible] کوئی طریقہ اپنے نفس کو [illegible] مستقبل کے [illegible] برائیوں سے بچانے اور [illegible] معاملات [illegible] اصلاح کرنے کا نہیں ہے۔ اگر تم [illegible] اختیار کرو تمہارے تمام کام [illegible] بن جائیں گے۔ تمہاری [illegible] اور [illegible] تمہارے [illegible] اور مطیع رہیں گے۔

اللہ عزوجل کے متعلق ہمیشہ حسن ظن رکھنا تمہاری رعیت تمہاری فرمانبردار رہے گی۔ تمام امور میں خدا کی جناب میں وسیلہ اختیار کرنا تمہارا اقبال قائم رہے گا۔ کسی شخص کو تولیت سے جب تک اس کی پوری معرفت نہ ہو جائے علیحدہ نہ کرنا۔ کیونکہ بے گناہوں پر تہمت لگانا اور ان کے متعلق بدظنی قائم کرنا گناہ ہے۔ ہمیشہ اپنے دوستوں سے حسن ظن رکھنا اس طرح وہ تمہارے خیرخواہ اور مخلص بن جائیں گے۔ [illegible] شیطان کو اپنے معاملہ میں شریک نہ ہونے دینا کیونکہ اگر تم نے اسے ذرا سا بھی موقع دے دیا تو وہ فوراً تم پر حاوی اور غالب ہو جائے گا اور تمہارے خیالات میں بدظنی پیدا کرے گا [illegible] تمہاری زندگی تلخ ہو جائے گی۔

حسن ظن میں قوت اور راحت ہے اور اس کے ساتھ تمہارے وہ تمام کام جن کو تم کرنا چاہتے ہو بغیر [illegible] پورے ہوں گے اور اس طرح لوگ تمہاری طرف کھنچیں گے [illegible] پیدا ہو گی۔ مگر اس حسن ظن کی وجہ سے یہ نہ کرنا کہ تم معاملات [illegible] انجام [illegible] اور عہدہ داروں کی حالت سے بے خبر ہو جاؤ اور [illegible] بلکہ اس کے برخلاف اپنے عہدے داروں کی حالت کی ہر وقت دیکھ بھال اور رعایا کی ضروریات سے واقفیت [illegible] کو برداشت [illegible] چاہیے۔ کیونکہ اسی سے شریعت کا قیام اور سنت کا احیاء ہے۔

تم تمام باتوں میں اپنی نیت خالص رکھنا اپنے [illegible] اس شخص کی طرح [illegible] یاد رکھو کہ تمام اعمال کا جواب دینا ہوگا جو [illegible] اس کی جزا ملے گی اور [illegible] اللہ نے دین کو [illegible] حفاظت اور عزت بنایا ہے۔ جس نے اس کی اتباع کی اللہ نے اس کی قدر و منزلت کی۔ لہٰذا تم اپنی زندگی میں [illegible] اور ہدایت کے طریقے پر چلو۔

ولی جو امر میں اللہ کے حدود کو جاری کرنا ہے ان میں ان کی حیثیت کو پیش نظر رکھنا اور حسب استحقاق سزا دینا اس میں کسی کوتاہی یا بے پروائی نہ کرنا۔ مستحق جب سزا کو پہنچے تو اس میں تاخیر نہ کرنا ورنہ اس سے تمہاری نیک نامی میں فرق آ جائے گا۔ اس بارے میں ہمیشہ صحیح طریقے اختیار کرنا، شکوک و شبہات سے دور رہنا اس سے تمہارا ایمان اور اخلاق محفوظ رہے گا۔ جب عہد کرو تو اسے پورا کرنا، جب کسی کی خیر کا وعدہ کرو تو اسے ضرور پورا کرنا۔ نیکی اور اطاعت میں تقدیم کرنا۔ اپنی رعیت میں سے کسی کا عیب اگر تم کو معلوم بھی ہو جائے اس سے چشم پوشی کرنا۔ کبھی جھوٹ نہ بولنا اور جھوٹ بولنے والوں کو برا جاننا۔ چغل خوروں کو اپنے سے دور رکھنا۔ کیونکہ جب تم جھوٹوں کو اپنے پاس رکھو گے تمہارے تمام موجودہ اور آئندہ معاملات بگڑنے شروع ہو جائیں گے۔ جھوٹ برائیوں کی جڑ ہے اور افترا پردازی اور چغل خوری جھوٹ کی آخری کڑی ہیں جو شخص دوسروں کی برائیاں کرتا ہے اس سے سننے والا بھی نہیں بچتا۔ اور نہ اس کا کوئی کام درست ہو سکتا ہے۔

اہل صدق و صفا سے دوستی رکھنا حق کے ساتھ اشراف کی اعانت کرنا، ضعفاء کی مدد کرنا، اعزا سے صلہ رحمی کرنا اور یہ سب کچھ محض بوجہ اللہ اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا اور اس کا مقصد صرف یہ ہو کہ اللہ اس کا ثواب اور دار آخرت دے گا۔ بری خواہشوں اور ظلم سے بچنا اور ان دونوں برائیوں سے اپنی رعایا کے سامنے قطعی برأت ظاہر کرنا۔ حق اور عدل کے ساتھ حکمرانی کرنا اور اسی معرفت کے ساتھ حکومت کرو جو تم کو ہدایت کے راستے پر لے جائے۔ غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھنا اور وقار اور حلم کو اپنے لیے لازم کرنا۔ کبھی خود کو حالت غضب میں بے قابو نہ ہونے دینا۔ کیونکہ جو کچھ تم کرو گے وہ اللہ کے لیے ہوگا۔ تمہارے نفس کا اس میں کوئی دخل نہ ہونا چاہیے۔ یہ کبھی مت کہنا کہ میں اس بات پر مسلط ہوں کہ جو چاہوں کر گزروں اس سے تمہاری رائے کا نقص اور خدا کے وعدہ پر ایمان کی کمی ظاہر ہوگی۔ اللہ پر پورا یقین کر کے اسی سے اپنا قلبی تعلق قائم کرنا اور یہ سمجھو کہ ملک اللہ کا ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ حکومت کے وہ کارکن اور اعیان جو اس سے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوتے ہیں جب وہ اللہ کی نعمتوں کا اور اس کے احسان کی ناشکری اور ناقدری کرتے ہیں تو سب سے پہلے وہی زوال اور ادبار و نحوست میں گرفتار کر دیے جاتے ہیں۔ اور ان کا سارا ترفہ و ثروت رعیت سے بدل دیا جاتا ہے۔ حرص اور سب سے زیادہ لالچ سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ مال و دولت کے بجائے نیکی اور تقویٰ کو ذخیرہ جمع کرنا، عدالت گستری اختیار کرنا۔ رعیت کی خوشحالی، علاقوں کی آبادی، ان کے معاملات کی نگرانی، مصائب میں ان کی حفاظت اور مظلوم کی اعانت اپنا شیوہ قرار دینا۔ یاد رکھو کہ جب دولت جمع ہو جاتی ہے اور وہ خزانوں میں جمع کیا جاتا ہے تو وہ بیکار ہو جاتا ہے اس سے کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔ ہاں البتہ اگر وہ رعایا کی اصلاح، ان کے حقوق کی ادائی اور ان کے مصائب کو کم کرنے کے لیے خرچ کیا جائے تو وہ بڑھتا ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ عوام مطمئن رہتے ہیں اور عہدہ داروں کی شان و شوکت بڑھ جاتی ہے وہ زمانہ تاریخ میں اقبال اور خوشحالی کا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے حکومت کی عزت اور قوت بڑھتی ہے اس لیے بجائے اس کے کہ تم خزانے جمع کرو تم اس روپیہ کو اسلام کی اور مسلمانوں کی خوشحالی اور تقویت میں صرف کرو۔ امیر المومنین کے جو عامل لوگ تمہارے ہاں ہوں اس روپیہ میں سے ان کے تمام حقوق پوری طرح ادا کرو۔ اور اپنی رعایا کے جو حصے ہیں وہ دو۔ پھر رفاہ عام کے کاموں میں

صرف کرو تا کہ اس طرح اللہ کی نعمت تمہارے لیے مستقل ہو جائے اور تم اور زیادہ اس کی نعمت کے مستحق بن جاؤ نیز اس طرح تم کو خراج کے وصول کرنے اور اپنی رعایا اور علاقے کے مال جمع کرنے میں زیادہ سہولت ہو جائے گی۔ تمہارے عدل و احسان کی وجہ سے تمہاری تمام رعایا ہر وقت طاعت گزار تمہاری مطیع اور معتقد ہو جائے گی۔ اور پھر تم اپنے سے جس بات کو چاہو گے وہ خوشی سے قبول کریں گے۔ اس معاملہ میں جو کچھ میں نے تم کو لکھا ہے اس کی پابندی اور اس میں سعی بلیغ کرو۔ اور اس طرح تم اپنی ذاتی شرافت و مروت کو بڑھاؤ۔ کیونکہ وہی باقی رہتا ہے جو نیک مصرف میں خرچ کیا جائے۔

ہر ایک شکر گزار کو اس کے اعمال کا معاوضہ دو۔ ایسا نہ ہونے پائے کہ دنیا کے مزے تم کو آخرت کے خوف سے بے خطر کر دیں اور پھر تم اپنے فرائض و حقوق کو بے وقعت سمجھو جو ایسا کرتا ہے وہ پھر غلطی ہی کرتا ہے۔ یہ بات ہے۔ اور تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ جو کچھ نیک کام کرو وہ محض اللہ کی رضا کے لیے ہو۔ اور اس کے ثواب کی توقع کرو۔ جب اللہ نے اس دنیا میں تم پر احسان کیا ہے تو اب اگر تم اس کا اعتبار اور شکر ادا کرو گے تو تم کو اعتماد رکھنا چاہیے کہ اللہ تمہارے ساتھ اور بھلائی اور احسان کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی شکر گزاروں کے شکر اور نیکوں کی نیکی کی مناسبت سے ثواب دیتا ہے۔ کسی جرم کو حقیر مت سمجھنا کسی حاسد سے میل نہ کرنا کسی گنہگار پر ترس نہ کھانا۔ ناشکروں سے میل جول نہ رکھنا۔ دشمن سے مداہنت نہ کرنا۔ چغل خور کو سچا نہ سمجھنا۔ کسی غدار کو امان نہ دینا۔ کسی فاسق کو اپنا دوست نہ بنانا۔ کسی گمراہ کی اتباع نہ کرنا۔ کسی ریاکار کی تعریف نہ کرنا۔ کسی انسان کی تحقیر نہ کرنا۔ کسی سائل یا فقیر کو رد کر کے جواب نہ دینا۔ جھوٹ کو کبھی نہ ماننا۔ کسی لغو بات کی طرف توجہ نہ کرنا۔ وعدے کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ بدکاروں سے نہ ڈرنا۔ غصے سے کام نہ لینا۔ اتراتے ہوئے اکڑ کر نہ چلنا۔ حماقت کو اختیار نہ کرنا۔ طلب آخرت میں کوتاہی نہ کرنا۔ دفع الوقتی پر زندگی نہ کرنا۔ ظالم کے خوف یا رعب سے کبھی اس سے چشم پوشی نہ کرنا۔ اور دنیا کو ثواب آخرت کا ذریعہ بنانا ہر وقت فقہا سے مشورہ لیتے رہنا۔ اپنے نفس کو علم کا خوگر بنانا۔ تجربہ کاروں اور حکماء سے ہمیشہ باتوں کا اکتساب کرتے رہنا۔ کبھی تنگ نظر بخیلوں کو اپنا مشیر نہ بنانا۔ ان کی کسی بات کو نہ ماننا۔ ان کا ضرر ان کے نفع سے کہیں زیادہ ہے [illegible] سے جلد [illegible] کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی سمجھ لو کہ جب تمہاری حرص بہت بڑھ جائے گی تو تم لو گے زیادہ اور دو گے کم۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چند روز میں تمہاری حکومت تباہ ہو جائے گی۔ رعایا اسی وقت تم سے محبت کرے گی۔ جب تم ان کے مال سے اپنا ہاتھ روکے رکھو گے۔ اور ان پر ظلم نہ کرو گے۔ اسی طرح تمہارے خاص احباب اور مصاحب بھی اسی وقت تک تمہارے سچے ہوا خواہ رہیں گے جب تک کہ تم ان پر انعام و اکرام کرتے رہو گے۔ اس لیے بخل سے ہمیشہ دور رہو اور یاد رکھو کہ یہ سب سے پہلا گناہ ہے جو انسان نے اپنے رب کا ارتکاب کیا ہے اور گنہگار کو ہمیشہ ذلت و رسوائی اٹھانا پڑتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

"اور جو لوگ بخل نفس سے بچائے گئے وہی کامیاب ہیں۔"

اس سے حق کے مطابق عمل کی راہ آسان کر دے اور تمہاری نیت یہ ہو کہ تمہارے عہد میں تمام مسلمان [illegible] کے شریک ہیں۔ یقین جانو کہ [illegible] کے اموال میں سب سے افضل یہ ہے کہ [illegible] اپنا ذخیرہ اور اپنا عمل بناؤ۔

[illegible] لوگوں کی بہتری چاہو [illegible] ان کی خبر گیری کرو اور [illegible] کرنے کے لیے اقدام کرتے رہو اس طرح وہ تمہارے مطیع رہیں گے اور [illegible] جانیں نثار ہو جائیں گی [illegible] سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ [illegible] انصاف کرنے میں [illegible] اور رعایت کی پابندی میں مستعد رہو۔

یہ خیال رکھنا کہ اللہ نے جو اہمیت دی ہے عدل کی اور عدالت کو [illegible] اس لیے کہ قضا اللہ کی وہ ترازو ہے جس پر اس عالم کے معاملات تولے جاتے ہیں فیصلہ خصومات میں ہمیشہ عدل پر عمل پیرا ہونے سے رعایا درست رہتی ہے، راستے مامون رہتے ہیں، مظلوم کی داد رسی ہوتی ہے، لوگوں کے حقوق ادا کیے جاتے ہیں، زندگی بہتر ہو جاتی ہے، اطاعت کا پورا حق ادا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ سلامتی اور عافیت عطا فرماتا ہے، دین برقرار رہتا ہے، سنتیں جاری ہوتی ہیں اور قوانین چلتے ہیں۔ اور قضا میں حق و انصاف ہو تو ہر صاحب حق کو حق ادا کیے جاتے ہیں۔

اللہ کے حکم کے نافذ کرنے میں شدت کرو۔ ناپاکی اور فضول گوئی سے بچو۔ حدود کو جاری کرو [illegible] اور قلق کو پاس نہ آنے دو۔ [illegible] کی کوشش کرو تاکہ تمہاری معاش پاکیزہ رہے۔ اور تمہارا [illegible] تجربے سے نفع اٹھاؤ، خاموشی میں بیدار رہو اور گویائی میں اعتدال رکھو۔ اپنے فریق سے بھی انصاف کرو، شبہ پر [illegible] کرنا، حجت تمام کرو۔ اپنی رعیت کے بارے میں ذاتی تعلق، حمایت کا خیال یا کسی معترض کے اعتراض سے بھی متاثر نہ ہونا۔ ہر معاملہ پر بہت غور [illegible] استقلال کے ساتھ اچھی طرح غور و خوض کرو۔ اپنے رب کے سامنے نہایت فروتنی [illegible] تمام رعایا [illegible] مہربانی سے پیش آؤ۔ حق کو اپنے اوپر مسلط کر لینا۔ کسی خونریزی میں عجلت نہ کرنا کیونکہ بے وجہ خونریزی کا ارتکاب اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

اس خراج کا جس پر رعایا کی بہبودی قائم ہے اور جسے اللہ نے اسلام کے لیے باعث عزت و رفعت، مسلمانوں کے لیے باعث خوشحالی اور وسعت اور اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے لیے باعث رنج و تکلیف [illegible] ان کے معاہدہ [illegible] کے لیے باعث ذلت و حقارت بنایا ہے بہت زیادہ خیال رکھنا۔ خراج کو حق و انصاف کے ساتھ [illegible] مستحقین پر تقسیم کرو۔ کسی شریف کو اس کی شرافت کی بنا پر، کسی دولت مند کو اس کی دولت کی بنا پر [illegible] نہ اپنے متعلقین خاص لوگوں کو کچھ خراج معاف نہ کرو اور نہ کسی سے اس کی استطاعت سے زیادہ وصول کرو۔ [illegible] کا باعث تکلیف ہو [illegible] لوگوں کو حق پر چلنے کی ہدایت کرو۔ اس سے ان میں الفت رہے گی اور سب لوگ تم سے خوش رہیں گے۔

یہ سمجھ لو کہ تم اپنی امانت کی وجہ سے اس کے محافظ اور والی بنائے گئے ہو چونکہ تم اپنے قبضے کے علاقے کے باشندوں کے

داخل ہو گیا ہے جو ان کو تمہاری رعیت کہا جاتا ہے۔ لہٰذا حسب استطاعت اور حسب طاقت جو وہ تم کو دیں تم ان سے لینا اور اسے انہیں کی مصالح و ترقی و امان کی صحت و بہتری اور انتظامات میں خرچ کرنا اپنی رعایا پر اپنے عمال مقرر کرنا ایسے لوگوں کو عامل مقرر کرنا جو ذی رائے صاحب تدبیر ہوں، تجربہ کار ہوں، سیاست سے آگاہ اور عمل خیر پر ان کی نیت درست رکھتے ہوں اور پرہیزگار ہوں ان کی معقول تنخواہیں مقرر کرنا کیونکہ یہ بھی تمہارے منصب کے فرائض میں ہے۔ مگر ایسا نہ ہونے پائے کہ کوئی اور مشغلہ تم کو اپنے فرائض کی طرف سے بے فکر کر دے کیونکہ جب تم اپنے فرض منصبی کو پورے اہتمام کے اور دیانت کے ساتھ سرانجام دیتے رہو گے اللہ کی جانب سے تمہارے مدارج میں اضافہ ہوتا رہے گا تمہاری نیک نامی دن دونی رات چوگنی ہوگی رعایا تمہاری مخلص و فرماں بردار رہے گی اور تمہارے تمام کام بنتے رہیں گے۔ لہٰذا اپنے شہر میں خوب خیر و خیرات کرنا۔ اپنے علاقے کو آباد کرنا اپنے ملک کو سرسبز کرنا اس طرح تمہاری آمدنی میں توفیر ہوگی۔ اور پھر تمہاری فوج بھی تمہارے ہر حکم کی بجا آوری کے لیے آمادہ رہے گی۔ اور جب تم خود ان کی تنخواہیں باقاعدہ دیتے رہو گے تو رعایا بھی فوج سے خوش رہے گی اور اس کے خلاف اسے کوئی شکایت پیدا نہ ہوگی۔ سب لوگ تمہاری جہانبانی کی تعریف کریں گے اور خود تمہارا دشمن تمہاری اس عدالت گستری اور قوت بازو کی داد دینے پر مجبور ہوگا۔ ہر کام میں تم عادل، قوی، مستعد اور ذی حیثیت رہو گے لہٰذا اس مرتبہ کے حاصل کرنے میں خوب ذوق و شوق سے کام لو۔ خود کسی اور بات کو اس خیال پر ترجیح نہ دینا ان شاء اللہ آخر کار تم سب کے محبوب بن جاؤ گے۔

اپنے علاقے کے ہر ضلع میں ایک راست باز ثقہ شخص مقرر کرنا جو تمہارے عہدہ داروں کی تمام خبریں ان کی ذات سیرت اور اعمال تم کو لکھتا رہے اور تم اس طرح باخبر رہو گے گویا تم خود ان کے ساتھ ان کی نگرانی کو موجود ہو۔ اگر کسی بات کے لیے حکم دینا چاہو تو پہلے اس کے عواقب پر پوری طرح غور و فکر کر لینا۔ اگر اس میں سلامتی اور عافیت نظر آئے اور اس سے سلطنت کا استحکام اور بھلائی اور خیر خواہی متوقع ہو تو اسے کر گزرنا ورنہ توقف کرنا اور اس کے متعلق صاحب بصیرت علماء سے مشورہ کر لینا اس کے بعد اس کی تیاری کرنا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے معاملہ پر غور کر کے کسی فیصلے پر پہنچ جاتا ہے اور جو نتیجہ وہ قائم کرتا ہے وہ اس کی خواہش کے عین مطابق ہوتا ہے اس لیے اسے اس کے ٹھیک ہونے کا یقین آ جاتا ہے اور وہ اپنے خیال سے متاثر ہو کر اسے پسند کرتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ شخص اس معاملہ کے نتائج پر اچھی طرح غور نہیں کر لیتا تو وہ بات اسے ہلاک کر دیتی ہے اور اس کا سارا کام بگڑ جاتا ہے۔

لہٰذا ہر ارادے میں احتیاط کرنا اور پھر اللہ کی قوت کی مدد کے ساتھ عمل کرنا اپنے تمام معاملوں میں اللہ اپنے رب سے استخارہ کرتے رہنا آج کا کام آج ہی کر لینا کل پر مت چھوڑنا اور زیادہ تر تمام امور کی انجام دہی خود ہی کرنا اور یہ یاد رکھو کہ اگر آج کا کام کل پر چھوڑ دو گے تو کل کے بھی کام ہیں اور بہت سے ایسے اہم کام پیش آ جائیں گے کہ آج کے بقیہ کام کی طرف توجہ کی نہ ہو سکے گی۔ یہ سمجھ لو کہ جو دن چلا گیا وہ اپنی ہر شے کو لے گیا لہٰذا جب تم آج کا کام کل پر موخر کرو گے تو تم پر دو دن کا کام اکٹھا ہو جائے گا۔ جو تم سے نہ ہو سکے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بیمار ہو جاؤ گے۔ اگر اس کے برعکس تم روز کا کام روز پورا کیا کرو گے تو اس سے تمہارا دل بھی خوش رہے گا اور تمہارے جسم کو بھی راحت ملے گی اور تمہاری حکومت پائدار ہوگی

رہا ہو۔ نیک لوگ [illegible] ان کے تعلقات سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے تمام معاملات میں اللہ پر بھروسہ [illegible] اے بیٹے۔ [illegible] محبت کے سبب [illegible] رہا ہو [illegible] اس کے [illegible] انجام کرتے ہو۔ اور [illegible] بات سے ان کے خلاف [illegible] جو اللہ تعالیٰ [illegible] غفلت کا باعث ہو اجتناب کرتا ہے۔ تم [illegible] سلطان [illegible] کرتے ہیں [illegible] بتا دیتے ہیں [illegible] کی وجہ سے مال جمع [illegible] اور خرچ کرنے میں اسراف [illegible] مشورہ [illegible] اتحاد [illegible] اپنے [illegible] اور سب مختلف [illegible] میں سب سے زیادہ [illegible] کی طرح [illegible] عیب [illegible] تم [illegible] سب سے [illegible] اور ان کے نقصان [illegible] کرو۔ تمہارے [illegible] ان میں سب سے زیادہ [illegible] خیر خواہ ہوگا۔

تمہارے جو عمال اور کاتب تمہارے پاس ہوں ان میں سے ہر ایک [illegible] روزانہ ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک خاص وقت مقرر کر دو [illegible] اپنے تمام [illegible] تمہارے سامنے پیش کرے اور [illegible] تمہارے عمال ملک اور رعیت کی ضروریات بیان کریں [illegible] تمام [illegible] پورے [illegible] اور خوب سمجھو اور اچھی طرح غور کرو [illegible] معاملات کے نتائج [illegible] تمام پہلوؤں پر غور [illegible] حق کے [illegible] اس کے بعد [illegible] نافذ کر دیا [illegible] اس کے لیے اللہ سے استخارہ [illegible] کے خلاف [illegible] ترک کر [illegible] اپنی رعایا [illegible] اور [illegible] تم [illegible] احسان نہ جتاؤ [illegible] کسی سے [illegible] بدلہ [illegible] اللہ [illegible] صرف [illegible] اور [illegible] تمہیں [illegible] اللہ سے [illegible] اور طلب [illegible] تمام [illegible] سے [illegible] دنیا [illegible] مسلمانوں [illegible] اور [illegible] عدل اور [illegible] درخواست [illegible] تمہاری [illegible] تمہیں توفیق دے [illegible] معاف کرے [illegible] حفاظت میں [illegible] تم [illegible] اور [illegible] جو تمہارے [illegible] کا باعث [illegible] وہ [illegible] ان کی نعمتوں سے [illegible] میں سب سے [illegible] تمہارا [illegible] اور [illegible] شیطان اور اس کے وسوسے [illegible] تم سے [illegible] تمہارا ولی [illegible] ہے۔ اللہ [illegible] توفیق [illegible] اقبال مند رکھے وہ قریب ہے اور وہی دعا قبول کرتا ہے۔

طاہر بن حسین کے خط کی اہمیت:

بیان کیا گیا ہے کہ جب طاہر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو یہ خط تحریر کیا تو لوگوں میں اس کا چرچا ہوا اور ہر شخص نے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی [illegible] ایک دوسرے [illegible] سمجھا۔ اس کی شہرت [illegible] مامون کو بھی اس کی

طلب ہوئی انہوں نے اس عہد کو پڑھوا کر سنا۔ کہنے لگے ابوطیب نے دین و دنیا کی کوئی بات نہیں چھوڑی جو اس میں نہ لکھ دی ہو۔ اسی طرح اس نے تدبیر مملکت، سیاست مدن، اصلاح ملک و رعیت، حفاظت وطن، خلافت کی اطاعت اور خلفاء کے احکام و بجا آوری کی جس قدر مفید باتیں ہو سکتی تھیں وہ سب اس تحریر میں نہایت وضاحت سے لکھ دی ہیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین اور تاکید کر دی ہے۔ لہٰذا اس کی نقلیں تمام عہدیداروں کو تمام اطراف و جوانب ملک میں بھیج دی جائیں۔

اس عہد نامے کو لے کر عبداللہ اپنے مستقر چلا گیا۔ وہاں اس نے ان ہدایات پر پورا عمل کیا

متفرق واقعات۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے نصر بن شبث سے لڑنے کے لیے رقہ جاتے ہوئے اسحاق بن ابراہیم کو بغداد کے دونوں پلوں کا نگران مقرر کیا۔ نیز فوج خاصہ کی سرداری اور علاقہ بغداد کی اس نیابت پر جس پر اس کے باپ طاہر نے اسے اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ قائم مقام بنایا۔

امیر حج عبیداللہ بن الحسن:

اس سال عبیداللہ بن الحسن والی حرمین کی امارت میں حج ہوا۔

۲۰۷ھ کے واقعات

عبدالرحمن بن احمد علوی کا خروج:

اس سال عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یمن کے بلاد عک میں خروج کیا اور آل محمد ﷺ میں سے خلیفہ کے انتخاب کی تحریک کی۔

اس کے خروج کی وجہ یہ ہوئی کہ جب یمن کے سرکاری عمال نے بدسلوکی اختیار کی تو لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ مامون کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے دینار بن عبداللہ کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ اس کے مقابلے کے لیے بھیجا۔ اور اس کے ہاتھ عبدالرحمن کے لیے فرمان معافی بھی لکھ کر بھیج دیا۔

عبدالرحمن بن احمد علوی کی اطاعت:

دینار بن عبداللہ حج کے زمانے میں مکہ آیا حج سے فارغ ہو کر یمن روانہ ہوا اور عبدالرحمن کے پاس پہنچا۔ مامون نے اس کے لیے جو امان نامہ لکھا تھا وہ اسے دے دیا۔ عبدالرحمن نے امان لی۔ مامون کی اطاعت قبول کی اور دینار کے ہاتھ پر مامون کی بیعت کر لی۔ دینار نے اسے مامون کے پاس بھیج دیا۔ اس موقع پر مامون نے آل طالب کا دربار بند کر دیا اور ان کو بھی سیاہ لباس پہننے پر مجبور کیا۔ یہ جمعرات ذی قعدہ کی آخری شب کا واقعہ ہے۔

طاہر بن حسین کی وفات:

اس سال طاہر کا انتقال ہوا۔ مطہر بن طاہر بیان کرتا ہے کہ ذوالیمینین کو تپ لگی تھی۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پائے گئے ان کے دونوں چچا علی بن مصعب اور احمد بن مصعب ان کی عیادت کو گئے۔ خدمت گار سے کیفیت پوچھی۔ ان کی یہ عادت تھی کہ نماز صبح بہت

تو خادم سے ان کی بابت دریافت کیا (وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے)۔ خادم نے بتایا کہ وہ سو رہے ہیں ابھی بیدار نہیں ہوئے۔ چنانچہ یہ دونوں ان کا انتظار کرتے رہے مگر جب بالکل صبح ہو گئی اور معمول کے مطابق نماز کا وقت بھی آگے ہو گیا اب بھی انہوں نے حرکت نہیں کی تو اب یہ دونوں پریشان ہو گئے کہ کیا بات ہے اور انہوں نے خادم سے کہا کہ ان کو جگا دو۔ اس نے کہا کہ میری یہ جسارت نہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ دونوں اندر گئے تو دیکھا لحاف لپیٹے ہوئے ہیں اسے اپنے نیچے دبا رکھا ہے اور سر اور پیروں کی طرف سے باندھ رکھا ہے۔ انہوں نے ان کو ہلایا مگر وہاں حرکت نہ ہوئی تب ان کا منہ کھولا دیکھا تو معلوم ہوا کہ مر چکے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس وقت موت واقع ہوئی۔ کسی خدمت گار کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ کب انتقال ہو گیا۔ انہوں نے خدمت گاروں سے پوچھا کہ آخر تم نے ان کو کس حال میں چھوڑا تھا اور کب تم نے ان کو دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ میرے سامنے انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور پھر لحاف اوڑھ لی اور پھر فارسی میں کہا در مرگ نیز مردی باید۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو موت کے وقت بھی مردانگی کی ضرورت ہے۔

کلثوم بن ثابت کا بیان:

کلثوم بن ثابت بن ابی سعید جس کی کنیت ابو سعدی تھی بیان کرتا ہے کہ میں خراسان کا عامل برید تھا اور جمعہ کے دن ہمیشہ منبر کے نزدیک بیٹھا کرتا تھا۔ ۲۰۷ھ میں طاہر کی ولایت کو دو سال گزرے تھے جمعہ آیا طاہر منبر پر خطبہ پڑھا جب خلیفہ کا نام آیا تو بجائے اس کے کہ وہ ان کے لیے دعا کرتا چپ ہو گیا اور یہ کہا اے اللہ امت محمد ﷺ کی حالت کی اصلاح اس طرح کر جس طرح تو نے اپنے اولیاء کی حالت درست کی ہے۔ ان کے خلاف بغاوت کرنے والوں سے ان کو بچا۔ ان کی پراگندگی کو دور کر کے ان کے آپس کے تعلقات درست کر دے تاکہ کسی شخص کو یہ جرأت نہ ہو سکے کہ وہ ان میں فساد پیدا کرے یا ان کے مقابلے پر جنگ کرنے کے لیے فوج جمع کرے۔

طاہر کے رویہ کے متعلق مامون کو اطلاع:

میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب تو میں اس واقعہ کو چھپا نہیں سکتا اس لیے سب سے پہلے میں قتل کیا جاؤں گا۔ میں نے غسل کر میت کا کفن یا مُردوں کی ازار پہنی اس پر سے قمیص اور چادر پہنی۔ اس طرح گویا کفن پہن لیا۔ سیاہ لباس اتار پھینکا اور مامون کو اس واقعہ کی اطلاع لکھ بھیجی۔ نماز عصر پڑھ کر طاہر نے مجھے بلایا۔ اس کی آنکھ کے پپوٹے اور کونے میں کوئی تکلیف پیدا ہوئی جس سے وہ مردہ زمین پر گر پڑا۔

طاہر کی موت کی مامون کو اطلاع:

میں ان کے پاس سے چلا آیا۔ آنے کے بعد طلحہ بن طاہر نے ہرکارہ بھیجا کہ اسے واپس لاؤ۔ وہ لوگ مجھے واپس لے گئے۔ طلحہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے جو واقعہ گزرا تھا لکھ دیا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تو اب تم اس کی وفات کی اطلاع لکھ دو۔ طلحہ نے مجھے پانچ لاکھ درہم اور دو سو پارچے عطا کیے۔ میں نے دوسرے خط میں طاہر کی موت اور اس کے بجائے طلحہ کی قیادت سنبھالنے کی اطلاع لکھ دی۔

امارت خراسان پر طلحہ بن طاہر کا تقرر:

میرا وہ مراسلہ جس میں میں نے طاہر کی خود مختاری کی اطلاع دی تھی صبح کے وقت مامون کو ملا۔ انہوں نے اسی وقت ابن

[illegible] ابن ابی خالد نے کہا [illegible]

[illegible] مامون نے کہا [illegible]

[illegible] کی اطلاع [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے بعد مامون کے عہد میں [illegible] خراسان کا [illegible]

عبداللہ بن طاہر کی ولایت خراسان

[illegible] خراسان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مامون نے عبداللہ بن طاہر [illegible] مقرر کر دیا۔

طاہر کی وفات پر مامون کا اظہار تشکر

[illegible] مامون [illegible]

[illegible] سے پہلے [illegible] آ گرے۔

طاہر کی فوج میں شورش

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible]

خراسان [illegible] کے باپ کی [illegible]

[illegible]

طلحہ بن طاہر کی قائم مقامی

[illegible] اپنے بھائی [illegible]

خراسان [illegible] مامون [illegible]

خراسان [illegible]

[illegible]

یہ ابھی تک اصفہان کی ولایت کا عامل رہے۔

متفرق واقعات:

اس سال بغداد، بصرہ اور کوفے میں غلہ بہت گراں ہو گیا یہاں تک کہ ایک ہاشمی قفیز گیہوں کی قیمت چالیس درہم ہو گئی۔ اس سال موسیٰ بن حفص طبرستان، رویان اور دنباوند کا والی مقرر کیا گیا۔

امیر حج ابو عیسیٰ بن رشید:

اس سال ابو عیسیٰ بن الرشید کی امارت میں حج ہوا۔

۲۰۸ھ کے واقعات

حسن بن حسین کی سرکشی:

اس سال حسن بن الحسین بن مصعب حکومت کی مخالفت پر آمادہ ہو کر خراسان سے کرمان چلا گیا اور وہاں اس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ احمد بن ابی خالد اس کے مقابلہ پر گیا اور اسے گرفتار کر کے مامون کے پاس لے آیا۔ مامون نے اسے معاف کر دیا۔

متفرق واقعات:

اس سال کے ماہ محرم میں مامون نے محمد بن عبدالرحمٰن المخزومی کو عسکر مہدی کی قضا پر مقرر کیا۔ اس سال محمد بن سماعۃ القاضی نے قضا سے استعفیٰ دے دیا۔ جو منظور کر لیا گیا اور ان کی جگہ اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفہ قاضی مقرر ہوئے۔ اسی سال ماہ ربیع الاول میں قاضی مقرر ہونے کے بعد محمد بن عبدالرحمٰن قضا سے علیحدہ کر دیے گئے اور ان کی جگہ بشر بن الولید الکندی قاضی مقرر ہوئے۔ محمد کی ولایت میں کسی شخص نے چند شعر بھی کہے۔ اس سال کے ماہ شعبان میں امین کے لڑکے موسیٰ کا انتقال ہوا اور فضل بن الربیع نے ذیقعدہ میں وفات پائی۔

امیر حج صالح بن الرشید:

اس سال صالح بن الرشید کی امارت میں حج ہوا۔

۲۰۹ھ کے واقعات

نصر بن شبث کو مامون کا پیغام:

اس سال عبداللہ بن طاہر نے نصر بن شبث کو کیسوم میں لے کر اس قدر تنگ کیا کہ اس نے امان طلب کر لی۔ جعفر بن محمد العامری کہتا ہے کہ مامون نے ثمامہ سے کہا کہ مجھے اہل جزیرہ میں سے کوئی ایسا شخص بتاؤ جو عقلمند ہو خوش بیان ہو اور تمام معاملات جزیرہ کی پوری معرفت رکھتا ہو۔ تاکہ جو پیام میں اس کے ذریعہ نصر بن شبث کو بھیجوں وہ اسے پہنچا دے۔ ثمامہ نے کہا جناب والا بنی عامر کا ایک شخص جعفر بن محمد ہے۔ آپ اسے بلا لیجئے۔ مامون نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ۔ جعفر کا بیان ہے کہ ثمامہ نے مجھے ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے مجھ سے بہت باتیں کیں اور حکم دیا کہ میں ان کا پیام نصر بن شبث کو پہنچا دوں۔

نصر بن شبث کی شرط اطاعت کی پیشکش:

میں نصر کے پاس آیا جو اس وقت مرج کے متصل تھا۔ وہ کفر عزون میں مقیم تھا۔ میں نے مامون کا پیام اسے پہنچا دیا۔ نصر نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ مگر یہ شرط پیش کی کہ میں ان کے ایک روز بھی ان کے سامنے نہیں جاؤں گا۔

مامون اور جعفر بن محمد کی گفتگو:

میں نے مامون سے آ کر سب ماجرا بیان کیا وہ کہنے لگے کہ میں اس شرط کو کبھی منظور نہیں کروں گا کہ وہ میرے پاس نہ آئے۔ جواب اس میں میری بڑی بے عزتی کی ہے۔ مگر مجھے اپنی مجلس تک پہنچ جائے۔ وہ مجھ سے کیوں بھاگتا ہے اور وہ کیوں اس قدر خائف ہے۔ میں نے کہا آپ بڑی وجہ سے سجدہ کرتا ہے۔ کہنے لگے کیا بات ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میرے نزدیک وہ فضل بن الربیع اور عیسیٰ بن ابی خالد سے زیادہ مجرم ہے۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ فضل میرے امراء، فوج، اسلحہ اور تمام سامان جو میرے باپ مجھے دے گئے تھے میرے بھائی کے پاس چلا گیا اور مجھے مرو میں تنہا بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ پھر اس نے میرے بھائی کو میرے خلاف بھڑکایا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب جانتے ہیں جس کا مجھے نہایت ہی سخت رنج اور ملال ہے تم کو معلوم ہے عیسیٰ بن ابی خالد نے میرے ساتھ کیا کیا۔ اس نے میرے مقرر کردہ عامل کو میرے اور میرے آباء کے شہر سے نکال دیا۔ میرے خراج اور میری آمدنی پر قبضہ کر لیا۔ اس نے میرے مخالف کو میرے خلاف برانگیختہ کیا اور کیا کہ میرے بجائے ابراہیم کو خلیفہ بنا کر بٹھایا۔ اور میرے لقب سے اسے ملقب کیا۔

مامون کا نصر بن شبث کی حاضری پر اصرار:

میں نے عرض کیا اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں فرمایا کہو۔ میں نے کہا امیر المومنین فضل بن الربیع آپ کا پروردہ اور مولیٰ تھا۔ آپ کے اور اس کے اسلاف کا ایک حال تھا۔ جس طرح بھی ہو آپ اس کے ساتھ رعایت کریں گے وہ بھی کرے گا۔ تقریباً یہی حال عیسیٰ بن ابی خالد کا ہے۔ کیونکہ آپ کے خاندان کے خاص لوگوں میں سے ہے۔ اس کے بزرگ آپ کے بزرگوں کے خاص اعوان و انصار تھے۔ لہٰذا آپ کو ان پر رعایت کرنی مناسب ہے۔ مگر یہ شخص ہے کہ اس نے کبھی آپ کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور نہ اس کے اسلاف نے آپ کے اسلاف کی کوئی خدمت کی ہے کہ ان خدمات کا لحاظ کیا جائے بلکہ اس کے اسلاف بنی امیہ کے ساتھی ہمیشہ سے رہے آئے ہیں۔ مامون نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو پھر بھی غصہ اور عداوت کا کیا موقع ہے۔ مگر بہرحال جب تک وہ میری بساط کو نہ روندے گا میں اس سے درگزر نہ کروں گا۔ میں نصر کے پاس آیا اور ان سے یہ ساری بات کہہ دی۔ اس نے اپنے رسالہ کو ایک نعرہ مارا، تمام سوار گھوڑوں کو جولانی دینے لگے۔ اس نے کہا مجھے ان پر افسوس آتا ہے کہ یہ چار سو مینڈکوں پر جو ان کے زیر پر ہیں ان کا اب تک تو کچھ نہ بگاڑ سکے بھلا عرب کے ان شہسواروں پر قابو پا سکتے ہیں۔

عبداللہ بن طاہر کی محاصرہ میں سختی۔

عبداللہ بن طاہر نے جب زیادہ سختی سے اس سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کر کے اسے عاجز کر دیا تو اس نے امان کی درخواست کی جسے اس نے منظور کر لیا اور وہ مجبور ہو کر ۲۰۹ھ میں عبداللہ بن طاہر کے پاس رقہ چلا آیا۔ اس سے پہلے جب کہ

عبداللہ اس کی فوج کو شکست دے چکا تھا۔ مامون نے اسے ایک خط لکھا تو اس میں اسے اپنی اطاعت کے لئے بلایا اور اس سرکشی سے باز آ جانے کی دعوت دی تھی مگر اس نے [illegible] مامون کا جواب [illegible] کی اطاعت قبول کی۔

مامون کا نصر بن شبث کے نام خط:

مامون نے جو خط نصر بن شبث کو لکھا تھا وہ یہ ہے:

"یہ خط مامون کی جانب سے ہے جسے عمرو بن مسعدہ نے لکھا ہے

اما بعد! اے نصر بن شبث تم طاعت کے فوائد اس کے اعزاز اس کے [illegible] اور اس کی چراگاہ کے لطف سے واقف ہو اس کے برخلاف بغاوت میں جو ندامت اور خسارہ ہوتا ہے اس سے بھی واقف ہو۔ اگرچہ اللہ نے تمہاری مدت میں طوالت دی ہے مگر [illegible] اس شخص کی تاک میں ہے جو اس بات کا منتظر ہے کہ تمہارے خلاف پوری طرح حجت قائم ہو جائے تو پھر اس کی سزا [illegible] جو باغیوں کے لیے ان کی بغاوت کے اصرار [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے لیے باعث عبرت ہو [illegible] میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو لکھا جائے کیونکہ میرا خیال ہے کہ جو بات میں تم کو لکھ رہا ہوں اس کو تم ایک موقع سمجھو اس سے فائدہ اٹھاؤ [illegible] صدق [illegible] باطل [illegible] سے [illegible] جس کو [illegible] اہل سمجھا جاتا ہے امیر المومنین نے کسی ایسے شخص سے [illegible] معاملہ [illegible] ہو گا جو تمہاری جان و مال عزت و آبرو کے لیے [illegible] سے زیادہ تمہارے لیے مفید اور کارآمد ہو [illegible] تم [illegible] مصیبت سے نکلنے اور تمہاری تباہی کو دور کرنے کے لیے [illegible] اور خوش [illegible] ہوں تم سے پوچھتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ پہلے یا بعد [illegible] کون سی ایسی [illegible] ہے کہ [illegible] کی وجہ سے تم نے میری مخالفت پر اتفاق کیا ہے۔ میرے مال پر قبضہ کیا اور جس ملک کی حکومت اللہ نے مجھے دی ہے اس پر قبضہ [illegible] اب [illegible] چاہتے ہو [illegible] آرام اور اطمینان سے [illegible] زندگی بسر کرو۔ [illegible] اس ذات پاک کی قسم [illegible] جاننے والا ہے کہ اگر تم نے میری اطاعت قبول نہ کی [illegible] اور میں تمام [illegible] کو چھوڑ کر سب سے پہلے اپنی پوری طاقت و قوت سے [illegible] تم کو [illegible] شیطان کے [illegible] کا [illegible] اب بھی موقع ہے کہ جس شخص نے [illegible]

نصر بن شبث کی امان طلبی:

بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن طاہر پانچ سال تک نصر سے لڑتا رہا۔ آخر نصر نے امان طلب کی [illegible] عبداللہ نے مامون کو لکھا کہ میں نے نصر کا محاصرہ کر کے اسے بالکل تنگ کر دیا اور اس کے [illegible] کو قتل کر دیا [illegible] اب اس نے امان کی درخواست کی ہے [illegible] کی درخواست کے مطابق [illegible] دیا جائے۔

نصر بن شبث کو عبداللہ بن طاہر کا امان نامہ:

عبداللہ نے یہ امان نامہ لکھ کر دیا:

'' اور بعد ازیں حق نے تعلیم دینے کا حق دیا۔ یہ اللہ کا وہ طریقہ ہے جس میں ہر شخص کی بھلائی ہوتی ہے۔ اور انصاف کے ساتھ کسی کے خلاف کارروائی کرنا اللہ کا معاملہ ہوتا ہے۔ جو قریب ہو کر رہتا ہے۔ جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے کے ... سے اس کے لیے عمل ... ہے۔ اور تمام ... قدرت کے اسباب اس کے لیے مہیا کر دیتا ہے۔ تم نے جو فتنہ و فساد پیدا کر کے دشمنی کی ہے اس میں ان تمام امور میں سے ایک ترش تمہاری ضرور ہو گی۔

اس سے تمہاری غرض یا دینی ہو گی یا دنیاوی محض دنیوی جور میں ظالمانہ طور پر قوت و اقتدار حاصل کرنے کے لیے تم نے یہ کام کیا ہو گا۔ اگر اس شورش سے تمہاری غرض طلب دین ہے تو بہتر ہے کہ تم اپنی بات کو خود امیر المومنین پر واضح کر دو۔ اگر تمہاری بات حق ہوئی تو وہ خوشی سے اسے قبول کر لیں گے۔ کیونکہ اس دنیا میں ان کی سب سے بڑی خواہش اور تمنا یہی ہے کہ وہ حق و انصاف کے ساتھ ساتھ رہیں۔ اور اگر تمہاری یہ کوشش دنیا طلبی کے لیے ہے تو امیر المومنین سے اپنی حاجت بیان کرو کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور کس بات کے مستحق ہو اگر تم نے اپنا استحقاق ثابت کر دیا اور اس کا پورا کرنا امیر المومنین کے امکان میں ہوا تو وہ ضرور اسے پورا کر دیں گے کیونکہ میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ کبھی اس بات کو جائز نہیں رکھتے کہ کسی کو بھی اس کے حق سے محروم کر دیں۔

اگر چہ دولت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اور اگر تم نے اپنے جور کے اظہار کے لیے یہ ہنگامہ برپا کیا ہے تو یاد رکھو کہ خود اللہ امیر المومنین کے لیے تمہاری اس ساری شوکت و سطوت کو خاک میں ملا دے گا۔ اور تم کو بھی اسی طرح تمہارے پیشرو اور کو پہنچا دے گا۔ جس طرح اس نے تم سے اگلوں کو سخت سزا دی ہے جو تم سے بہت زیادہ طاقتور اور بہت زیادہ فوج رکھنے کے مالک اور ساز و سامان اور مال و متاع سے بہرہ ور تھے مگر اللہ نے ان کو بالکل ہلاک و برباد کر دیا۔ اور وہ سزا دی جو غداروں اور بدنصیبوں کو دی جاتی ہے۔

امیر المومنین اپنے اس خط کو اس شہادت پر ختم کرتے ہیں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور تمہارے لیے اس بات کا عہد و اقرار کرتے ہیں اور ضامن ہوتے ہیں کہ تمہاری تمام گزشتہ خطائیں معاف کی جائیں گی ان کے متعلق کوئی باز پرس نہ کی جائے گی۔ تمہارے ساتھ تمہارے شایان شان سلوک کیا جائے گا اور تمہاری عزت کی جائے گی ان شاء اللہ بشرطیکہ تم ہماری اطاعت قبول کر کے ہماری اطاعت میں داخل ہو جاؤ۔ والسلام۔''

اس امان کے بعد جب نصر بن شبث عبداللہ بن طاہر کے پاس جانے کے لیے اپنے مقام سے برآمد ہوا تو اس نے کیسوم کو منہدم کر کے تباہ و برباد کر دیا۔

متفرق واقعات:

اس سال مامون نے صدقہ بن علی کو جو زریق کے نام سے مشہور ہے آرمینیا اور آذربائیجان کا والی مقرر کیا اور اسی کو بابک سے لڑنے کے لیے متعین کیا۔ پھر اس نے اپنے بجائے ولایت کا کام انجام دینے کے لیے احمد بن الجنید بن فرزندی الاسکافی کو مقرر کر دیا مگر پھر یہ بلاد چلا آیا۔ مگر پھر خرمیہ جماعت کے مقابلے پر پلٹ کر آ گیا اس مرتبہ بابک نے اسے گرفتار کر لیا۔ اور اب

[illegible] مقرر کیا۔

امیر حج صالح بن عباس

[illegible]

۲۱۰ھ کے واقعات

نصر بن شبث کی بغداد میں آمد

[illegible] مقرر کر دیئے گئے۔

ابراہیم ابن عائشہ پر عتاب و اسیری

[illegible]

ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری

[illegible]

اسے مامون کے [illegible]

ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری

[illegible]

ابراہیم بن مہدی کی رہائی

[illegible]

اس سال مامون نے ابراہیم بن [illegible] قتل کر کے اسے سولی پر [illegible]

ابراہیم ابن عائشہ کا قتل:

[illegible]

ابراہیم کی مامون سے رحم کی درخواست:

[illegible]

امیر المومنین صرف مقتول کے ولی کو قصاص کا اختیار ہے۔ معافی میں تقویٰ ہے اور جو شخص اسباب شقاوت کے فریب کا شکار ہوا۔ اس نے تو خود اپنے کو زمانے کی دشمنی کے حوالے کر دیا ہے۔ اللہ نے آپ کو ہر خطا وار پر اسی طرح فوقیت دی ہے جس طرح اس نے ہر خطا کار کو آپ سے پست کیا ہے۔ اگر آپ سزا دیں تو یہ آپ کا حق ہے اور اگر آپ معاف فرما دیں تو یہ آپ کا فضل و احسان ہے۔

مامون نے کہا ابراہیم میں نے تم کو معاف کر دیا۔ ابراہیم نے اللہ اکبر کہا اور سجدہ شکر میں گر پڑا۔

ابراہیم کی معافی کی دوسری روایت:

بیان کیا گیا ہے کہ اس مضمون کو ابراہیم نے رقعہ پر لکھ کر مامون کی خدمت میں بھیجا تھا۔ مامون نے رقعہ کے حاشیہ پر اپنے قلم سے یہ لکھا۔ قدرت جوش انتقام کو فرو کر دیتی ہے۔ ندامت توبہ ہے اور ان دونوں کی وجہ سے اللہ کی معافی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ہماری تمام درخواستوں سے زیادہ بڑی اہم ہے۔ ابراہیم نے مامون کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور جب اسے مامون کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ میں اس موقع پر وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

"آج تم کو کوئی بری بات نہیں کہی جاتی۔ اللہ تمہاری خطا معاف کر دے گا۔ اور وہ بہت ہی مہربان ہے"۔

اسی سال کے رمضان میں مامون نے بوران بنت الحسن بن سہل کو اپنے حرم میں داخل کیا۔

مامون کی بوران بنت حسن بن سہل سے شادی:

بیان کیا گیا ہے کہ جب مامون حسن بن سہل کی بہاونی کرنے کے لیے فم الصلح روانہ ہوئے تو انہوں نے ابراہیم بن المہدی کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ مامون بغداد سے بوران کو بیاہنے کے لیے ایک کشتی میں سوار ہو کر چلے اور حسن کے دروازے پر انہوں نے لشکر ڈالا۔ عباس بن مامون اپنے باپ سے پہلے خشکی کے راستے وہاں آ پہنچا تھا۔ حسن نے اپنی فرودگاہ سے بڑھ کر دجلہ کے کنارے ایک شام میں جہاں اس کے لیے ایک محل بنایا گیا تھا۔ اس کا استقبال کیا۔ اسے دیکھتے ہی عباس گھوڑے سے اترنے لگا۔ مگر حسن نے اسے حلف دے کر اس سے روک دیا۔ جب وہ دونوں برابر آ گئے تو اب حسن اس کی تعظیم کے لیے سواری سے اترنے لگا۔ مگر اس مرتبہ عباس نے امیر المومنین کے حق کا واسطہ دے کر اس سے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ مگر حسن نہ مانے۔ وہ اترا اور اس نے عباس کو سواری کی حالت میں گلے لگایا پھر اپنا گھوڑا طلب کیا اور اب وہ دونوں ایک ساتھ حسن کے مکان آئے۔ مامون اسی سال ۲۱۰ھ کے ماہ رمضان کی مغرب کے وقت حسن کے پاس پہنچے اور یہاں انہوں نے اور حسن اور عباس نے افطار کیا۔ دینار بن عبداللہ اپنے قدموں کھڑا رہا۔ افطار سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنے ہاتھ دھوئے۔ مامون نے شراب منگوائی۔ ایک سنہری جام پیش کیا گیا۔ اس میں شراب ڈالی گئی۔ مامون نے پہلے خود پی پھر شراب کا ایک جام اپنے ہاتھ سے حسن کی طرف بڑھایا۔ حسن نے اسے لینے میں پس و پیش کیا۔ کیونکہ اس سے قبل اس نے کبھی شراب نہیں پی تھی۔ دینار بن عبداللہ نے حسن کو آنکھ ماری۔ اس پر حسن نے کہا امیر المومنین میں آپ کے حکم کی وجہ سے پیئے لیتا ہوں۔ مامون نے کہا کہ میرا حکم نہ ہوتا تو میں کیوں تمہاری طرف ہاتھ بڑھاتا۔ حسن نے جام اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے پی گیا۔

رسم جلوہ:

دوسری رات میں محمد بن حسن بن سہل اور عباسہ بنت الفضل ذی الریاستین کی شادی کی گئی۔ تیسری شب میں مامون بوران کے

پڑی تھی اس وقت اس کے پاس حمدونہ، ام جعفر اور بوران کی دادی بھی موجود تھی۔ جب مامون ام جعفر کے لیے مسند پر اس کے پاس بیٹھے اس کی دادی نے ایک ہزار موتی جو سونے کی کشتی میں رکھے تھے۔ ان پر نچھاور کیے۔ مامون نے حکم دیا کہ ان کو جمع کر لیا جائے اور بوران کی دادی سے پوچھا کہ کتنے تھے۔ اس نے کہا ایک ہزار۔ گنتی کیے جانے کے بعد انہوں نے ان کو شمار کیا تو دس کم نکلے۔ مامون نے کہا جس نے لیے ہوں وہ واپس کر دے۔ لوگوں نے کہا حسین بن زجلہ نے لیے ہیں۔ مامون نے اسے حکم دیا کہ وہ واپس کر دے۔ حسین نے کہا امیرالمومنین! یہ نثار اس لیے کیے گئے ہیں کہ ہم ان کو لوٹ لیں۔ مامون نے کہا ہاں سچ ہے۔ مگر تم اس وقت دے دو میں تم کو معاوضہ کر دوں گا۔ اس نے واپس لا دیے۔ مامون نے ان کو پھر اسی طرح کشتی میں جمع کیا جس طرح کہ وہ نچھاور سے پہلے تھے۔ اور اب اس کشتی سے بوران کی گود بھر دی گئی۔ مامون نے کہا یہ تمہارا مہر ہے اس کے علاوہ جو چاہتی ہو مانگو وہ خاموش رہی۔ اس کی دادی نے اس سے کہا کہ جب تمہارے آقا تم کو حکم دیتے ہیں تو تم چپ ہو۔ درخواست ان سے بیان کرو جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔

بوران کی ابراہیم بن مہدی کے لیے سفارش:

اس نے مامون سے درخواست کی کہ ابراہیم بن مہدی کی خطا معاف کر دیں۔ مامون نے کہا میں نے ان کو معاف کیا۔ اب اس نے کہا آپ ام جعفر کو حج کی اجازت دیں۔ مامون نے اسے اجازت دی۔ ام جعفر نے بوران کو ایک اموی بنکاری پہنایا۔ اسی رات مامون بوران کے پاس شب باش ہوئے۔ اس رات میں عنبر کی ایک اتنی بڑی شمع روشن کی گئی جس کے عنبر کا وزن تولنے پر چالیس من تھا۔ مامون نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ اسراف ہے۔

ابراہیم بن مہدی کو معافی و اعزاز:

صبح کو انہوں نے ابراہیم بن المہدی کو بلایا۔ وہ دجلے کے کنارے سے پیدل چل کر ایک موٹا لبادہ پہنے اور عمامہ باندھے آکر خدمت میں آیا۔ جب پردہ اٹھا اور مامون پر آنکھ پڑی تو ابراہیم زمین پر گر پڑا۔ مامون چلائے چچا جان آپ متفکر نہ ہوں۔ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ ابراہیم ان کے پاس آیا اور اب وہ خلافت کی تسلیمات بجا لایا۔ اور اس نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور اپنا قصیدہ سنایا۔ مامون نے خلعت منگوائی۔ اسے دوسرے مرتبہ خلعت سے سرفراز کیا۔ سواری دی اور تلوار حمائل کی۔ ابراہیم ان کے پاس سے چلا آیا۔ اور باہر آ کر اس نے سب کو سلام کیا اور پھر وہ اپنے مکان کو واپس بھیج دیا گیا۔

مامون کے مصاحبین کو خلعت و عطیات سے سرفرازی:

مامون سترہ دن حسن کے مہمان رہے۔ اس اثنا میں روزانہ ان کے تمام مصاحبین کے لیے جملہ ضروریات حسن کی طرف سے مہیا کی جاتی تھیں۔ حسن نے تمام امرا کو ان کے درجے اور رتبے کے مناسب خلعت اور عطیے دیے۔ اس شادی میں اس کے پانچ کروڑ درہم خرچ ہوئے۔ جب وہاں سے واپس ہونے لگے، مامون نے غسان بن عباد کو حکم دیا کہ وہ فم الصلح کی آمدنی سے ایک کروڑ حسن کو دے اس کے علاوہ انہوں نے فم الصلح کا علاقہ اس کو جاگیر میں دے دیا۔ یہ رقم چونکہ غسان کے پاس موجود تھی۔ اس نے وہ فوراً اسے حسن کے حوالے کر دی۔ حسن نے دربار کیا اور اس میں رقم کو اس نے اپنے امرا، معتمد علیہ مصاحبین اور خدم وحشم میں تقسیم کر دیا۔ مامون جب جانے لگے تو حسن نے دور تک ان کی مشایعت کی۔ اور پھر وہ فم الصلح کو واپس چلا آیا۔

محمد بن الحسن بن سہل بیان کرتا ہے کہ ہمارے گھر کے لوگ کہا کرتے تھے کہ اس شادی کے موقع پر حسن بن سہل نے بہت سے

رقعوں پر اپنی زمینوں اور مکانات کے نام لکھ کر ان کا اعلان اور ان کی بابت میں شرکت کرنا ... کے ہاتھ ... دے دیا۔

ابوالحسن علی کے کاتب کا بیان:

ابوالحسن علی بن الحسین بن ہارون کا کاتب بیان کرتا ہے کہ ایک دن حسن بن سہل نے مجھ سے ام جعفر کی فیاضی کا بیان کیا اس نے اس کی عقل و فراست کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ایک دن مامون نے فم الصلح کے مقام پر جب کہ وہ ہمارے پاس آئے تھے اس سے اس رات کے متعلق دریافت کیا اور اس پر تم نے کس قدر خرچ کیا۔ حمدونہ سے کہا میں نے ... خرچ کیے ہیں۔ ام جعفر نے اس سے کہا کہ تم نے تو کچھ بھی خرچ نہیں کیا ہے۔ میں نے ... کی خاطر ... لاکھ خرچ کیے تھے۔ حسن بن سہل نے کہا ہے کہ مامون کے لیے دو شمعیں تیار کی گئی تھیں۔ جس رات وہ ... کے پاس آئے تو وہ شمعیں روشن کی گئیں ان سے بہت دھواں ہوا۔ مامون نے کہا ان کو اٹھا دو ان کے دھوئیں سے ہمیں تکلیف ہو رہی ہے ان کو اٹھا دو۔ اور دوسری موم کی شمع لائی جائے۔

ام جعفر کا بوران کو فم الصلح کی جاگیر کا عطیہ:

اسی روز ام جعفر نے فم الصلح کو بوران کی جاگیر میں دے دیا اور اس طرح یہ مقام پھر بوران کی ملکیت میں آ گیا اس سے قبل بھی یہ اسی کا تھا مگر ایک روز ... حمید الطوسی نے مجھے آ کر ... شہر زور اور ... کی مدح کی ... میں نے اس سے کہا کہ میں اس قصیدے ... تم مجھے ... وہاں سے تمہارا ... کے صلے کے ... تو اپنی طرف سے ... بطور جاگیر دے دیتا ہوں چنانچہ میں نے اسے حمید کو دے دیا۔ مگر پھر مامون نے اسے ام جعفر کو ... اور اب اس شادی کے موقع پر ام جعفر نے اسے بطور جاگیر بوران کو دے دیا۔

حسن بن سہل کی توہم پرستی:

یہی راوی بیان کرتا ہے کہ آفتاب کے طلوع ہونے تک حسن بن سہل کے پاس پردے لٹکائے جاتے تھے اور نہ اس کے سامنے سے شمعیں ہٹائی جاتی تھیں۔ البتہ جب آفتاب نکل آتا تب شمعیں اس کے سامنے سے اٹھائی جاتی تھیں۔ وہ بہت ہی وہمی تھا اس لیے وہ اس بات کو پسند کرتا تھا کہ کوئی اس کے پاس جائے وہ سوچتا ... ایک دن میں اس کے پاس گیا تو کسی نے اس سے کہا کہ علی بن الحسین نے آج اپنے بیٹے حسن کو کاتبوں میں داخل کر دیا ہے۔ اس نے مجھے آواز دی میں اس کے پاس آیا ... میں نے کہا ... میرے ... حسن ... نقل ... تو ... ہم ... ہیں اور اس نے ... اس کے ... علاوہ اس نے مجھے ... دی ... ابوالطیب نے مجھ سے ... حسن کو اپنی ... میں شامل کر لیا۔

متفرق واقعات:

ابو حسان الزیادی بیان کرتا ہے کہ جب مامون حسن کے پاس آئے تو بوران سے شادی کرنے کے بعد کئی دن تک مقیم رہے

ان تمام مہمانوں پر جو اخراجات ہوئے وہ مامون نے برداشت کیے۔ شوال میں حسن کے ہاں سے بغداد واپس آئے۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کہتا ہے کہ ماہ رمضان ۲۱۰ھ میں مامون فم الصلح حسن کے ہاں آئے اور جب شوال ۲۱۰ھ کے ختم ہونے میں نو راتیں باقی رہ گئیں تو وہاں سے واپس ہوئے۔

اس سال یوم فطر میں حمید بن عبدالحمید نے انتقال کیا۔ اس کی جاریہ عذل نے اس کا دردناک مرثیہ لکھا۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے مصر فتح کیا اور عبیداللہ بن السری بن الحکم اس کی امان میں آ گیا۔

عبداللہ بن طاہر کو مصر پر فوج کشی کا حکم:

جب عبداللہ بن طاہر کو نصر بن شبث عقیلی سے فراغت ہو گئی اور اس نے اس کو مامون کی خدمت میں بھیج دیا اور وہ بغداد پہنچ گیا تو اب اسے مامون کے کئی خطوط وصول ہوئے جن میں اسے مصر جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

عبیداللہ بن سری کا عبداللہ کی فوج پر حملہ:

احمد بن محمد بن مخلد نے جو اس وقت مصر میں تھا بیان کیا کہ عبداللہ نے مصر کے قریب پہنچ کر ایک منزل کے فاصلے سے ایک سردار کو مصر کی طرف بھیجا کہ وہ اس کی فرودگاہ کے لیے کوئی مناسب مقام تلاش کرے۔ ابن سری نے مصر کے گرد خندق بنائی تھی جب اسے عبداللہ کے سردار کے آنے کی اطلاع ہوئی وہ اپنی سپاہ کی ایک بڑی جمعیت کو لے کر جس نے اس کے مقابلہ پر جانے کی آمادگی ظاہر کی اس سردار کے مقابلے کے لیے بڑھا۔ دونوں کا مقابلہ ہوا عبداللہ کے سردار کے ساتھ اس موقع پر چونکہ بہت کم جمعیت تھی اس لیے عارضی طور پر وہ پسپا ہو گئے۔ انہوں نے ڈاک کے ذریعے عبداللہ بن طاہر کو اس طرح اپنے اور ابن السری سے مقابلہ ہونے کی اطلاع دی۔

عبیداللہ بن سری کی شکست:

عبداللہ نے اپنے پیادوں کو خچروں پر سوار کیا۔ ایک خچر پر دو دو آدمی بٹھائے اور ان کو ساز و سامان کے پہلو بہ پہلو مقابلہ پر روانہ کیا یہ فوج نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتی ہوئی اپنے سرداروں اور ابن السری کے پاس پہنچ گئی۔ اور ان کے صرف ایک حملے سے ابن السری اور اس کی فوج کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔ ابن السری کے بیشتر ساتھی خندق میں گر پڑے اور اس طرح خندق میں ایک دوسرے پر گرنے کی وجہ سے اس سے کہیں زیادہ ہلاک ہو گئے جتنے کہ تلوار سے قتل ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سری کا محاصرہ:

ابن السری شکست کھا کر فسطاط میں چلا آیا۔ یہاں وہ قلعہ بند ہو کر بیٹھ رہا۔ عبداللہ نے اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر جب تک اس نے ہتھیار رکھے اس نے کوئی لڑائی عبداللہ سے نہیں کی۔

عبیداللہ بن سری کی امان طلبی:

ابن ذی القلمین کہتا ہے کہ جب عبداللہ مصر آیا اور ابن السری نے امان طلب کرتے ہوئے عبداللہ سے ملنا چاہا تو اس وقت اس نے ایک ہزار خادم اور چھوکریاں جن میں سے ہر ایک خادم کے ساتھ ایک ہزار دینار کی تھیلیاں تھیں عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیجیں۔ مگر عبداللہ نے اس رشوت کو رد کر دیا اور لکھا کہ اگر میں تمہارے اس ہدیہ کو دن کے وقت قبول کر لوں تو رات کے وقت بھی قبول

کر دیا اور ان کے ساتھیوں کا یہ جواب دیا یہ آیت پڑھ دی:

﴿بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾

"تم اپنے تحائف پر اتراتے ہوئے ان کے پاس واپس جاؤ۔ ہم ایسی فوجوں سے ان پر حملہ آور ہوں گے جن کے مقابلہ کی طاقت ان میں نہ ہوگی اور ہم (سبا) سے ان کو ذلیل کر کے نکال دیں گے۔"

پھر یہ جواب لکھا۔ سفیر نے جب اس سے اجازت طلب کی اور ان کے پاس چلا آیا۔

عبداللہ بن طاہر سے ایک اعرابی شیخ کی ملاقات:

عامر ابن ... کہتا ہے کہ ہم امیر عبداللہ بن طاہر کے ساتھ مصر جا رہے تھے۔ جب ہم رملہ اور دمشق کے درمیان تھے تو ایک اعرابی شیخ جو اسی قوم کی یادگار تھا اور ایک خاکستری رنگ کے اونٹ پر سوار تھا ہمارے سامنے آیا۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ میں اسحاق بن ابراہیم الرافقی اور اسحاق بن ابی ربعی امیر کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے۔ اس روز ہمارے گھوڑے بھی امیر کے گھوڑوں سے عمدہ تھے۔ اور ہم نے لباس بھی ان سے زیادہ اچھا پہن رکھا تھا۔ وہ اعرابی غور سے ہمارے چہرے دیکھنے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے شیخ! تم نے اس قدر غور سے ہمارے چہروں کو دیکھا تو کیا کچھ پہچانا یا کوئی بری بات نظر پڑی۔ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ نہ میں نے آج سے پہلے تم کو دیکھا تھا اور نہ کبھی اس سے قبل میں نے تم کو دیکھا ہے۔ مگر میں نہایت عمدہ قیافہ شناس ہوں اور لوگوں کی خصوصیت کا ٹھیک پتا دیتا ہوں۔

اعرابی شیخ کی قیافہ شناسی:

میں نے اسحاق بن ابی ربعی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا

أرى كاتبا داهي الكتابة بيّن
عليه وتأديب العراق منير

له حركات قد يشاهدن أنه
عليم بتقسيط الخراج بصير

ترجمہ: "میں ایک کاتب کو دیکھ رہا ہوں جس پر مہارت کتابت اور عراقی ادب نمایاں ہے۔ اس کی حرکات بتاتی ہیں کہ یہ خراج کے معاملات سے بہت خوب واقف ہے۔"

اس کے بعد اس نے اسحاق بن ابراہیم الرافقی کو دیکھا اور یہ شعر کہے:

ومظهر نسك ما عليه ضميره
يحب الهدايا بالرجال مكور

أخال به جبنا وبخلا وشيمة
تخبر عنه أنه لوزير

ترجمہ: "بظاہر یہ متقی نظر آتا ہے۔ مگر یہ چاہتا ہے کہ لوگ تحائف اسے دیا کریں۔ نہایت چالاک ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں بزدلی اور بخل ہے اس کی عادت بتاتی ہے کہ یہ ضرور وزیر ہے۔"

پھر اس نے مجھے دیکھا اور یہ شعر پڑھے

وهذا نديم للأمير ومؤنس
يكون له بالقرب منه سرور

[illegible] [illegible]

ترجمہ: "اور یہ شخص امیر کا قدیم دوست ہے جس کی قرابت سے مرد ملتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ظلم اور علم کا دانی ہے اور بعض مرتبہ ایسے ہی شخص نا امید بھی ہو جاتا ہے اور اس کی دوری بھی"۔

پھر امیر کو یوں مخاطب کر کے یہ شعر پڑھے

[illegible] [illegible]

ترجمہ: "یہ ایسا امیر ہے جس سے سب بھلائی کی امید رکھتے ہیں۔ کوئی نظر سے اب تک اس کی نظیر نہیں گزری"

[illegible] [illegible]

ترجمہ: "اور جس میں دور دور سے اس کا چہرہ کا معرفیا کا نور ہے"۔

[illegible] [illegible]

ترجمہ: "اتنا دور ہے اسلام کو اس نے بچا رکھا ہے اس کی مدد سے نئی زندگی اور نئی مراد دی"۔

[illegible] [illegible]

ترجمہ: "وہ تو ہم پر ایسا مہربان ہے جو باپ کی طرح ہم پر مہربان ہے اور ہمارا نگہبان ہے"۔

اس کا شعر سن کر عبداللہ بہت خوش ہوا اسے پانچ سو دینار دلوائے اور ملازمت کا حکم دیا۔

بطین الحمصی کو انعام و اکرام:

حسن بن یحییٰ الفہری کہتا ہے کہ جب ہم عبداللہ کے ساتھ حلب اور حمص کے درمیان جا رہے تھے ہمیں بطین الحمصی شاعر ملا اور اس نے راستے پر ٹھہر کر عبداللہ بن طاہر کی مدح میں ایک قصیدہ سنایا۔ اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے اپنا نام بتایا۔ عبداللہ نے غلام کو حکم دیا۔ بتاؤ اس نے کتنے شعر کہے ہیں؟ اس نے کہا سات۔ عبداللہ نے اسے سات ہزار درہم دلوائے۔ یہ بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ مصر اور اسکندریہ میں بھی ساتھ تھا۔ پھر اسکندریہ ہی میں وہ اس کا گھوڑا ایک چبوترے پر سے گرا اور وہ گر کر مر گیا۔

اسی سال عبداللہ بن طاہر نے اسکندریہ فتح کیا اور جن اندلسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا ان کو وہاں سے بے دخل کر کے نکال دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ نے ۲۱۱ھ میں اسکندریہ فتح کیا تھا۔

مصر میں طوائف الملوکی:

مصر کے کئی شخصوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ جب کہ مصر میں تمام لوگ بدوی اور دوسرے سرکش کے ہنگاموں میں مشغول تھے اندلس کی ایک بڑی جماعت جس کا رئیس ابو حفص عمر بن عیسیٰ تھا جہازوں پر اسکندریہ آئی اور وہاں لنگر انداز ہوگئی اور عبداللہ بن طاہر کے مصر آنے تک وہ اسکندریہ ہی میں مقیم رہی۔

یونس بن عبدالاعلیٰ کہتا ہے کہ مشرق سے ایک نوجوان یعنی عبداللہ بن طاہر اس وقت ہمارے یہاں مصر آیا جب کہ ہمارے یہاں ہر طرف فتنہ و فساد برپا تھا۔ ہمارے ہر خطہ پر کسی ایک نے قبضہ کر رکھا تھا۔ ہر طرف طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے تمام لوگ سخت تکلیف و مصیبت میں تھے۔ اس جوان نے یہاں آ کر ہر طرف امن و امان قائم کر دیا بے قطار احسانات

اور فضلا کا بکر بن ابی اور نجوا بن نے اس کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔

عبداللہ بن وہب کا بیان:

عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن لہیعہ نے یہ حدیث روایت کی جو اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگی تھی یا یحییٰ کہ اس سے قبل اس نے یہ بات مجھ سے کبھی نہ کہی تھی۔ کیونکہ جو کتابیں ہم نے پڑھی ہیں ان میں تو کہیں یہ حدیث نہیں تھی۔ وہ یہ ہے کہ مشرق میں اللہ کی ایک فوج رہتی ہے جو شخص بھی اللہ کی مخلوق میں سے اس کے خلاف سرکشی کرتا ہے اللہ اس فوج کو بھیج کر اپنا انتقام اس سے لے لیتا ہے۔

عبداللہ بن وہب راوی بیان کرتا ہے کہ وہ حدیث لفظاً یہی تھی یا اس کے ہم معنی۔

فتح اسکندریہ:

عبداللہ بن طاہر نے مصر آ کر اندلسیوں اور دوسرے ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ جا ملے تھے مبارزت نامہ بھیجا کہ اگر اطاعت قبول نہیں کرتے تو جنگ کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔ مگر انہوں نے اس کی شرط مان لی اور اس شرط پر امان کی درخواست کی کہ وہ اسکندریہ چھوڑ کر رومی علاقے میں جو اسلامی ممالک میں نہ ہوگا چلے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن طاہر نے اس درخواست کو مان لیا اور وہ اسکندریہ کو چھوڑ کر جزیرہ کریٹ آ گئے۔ ان لوگوں نے اس کو اپنا وطن بنا لیا اور وہیں مستقل طور پر اقامت گزیں ہو گئے۔ ان کی اولاد آج تک وہاں رہتی ہے۔

اس سال اہل قم نے سرکار سے بغاوت کر کے زر مالگزاری دینے سے انکار کر دیا۔

اہل قم کی بغاوت:

اس بغاوت کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے اپنی رقم خراج (بیس لاکھ کو) جو ان پر مقرر تھا بہت زیادہ خیال کیا اور اس کا باعث یہ واقعہ ہوا کہ مامون جب خراسان سے عراق آتے ہوئے رے ٹھہرے تو انہوں نے اہل رے کا خراج بہت کچھ کم کر دیا جسے ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اس بنا پر اہل قم کو بھی یہ خواہش ہوئی کہ ان کی مال گزاری بھی رے کی طرح کم کی جائے انہوں نے اس کے لیے مامون کی خدمت میں درخواست پیش کی اور شکایت کی یہ مال گزاری بہت زیادہ ہے مامون نے ان کی درخواست نہیں مانی۔ انہوں نے زر لگان دینے سے انکار کر دیا۔

قم کی فصیل کا انہدام:

مامون نے علی بن ہشام کو ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ پھر عجیف بن عنبسہ کو اس کی مدد کے لیے روانہ کیا۔ حمید کا مولیٰ محمد بن یوسف الاشج خراسان سے آتے ہوئے رے میں آیا تھا۔ مامون نے اسے بھی لکھ دیا کہ علی بن ہشام کے ساتھ جا کر اہل قم سے لڑے۔ علی ان سے لڑا اور ان پر اسے فتح ہوئی۔ اس نے یحییٰ بن عمران کو قتل کر دیا۔ قم کی فصیل منہدم کر دی اور جب کہ وہ بیس لاکھ کی ادائی سے نالاں تھے۔ ان پر ستر لاکھ خراج عائد کیا۔

جبال پر مازیار بن قارن کا قبضہ:

اس سال شہریار بن شروین مر گیا اس کا بیٹا سابور اس کا جانشین ہوا۔ مگر مازیار بن قارن نے اس کی جانشینی کو نہ مانا اور اس سے

[illegible] کے [illegible] تھا۔

امیر حج صالح بن عباس:

اس سال صالح بن [illegible]

۲۱۱ھ کے واقعات

اس سال عبیداللہ بن السری [illegible] امان [illegible] اور [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ یہ واقعات ۲۱۰ھ کے ہیں۔

عبیداللہ بن سری کی بغداد میں آمد:

[illegible] صفر ۲۱۱ھ [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] کے پاس آیا [illegible] بغداد [illegible]

فتح مصر پر مامون کے اشعار:

[illegible] جب [illegible] مصر فتح کیا مامون نے اسے ایک خط لکھا اور اس کے نیچے یہ شعر لکھے

[illegible]

ترجمہ: تم میرے بھائی [illegible] تمہارے [illegible] شکر گزار ہوں۔

[illegible]

ترجمہ: تم جس بات کو [illegible] ہوں گا۔

[illegible]

ترجمہ: اور جس بات [illegible] میں بھی [illegible] نہیں کروں گا۔

[illegible]

ترجمہ: [illegible] عبداللہ [illegible] ہے۔

عبداللہ بن طاہر کے خلاف شکایت:

[illegible] روایت ہے کہ مامون کے [illegible] ایک شخص نے [illegible] امیر المومنین عبداللہ بن طاہر [illegible] مامون کے [illegible]

مامون کی جاسوس کو ہدایت:

تب مامون نے ایک شخص کو [illegible] جاسوس [illegible] عبداللہ بن طاہر کے پاس [illegible]

مصر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو قاسم بن ابراہیم بن طباطبا کی خلافت کے لیے دعوت دو۔ اس کے مناقب اور فضائل بیان کرو۔ اس کے بعد عبداللہ بن طاہر کے کسی امراء تک رسائی پیدا کر کے اس سے ملو اور اسے بھی اپنی دعوت میں شرکت کی دعوت دو۔ اس کے بعد اسے ترغیب دو کہ وہ بھی اسی طرح اس کی ذاتی نیت و منشا سے پوری طرح واقفیت حاصل کرتے رہو اور ہم سے ملتے رہو۔

مامون کے جاسوس کی عبداللہ بن طاہر سے ملاقات:

اس شخص نے جب ایسا کیا اور جب اس نے مصر کے لوگوں اور امراء کو اپنی دعوت پہنچا دی تو اس کے بعد ایک دن وہ عبداللہ بن طاہر کے دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت وہ [illegible] ان کے بعد عبیداللہ بن السری سے ملنے گیا ہوا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو یہ شخص اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اپنی آستین سے ایک رقعہ نکال کر عبداللہ بن طاہر کو دیا اس نے اسے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اندر جا کر حاجب کو بھیجا کہ اس شخص کو بلا لائے۔ یہ اس کے پاس آیا۔ عبداللہ بن طاہر اس وقت اپنی مسند پر تنہا تھا۔ اس کے اور اس کے درمیان سوائے اس جاسوس کے اور کوئی نہ تھا۔ عبداللہ نے اپنے دونوں پاؤں پھیلا رکھے تھے اور وہ موزے پہنے تھا۔ اس نے کہا: تمہارے رقعے کے مضمون سے میں آگاہ ہو گیا۔ اب جو کچھ اور تم زبانی کہنا ہو بیان کرو۔ اس نے کہا اس شرط پر کہ آپ اللہ کے سامنے مجھ سے امان کا وعدہ کریں۔ عبداللہ نے کہا ہاں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

جاسوس کی قاسم کے لیے دعوت بیعت:

اب اس نے اپنے آنے کی غرض اس سے بیان کی اسے قاسم کے لیے دعوت بیعت دی۔ اس کے فضائل علم اور زہد کا ذکر کیا۔ عبداللہ نے کہا تم میری بات بھی سنو گے؟ اس نے کہا ضرور۔ عبداللہ نے کہا کیا اللہ کا شکر اس کے بندوں پر واجب نہیں۔ اس نے کہا ہے۔ عبداللہ نے کہا کیا بندے اگر ایک دوسرے کے ساتھ احسان و اکرام کریں تو کیا اس کا شکر واجب نہیں۔ اس نے کہا ہے۔

عبداللہ بن طاہر کا جاسوس کو جواب:

عبداللہ نے کہا تو پھر تم کیوں اس دعوت کے لیے میرے پاس آئے ہو؟ تم نہیں دیکھتے کہ میں کس قدر نعمتوں میں غرق ہوں۔ میرا حکم مشرق و مغرب میں نافذ ہے کوئی اس سے سرتابی نہیں کر سکتا۔ ہر جگہ میرا اقبال بڑھ رہا ہے۔ پھر تم چاروں طرف جدھر میری نظر پڑتی ہے میں ہر سمت ایک شخص کے انعام سے اپنے آپ کو محصور پاتا ہوں۔ میری گردن اس کے احسان سے زیر بار ہے۔ نیز اس کی سخاوت اور کرم کے گلے میرے اوپر پڑے ہوئے ہیں اور وہ خوش ہیں۔ اب تم مجھے اس نعمت اور احسان کی ناسپاس گزاری کی دعوت دینے آئے ہو۔ اور مجھ سے یہ خواہش رکھتے ہو کہ میں اس شخص سے بدعہدی کروں جس کا اول و آخر سب کرم ہی کرم ہے اور خلافت کے طوق کو اس کی گردن سے اتار دینے کی کوشش کروں اور اس کا خون بہاؤں؟ تم نے کیا سمجھا ہے۔ اگر تم مجھے جنت کی دعوت دو اور اسے میں خود اپنے سامنے دیکھ لوں کیا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہوگی کہ میں اپنے ایسے محسن اور مشفق سے دغا اور بدعہدی کروں اس کے احسانات کی ناشکری کروں اور اس کی بیعت کو توڑ دوں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ بن طاہر کا جاسوس کو مصر سے چلے جانے کا حکم:

یہ جواب سن کر وہ شخص ساکت رہ گیا۔ عبداللہ نے اس سے کہا مجھے تمہارے معاملے سے پوری واقفیت ہو گئی ہے۔ مجھے تمہاری جان کا خطرہ ہے فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ کیونکہ اگر سلطان الاعظم کو تمہاری اس دعوت کی خبر معلوم ہو گئی جس کا مجھے اندیشہ ہے کہ ہو گی

تو اس سے نہ صرف تمہارے بلکہ دوسروں کے لیے بھی خطرہ ہے۔

اس کی طرف سے قطعی مایوس ہو کر وہ شخص مامون کے پاس چلا آیا اور تمام واقعات کو سنا دیا۔ مامون بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کیوں نہ ہو یہ وہ نہال ہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے بویا اور اس کی آبیاری کی ہے۔ انہوں نے یہ واقعہ کسی سے بیان نہیں کیا اور خود عبداللہ بن طاہر کو بھی اس راز سے کوئی آگاہی نہیں ہوئی۔

احمد بن یوسف کا عبداللہ بن طاہر کے نام تہنیت نامہ:

عبداللہ بن احمد بن یوسف کہتا ہے کہ جب عبیداللہ بن السری امان لے کر عبداللہ بن طاہر کے پاس چلا آیا تو میرے باپ نے عبداللہ بن طاہر کو اس فتح پر حسب ذیل مبارک باد کا خط لکھا

اللہ نے جو کامیابی اور فتح آپ کو عطا کی ہے اس کی اطلاع ہمیں ہوئی اور معلوم ہوا کہ ابن السری آپ سے امان لے کر آپ کے پاس چلا آیا۔ اس نصرت پر اس خدا کا شکر ہے جو اپنے دین کا مددگار اور اپنے اس خلیفہ کی مدد کی جس نے اپنے بندوں پر اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ دولت کو مضبوط بنانے والا ہے۔ جس نے خلیفہ کے حق اور اطاعت سے روگردانی کی اللہ نے اس کو ذلیل کر دیا۔ ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی نعمتوں سے مسلسل ان کو سرفراز کرتا رہے ان کے ذریعہ ملک شرک کی بیخ کنی کرائے۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو مصر پر جانے سے لے کر آج تک برابر کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ہم اور یہاں جو لوگ ہیں سب کے سب برابر آپ کے حسن اخلاق کا چاہے جنگ کی حالت ہو یا امان کی برابر تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ نے سختی اور نرمی کے ان کے مواقع پر اظہار کی جو توفیق آپ کو عطا کی ہے اس پر خوش ہو کر تعجب کرتے رہتے ہیں۔

ہمارے علم میں کوئی دوسرا فوجی یا ملکی عہدیدار ایسا نہیں جس نے اپنی فوج یا رعایا کے ساتھ ایسا عدل کیا ہو جو آپ نے کیا ہے۔ یا جس نے ایسے اشخاص کو جنہوں نے اپنے جرائم اور اصرار سے مایوس کر دیا ہو قابو پا کر اس طرح معاف کر دیا ہو جیسے کہ آپ نے اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے ساتھ کیا ہے۔ ہمارے نظر سے آپ کے سوا کوئی دوسرا شریف زادہ ایسا نہیں گزرا کہ جس نے محض اپنے آبائی کمائی اور عزت و شہرت پر تکیہ کر کے خود اپنے عمل کو معطل نہ کر دیا ہو۔ جسے اس قدر زبردست اقتدار حکومت اور اقتدار کلی حاصل ہوا اور پھر وہ اپنی موجودہ حالت پر اکتفا کر کے اترا نہ گیا ہو۔ آپ کے علاوہ ہمیں کوئی دوسرا فوجی سردار ایسا نہیں ملا جس کی کامیابیوں کی بنیاد اس کے حسن اخلاق پر اس طرح ہوئی ہو اور اس طرح اس نے اپنے فوجیوں کو ظلم و زیادتی سے روک کر اپنے قابو میں رکھا ہو۔ جس طرح کہ آپ نے کیا ہے۔

یہاں ہم جس قدر اعیان دولت ہیں ہم میں سے کوئی اس بات کو جائز نہیں رکھتا کہ وہ کسی آڑے وقت یا مشکل کے پیش آنے کے وقت آپ پر کسی دوسرے کو ترجیح دے سکے اس لیے اللہ کا یہ اور مزید احسان آپ کو مبارک ہو اور یہ اللہ کی نعمت آپ کو گوارا ہو اور آپ بدستور اپنے امام اور آقا اور ہم تمام مسلمانوں کے آقا کی اطاعت کے رشتے کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور خدا ایسا کرے کہ ان کے طول بقا سے ہم اور آپ جمیل زندگانی سے متمتع ہوتے رہیں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ ہم تو ہمیشہ آپ کو مکرم اور معظم کہتے رہے ہیں۔ مگر اب خدا نے آپ کی عزت اور وقعت کو خاص و عام کی نظروں میں بہت بڑھا دیا ہے۔ اس لیے ہمارے دلوں میں آپ کی طرف سے خود اپنے لیے بہت بڑی توقعات پیدا ہو گئی ہیں۔ نیز مصائب و حوادث پیش آنے کی صورت میں آپ ہی پر ان کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔

میں اللہ سے پوری توقع رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو اسی طرح آئندہ اپنے پسندیدہ امور کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے گا جس طرح اس نے اب تک عطا کی ہے۔ حسن کلام یہ ہے کہ آپ کو فخر نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ ان کاموں پر آپ اترائے نہیں۔ بلکہ آپ نے انکساری اور فروتنی اور پاکیزگی اللہ سے جو خوف ہے آپ نے یہ بات واضح ہے اور آپ نے ثابت کیا ہے۔ یہ آپ کا بڑا قابل فخر ہے۔ والسلام

متفرق واقعات:

اس سال عبداللہ بن طاہر مغرب سے مدینۃ السلام آیا۔ عباس بن مامون، ابو اسحاق المعتصم اور تمام دوسرے لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے کر آیا۔ جنہوں نے بغاوت کر کے شام و مصر وغیرہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ جیسے ابن السری، ابن ابی الجمل اور ابن ابی الصقر۔

اس سال موسیٰ بن حفص مر گیا اس کا بیٹا محمد بن موسیٰ اس کی جگہ طبرستان کا والی مقرر کیا گیا۔

اس سال حاجب بن صالح ہندوستان کا والی مقرر ہوا۔ مگر بشر بن داؤد نے اسے وہاں سے بھگا دیا اس لیے وہ وہاں سے بھاگ کر کرمان آ گیا۔

اس سال مامون نے اعلان کرا دیا کہ آئندہ سے جو شخص معاویہ کا ذکر بھلائی سے کرے گا۔ یا ان کو کسی صحابی رسول ﷺ پر فضیلت دے گا۔ اس کے تمام حقوق سلب ہو جائیں گے۔

امیر حج صالح بن عباس:

اس سال صالح بن عباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

اس سال مشہور شاعر ابو العتاہیہ کا انتقال ہوا۔

۲۱۲ھ کے واقعات

خودسر امراء کی گرفتاری

مامون نے محمد بن حمید الطوسی کو بابک سے لڑنے کے لیے موصل کے راستے روانہ کیا اور اس کی مدد کے لیے اور بھی فوجیں روانہ کیں۔ محمد بن حمید نے یعلیٰ بن مرہ اور اس کے ساتھ دوسرے خود سر امراء کو جنہوں نے آذربائیجان پر قبضہ کر لیا تھا گرفتار کر کے مامون کے پاس بھیج دیا۔

متفرق واقعات:

اس سال احمد بن محمد العمری نے جو احمر العین کے لقب سے مشہور ہے یمن میں بغاوت کی۔ اس پر مامون نے محمد بن عبدالحمید عرف ابوالرازی کو بھیجا۔ اور اسے یمن کا والی مقرر کیا۔

مامون کا عقیدہ:

اس سال مامون نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ قرآن مخلوق ہے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد افضل الناس

[illegible]

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ

[illegible]

۲۱۳ھ کے واقعات

مصر میں شورش

[illegible]

[illegible]

عمال کا تقرر

[illegible]

غسان بن عباد کی ولایت سندھ

[illegible]

غسان بن ابی عباد [illegible] بن یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مامون ان کی اس گفتگو سے بہت خوش اور متعجب ہوئے اور تعریف کرتے ہوئے ان کو طلاق دی۔

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ:

اس سال عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔

٢١٤ھ کے واقعات

محمد بن حمید الطوسی کا قتل:

اس سال بابک نے ہفتہ کے دن جب کہ ربیع الاول ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے ہشتادسر میں محمد بن حمید الطوسی کو قتل کر دیا۔

یمن و حوف:

اس سال ابوالرازی یمن میں قتل کر دیئے گئے۔ اس سال عمیر بن الولید الباذغیسی جو ابواسحاق بن الرشید کی جانب سے مصر کا عامل تھا، ربیع الاول میں حوف میں قتل کر دیا گیا۔ ابواسحاق حوف والوں کے مقابلے کے لیے گیا اور جمادی الاولیٰ میں ان سے جنگ کی اور ان کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ابواسحاق نے محرم میں واپسی کی اور وہ مصر سے چلا گیا۔

بلال الضبابی کا خروج و قتل:

اس سال بلال الضبابی الشاری نے خروج کیا۔ مامون طرف اس کے نکلا جب بغداد پہنچا تو اس نے اپنے بیٹے عباس کو ایک فوج کے ساتھ جس میں علی بن ہشام، عجیف اور ہارون بن محمد بن ابی خالد تھے اس کے مقابلے کے لیے بھیجا، انہوں نے بلال کو قتل کر دیا۔

عبداللہ کی روانگی خراسان:

اس سال عبداللہ بن طاہر دینور چلا گیا۔ مامون نے اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن اکثم کو اس کے پاس بھیجا تاکہ مامون کی جانب سے ان باتوں کو پیش کریں کہ چاہے خراسان اور چاہے جبال، آرمینیہ اور آذربائیجان کی ولایت قبول کر کے بابک سے لڑنے جائے۔ عبداللہ نے خراسان اختیار کیا اور خراسان چلا گیا۔

متفرق واقعات:

اس سال جعفر بن داؤد القمی نے خروج کیا، یہ ابواسحاق بن الرشید کے پاس سے مصر سے بھاگ آیا تھا، اسے گرفتار کر کے واپس بھیج دیا گیا۔

اس سال علی بن ہشام کو جبل، قم، اصفہان اور آذربائیجان کا والی مقرر کیا گیا۔

امیر حج اسحاق بن عباس:

اس سال اسحاق بن عباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

* * *

٢١٥ھ کے واقعات

مامون کی جہاد کے لیے روانگی:

اس سال ماہ محرم کے ختم ہونے میں تین راتیں باقی تھیں کہ ہفتہ کے دن مامون روم سے جہاد کرنے روانہ ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے ہی وہ جمعرات کے دن ظہر کی نماز کے بعد جب کہ محرم ۲۱۵ھ کے ختم ہونے میں چار راتیں باقی تھیں بغداد سے برادان چلے گئے تھے مدینۃ السلام سے روانہ ہوتے وقت انھوں نے اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کو وہاں اپنا قائم مقام بنا دیا تھا اور مدینۃ السلام کے مع سواد و حلوان اور ضلع دجلہ بھی اس کے تحت کر دیئے تھے۔

ام الفضل کی رخصتی:

جب مامون تکریت کے مقام پر پہنچے تو یہاں اسی سال ماہ صفر میں جمعہ کی رات کو محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب مدینہ سے ان کی خدمت میں آئے اور یہیں وہ ان سے ملے مامون نے ان کو تحائف بہا صلے دیا اور اپنی بیٹی ام الفضل کو جس کے ساتھ پہلے وہ ان کا نکاح کر چکے تھے ان کے پاس خلوت کے لیے بھیج دیا چنانچہ وہ احمد بن یوسف کے اس مکان میں جو دجلہ کے کنارے واقع ہے ام الفضل کے ساتھ شب باش ہوئے اور یہیں رہے تا آنکہ ایام حج آ گئے جب حج کا زمانہ آیا تو وہ اپنے اہل و عیال کو لے کر گئے حج کرتے ہوئے پھر اپنے مدینے کے گھر چلے آئے اور وہیں رہنے لگے۔

قلعہ قرہ کی فتح:

مامون براہ موصل منبج آئے پھر دابق اور انطاکیہ ہوتے ہوئے مصیصہ آئے اور یہاں سے طرسوس روانہ ہوئے اور نصف جمادی الاولیٰ میں طرسوس کے راستہ علاقہ میں داخل ہوئے عباس بن مامون ملطیہ سے روانہ ہوئے۔ مامون نے قرہ نام ایک قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور اسے بزور شمشیر فتح کیا اور منہدم کرا دیا یہ اتوار کے دن کا واقعہ ہے جب کہ جمادی الاولیٰ کے ختم میں چار راتیں باقی رہ گئی تھیں۔

اہل قلعہ ماجدہ کی جان بخشی:

اس سے پہلے وہ قلعہ ماجدہ کو فتح کر کے اس کے باشندوں پر احسان کر چکے تھے بیان کیا گیا ہے کہ جب انھوں نے قرہ کا محاصرہ کر لیا تو قلعہ والوں نے ان سے لڑنا شروع کیا مگر پھر امان کی درخواست کی جسے انھوں نے منظور کر لیا اس کے بعد انھوں نے اشناس کو قلعہ سندس بھیجا اشناس وہاں کے رئیس کو بارگاہ خلافت میں لے آیا اسی طرح انھوں نے عجیف اور جعفر الخیاط کو قلعہ سنان کے رئیس کے پاس بھیجا اس نے امیر المومنین کی دعوت کو قبول کر کے ان کی اطاعت مان لی۔

متفرق واقعات:

اس سال ابو اسحاق بن الرشید مصر سے پلٹ آئے اور مامون کے موصل میں داخلے سے پہلے ان سے آ ملے۔ منویل اور مامون کا

[illegible] اس لشکر میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔

اس سال مامون رومی علاقے سے نکل کر دمشق روانہ ہوئے۔

امیر حج عبداللہ بن عبید اللہ:

اس سال عبداللہ بن عبید اللہ بن العباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۱۶ھ کے واقعات

مامون کی رومی علاقے میں مراجعت:

اس سال مامون دوبارہ رومی علاقے میں مراجعت فرما ہوئے۔ اس مراجعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کو معلوم ہوا کہ بادشاہ روم نے طرسوس اور مصیصہ کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا ہے اس اطلاع پر وہ اپنے مستقر سے چلے اور دو شنبہ کے دن جب کہ اس سال کے ماہ جمادی الاولیٰ کے ختم ہونے میں گیارہ راتیں باقی تھیں رومی علاقے میں داخل ہو گئے اور پھر نصف شعبان تک وہیں ٹھہرے رہے۔

مامون کی مراجعت کے متعلق دوسری روایت:

اس مراجعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ توفیل بن میخائیل نے ان کو ایک خط لکھا تھا اور اس کی ابتدا اپنے نام سے کی تھی۔ مامون نے اسے پڑھا تک نہیں اور روم چل دیے اذنہ میں توفیل کے سفیر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس نے پانچ سو مسلمان قیدی ان کو بھیجے تھے۔

محاصرہ ہرقلہ:

رومی علاقے میں داخل ہو کر انہوں نے ہرقلہ کا محاصرہ کر لیا۔ قلعہ والے صلح کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اب وہ ہرقلہ کے یہاں کے باشندے بھی صلح کر کے ان کے پاس آ گئے انہوں نے اپنے بھائی ابو اسحاق کو آگے بھیجا انہوں نے تیس قلعے اور ایک مطمورہ کو فتح کیا۔ مامون نے یحییٰ بن اکثم کو طوانہ سے بھیجا اس نے رومی علاقے میں خوب قتل و غارت گری کی آگ لگائی اور غلام اور لونڈی حاصل کر کے لشکر کے پڑاؤ میں واپس آ گیا اس کے بعد مامون کیسوم روانہ ہوئے اور یہاں دو تین دن قیام کر کے دمشق کو روانہ ہوئے۔

عبدوس الفہری کی بغاوت۔

اس سال عبدوس الفہری نے بغاوت کر دی اور ابو اسحاق کے عاملوں پر اچانک حملہ کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا یہ شعبان کا واقعہ ہے مامون بدھ کے دن جب کہ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں چودہ راتیں باقی تھیں دمشق سے مصر روانہ ہوئے۔

نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم:

اس سال افشین برقہ سے پلٹ آیا اور مصر میں ٹھہر گیا۔ اس سال مامون نے اسحاق بن ابراہیم کو خط لکھ کر بھیجا کہ وہ فوج کو حکم دے کہ نماز کے بعد تکبیر کہا کریں چنانچہ سب سے پہلے جمعہ کے دن جب کہ اس سال کے رمضان کے ختم ہونے میں چودہ راتیں تھیں جامع مسجد میں نماز کے بعد

شہر و رصافہ کی مسجد میں سب سے اول تکبیر کہی گئی اس کی صورت یہ تھی کہ نماز کے بعد نمازی کھڑے ہو کر تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد تکبیر ہونے لگی۔

علی بن ہشام کی املاک کی ضبطی:

اس سال مامون علی بن ہشام سے ناراض ہو گئے انہوں نے عجیف بن عنبسہ اور احمد بن ہشام کو اس کے پاس بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ اس کی تمام املاک ضبط کر لیں۔

متفرق واقعات:

اس سال جمادی الاولیٰ میں ام جعفر نے بغداد میں انتقال کیا اس سال غسان بن عباد سندھ سے واپس آیا بشر بن داؤد المہلبی اطاعت قبول کر کے اس کی امان میں آ گیا تھا غسان نے سندھ کی حالت درست کر دی اور عمران بن موسیٰ البرمکی کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا تھا غسان مامون کے پاس پلٹ آیا۔

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ:

بعض راویوں کے بیان کے مطابق اس سال سلیمان بن عبداللہ بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا اور بعض دوسرے راویوں کے بیان کے مطابق اس سال عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں جس کو مامون نے یمن اور ہر اس شہر کا جس میں وہ یمن پہنچنے تک اثنائے راہ میں داخل ہو والی مقرر کیا تھا یہ دمشق سے چل کر بغداد آیا یہاں اس نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور پھر وہ بغداد سے کیم ذی قعدہ کو روانہ ہوا اور اسی کی امارت میں اس سال سب نے حج کیا۔

۲۱۷ھ کے واقعات

طرق بیما کی تسخیر:

اس سال مصر کے طرق بیما میں افشین کو فتح حاصل ہوئی وہاں کے باشندوں نے مامون کے حکم پر اپنے آپ کو افشین کے حوالے کر دیا اس مضمون کا ایک عہد نامہ ہوا اور ان کو امان دیا گیا افشین نے اس مقام کو پہنچ کر فوراً قریبی تمام بستیوں کو فتح کیا۔

عبدوس الفہری کا قتل:

اسی سال ماہ محرم میں مامون مصر آئے عبدوس الفہری ان کے سامنے پیش کیا گیا مامون نے اس کی گردن مار دی اس کے بعد وہ شام پلٹ گئے۔

علی بن ہشام اور حسین بن ہشام کا قتل:

اسی سال انہوں نے جمادی الاولیٰ میں ہشام کے بیٹے علی اور حسین کو اذنہ میں قتل کر دیا مامون نے علی کو جبال کا والی مقرر کیا تھا ان کو معلوم ہوا کہ وہ اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے اس نے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور لوگوں کے مال کو غصب کر لیا ہے انہوں نے عجیف کو اس کے پاس بھیجا علی چاہتا تھا کہ اسے اچانک قتل کر کے بابک کے پاس چلا جائے مگر خود عجیف کا اس پر قابو چل گیا اور وہ اسے مامون

[illegible]

علی کے سر کی تشہیر

[illegible]

علی کے سر کے ساتھ مامون کا رقعہ

[illegible]

اما بعد [illegible] امیر المومنین [illegible] علی بن ہشام [illegible] امیر المومنین [illegible] اطاعت [illegible] امیر المومنین [illegible]

امیر المومنین نے عجیف [illegible] عجیف [illegible]

جب امیر المومنین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شاہ روم کا خط ماہان کے نام:

[illegible]

> [illegible]

ماہان کا [illegible] شاہ روم کو جواب

[illegible]

> [illegible]

کی تجھ پر حجت ہو۔

خط پڑھ کر میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے تم کو نصیحت کر کے لکھوں تا کہ خدا کے نزدیک تمہارے مقابلے میں حجت تمام ہو جائے کہ اب بھی تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو وحدانیت اور دین حنیفی کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے اقرار کر لیا تو تمہیں نجات [illegible] منظور نہ ہو تو [illegible] جزیہ ادا کرو [illegible] ورنہ [illegible] [illegible] [illegible] تمہارے [illegible] والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

اس سال [illegible] جعفر بن داؤد قمی [illegible] [illegible] کی [illegible]۔

میرِ حج سلیمان بن عبداللہ:

اس سال سلیمان بن عبداللہ بن سلیمان بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۲۱۸ھ کے واقعات

اس سال مامون سلغوس سے رقہ آئے اور یہاں انہوں نے ابن [illegible] کو قتل کیا۔ اسی سال انہوں نے رافقہ کے قلعہ کا حکم دیا تھا کہ ان کے خدم و حشم وہاں فروکش ہوں ان کے اس حکم سے رافقہ کے باشندوں کو بہت تکلیف ہوئی تھی کہ انہوں نے شکایت کی مامون نے پھر ان کو معاف کر دیا۔

طوانہ کی تعمیر:

اس سال مامون نے اپنے بیٹے عباس کو روم کے علاقے میں بھیجا اور حکم دیا کہ وہ طوانہ میں فروکش ہو اور اس کی تعمیر کرے۔ اس کام کے لیے انہوں نے پہلے ہی معماروں اور مزدوروں کو وہاں بھیج دیا تھا۔ سب سے پہلے عباس نے اس کی تعمیر شروع کی ایک میل مربع اسے بنوایا گیا تین فرسخ اس کی فصیل تھی اس کے چار دروازے قائم کیے اور ہر دروازہ پر ایک قلعہ تھا۔ مامون نے اپنے بیٹے عباس کو اس کام کے لیے جمادی الاولیٰ میں بھیجا تھا۔

جبری فوجی بھرتی:

مامون نے اپنے بھائی ابو اسحاق بن الرشید کو لکھا جن کے تحت دمشق، حمص، اردن اور فلسطین کی ولایت تھی کہ چار ہزار [illegible] بھیجیں ان میں سوار کو سو درہم اور پیادہ کو چالیس درہم دیئے جائیں انہوں نے مصر سے بھی [illegible] طلب کی تھی [illegible] [illegible] کے متعلق انہوں نے [illegible] لکھا تھا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان میں سے [illegible] طوانہ [illegible] عباس کے [illegible] وہیں فروکش ہوئے۔

مامون کا اسحاق بن ابراہیم کے نام خط:

اس سال مامون نے اسحاق بن ابراہیم کو قاضیوں اور محدثین کے امتحان کے لیے تحریر بھیجا اور حکم دیا کہ ان کی ایک جماعت کو ہمارے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَأَصَمَّهُمُ اللّٰهُ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

"اللہ نے ان کو بہرا کر دیا اور ان کی بصارت کو زائل کر دیا، کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا قلوب پر قفل لگے ہوئے ہیں۔"

[illegible]

[illegible]

پھر طبری ۲۱۸ھ میں لکھتا ہے

خلق قرآن کے متعلق سات اشخاص کا اقرار

مامون نے اسحٰق بن ابراہیم کو لکھا کہ ان سات اشخاص محمد بن سعد کاتب الواقدی، ابو مسلم مستملی یزید بن ہارون، یحییٰ بن معین، زہیر بن حرب ابو خیثمہ، اسماعیل بن داؤد، اسماعیل بن ابی مسعود اور احمد بن ابراہیم دورقی کو میرے پاس بھیج دو۔ اسحٰق نے ان کو بھیج دیا۔ مامون نے ان سے خلق قرآن کے بارے میں دریافت کیا، ان سب نے اس بات کا اقرار کیا کہ قرآن مخلوق ہے۔ مامون نے ان کو مدینۃ السلام واپس بھیج دیا۔ اسحٰق بن ابراہیم نے ان لوگوں کو اپنے مکان پر طلب کر کے فقہاء اور محدثین کے [illegible] قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار [illegible]

مامون کے حکم سے قتل کی۔

خلق قرآن کے متعلق مامون کا اسحاق بن ابراہیم کے نام رقعہ:

اس کے بعد مامون نے اسحاق بن ابراہیم کو حسب ذیل خط لکھا

'' امابعد! اللہ نے جن لوگوں کو اپنی زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے اور ان کو مسلمانوں پر حکمراں بنایا ہے اور جن کو اس نے اپنے بندوں کے لیے اختیار کیا ہے تاکہ وہ اس کے دین کو قائم کریں اور جن لوگوں پر اس نے اپنی مخلوق کی نگرانی عائد کی ہے اپنے احکام اور قوانین کا نفاذ اور اپنی مخلوق میں اچھے عدل کو برسر کار لانے کا فرض عطا کیا ہے ان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ پوری طرح اس کا حق ادا کریں اپنے فرائض کی بجا آوری میں اس سے خلوص برتیں اور اس علم اور معرفت کی وجہ سے جو اللہ نے ان کو دیا ہے لوگوں کو حق پر چلائیں جو اس سے بھٹک جائے یا پھر جائے اسے راہ راست بتائیں اپنی رعایا کو نجات کی راہیں بتائیں ان کو اصول اور حدود ایمان سکھائیں اور وہ راستہ بتائیں جس کے ذریعہ سے وہ کامیابی حاصل کر سکیں اور ہلاکت سے محفوظ رہ سکیں جو امور ان پر پوشیدہ اور مشتبہ ہوں ان کو صاف کریں تاکہ شک جاتا رہے اور ہدایت کی روشنی سب کے لیے عام ہو جائے۔

یہ کام ان کو خود ہی انجام دینا چاہیے کیونکہ یہ خدمت تمام خدمات کی جامع ہے اس میں دنیا کے فوائد دینی اور دنیاوی مشتمل ہیں اور وہ ان باتوں کو اپنی رعایا کو یاد دلائیں جن کے متعلق اللہ نے ان سے اپنی خلافت کا منصب عطا کرتے وقت یہ توقع کی ہے کہ وہ اپنے فرض منصبی کی طرح بدستور اس خدمت کو انجام دیں گے اس بات میں امیر المومنین صرف اللہ واحد سے توفیق کی درخواست کرتے ہیں اور وہی ان کے لیے بالکل کافی وافی ہے۔

قرآن کے متعلق جو عقیدہ پیدا ہوا ہے اس پر بہت غور و فکر کرنے کے بعد امیر المومنین کو یہ بات صاف نظر آ رہی ہے کہ یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے جس کا دین اسلام اور مسلمانوں پر نہایت مضر اثر ہو گا کیونکہ قرآن کو اللہ نے ہمارے لیے امام بنایا ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کا ہمارے لیے اثر باقی ہے۔ یہ بات بہت سے لوگوں پر مشتبہ ہو گئی ہے یہاں تک کہ عقلوں نے یہ بات خیال کی کہ یہ مخلوق نہیں ہے اس طرح انہوں نے اللہ کی صفت خلق سے جس کی وجہ سے وہ اپنی تمام مخلوقات کے مقابلہ میں نمایاں طور پر علیحدہ اور منفرد ہے کیونکہ اس نے صرف اپنی حکمت اور قدرت سے ہر چیز کی ابتدا اور تقدم کے ہر شے کو خلق اور ایجاد کیا ہے انکار کیا حالانکہ ماسوا اللہ ہر شے مخلوق اور حادث ہے جس کا خالق اور محدث خود اللہ ہے اس پر تو خود قرآن ناطق اور دال ہے۔ اور جس نے سمجھنے کے لیے اس باب میں جتنے اشتباہات تھے ان کو مٹایا ہے۔

معلوم ہوتا ہے خلق قرآن کے مسئلہ میں ان مدعیوں نے نصاریٰ کی تقلید کی ہے کیونکہ نصاریٰ مدعی ہیں کہ چونکہ حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ ہیں اس لیے وہ مخلوق نہیں حالانکہ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اسے پیدا کیا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے: وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا یہاں جعل خلق کے معنی میں مراد لیا گیا ہے اور فرماتا ہے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھی دوسری مخلوقات کے مساوی کر دیا ہے جن کی صفت تخلیق کو اس نے یہاں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ صرف وہی ان کا خالق ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

متکلمین، فقہاء اور محدثین کی غلطی

[illegible]

مسئلہ خلق قرآن کے متعلق استفسار:

[illegible]

بشر بن الولید کا جواب:

[illegible]

علی بن مقاتل کا جواب:

[illegible]

ابو حسان الزیادی کی رائے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے قتیبہ، عبید اللہ بن محمد بن الحسن، ابن علیہ الاکبر، ابن البکاء، عبد المنعم بن ادریس ابن بنت وہب، المظفر بن مرجا اور ایک نابینا شخص نے جو [illegible] اور ایک [illegible] حضرت عمر بن خطاب کی اولاد [illegible] [illegible] الفاظ [illegible] اور رقہ کا قاضی تھا اور ابن الاحمر

ابن البکاء کی رائے

ابن البکاء نے کہا کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] اور قرآن محدث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] اسحاق نے اس سے پوچھا کیا مجعول مخلوق ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اسحاق نے کہا تو قرآن مخلوق ہے؟ اس نے کہا [illegible] قرآن مجعول ہے۔ اسحاق نے اس کا جواب لکھ لیا۔

ابن البکاء الاصغر کا جواب

جب [illegible] ان سب کے [illegible] ابن البکاء الاصغر نے [illegible] [illegible] امیر المومنین کے قول [illegible] [illegible] اسحاق نے کہا [illegible] ان کے [illegible] معلوم ہو جائے گا۔

فقہاء و محدثین اور علماء کے متعلق مامون کا اسحاق کے نام خط

اس مجلس سے فارغ ہو کر اسحاق نے ان تمام جماعت کے [illegible] مامون کے پاس بھیج دیئے۔ [illegible] کے بعد اس نے ان سب کو دوبارہ اس وقت طلب کیا جب کہ ان کے بارے میں اس کے پاس مامون کا خط آ گیا۔ مامون کا خط یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امابعد! امیر المومنین نے جو کلام خدا قرآن کے بارے میں ایک قول اور [illegible] عقیدہ رکھنے والوں کے امتحان کے بارے میں لکھا تھا اس کا جواب [illegible] معلوم ہوا [illegible] قرآن [illegible] عبد الرحمن بن اسحاق [illegible] بغداد کے [illegible] قرآن کے بارے میں ان کا عقیدہ پوچھا اور یہ معلوم کیا [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] اور قرآن کے متعلق ان کے [illegible] قرآن کا قائل [illegible] [illegible] ان لوگوں کے [illegible] ان کے متعلق [illegible] کے متعلق [illegible] [illegible] کے متعلق ان کو بھی [illegible]

امتحان لیا گیا کے آخر میں تم نے اپنے وہاں کے تمام ناموں اور اقوال لکھ دیئے ہیں۔ ہم تمہارے خط کے مضمون سے پوری طرح آگاہ ہوئے اس تمام کارروائی پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی رحمت اپنے بندے اور رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائے اور امیر المومنین یہ تمنا رکھتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اپنی رحمت سے سچائی نیت کے ساتھ سرفراز کرے۔

جن لوگوں کے نام تم نے بھیجے ہیں ان میں لکھے ہیں کہ ان سے تم نے اس کے متعلق دریافت کیا اور ان کے بیانات لکھے ہیں کہ ہم نے ان کے معاملہ پر غور کیا ان کے متعلق یہ ہے کہ بشر بن الولید نے اپنی تحریر میں جو کچھ کہا ہے مگر قرآن کے مخلوق ہونے پر وہ خاموش ہو گیا اور اس کے متعلق گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور دعویٰ کیا کہ وہ امیر المومنین کے سامنے عہد کر چکا ہے تو اس کا یہ دعویٰ بالکل غلط اور جھوٹ ہے اس مسئلے یا کسی دوسرے مسئلے میں اس قسم کا کوئی عہد اس کے اور امیر المومنین کے درمیان نہیں ہوا اور نہ کوئی مناظرہ ہوا اس کے سوا اس نے بار بار ہمارے سامنے کھلے الفاظ میں اپنے اعتقاد کو بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

اس لیے تم اسے بلاؤ اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس کی اسے اطلاع دو اور قرآن کے متعلق اس کا مذہب اور عقیدہ دریافت کرو۔ اور اس سے توبہ کراؤ کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو قرآن کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے وہ تو کافر اور مشرک ہے اس لیے اس عقیدے سے توبہ کرانا ضروری ہے اگر وہ توبہ کرے تو اس بات کا اعلان کر دینا اور پھر چھوڑ دینا اگر وہ اپنے اس عقیدے پر اصرار کرے اور قرآن کے مخلوق ہونے سے انکار کرے تو اس کے اس کفر و الحاد کی پاداش میں تم اس کی گردن مار دینا اور اس کے سر کو ہمارے پاس بھیج دینا۔

یہی معاملہ ابراہیم بن المہدی کا ہے بشر کی طرح تم اس کا بھی امتحان لو کیونکہ وہ بھی بشر کی طرح امیر المومنین کے بارے میں یہی کہتا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ بالکل جھوٹا ہے چنانچہ اگر وہ قرآن کے مخلوق ہونے کو تسلیم کرتا ہے تو تم اس کے عقیدے کا اعلان کر دو اور اسے چھوڑ دو ورنہ اسے بھی قتل کر کے اس کے سر کو ہمارے پاس بھیج دینا۔

علی بن مقاتل سے کہو کہ کیا تو نے امیر المومنین سے یہ بات نہیں کہی کہ تو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرتا ہے اور کیا تو نے ہم سے قرآن کے متعلق وہی عقیدہ بیان نہیں کیا جو ہم نے سب سے بیان کیا تھا اور اس بات کو سب ہی جانتے تھا۔

ذیال بن الہیثم سے کہنا کہ وہ انبار میں جو کھانا چرایا کرتا تھا اور وہ جو امیر المومنین ابو عیسیٰ کی جو خدمت اس کے تفویض تھی کیا صرف وہ مشغلے اس کے لیے کافی نہ تھے جو وہ ایسے اہم اصول مسئلے میں دخل دے رہا ہے اگر ایسا ہی وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والا ہوتا تو کبھی ایمان کے بعد شرک میں نہ پڑتا۔

احمد بن یزید ابوالعوام سے جس نے قرآن کے متعلق جواب دینا مناسب نہیں سمجھا مگر جب اس کو سزا دی گئی تو وہ جواب دے گا۔ اچھا اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا بھی کام تمام کر دینا۔

احمد بن حنبل وغیرہ کے متعلق جو کچھ تم نے لکھا ہے ہم نے پڑھا اس سے کہو کہ امیر المومنین اس کے قول کے مفہوم سے

پوری طرح [illegible] ظاہر ہو گئے اس وقت [illegible] کی [illegible] جہالت پر دلالت کرتا ہے [illegible] کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

فضل بن [illegible] کہتے ہیں کہ ایک صاحب سے بھی [illegible] حضرت [illegible] آخر کار [illegible] ہے [illegible] مجھے [illegible] نہیں [illegible] جواب [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] اس بات پر [illegible] تھے [illegible] بھی [illegible] تھا [illegible] اس سے [illegible] کیا [illegible] ہے؟

زہری سے [illegible] کے متعلق رسول اللہ ﷺ [illegible] کیا [illegible] باپ [illegible] قبول کیا اور [illegible] کیا گیا تو۔ یہ شخص [illegible] کے نام سے مشہور ہے [illegible] ہے۔

[illegible] کے متعلق [illegible] عبدالرحمن [illegible] چاہتا ہے [illegible] اس لیے [illegible] کے خلاف [illegible] عبدالرحمن [illegible] ہے۔

[illegible] ابو حاتم [illegible] سے پوچھا گیا [illegible] اور اس طرح [illegible] ہیں۔

[illegible] کی بات ہے [illegible] ہے۔

[illegible] کہتے [illegible] اس شخص [illegible] ایک طرف [illegible] وقت [illegible] حدیث [illegible] اور [illegible] سب سے [illegible] اور [illegible] حدیث بھی [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] کے پاس [illegible] ہے [illegible] بات [illegible]

[illegible]

تھے۔ [illegible]

[illegible]

محمد بن ابی بکر اور محمد بن ابی حذیفہ کی طرف سے [illegible]:

[illegible]

محمد بن ابی حذیفہ کی روانگی [illegible]:

[illegible]

محمد بن ابی حذیفہ کی [illegible]:

[illegible] اپنے گھر میں [illegible] نکلنے کی اجازت [illegible]

عمال کے نام [illegible] کا فرمان:

[illegible]

فرمان عثمان کے متعلق دوسری روایت:

[illegible]

ابو اسحٰق محمد بن ہارون الرشید کا نام تحریر تھا۔ اسحٰق بن یحییٰ بن معاذ کو چھاؤنی کے عامل کے نام ۱۳ رجب کو جو فرمان بھیجا گیا اس کا عنوان یہ تھا۔

چھاؤنیوں کے عامل کے نام فرمان

عبداللہ امام مامون امیر المومنین کی جانب سے اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ابو اسحٰق ابن امیر المومنین رشید کی جانب سے لکھا جاتا ہے:

> ''میں نے تم کو یہ تحریر لکھا ہے کہ تم اپنے تحت کے علاقوں میں یہ حکم دو کہ وہ خلافت میں حسن سیرت اختیار کریں اور اس کی پابندی کرتے رہیں۔ اپنے تحت کے تمام افسروں کو ہدایت کرو کہ اپنے قاضیوں اور ان کے لیے تمام احکام پر عمل کریں اور ان کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔''

شام کی تمام چھاؤنیوں حمص، اردن اور فلسطین کی چھاؤنیوں کو اسی مضمون کے فرامین لکھے گئے تھے جب کہ رجب کے ختم ہونے میں چار راتیں باقی رہ گئی تھیں۔ اسحٰق بن یحییٰ بن معاذ نے جامع دمشق میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں امیر المومنین کے لیے دعا کرنے کے بعد کہا اے اللہ تو امیر المومنین کے بھائی اور ان کے بعد خلیفہ ابو اسحٰق ابن امیر المومنین رشید کو نیک توفیق دے۔

اسی سال مامون نے وفات پائی۔

سعید العلاف قاری کا بیان:

سعید العلاف قاری بیان کرتا ہے کہ بلاد روم میں قیام کے وقت مامون نے مجھے طلب کیا وہ اس وقت بدندون میں تھے جس دن جب کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ قرآن ختم کرنے میں مصروف تھے باقی رہ گئی تھی میں داخل ہوئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ بدندون میں مقیم تھے، وہ دیکھتے ہی فرمانے لگے قرآن سناؤ تھا ایک دن مجھے بلایا میں حاضر خدمت ہوا وہ بدندون کے کنارے بیٹھے تھے اور ابو اسحٰق معتصم ان کے پاس بیٹھے تھے مجھے بھی بیٹھنے کا حکم دیا میں ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اور ابو اسحٰق دونوں اپنے پاؤں چشمہ کے پانی میں لٹکائے ہوئے ہیں۔ مجھ سے کہا کہ تم بھی اس پانی میں اپنے پاؤں ڈال دو اور سے بیٹھو کیونکہ بڑا لطف ہے میں نے آج تک ایسا شیریں صاف اور ٹھنڈا پانی نہیں دیکھا تھا اس کی تہہ کی ریت صاف نظر آتی تھی کہ بے شک آپ سچ فرماتے ہیں میں نے کبھی ایسا پانی پینے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔

مامون کی رطب آزاد کھانے کی خواہش:

کہنے لگے اچھا بتاؤ کہ اب سب سے عمدہ کون سی چیز ہوگی جو کھائی جائے اور اس کے بعد یہ پانی پیا جائے میں نے کہا امیر المومنین زیادہ بہتر جانتے ہیں میں کیا عرض کروں کہنے لگے کہ رطب آزاد ابھی یہ کلام وہ ختم نہ کرنے پائے تھے کہ ڈاک کے جانوروں کی گھنٹیوں کی آواز آئی انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ڈاک کے جانور تحفے لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے ایک خدمت گار سے کہا جاؤ دیکھو ان تحفوں میں کھجوریں ہیں۔ اگر ہوں تو دیکھو کہ رطب آزاد ہیں۔ اگر ہوں تو لے آؤ۔ اتنے میں وہ ابھی کھجوروں کی دو ٹوکریاں لیے ہوئے دوڑتا ہوا آیا گویا ابھی درخت سے توڑی ہوئی تھیں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی درخت سے توڑ کر لائے گئے ہیں۔

مامون کی علالت:

مامون نے خدا کا شکر ادا کیا۔ ہم کو ان پر بڑا تعجب آیا کہ کس قدر جلد ان کی خواہش پوری ہوئی فرمایا قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ چنانچہ وہ بھی اور انھوں نے ابو اسحاق نے [illegible] ہم سب نے [illegible] سے [illegible] ہم سب کو بخار کا [illegible] کہا۔ اور اسی مرض سے مامون کی وفات ہوئی۔ ابو اسحاق عراق میں داخل ہونے تک برابر علیل رہے۔ [illegible] یہاں تک کہ عراق کے قریب پہنچ کر انھیں صحت ہوئی۔

عباس بن مامون کی طلبی:

جب مامون کے مرض نے شدت اختیار کی انھوں نے اپنے بیٹے عباس کو طلب کیا ان کا خیال تھا کہ وہ ان کی زندگی میں ان کے پاس نہ پہنچ سکے گا مگر وہ آ گیا۔ اس وقت وہ سخت علیل تھے۔ ہوش و حواس بھی درست نہ رہے تھے۔ اس سے پہلے ہی ابو اسحاق بن الرشید کی خلافت کے لیے مراسلے نافذ ہو چکے تھے۔ عباس اپنے باپ کے پاس چند روز مقیم رہا اس سے پہلے وہ اپنے بھائی ابو اسحاق کو وصیت کر چکے تھے۔

مامون کی وصیت:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے اسی وقت وصیت کی ہے جب کہ عباس، فقہاء، قضاۃ، امراء اور کاتب موجود تھے ان کی وصیت یہ ہے:

> "یہ وہ وصیت ہے جس کا اعلان عبداللہ بن ہارون امیر المومنین نے حاضرین کے سامنے کیا ہے۔ اور انھوں نے اس پر ان سب کو گواہ بنایا ہے۔ وہ اور جو لوگ ان کے پاس موجود ہیں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اس کی حکومت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور سوائے اس کے اور کوئی دوسرا اس کی حکومت کا مدبر نہیں۔ وہ خالق ہے اس کے علاوہ ہر شے مخلوق ہے جس سے قرآن بھی مستثنیٰ نہیں۔ کیونکہ قرآن بھی ایک شے ہے جس کی مثل موجود ہے۔ حالانکہ خود خداوند تبارک و تعالیٰ کی کوئی مثل نہیں۔ موت کا آنا یقینی ہے اور پھر زندہ ہونا یقینی ہے اور حساب آخرت یقینی ہے نیکوں کا صلہ جنت اور بدوں کا عذاب آتش دوزخ ہے۔
>
> محمد ﷺ نے رب کی جانب سے اس کے دین کے قوانین اور اصول پہنچا دیے اور امت کے ساتھ پوری طرح خلوص ادا کر دیا۔ اللہ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا اللہ کی ان پر اس سے بھی افضل رحمت موجود ہو جو اس نے اپنے ملائکہ مقربین یا انبیائے مرسلین سے کسی پر نازل کی ہو۔ میں معترف مجرم ہوں۔ امیدوار بھی ہوں اور خائف بھی۔ مگر جب میں اللہ کے عفو کو یاد کرتا ہوں تو امیدوار ہو جاتا ہوں۔
>
> جب میں مر جاؤں تم مجھے چت لٹا دینا۔ میری آنکھیں بند کر دینا۔ مجھے اچھی طرح غسل دینا۔ پورا کفن پہنانا پھر حمد و ثنا کرتے ہوئے مجھے تابوت پر لٹانا پھر مجھے جلد قبرستان پہنچا دینا۔ اور جب تم میری میت کو نماز کے لیے رکھو تو وہ شخص نماز کے لیے آگے بڑھے جو نسب میں مجھ سے قریب تر ہو اور تم میں سب سے بڑا ہو وہ پانچ تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر میں پہلے حمد و ثنا کے بعد تمام مسلمانوں کے لیے چاہے وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں دعا مانگے۔ پھر تمام مومنین کے لیے دعا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تم پر [illegible] رسول اللہ ﷺ کی [illegible] اللہ کا [illegible] علامات [illegible]
مصیبت [illegible] تم سے [illegible] خلافت [illegible]
[illegible] کہا [illegible]
دیا [illegible] عبداللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ابراہیم کو وصیت:

[illegible] تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے خاندان والوں میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا تھا [illegible]

آلِ علی سے حسن سلوک کی ہدایت:

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام کی وفات کا وقت:

ان کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔ [illegible] جمعرات کے دن بعد عصر [illegible]
[illegible] انتقال کیا۔

مامون کی تجہیز و تکفین:

مرنے کے بعد ان کے بیٹے عباس اور ان کے بھائی ابو اسحاق محمد بن الرشید [illegible] نے [illegible] ان کو خاقان [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ان کی حفاظت کے لیے [illegible] آپ کی قبر پر [illegible] اور ان ہی [illegible] معتصم نے پڑھی

مدت خلافت:

۲۰ سال ۵ ماہ ۲۳ دن مدت خلافت ہے۔ اس مدت میں ان دو سالوں کے علاوہ جب بغداد میں ان کے چچا ابراہیم [illegible] باقی تھی۔ [illegible] ان کے بھائی امین [illegible] تھے۔

مامون نصف ربیع الاول ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

مامون کا حلیہ:

ابن [illegible] کے بیان کے مطابق ابو العباس ان کی کنیت تھی، چھوٹے قد کے، گورے رنگ کے خوب صورت آدمی تھے۔ لمبی داڑھی تھی جس میں سفید بال آ گئے تھے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا رنگ [illegible] تھا [illegible] آنکھوں والے تھے [illegible] پیشانی تنگ تھی رخسار پر [illegible] تھا۔ جمعرات کے دن رجب کی [illegible] محرم کے ختم ہونے میں [illegible] باقی رہ گئی تھیں وہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تھے۔

* * *

باب ۴

خلیفہ مامون کی سیرت و حالات

ابراہیم بن عیسیٰ کی مامون سے درخواست:

ابراہیم بن عیسیٰ بن بریہہ ابن المنصور نے بیان کیا کہ جب مامون نے دمشق جانے کا قصد کیا تو میں نے دو تین دن کی کاوش کر کے ایک تقریر تیار کی۔ جب میں ان کے سامنے پہنچا تو میں نے کہا اللہ امیر المومنین کو عزت و کرامت کے ساتھ ہمیشہ قائم رکھے اور مجھے ان پر قربان کرے۔ میں [illegible] اللہ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں کہ امیر المومنین میرے متعلق اچھی رائے رکھتے ہیں اور میری صحبت کو اچھا سمجھتے ہیں اس لیے اگر میں ان کی رفاقت کی تمنا کروں تو مجھے بجا ہوگا۔ کیونکہ امیر المومنین مجھے اپنی خدمت گزاری کی نعمت سے اسی طرح متمتع ہونے دیتے ہیں۔ اس پر اللہ کا شکر اور امیر المومنین کا احسان [illegible] بالخصوص [illegible] جب کہ خود امیر المومنین سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہیں تو میرا بھی جی نہیں چاہتا کہ ان کی وجہ سے ان کی خدمت گزاری سے آرام و راحت کی زندگی کو ترجیح دوں۔ بلکہ [illegible] ان کی معیت میں رہنے سے [illegible] ہوں۔ [illegible] ہوں۔ اس لیے میں اس بات کا زیادہ امیدوار ہوں کہ ان کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوں۔ اگر امیر المومنین میری یہ بات قبول فرمائیں تو سب سے بڑے ثواب کا کام ہوگا۔

مامون کا جامع و مانع تقریر:

مامون تھوڑی دیر غور کرتے رہے پھر یہ جواب دیا کہ تمہارا ارادہ اچھا ہے۔ مگر تمہارے گھر کے کسی شخص نے اپنی بیعت میں لئے تو سب سے پہلے تم دوڑ کر گئے تھے۔ اور تم ان کے تمام سفر میں ان کے ساتھ رہے اور اب تم کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں جو ان کی وجہ سے خوشی نصیب ہے بلکہ [illegible] خواہش ہے۔

راوی کہتا ہے کہ انہوں نے میری بیٹھے بیٹھے سوچی ہوئی تقریر کا برجستہ جواب دیا جو اس سے زیادہ جامع و مانع تھا۔

شامی عربوں سے مامون کی بے اعتنائی:

محمد بن صالح السرخسی بیان کرتا ہے کہ مامون کے شام کے قیام کے دوران میں ایک شخص کئی مرتبہ ان کے درپے ہوا اور اس نے کہا امیر المومنین آپ شام کے عربوں پر بھی ویسی ہی عنایت کیجیے جیسی آپ نے خراسان کے عجمیوں پر کی ہے۔ [illegible] تم نے مجھ سے کئی مرتبہ یہ بات کہی ہے۔ [illegible] قیس [illegible] کے لیے ہی [illegible] کے لیے [illegible] اسی طرح [illegible] انہوں نے دو [illegible] اور [illegible] ہے اور یہ کام انہوں نے [illegible] کہا کہ ہاں تم [illegible] کہ [illegible] قسم کہ [illegible]

راوی کہتا ہے کہ یہ دیکھ کر [illegible] مجھے [illegible]

میری نگاہ سے نہیں چھپا ہے [illegible] تم جیسے اصول دار کی۔

محمد بن ایوب کا ایک حمصی شاعر سے مذاق:

محمد بن ایوب بن جعفر بن سلیمان بیان کرتا ہے کہ بصرہ میں بنی تمیم کا ایک شخص بڑا ظریف تھا اور میں بھی اس سے واقف تھا میں اسے اپنی مجلس میں بلایا کرتا تھا۔ اور اس کی شاعری سے لطف اٹھاتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اگر [illegible] کرنی کردی جائے [illegible] سے میں نے ایک مرتبہ اس سے کہا کہ تم بڑے شاعر اور ظریف ہو۔ [illegible] کے [illegible] اور خود بیٹھ [illegible] سے زیادہ [illegible] ہیں۔ تم ان کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے اس نے کہا میرے پاس سواری نہیں ہے۔ میں نے کہا اس کا بندوبست میں کیے دیتا ہوں۔ ایک بہت تیز رفتار اونٹ دیتا ہوں اور سفر خرچ کے لیے کافی رقم بھی دوں گا تم ان کی شان میں ایک قصیدہ لکھو۔ پھر جاؤ اگر تم ان کی خدمت میں باریاب ہو گئے تو ضرور تمہاری مراد پوری ہو گی۔ اس نے کہا سے [illegible] جناب کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے بہتر ہے کہ آپ حسب وعدہ مجھے [illegible] کا انتظام فرما دیں۔

حمصی شاعر کی روانگی شام:

میں نے ایک تیز رفتار اونٹ اس کے لیے منگوا دیا۔ اور کہا کہ اب روانہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا آپ کے دو وعدوں میں سے ایک کا ایفا تو ہو گیا اور دوسرا [illegible] میں نے پوچھا وہ [illegible] اس نے کہا [illegible] سفر خرچ ہے اس پر وہ کہنے لگا کہ جناب [illegible] کم ہے۔ میں نے کہا یہ کافی تو ہے۔ مگر اسراف نہیں اس نے کہا کہ میں نے [illegible] کی وسعت نظر نہیں دیکھی ہو تو آپ [illegible] میں کہاں سے ہو گی۔ بہرحال اس پر قناعت کر کے اس نے مامون کی مدح میں ایک چھوٹا سا قصیدہ لکھا۔ اور مجھے سنایا اس میں میرا ذکر [illegible] اور [illegible] بھی [illegible] تھا۔ میں نے کہا تم نے کچھ نہیں کیا۔ اس نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا [illegible] امیر [illegible] کے پاس جا رہے ہو [illegible] اپنے محسن کی تعریف میں تم نے کچھ نہیں کیا۔ اس نے کہا جناب والا! آپ نے [illegible] کر مجھے [illegible] آپ کے [illegible] آپ نے جو [illegible] کہ جو [illegible] ہے [illegible] دل میں [illegible] ہے [illegible] میری راست [illegible] کی خاطر [illegible] مجھے دیا ہے اور [illegible] جناب اللہ سے [illegible] کر [illegible] اس کا [illegible] ہے [illegible] آپ کی تعریف بھی کر دوں گا۔ مجھ میں نے کہا اچھا تم کو کچھ [illegible] اس نے کہا اچھا جب آپ نے اپنے دل [illegible] ظاہر کر دی ہے تو [illegible] ضرور [illegible] تعریف کروں گا۔ میں نے کہا تو جو کچھ تم نے ان کے لیے کہا ہے وہ مجھے سناؤ۔ وہ اس نے سنایا اور مجھ سے رخصت ہو کر شام پہنچا۔

مامون سے حمصی شاعر کی ملاقات:

مامون اس وقت [illegible] میں تھا اس نے مجھ سے بیان کیا کہ [illegible] میں پہنچا [illegible] آپ اس وقت پر سوار [illegible] میں گھوم رہا تھا کہ ایک ادھیڑ عمر شخص سے جو ایک نہایت خوش رنگ و شکل [illegible] گھوڑے پر سوار تھے [illegible] ملاقات [illegible] میں اس وقت میں اپنے [illegible] قصیدے [illegible] تھا۔ اس نے نہایت [illegible] السلام علیکم۔ میں نے کہا وعلیکم السلام [illegible] چاہیے تو ٹھہر جائے اور

[illegible]

مامون کی کسی شاعر سے فرمائش:

[illegible] یا امیر المومنین [illegible]

کسی شاعر سے مامون کا حسن سلوک:

[illegible] امیر المومنین [illegible]

ابو سعید المخزومی کا مرثیہ:

ابو سعید المخزومی نے ان کے مرثیہ میں یہ شعر کہے:

[illegible]

خلفوه بعرصتي طرسوس مثل ما خلفوا اباه بطوس

ترجمہ: "تم نے دیکھا ستارے اس کی حکومت مامون کے کام آئی۔ وہ اسے طرسوس کے میدان میں اسی طرح چھوڑ گئے جس طرح اس کے باپ کو طوس میں چھوڑ آئے تھے"۔

علی بن عبیدۃ الریحانی نے کہا:

ما [illegible] [illegible] الا دما من عيوني

ترجمہ: "اگرچہ میرے دشمنوں نے مامون کے لیے کوئی کوتاہی نہیں کی مگر میرا دل تو اس وقت ٹھنڈا ہوگا جب ان کی موت پر بجائے اشک کے میری آنکھوں سے خون بہے"۔

مامون کی ایک شائستہ شامی مصاحب کی تلاش:

علی بن صالح نے بیان کیا کہ ایک دن مامون نے مجھ سے کہا کہ اہل شام میں سے کوئی تعلیم یافتہ اور شائستہ شخص میری مصاحبت اور منادمت کے لیے تلاش کر کے لاؤ۔ مجھے تلاش سے ایسا شخص معلوم ہو گیا میں نے اسے بلایا اور کہا کہ میں تم کو امیر المومنین کی خدمت میں باریاب کرانا چاہتا ہوں اور اس وقت تک کہ وہ خود ابتداء نہ کریں تم ان سے کوئی بات دریافت نہ کرنا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم شامیوں کو سوالات کرنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔ اس نے کہا جیسا آپ نے مجھے حکم دیا ہے میں اس سے ہرگز تجاوز نہ کروں گا اطمینان رکھیے۔

شامی پر مامون کی عنایات۔

میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں نے آپ کے حسب مراد ایک شخص تلاش کر لیا ہے انہوں نے فرمایا لاؤ۔ وہ سامنے آیا اور اس نے سلام کیا مامون نے اسے اور نزدیک بلایا اس وقت وہ شراب کے دور میں مشغول تھے اس سے کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنا مصاحب اور ندیم بناؤں شامی نے کہا امیر المومنین جب جلیس کے کپڑے اس کے جلیس سے کمتر درجے کے ہوتے ہیں تو اس سے اس میں کم مائیگی اور حقارت پیدا ہوتی ہے۔ مامون نے حکم دیا کہ اسے خلعت سے سرفراز کیا جائے۔ اس کے اس سوال سے غصے کی وجہ سے میری حالت دگرگوں ہو گئی۔ خلعت پہن کر وہ اپنی جگہ آ بیٹھا اور اس نے کہا امیر المومنین اس حالت میں کہ میرا دل اپنے اہل و عیال کی زبوں حالی سے متفکر ہو رہا ہے آپ کو میری باتوں سے کوئی لطف حاصل نہ ہوگا۔ مامون نے حکم دیا کہ پچاس ہزار درہم اس کے گھر پہنچا دو۔ اس کے بعد اس نے کہا ایک سوال اور بھی ہے۔ مامون نے پوچھا کیا؟ اس نے کہا آپ نے وہ شے طلب کی ہے جو انسان کے ارادے اور عقل کے درمیان حائل ہو جاتی ہے لہٰذا اگر اس حالت میں مجھ سے گستاخی ہو جائے تو جناب والا اسے معاف فرمائیں۔ مامون نے کہا ہاں میں اس کا وعدہ کرتا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے اس تیسرے سوال سے میرا غصہ جاتا رہا۔

قاضی دمشق کے اشعار:

ابو سعید محمد بن علی بن امیہ بن عمرو بیان کرتا ہے۔ ہم دمشق میں امیر المومنین کی خدمت میں حاضر تھے کہ علویہ نے یہ شعر گائے:

[illegible] ان كنت [illegible] [illegible] كمه قالوا

[illegible] [illegible]

ترجمہ: ''میری جو شکایت فضل نے آپ سے کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اس کا معترف ہوں۔ بات یہ ہے کہ جب انہوں نے مجھے میرے پاس راستہ آتے ہوئے دیکھا تو اور زمین سے چلے دور ہٹ گیا۔ البتہ میری غلطی کا اعتراف کر کے مجھے میری طرف سے چغلی کرنے والے کی تردید کر دی۔''

قاضی دمشق کی غلطی پر برطرفی:

مامون نے علویہ سے پوچھا یہ کس کے شعر ہیں؟ اس نے کہا قاضی صاحب کے۔ انہوں نے پوچھا کون قاضی؟ اس نے کہا دمشق کے۔ مامون نے ابو اسحاق سے کہا اسے فوراً برطرف کر دو۔ ابو اسحاق نے کہا میں نے برطرف کر دیا۔ مامون نے کہا اسے ابھی حاضر کیا جائے چنانچہ ایک کوتاہ قامت بڈھا خضاب لگائے ہوئے حاضر کیا گیا مامون نے پوچھا کیا نام ہے؟ اس نے پورا نام اور نسب بتایا۔ مامون نے پوچھا شعر کہتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! کبھی کبھی کہتا تھا۔ مامون نے علویہ سے کہا وہ شعر سناؤ اس نے سنا دیے۔ مامون نے پوچھا یہ تمہارے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! مگر امیر المؤمنین اگر اس کو کہے ہوئے تیس سال گزر گئے تب سے میں نے زہد اور دوست کی نصیحت کے علاوہ کسی اور مضمون میں کوئی شعر کہا ہو تو میری بیویاں طلاق اور میرا تمام مال اللہ کی راہ میں وقف ہو۔ مگر مامون نے ابو اسحاق سے کہا کہ اسے علیحدہ ہی کر دو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ایسے شخص کو مسلمانوں کا قاضی بناؤں جو اپنے مذاق کلام کی ابتدا اسلام کی براءت سے کرتا ہے۔

قاضی دمشق کی معافی:

پھر انہوں نے حکم دیا کہ دستر خوان پر شراب کا ایک بڑا قدح لایا گیا۔ اس نے اسے کانپتے ہوئے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا امیر المؤمنین میں نے کبھی اسے چکھا نہیں۔ مامون نے کہا شاید تو دوسری قسم کی شراب چاہتا ہے۔ اس نے کہا جناب والا میں نے کبھی شراب کو زبان پر بھی نہیں رکھا ہے۔ مجھے اس کا مزہ یا فرق کیا معلوم۔ مامون نے کہا کیا یہ حرام ہے؟ اس نے کہا بے شک حرام ہے مامون نے کہا تم اس کی وجہ سے بچ گئے۔ اچھا جاؤ اور پھر مامون نے کہا کہ ان اشعار میں براءت من الاسلام کے بجائے یہ کہو:

حرمت منای منک ان کان ذا الذی   اتاک بہ الواشون عنی کما قالوا

ترجمہ: ''میری یہ حکایت لوگوں نے تجھ سے نقل کی ہے اگر وہ سچی ہے تو میں اپنی تمنا سے محروم کر دیا جاؤں۔''

مامون کی گفتگو اور علویہ سے خفگی:

یہی راوی بیان کرتا ہے کہ ہم دمشق میں مامون کے ہمراہ تھے ایک دن وہ دمشق کی نہر کی تفریح کے ارادے سے نکلے۔ آگے بڑھتے بنی امیہ کے بنائے ہوئے تالابوں میں سے ایک بڑے تالاب پر آئے جس کے اطراف چار سرو کے درخت نصب تھے۔ ایک طرف سے بہتا ہوا پانی اس میں آتا تھا اور دوسری طرف سے نکل جاتا تھا۔ وہ مامون کو بہت بھلا معلوم ہوا انہوں نے ناشتہ اور شراب طلب کی اور بنی امیہ کو یاد کر کے ان کی مذمت کی اور تنقیص کرنے لگے علویہ نے عود لیا اور اس پر یہ شعر گایا:

اولئک قومی بعد عز و ثروۃ   تفانوا فالا اذرف العین اکمد

ترجمہ: ''یہ میری قوم والے تھے۔ جو عزت و دولت کے بعد فنا ہو گئے ان پر روتے روتے اگر میں اپنی آنکھیں بے نور کر لوں۔''

شعر سن کر مامون کو سخت غصہ آیا۔ انہوں نے کھانے کو الٹ دیا۔ کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا اے لونڈی کے بچے! کیا اس وقت تجھ کو اپنے آقاؤں کا تذکرہ کرنا تھا؟ اس نے کہا جناب والا آپ کا آزاد غلام زریاب میرے آقاؤں کے یہاں سو غلاموں کے ساتھ پرورش پایا ہے علاوہ بریں آپ کے یہاں مجھ کو عرصہ ہوا ہے۔ مامون کئی دن تک اس سے خفا رہے۔ پھر اس سے خوش ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ مہدی کا غلام زریاب شام ہو کر بنی امیہ کے پاس مغرب چلا گیا تھا۔

مامون کی ذہانت:

عمارہ بن عقیل نے بیان کیا کہ میں نے اپنا ایک سو شعر کا قصیدہ جو مامون کی مدح میں لکھا تھا ان کو سنایا۔ جب میں پہلا مصرع پڑھتا تھا تو دوسرا مصرع وہ خود پڑھ دیتے تھے۔ میں نے حیرت سے کہا کہ جناب والا میں نے اپنے اس قصیدے کو اب تک کسی کو نہیں سنایا۔ مامون نے کہا یوں ہی ہونا چاہیے۔ پھر وہ کہنے لگے کیا تم کو معلوم نہیں کہ عمر بن ابی ربیعہ نے جب عبداللہ بن العباس کو اپنا قصیدہ جس کا مصرع اول یہ ہے: تشط غدا دار جیراننا شروع کیا تو اس کا دوسرا مصرع خود انہوں نے وللدار بعد غد ابعد خود پڑھ دیا اور اسی طرح انہوں نے اس کے تمام قصیدے کے ہر ثانی مصرعے خود ہی سنا دیے تو میں ان کا بیٹا ہوں۔

مامون کے اشعار:

ابو مروان کاذر بن ہارون نے بیان کیا کہ مامون نے یہ شعر کہے:

بعثتک مرتادا ففزت بنظرة　　　واغفلتنی حتی اسات بک الظنا

ترجمہ: "میں نے تجھے دریافت حال کے لیے بھیجا تھا اس وجہ سے تجھے دیدار محبوب نصیب ہو گیا تو نے مجھ سے غفلت برتی اس وجہ سے مجھے تیری طرف سے بدگمانی پیدا ہو گئی

فناجیت من اهوی وکنت مباعدا　　　فیا لیت شعری عن دنوک ما اغنی

ترجمہ: تو نے میری محبوبہ سے سرگوشی کی جب کہ میں بہت دور تھا۔ کاش میں جان لیتا کہ اس قرب سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

اری اثرا منه بعینیک بینا　　　لقد اخذت عیناک من عینه حسنا

ترجمہ: میں تیری آنکھوں میں اس کا اثر نمایاں دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ اس کی آنکھ کے حسن کو تیری آنکھوں نے لے لیا ہے"۔

ابو مروان کہتا ہے کہ مامون نے اس مضمون کو اپنے اشعار میں عباس بن احنف کے اشعار سے لیا ہے پہلے اس نے یہ مضمون باندھا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے

ان تشق عینی بها فقد سعدت　　　عین رسولی وفزت بالخبر

ترجمہ: "اگر میری آنکھوں نے اسے نہ دیکھا مگر میرے پیامبر کی آنکھیں تو اس کے دیدار سے نصیب ور ہوئیں اور مجھے اس کی خبر مل گئی۔

وکلما جاءنی الرسول لها　　　رددت عمدا فی طرفه نظری

ترجمہ: جب کبھی اس کا پیامبر میرے پاس آیا ہے۔ میں نے عمدا کئی کئی مرتبہ غور سے اس کی آنکھیں دیکھی ہیں۔

یظهر فی وجهه محاسنها　　　قد اثرت فیه احسن الاثر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابو العتاہیہ کے اشعار:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی بن جبلہ کا قصیدہ:

[illegible]

مامون کی علی بن جبلہ پر خفگی:

[illegible]

علی بن جبلہ کا اعتراف:

[illegible]

[illegible] ابودلف کی مدح میں یہ شعر کہے۔

إنما الدنيا أبو دلف بين مغزاه ومحتضره

فإذا ولى أبو دلف ولت الدنيا على أثره

ترجمہ: ''ابودلف دنیا ہے [illegible] جب ابودلف چلے جائیں گے دنیا بھی ان کے ساتھ چلی جائے گی۔''

اور اسی نے حمید کی مدح میں یہ شعر کہے

لولا حميد لم يكن حسب يعد ولا نسب

يا واحد العرب الذي عزت بعزته العرب

ترجمہ: ''اگر حمید نہ ہوتا تو حسب و نسب کچھ شمار نہ ہوتا۔ اے عرب کے یگانہ شخص جس کی عزت سے تمام عرب کی عزت ہے۔''

حمید نے [illegible] کہا ہے: ابوالحسن! امیرالمومنین نے بہت [illegible] کیا ہے اس نے مجھے دس ہزار درہم [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] جب اس [illegible] طلب ہوئی اس نے مجھے [illegible] دونوں نے [illegible] آج تک کسی کو اس کا علم نہ ہوا تھا [illegible] اب [illegible] بیان [illegible] کہتا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ علی بن جبلہ نے ابودلف کی مدح میں جو یہ شعر کہا تھا اس کی وجہ سے اس کے [illegible] کی جانب [illegible] وہ شعر یہ ہے

[illegible] [illegible]

ترجمہ: '' [illegible] قاسم کی طلب میں [illegible]''

مامون کی ہجو

دعبل کا بھتیجا [illegible] بیان کرتا ہے کہ دعبل نے مامون کی ہجو کی اور مامون کو اس کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے کہا اس سے [illegible] جب [illegible] کے [illegible] دعبل نے [illegible] یہ شعر کہا ہے اس کا مطلب [illegible]

[illegible] [illegible]

ترجمہ: ''جب [illegible] تو معلوم ہوتا تھا کہ [illegible] کی [illegible]''

جب [illegible] ان کی خدمت میں جاتا [illegible] کہتے کہ دعبل نے تیری [illegible] اشعار [illegible]

یزیدی کی مفلوک الحالی:

ایک مرتبہ یزیدی نے [illegible] مامون سے شکایت کی۔ مامون نے کہا [illegible] سے [illegible] تمہاری حاجت پوری [illegible] اس نے کہا امیرالمومنین [illegible] نے مجھے [illegible] دیا ہے [illegible] انہوں نے کہا [illegible] تب [illegible] اس نے کہا آپ کے [illegible]

تمہاری ان میں سے کسی ایک کا بھی [illegible] سے [illegible] جب [illegible] بات کا آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں ان کو [illegible] کیا کروں۔

یزیدی کی دولت حاصل کرنے کی ترکیب:

مامون نے کہا کہ اچھا ایک ترکیب ہو سکتی ہے [illegible] جب وہ سب آپ کے پاس بیٹھے ہوں اور آپ حاضر ہوں تو آپ فلاں خدمت گار سے کہہ دیجئے گا [illegible] اس وقت [illegible] کسی طرح نہیں نکل سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے جس کو تم میرے پاس بھیج دو۔

یزیدی کا مامون کو رقعہ:

چنانچہ اس نے یہی ترکیب کی کہ جب یہ معلوم ہوا کہ [illegible] کے یہاں صحبت گرم ہے اور سب ندیم جمع ہیں اور سب کے سب شراب سے بدمست ہو چکے ہیں تو یہ حاضر ہوا اور اس نے وہی خدمت گار کو رقعہ دیا۔ مامون نے اسے پڑھا یہ اشعار تھے

يا خير إخواني وأصحابي هذا الطفيلي لدى الباب

ترجمہ: ''اے میرے بہترین بھائیو اور دوست یہ طفیلی دروازے پر حاضر ہے۔

خبر أن القوم في لذة يصبو إليها كل أواب

ترجمہ: مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب احباب لذت میں مشغول ہیں کہ جس کی طرف توبہ کرنے والے بھی مائل ہیں۔

فصيروني واحداً منكم واخرجوا لي بعض أترابي

ترجمہ: مجھے بھی اپنوں میں شریک کیجئے یا میرے ساتھیوں میں سے کسی ایک کو میرے پاس بھیج دیجئے۔

مامون نے یہ رقعہ پڑھ کر اپنے سب ہم نشینوں کو سنایا اور کہا کہ اس طفیلی کا اندر آنا اس حالت میں تو کسی طرح مناسب نہیں انہوں نے خدمت گار سے کہا کہ جا کر کہہ دے کہ اس وقت تم کو اجازت نہیں دی جا سکتی ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم جسے چاہو اپنی ملاقات کے لیے ہم میں سے بھیج دیا جائے۔

یزیدی کی عبداللہ بن طاہر کے لیے درخواست:

اس نے کہا کہ مجھے بھیج دیا۔ میں عبداللہ بن طاہر کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں چاہتا۔ مامون نے عبداللہ سے کہا کہ اس نے تمہیں اختیار کیا ہے جاؤ۔ عبداللہ نے کہا امیر المومنین کیا میں بھی طفیلی کا شریک بنوں؟ انہوں نے کہا ابو محمد کی دونوں باتوں کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ تمہاری خوشی ہے تو اس کے پاس چلے جاؤ ورنہ اس کا معاوضہ دو۔

یزیدی کی ایک لاکھ درہم کی وصولی:

عبداللہ نے کہا کہ میں اس کو دس ہزار درہم دیتا ہوں۔ مامون نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ اس رقم پر وہ تمہاری صحبت کے ترک پر راضی ہو جائے گا۔ اب وہ دس دس ہزار بڑھاتا جاتا اور مامون کہتے رہے کہ وہ اس رقم پر راضی نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اس نے ایک لاکھ درہم کہہ دیئے۔ مامون نے کہا تو یہ رقم اسے فوراً بھیج دی جائے۔ عبداللہ بن طاہر نے اپنے وکیل کے نام رقعہ لکھ دیا کہ یہ رقم اسے دے دی

جائے اور خود یہ ایک آدمی سب کے ہمراہ آئے۔ یا مامون نے کہا کہ بھیجا کر دو اور قمر پر قبضہ کر لو۔ یہ تمہارے لیے اس کی اس حالت میں مجالست سے بہتر ہے اور مصاحبت سے زیادہ نافع اور مفید ہے۔

حسین بن ضحاک کے اشعار:

صالح بن الرشید کہتا ہے ایک دن میں حسین بن ضحاک کے دو شعر لیے ہوئے مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے درخواست کی کہ میں آپ کو دو شعر سنانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا سناؤ۔ میں نے یہ شعر سنائے:

حمدنا الله شكرا اذ حبانا　　بنصرك يا امير المومنينا

فانت خليفة الرحمان حقا　　جمعت سماحة وجمعت دينا

ترجمہ: "اے امیر المومنین! ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی نصرت کی اللہ کی تعریف کرتے ہیں کہ آپ بلاشبہ اللہ کے خلیفہ ہیں جن میں مروت اور تقویٰ دونوں جمع ہیں۔"

مامون نے ان اشعار کو پسند کیا اور کہا کس کے ہیں؟ میں نے کہا آپ کے غلام حسین بن ضحاک کے کہے ہوئے ہیں اس نے بہت خوب کہا ہے میں نے عرض کیا امیر المومنین اس نے اس سے بھی بہتر کہا ہے۔ پوچھا کیا؟ میں نے یہ شعر سنائے:

ايبخل فرد الحسن فرد صفاته　　علي وقد افردته بهوى فرد

ترجمہ: "کیا کیا ہے حسن کو یکتا کیا ہے کہ وہ اپنی سب سے بہتر صفت کا مجھ سے بخل کرے حالانکہ میں نے اپنے عشق کیلئے تمام عالم میں صرف اسی کو انتخاب کیا ہے۔"

راى الله عبد الله خير عباده　　فملكه والله اعلم بالعبد

ترجمہ: اللہ نے عبداللہ (مامون) کو اپنے سب بندوں میں بہتر سمجھا اور اس وجہ سے ان کو حکومت دی کیونکہ اللہ ہی اپنے بندوں کو سب سے بہتر جانتا ہے۔"

مامون کی شعر فہمی:

عمارہ بن عقیل بیان کرتا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی السمط نے ایک دن کہا کہ تم جانتے ہو مامون شعر نہیں سمجھتا میں نے کہا اس سے بہتر کون نقاد شعر ہو سکتا ہے تم نے خود دیکھا ہے کہ جب ہم نے شعر سنانے شروع کیے اور ہم سے پہلے انہوں نے آخر تک سنا دیے اس نے کہا ہاں یہ ہے میں نے ایک مرتبہ نہایت ہی عمدہ شعر ان کو سنایا مگر ان کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا میں نے پوچھا کیا شعر سنایا تھا اس نے یہ شعر پڑھا۔

اضحى امام الهدى المامون مشتغلا　　بالدين والناس بالدنيا مشاغيل

ترجمہ: "جب تمام عالم دنیا میں مشغول ہے مامون جو امام ہدایت ہیں دین میں مشغول ہیں۔"

میں نے کہا بخدا اس میں تم نے کیا کمال کیا ہے یہ تو کچھ بھی نہیں اس میں تم نے ان کو ایک بڑھیا بنا دیا ہے جو تسبیح لیے محراب میں بیٹھی ہے تو اب بتاؤ کہ باوجود اس کے کہ وہ خلیفہ ہیں اس دنیا کے معاملات کون سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ تو اس سے غافل ہی ہیں۔ ان کے متعلق تم نے وہی مضمون کیوں نہ کہا جو تمہارے چچا جریر نے عبدالعزیز بن الولید کے لیے کہا تھا۔ وہ شعر یہ ہے:

ولا قدر فی [illegible] منصوب [illegible] ولا عوض [illegible] عن [illegible] فاعلہ

ترجمہ: [illegible] میں [illegible] دنیا کے [illegible] سے نقل کیا ہے۔"

[illegible] عتابی نے [illegible] اعتراف کر لیا

عتابی کی مامون سے ملاقات:

محمد بن ابراہیم السیاری کہتے ہیں کہ جب عتابی مدینۃ السلام میں مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت اسحاق بن ابراہیم الموصلی بھی ان کی خدمت میں موجود تھے۔ عتابی ایک معمر شخص تھے۔ انہوں نے ان کے سامنے آکر سلام کیا۔ مامون نے سلام کا جواب دیا اور پھر بلایا۔ اس نے قریب جا کر ان کے ہاتھ چومے۔ اس کے بعد مامون نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ مامون نے اس کا حال دریافت کیا جس کا جواب وہ اپنی تیز و طرار زبان سے دیتا رہا۔ مامون اس کی شیریں زبانی سے خوش ہو گئے اور اب اس سے مذاق کرنے لگے۔ بوڑھے نے اسے اپنی تحقیر پر محمول کیا۔ اس نے کہا امیر المومنین! کھانے سے پہلے اشتہا پا جانے کے لیے [illegible] سے مقدم ہے۔ مامون [illegible] پوری طرح سمجھ گئے۔ انہوں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا [illegible] گئے اور [illegible] سے کہا کہ آپ [illegible] تو عتابی کے سامنے [illegible]۔

عتابی اور ابن الموصلی کی گفتگو:

اس کے بعد وہ مختلف مباحث اور حدیث کے متعلق سوال و جواب کرنے لگے اور اسحاق نے [illegible] سے کہا [illegible] جس میں عتابی [illegible]۔ اسحاق اس کے جواب میں اس سے [illegible] اس باب میں اپنی معلومات بیان کر دیتا۔ اس سے وہ [illegible] ہو گیا۔ مامون نے کہا کہ جناب والا مجھے اجازت دیں کہ میں اس بزرگ سے ان کا نام پوچھوں۔ انہوں نے کہا پوچھ لو۔ اسحاق نے عتابی سے پوچھا شیخ جناب کا اسم گرامی کیا ہے اور آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں انسان ہوں اور میرا نام کل بصل ہے۔ عتابی نے جو نسبت کو سب سے قریب ہیں کہ آپ انسان ہیں مگر یہ نام آپ کا عجیب ہے۔ [illegible] کل بصل [illegible]۔ اسحاق نے کہا۔ آپ نے یہ ٹھیک بات نہیں کی۔ آپ کا اعتراض مناسب نہیں۔ "کلثوم" کیا نام ہے بیاز تو پیاز سے اچھی ہے۔

عتابی کا ابن الموصلی کی قابلیت کا اعتراف:

اس پر عتابی نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ میں نے تم جیسا قابل آدمی آج تک نہیں دیکھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں حسب [illegible] آپ نے مجھے دیا ہے وہ ان کے نذر کر دوں کیونکہ انصاف یہ ہے کہ مجھ پر وہ غالب آگئے ہیں۔ مامون نے کہا یہ صلہ تو آپ نے مجھ سے لیا ہے ہم اسی قدر ان کو دلا دیتے ہیں۔ اب اسحاق نے عتابی سے کہا کہ جب آپ نے میری قابلیت کا اعتراف کر لیا ہے تو اب بتائیے کہ میں کون ہوں۔ میں اسحاق ہوں اس نے کہا ہاں وہی ہو۔ آپ وہی فاضل اجل ہیں۔ جن کی شہرت عراق سے ہم تک پہنچی ہوئی ہے اور جو ابن الموصلی کے نام سے مشہور ہیں۔ اس نے کہا آپ کا قیاس بالکل درست ہے۔ میں اسحاق ہی ہوں۔ عتابی نے اب ان سے ملاقات کے لیے سلام کیا اور معانقہ کیا۔ چونکہ سلسلۂ کلام بہت دیر تک جاری رہا اس لیے مامون نے کہا کہ اب آپ دونوں میں صلح اور دوستی ہو گئی ہے تو اب آپ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے دربار سے اٹھ آئے اور عتابی اسحاق کے گھر آگیا اور انہی کے یہاں مقیم رہا۔

محمد بن [illegible] کے اشعار پر مامون کی تنقید

عمارہ بن عقیل کہتا ہے کہ ایک دن [illegible] ابن ابی [illegible] نے [illegible] جب [illegible] خوب [illegible] میں نے [illegible] پڑھا [illegible]

[illegible]

ترجمہ: "میری جان [illegible]"

[illegible] لا [illegible]

ترجمہ: "تم نے اپنے [illegible]"

[illegible]

ترجمہ: [illegible] ان کے لیے [illegible] ہو گئے ہو۔

[illegible] لا يعتبر

ترجمہ: "میں نے اس سے کہا [illegible]"

مامون نے مجھ سے کہا کہ تم [illegible] عرب [illegible] انھوں نے [illegible] مامون نے اس کے [illegible] ہو گئے [illegible]

مامون کی محمد بن الجہم سے فرمائش:

مامون نے محمد بن الجہم سے کہا کہ مجھے تین شعر مدح، ہجو اور مرثیہ میں سناؤ میں ہر شعر کے عوض میں ایک [illegible] دوں گا۔

اس نے مدح میں یہ شعر پڑھا:

يجود بالنفس إذ ضن الجواد بها والجود بالنفس أقصى غاية الجود

ترجمہ: "وہ ممدوح اس وقت اپنی جان دے ڈالتا ہے جب کہ سخی لوگ بھی [illegible] بخل کرتے ہیں اور جان کا دینا سخاوت کی انتہا ہے۔"

ہجو میں یہ شعر پڑھا:

قبحت مناظرهم فحين خبرتهم حسنت مناظرهم لقبح المخبر

ترجمہ: "ان کی صورتیں بہت بری تھیں [illegible] ان کو آزمایا [illegible] خوش نما [illegible]۔"

مرثیہ میں یہ شعر سنایا:

أرادوا ليخفوا قبره عن عدوه فطيب تراب القبر دل على القبر

ترجمہ: "انھوں نے ارادہ کیا کہ اس کی قبر کو [illegible] مگر قبر کی مٹی کی خوشبو نے [illegible]۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

باب ۱۴

خلیفہ معتصم

بیعت خلافت:

اس سال جب کہ ماہ رجب ۲۱۸ھ کے ختم ہونے میں بارہ راتیں باقی رہ گئی تھیں۔ جمعرات کے دن ابواسحاق محمد بن ہارون الرشید بن محمد المہدی بن عبداللہ المنصور کی بحیثیت خلیفہ بیعت لی گئی۔ لوگوں کو یہ اندیشہ تھا کہ اس بارے میں عباس بن المامون ان سے منازعت کرے گا۔ مگر اس کی نوبت نہ آئی۔ فوج نے تو پہلے ان کی خلافت کے خلاف شور و غوغا بپا کر دیا تھا۔ اور مطالبہ کیا تھا کہ عباس کو خلیفہ بنایا جائے۔

عباس بن مامون کی اطاعت:

محمد ابواسحاق نے عباس کو بلایا وہ حاضر ہوا اور اس نے ان کی بیعت کی۔ پھر فوج سے آ کر کہا تمہاری اس جھوٹی محبت سے کیا ہوتا ہے میں نے اپنی خوشی سے اپنے چچا کی بیعت کر کے خلافت کو ان کے سپرد کر دیا ہے اس بات سے تمام فوج مطمئن ہو گئی۔

طوانہ کے قلعہ کا انہدام:

مامون نے طوانہ کی جس قلعہ بندی کا حکم دیا تھا۔ معتصم نے اس سال میں اس کے گرانے کا حکم دے دیا اس کی وجہ سے وہاں جس قدر اسلحہ اور دوسرا ساز و سامان جمع کیا گیا تھا اس میں سے جو بار کر کے لایا جا سکے وہ لے آئے۔ اور باقی کو جلا دیا گیا اور جن لوگوں کو مامون نے وہاں بسایا تھا ان کو اپنے اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی گئی۔

اس سال معتصم بغداد آئے عباس بن المامون بھی ہمراہ تھا، سنیچر کے دن بغداد پہنچے اور اسی دن انہوں نے رمضان کا چاند یہاں آ کر دیکھا۔

بابک خرمی کے پیرؤوں کی بغاوت:

اس سال اصبہان، ہمدان، ماسبذان اور مہرجانقذق کے بہت سے پہاڑی باشندے بابک خرمی کے مذہب میں داخل ہو گئے۔ اور سب نے مجتمع ہو کر ہمدان کے علاقے میں علم بغاوت بلند کیا۔ معتصم نے ان سے مقابلے کے لیے بہت سی فوجیں بھیجیں۔ آخری فوج جو انہوں نے بھیجی وہ اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کی امارت میں اس سال کے ماہ شوال میں روانہ کی گئی اور اسحاق بن ابراہیم کو تمام جبال کے علاقے کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ اسحاق ماہ ذی قعدہ میں اس جماعت کے مقابلے پر روانہ ہوا۔ اور آٹھویں ذی الحجہ کو اس کا مراسلہ بشارت فتح کا خط بغداد میں پڑھا گیا۔ صرف ہمدان کے علاقے میں اس نے ساٹھ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا تھا باقی رومی علاقے میں بھاگ گئے۔

امیر حج صالح بن عباس:

اس سال صالح بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ اہل مکہ نے جمعہ کے دن اور اہل بغداد نے سنیچر کے دن قربانی کی۔

۲۱۹ھ کے واقعات

محمد بن قاسم کا ظہور

اس سال محمد بن القاسم بن عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے خراسان کے شہر طالقان میں ظہور کیا۔ اور آل محمد ﷺ میں سے خلیفہ کے انتخاب کی دعوت دی۔ ایک خلقت کثیر ان کے ساتھ ہوگئی۔ طالقان اور اس کے نواح میں ان کی عبداللہ بن طاہر کے ہمراہیوں سے کئی لڑائیاں ہوئیں [illegible] ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی [illegible] کسی مقام [illegible] کے باشندوں نے ان سے مراسلت [illegible] جب [illegible] تو ان کے [illegible] وہاں [illegible] سلام کے لیے ان کے پاس گیا [illegible] لڑائی [illegible] فلاں مقام پر جا کے چھپا۔

محمد بن قاسم کی گرفتاری:

اس شخص نے عامل نسا سے جو [illegible] عامل [illegible] دیا۔ عامل نے [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] گرفتار کر کے [illegible] عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا [illegible] معتصم کے پاس بھیج دیا [illegible] ۲۱۹ھ [illegible] معتصم کی خدمت میں پیش کر دیا گیا انہوں نے اسے مسرور الکبیر خادم کے [illegible] کے پاس سامرا میں قید کر دیا۔ جس جگہ قید کیا گیا تھا وہ بہت ہی تنگ تھی [illegible] تین دن [illegible] قید [illegible] اس کے بعد [illegible] پھر [illegible] دیا گیا۔

محمد بن قاسم کا فرار

شب عید میں جب کہ تمام لوگ عید کی تہنیت میں مشغول تھے، وہ [illegible] سے نکل بھاگا۔ بیان کیا گیا ہے کہ رات کے وقت [illegible] کے ذریعہ [illegible] اس سے نکل گیا۔ جب لوگ اس کے لیے [illegible] کا کھانا لے کر وہاں پہنچے تو وہ مفقود تھا اگرچہ [illegible] انعام [illegible] مگر اس کا [illegible] پتہ نہ چلا۔

خرمیوں کا قتل۔

اس سال [illegible] اسحاق بن ابراہیم [illegible] ہمدان [illegible] حاصل کی [illegible] کے ساتھ [illegible] بیان کیا گیا ہے [illegible] خرمیوں [illegible] آدمی قتل کیے گئے۔

زط گروہوں کی سرکوبی

اس سال جمادی الآخر میں معتصم نے عجیف بن عنبسہ کو زطوں سے لڑنے بھیجا۔ انہوں نے بصرہ کے [illegible] رکھا تھا [illegible] لیتے تھے [illegible] اور اس سے [illegible]

اور قریب قریب ہلاکت کے مقابل تھے۔

زط کی تباہی

تین دن تک یہ اپنی کشتیوں میں سوار رہے پھر ان کو بغداد کی جانب شرقی میں لایا گیا۔ اور وہ بشر بن السمیدع کے حوالے کر دیے گئے۔ وہ ان کو خانقین لے گیا۔ یہاں سے ان کو سرحد کی طرف عین زربہ بھیج دیا گیا۔ اور رومیوں نے ان پر غارت گری کر کے ان کو بالکل برباد کر دیا۔ ان میں سے کوئی بھی نہ بچا۔

اس سال معتصم نے افشین حیدر بن کاؤس کو بابک خرمی کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ جمعرات ۲ جمادی الآخر کو افشین اس مہم پر بغداد سے روانہ ہوا۔ اس نے بغداد کی عیدگاہ میں پڑاؤ ڈالا۔ پھر یہاں سے برزند آیا۔

اس نے ۲۰۱ھ میں خروج کیا تھا۔ بذ اس کا مستقر تھا۔ سلطنت کی بہت سی فوجوں کو اس نے شکست دی تھی۔ اور بہت سے سرداروں کو قتل کر چکا تھا۔ جب معتصم سریر آرائے سلطنت ہوئے انہوں نے ابو سعید محمد بن یوسف کو اردبیل بھیجا اور حکم دیا کہ زنجان اور اردبیل کے درمیان جن قلعوں کو بابک نے منہدم کر دیا ہے پھر ان کو بنائے اور ان قلعوں میں اردبیل سامان معیشت لے جانے والے تاجروں کی حفاظت کے لیے فوجی چوکیاں مقرر کرے۔ ابو سعید یہاں آیا اور اس نے ان قلعوں کو پھر بنا دیا جن کو بابک نے خراب کر دیا تھا۔ اپنی غارت گری کے سلسلہ میں بابک نے اس اثنا میں غارت گری کے لیے ایک دستہ فوج معاویہ نامی ایک شخص کی سرکردگی میں کسی مقام کو بھیجا تھا۔ جب یہ جماعت غارت گری کر کے پلٹ رہی تھی اس کی خبر ابو سعید محمد بن یوسف کو ہوئی اس نے ایک جماعت تیار کر کے ان کے راستہ پر ان کو جا لیا۔ اور لڑا۔ اس جنگ میں اس نے ان کے کچھ آدمی قتل اور کچھ قید کر لیے۔ غارت گری کا وہ مال جو وہ لیے جا رہے تھے اس پر اس نے قبضہ کر لیا۔ یہ پہلی ہزیمت تھی جو بابک کی جماعت کو ہوئی۔ ابو سعید نے مقتولین کے سر اور قیدی معتصم باللہ کی خدمت میں بھیج دیے۔

محمد بن البعیث کی خرمیوں کی مہمان نوازی:

اس کے بعد دوسری ہزیمت اس کو محمد بن البعیث نے دی۔ یہ شخص ایک نہایت مستحکم قلعہ شاہی نامی کا مالک تھا۔ اس قلعہ کو اس نے وجناء بن الرواد سے چھینا تھا۔ تقریباً دو فرسخ اس کا عرض تھا۔ یہ آذربائیجان کے علاقہ میں واقع تھا اس کے قبضے میں اسی علاقہ میں ایک اور قلعہ تبریز بھی تھا مگر یہ قلعہ شاہی دونوں میں زیادہ مستحکم اور قابل ذکر تھا۔ ابن البعیث سے بابک کی مصالحت تھی۔ جب وہ اپنی کمکیں بھیجتا تو وہ بھی اس کے پاس آ کر ٹھہرتیں۔ یہ ان کی مہمان داری کرتا۔ یہ ان کا عام وطیرہ تھا اسی طرح بابک کی لشکر اس سے مانوس ہو گئی تھی اور ان کی یہ عادت ہو گئی تھی کہ جب وہ کسی مہم پر جاتیں اس کے پاس ٹھہر کر مہمان ہوتیں۔

عصمہ کی گرفتاری:

ایک مرتبہ بابک نے اپنے امرا میں سے عصمہ نامی ایک امیر کی قیادت میں ایک دستہ بھیجا وہ ابن البعیث کے ہاں اترا۔ اس نے حسب عادت بکریاں ان کے پاس بھیجیں اور ان کا اچھی طرح مہمان بنایا اور خوب خاطر تواضع کی۔ اور عصمہ سے کہلا کر بھیجا کہ آپ اپنے خاص مصاحب اور عمائد کے ساتھ قلعہ میں مجھ سے ملنے آئیں۔ یہ اس کے پاس آیا۔ ابن البعیث نے ان کو کھانا کھلایا اور ان کو شراب پلائی کہ وہ بدمست ہو گئے۔ اب اس نے اچانک حملہ کر کے عصمہ کو پکڑ لیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔

عصمہ کے ساتھیوں کا قتل

اس نے عصمہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ایک ایک شخص کا نام بتائے چنانچہ جب وہ اس شخص کا نام لیتا تو وہ قلعہ کی فصیل پر آتا وہ اوپر سے نیچے آتا اور یہ اس کی گردن مار دیتا یہاں تک کہ ان کو اس کی خبر ہو گئی اور وہ بھاگ گئے۔ پھر محمد بن البعیث نے عصمہ کو معتصم کے پاس بھیج دیا۔ یہ پہلا شخص تھا جو بابک کے ساتھیوں میں سے آیا تھا۔ معتصم نے عصمہ سے بابک کے علاقوں کے متعلق دریافت کیا اس نے ان کو وہاں کے سب راستے اور لڑائی کے طریقے بتائے یہ واثق کے عہد تک قید رہا۔

افشین کا برزند میں قیام

برزند آ کر افشین نے پڑاؤ ڈالا۔ وہاں اس نے ان قلعوں کو جو برزند اور اردبیل کے درمیان تھے درست کرایا۔ اس نے محمد بن یوسف کو خش نام ایک مقام میں متعین کیا اس نے وہاں خندق بنائی۔ افشین نے ہیثم الغنوی القائد کو جو اہل جزیرہ سے تھا ارشق نام ایک گاؤں میں متعین کیا اس نے اس گاؤں کے قلعہ کی مرمت کی اور اس کے گرد خندق بنائی۔

افشین کا قافلوں کے لیے حسن انتظام

نیز افشین نے طریق السابلہ پر اردبیل کے متصل ایک امیر کو ایک گاؤں میں جس کا نام حصن النہر تھا متعین کیا۔ جو سامان رسد اور قافلے اردبیل سے روانہ ہوتے یہ ان کے ساتھ بدرقہ ہوتا۔ یہاں تک کہ حصن النہر تک پہنچا دیتا۔ اس کے بعد حصن النہر کا افسر ان کو اپنی حفاظت میں لے کر چلتا اور وہ انہیں ہیثم غنوی کے سپرد کر دیتا۔ اسی طرح دوسری طرف سے ہیثم اپنی سمت کے قافلوں کو حصن النہر کے حوالے کر دیتا اور اردبیل سے آنے والوں کا خود بدرقہ بنتا۔ یہ ہیثم اور حصن النہر کا افسر آدھے راستے پر چلے جاتے اور حصن النہر والا اپنے قافلوں کو ہیثم کے سپرد کر دیتا۔ اور ہیثم اپنے اس کے سپرد کر دیتا اور پھر ہر فریق اپنی اپنی سمت چلا آتا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک اس مقام معہود پر دوسرے سے پہلے پہنچ جاتا تو وہ تاوقتیکہ دوسرا وہاں نہ آ جائے اس مقام سے تجاوز نہ کرتا اور یہاں وہ دونوں اپنے اپنے قافلوں کو دوسرے کے سپرد کر کے ایک دوسرے سے رخصت ہو جاتے اور ہیثم اپنے قافلہ کو افشین کے پڑاؤ کی طرف لے کر چلتا اور اس کو صحیح سلامت پہنچا کر اپنے قافلوں کو ابوسعید کے حوالے کرتا ان کے مقابلہ پر ابوسعید اپنے لشکر سے نکل کر نصف راستے پر آ کر ٹھہرتا اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوتے ان کو یہاں ہیثم کے حوالے کرتا۔ اور ہیثم اپنے قافلہ کو ابوسعید کے سپرد کر دیتا اور ابوسعید اپنے قافلہ والوں کے ساتھ خش آ جاتا اور ہیثم اپنے لوگوں کو لے کر ارشق پلٹ جاتا۔ دوسرے دن وہ ان کو عسکر افشین اور وہاں کے سپاہیوں کے حوالے کر دیتا جو ان کو افشین تک پہنچا دیتے۔ جہاں جہاں ان کو پہنچا دیتے [illegible] افشین کے پڑاؤ پر آ جاتا [illegible] اس قافلہ کو تحویل میں لے کر افشین کے پڑاؤ جاتا۔ یہ طریقہ بہت روز تک جاری رہا۔

بابک کے جاسوسوں سے ابوسعید کی چشم پوشی:

جب کبھی دشمن کے جاسوس ابوسعید کے ہاتھ لگ جاتے وہ ان کو افشین کے پاس بھیج دیتا تھا۔ افشین ان کو قتل کرتا اور نہ قید کرتا بلکہ ان کو انعام و اکرام دیتا اور پوچھتا کہ بابک ان کی خدمات کا صلہ کیا دیتا ہے۔ جو وہ بتاتے اس سے دوگنا انعام دے کر [illegible] اور کہتا کہ تم ہمارے جاسوس بن جاؤ۔

معرکہ ارشق:

اس سال ارشق میں بابک اور افشین میں ایک لڑائی ہوئی۔ جس میں افشین نے بابک کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا۔ اس جنگ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمی قتل ہوئے تھے۔ اور وہاں سے بابک بھاگ کر موقان چلا گیا اور پھر اس مقام کو بھی چھوڑ کر بذ اپنے اصلی مقام پر چلا گیا۔

بابک کا بغاء الکبیر پر حملہ کرنے کا منصوبہ:

اس واقعہ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ معتصم نے بغاء الکبیر کے ساتھ بہت بڑی رقم اپنی فوج کی تنخواہوں اور اخراجات جنگ کے لیے افشین کے پاس روانہ کی۔ بغا اس رقم کو لے کر اردبیل آیا۔ بابک اور اس کے آدمیوں کو بغا کی آمد کی خبر لگی انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ قبل اس کے کہ بغا افشین کے پاس پہنچے اسے راستے ہی میں آلیں۔ صالح جاسوس نے افشین سے آکر بیان کیا کہ بغا روپیہ لا رہا ہے۔ اور بابک نے تہیہ کیا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ آپ کے پاس پہنچے راستے ہی میں اسے آلے۔

بیان کیا گیا ہے کہ صالح نے ابوسعید سے آکر یہ خبر بیان کی تھی۔ اور اس نے اسے افشین کے پاس بھیج دیا۔

بغاء الکبیر کو اردبیل میں قیام کا حکم:

اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بابک نے کئی مقامات پر کمین گاہیں قائم کیں۔ افشین نے ابوسعید کو لکھا کہ اس صالح کی صحت کی تحقیق کرلو۔ وہ ایک جماعت کے ساتھ بھیس بدل کر دریافت حقیقت کے لیے نکلا۔ اس نے صالح کے بتائے ہوئے مقامات میں آگ اور الاؤ دیکھے۔ افشین نے بغا کو لکھا کہ میرے دوسرے حکم تک تم اردبیل ہی میں قیام کرو۔ ابوسعید نے افشین کو لکھ بھیجا کہ صالح کی اطلاع درست ہے۔ اس نے صالح سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور اس وقت بھی اسے انعام دیا۔

افشین کو بغاء الکبیر کی ہدایت:

اب افشین نے بغاء الکبیر کو لکھا کہ تم یہ ظاہر کرو کہ تم کوچ اور سفر کی تیاری کر رہے ہو۔ اس روپیہ کو اونٹوں پر بار کرو اور ان کی ایک قطار بنواؤ پھر اردبیل سے روانہ ہو کر یہ ظاہر کرو کہ گویا تم برزند جا رہے ہو۔ اور جب تم نہر میلان کی چوکی پر پہنچ جاؤ یا اور قریب آجاؤ تو قافلہ کے ساتھ رہو اور اونٹوں کی قطار کو آگے روانہ کرو۔ البتہ وہ لوگ جو اس روپیہ کے ساتھ ہیں وہ پیچھے رہیں۔ جب قافلہ آگے بڑھ جائے تو تم اس روپیہ کے ساتھ اردبیل پلٹ آؤ۔

بغاء الکبیر کی روانگی کی بابک کو اطلاع:

بغا نے ایسا ہی کیا۔ جب اس کا قافلہ اردبیل سے چل کر نہر پر پہنچا تو بابک کے جاسوسوں نے جو خود مال کو بار ہوتے ہوئے دیکھا تھا اس سے جاکر اس کی اطلاع کی اور کہا کہ وہ نہر تک پہنچ چکا ہے۔

بغاء الکبیر کی مراجعت اردبیل:

بغا اب کے نہر تک گیا اور دوسری طرف سے افشین اپنی قرارداد کے مطابق جو اس نے بغا سے کی تھی خیدرون میں معین وقت پر اپنے مقام سے روانہ ہو کر غروب آفتاب کے ساتھ ہی آگیا۔ اور اس نے ابوسعید کی خندق کے باہر پڑاؤ کیا۔ صبح ہوتے ہی وہ خفیہ طور پر چل کھڑا ہوا۔ نہ اس نے طبل بجوایا نہ کوئی نشان بلند کیا بلکہ اس نے اپنی سپاہ کو حکم دیا تھا کہ جتنی تیزی سے ممکن ہو بڑھتے رہیں۔ اور

[illegible]

[illegible] پر حملہ

[illegible]

[illegible] اور اس کی جماعت کی تبدیلی ہیئت

[illegible]

[illegible] اور اس کی جماعت سے [illegible]

[illegible]

[illegible] کی مراجعت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افشین کے پڑاؤ میں قحط:

اس قافلہ کی بربادی سے جس کے ساتھ سامان خوراک تھا۔ افشین کے پڑاؤ میں قحط پڑ گیا۔ اس نے مراغہ کے حاکم کو لکھ بھیجا کہ چونکہ ہمارے ہاں قحط پڑ گیا ہے اور لوگ فاقہ زدہ ہو رہے ہیں اس لیے تم فوراً سامان خوراک اپنے ہاں سے بھیجو۔

افشین کا حاکم مراغہ کو سامان خوراک بھیجنے کا حکم:

حاکم مراغہ نے اس تحریر کے آتے ہی سامان خوراک کا ایک زبردست قافلہ جس میں گدھوں اور دوسرے باربرداری کے جانوروں کے علاوہ تقریباً ایک ہزار بیل تھے۔ باقاعدہ فوجی بدرقہ کے ساتھ افشین کو بھیجا اتفاقاً راہ میں اس قافلہ کو بابک کی ایک طوفانی جماعت نے جو طرخان یا آذین کی قیادت میں تھی آ لیا اور اسے پوری طرح لوٹ لیا۔ اس سے لوگوں کو سخت مصیبت پیش آ گئی۔

افشین کی حاکم شیروان سے امداد طلبی:

تب افشین نے شیروان کے حاکم کو لکھا کہ سامان خوراک بھیجو۔ اس نے کثیر مقدار میں آذوقہ روانہ کر دیا اور اس سال وہ سب لوگ قحط کی تکلیف سے بچ گئے۔

بغا بھی مال اور سپاہ کے ساتھ افشین کے پاس آ پہنچا۔

اس سال ذی القعدہ میں معتصم قاطول روانہ ہوئے۔

معتصم کو حربیہ سے اندیشہ:

ابوالوزیر احمد بن خالد بیان کرتا ہے ۲۱۹ھ میں معتصم نے مجھے بلا کر کہا کہ سامرا کے اطراف میں میرے لیے کوئی مناسب جگہ خرید لو جہاں میں ایک نیا شہر بساؤں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کسی وقت حربیہ ایک دفعہ سے میرے خلاف شور و غل کریں گے تو میں نے دیکھا کہ جب میں اس مقام پر رہوں گا تو میں ان سے بالا رہوں گا۔ اگر ان کی طرف سے کسی ہنگامہ کا مجھے خوف ہو تو میں آسانی کے ساتھ خشکی یا تری کے راستے آ کر ان پر قابو پا سکوں گا۔ اور یہ ایک ایسا گوشہ ہے جو ... میں نے کہا بہت درست پانچ ہزار درہم لیجیے جو زائد ضرورت ہوئی تو اور منگوا لوں گا۔ انھوں نے کہا بہت خوب۔

معتصم کی قاطول میں آمد:

میں اس مقام پر آیا اور میں نے سامرا کو پانچ سو درہم میں دیر والے نصاریٰ سے خرید لیا۔ نیز میں نے بستان خاقانی کی زمین پانچ ہزار درہم میں خرید لی۔ اور کئی چند مقامات لیے اور جب میں نے اپنے ارادے کی تکمیل کر لی۔ تو میں معسکر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ۲۲۰ھ میں اس مقام کو آنے کے لیے روانہ ہوئے۔ جب قاطول کے قریب آئے یہاں ان کے قیام کے لیے خیمے اور شامیانے نصب کیے گئے۔ اور دوسرے لوگوں نے اپنے جھونپڑے بنائے۔ اس کے بعد جب کبھی وہ یہاں آتے ان کے لیے عارضی طور پر خیمے نصب کر دیے جاتے۔ یہاں تک کہ ۲۲۱ھ میں اس شہر کی تعمیر شروع ہوئی۔

ہارون الرشید کے خدمت گار مسرور کا بیان:

مسرور رشید کا خدمت گار کہتا ہے کہ ایک مرتبہ معتصم نے مجھ سے پوچھا کہ جب رشید بغداد کے قیام سے گھبرا جاتے تو کس

[illegible] اور محلات کے لیے [illegible] غلاموں [illegible] کرتے تھے، [illegible] بنایا تھا [illegible] اب تک موجود ہیں [illegible] معتصم [illegible] جب [illegible] میں [illegible] شہر [illegible] آباد ہو گیا۔

جب معتصم بغداد سے سامرا پہنچے تو انہوں نے بغداد میں اپنے بیٹے ہارون الواثق کو نائب بنایا۔

معتصم کی قاطول جانے کی وجہ۔

جعفر بن محمد بن عمار نے معتصم کے قاطول جانے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ ان کے ترک غلاموں کی جرأت بڑھ گئی [illegible] وہ شہر کے بازاروں میں متوالے بنے ہوئے چلتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی، چونکہ یہ [illegible] تھے، بغداد کی گلیوں میں تیز تیز گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے [illegible] گھڑ سواری سے بچے اور [illegible] بعض اوقات [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] ترکوں سے [illegible] ہو گئے تھے۔ لوگوں نے معتصم سے اس کی شکایت [illegible] عید قربان یا عید الفطر کے دن جب معتصم عیدگاہ سے نماز پڑھ کر آ رہے تھے، راستے [illegible] ایک بزرگ ان کے سامنے آئے [illegible] اے ابو اسحاق! [illegible] معتصم نے [illegible] اس بزرگ سے پوچھا [illegible] انہوں نے کہا [illegible] آپ [illegible] ہمارے لیے باعث زحمت ہو گئی ہے۔ آپ نے ان غلاموں کو ہم پر [illegible] ان کی وجہ سے ہمارے بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں [illegible] آپ نے ہمارے آدمیوں کو [illegible] ہے۔

معتصم کی بغداد سے روانگی:

معتصم یہ تمام گفتگو غور سے [illegible] اپنے محل میں چلے گئے۔ مگر پھر ایک سال تک اسی طرح [illegible] گذرے۔ البتہ دوسرے سال [illegible] عید کی نماز پڑھ کر [illegible] بغداد [illegible] انہوں نے اپنے گھوڑے کی باگ قاطول کی طرف پھیر دی۔ اور بغداد سے چلے گئے اور وہاں [illegible] وہاں سے معتصم [illegible] اور اسے [illegible]۔

فضل بن مروان:

فضل بن مروان [illegible] ان کا خط اچھا تھا۔ [illegible] کے بعد وہ معتصم کے [illegible] ایک کاتب یحییٰ الجرمانی [illegible] جرمانی کے مرنے کے بعد [illegible] یہاں تک کہ معتصم [illegible] فضل [illegible] مامون کے [illegible] ان کے [illegible] مامون کی موت سے پہلے بغداد [illegible] وہاں کے تمام [illegible] جب معتصم خلیفہ ہو کر بغداد آئے تو [illegible] خلافت [illegible] تمام دفاتر ان کے تحت تھے، تمام خزانے [illegible] معتصم نے [illegible] ان کے [illegible] اس وجہ سے [illegible] ان کے لیے [illegible] ہو گیا۔

معتصم اور ابراہیم الہفتی

ایک مرتبہ معتصم نے ابراہیم المعروف بہ ہفتی کے لیے کچھ مال کا حکم دیا [illegible] مگر فضل نے اسے نہیں دیا جب کہ معتصم کے لیے بغداد میں ایک محل تعمیر کیا گیا۔ اس میں [illegible] باغ [illegible] سیر اور گل گشت کرنے آئے ہفتی بھی ساتھ تھا۔ یہ معتصم کے خلیفہ ہونے سے پہلے بھی ان کی صحبت میں رہتا تھا اور [illegible] کہا کرتا تھا کہ [illegible] اچھا بھلا [illegible] تھا اور معتصم دبلے پتلے جسم کے تھے یہ دونوں ٹہل رہے تھے۔ معتصم چال میں اس سے آگے نکل جاتے اور جب اسے اپنے ساتھ نہ دیکھتے تو مڑ کر اسے دیکھتے۔ اور کہتے چلتے نہیں جاتے۔ آگے آؤ جب اس طرح کئی مرتبہ انہوں نے جلدی کا حکم دیا تو اس نے [illegible] کہا۔ اللہ آپ کا بھلا کرے میں خلیفہ کے ساتھ ہوں۔ کسی ہرکارے کے ساتھ نہیں ہوں۔ بخدا آپ کو فلاح حاصل نہیں ہوئی۔

فضل بن مروان کے خلاف معتصم سے شکایت:

معتصم اس کے جواب پر ہنسے اور انہوں نے کہا کیا کہتے ہو کیا اب خلافت ملنے کے بعد بھی کوئی کامیابی اور فلاح باقی ہے جو مجھے حاصل نہیں۔ اس نے کہا کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اب بھی کوئی ذی اقتدار اور کامیاب آدمی ہیں آپ برائے نام خلیفہ ہیں آپ کا حکم صرف آپ کے کان تک ہے خلیفہ در اصل الفضل بن مروان ہے جس کا حکم نافذ ہے۔ جس وقت وہ کسی بات کو کہے اسی وقت وہ عمل پذیر ہو جاتی ہے۔ معتصم نے کہا تم میرے کس ایسے حکم کو بتا سکتے ہو جس کا نفاذ نہ ہوا ہو۔ اس نے کہا دو ماہ ہوئے کہ آپ نے مجھے اتنا روپیہ دلانے کا حکم دیا تھا اس میں سے مجھے ایک حبہ بھی وصول نہیں ہوا۔ یہ سن کر فضل کی طرف سے ان کے دل میں گرہ پڑ گئی۔ یہاں تک کہ وقت بوقت اس سے سخت نالاں و ناراض ہو گئے اور اس کی بربادی کے درپے ہو گئے۔

اس سلسلے میں پہلی بات انہوں نے یہ کی کہ احمد بن عمار الخراسانی کو صرف خاص کے اخراجات کی حد تک فضل کے اوپر معتمد عام مقرر کر دیا اور نصر بن منصور بن بسام کو خراج اور دوسرے اخراجات کا معتمد علیہ مقرر کر دیا۔ عرصے تک یہ انتظام قائم رہا۔

محمد بن عبد الملک کی کارگزاری:

محمد بن عبد الملک الزیات اس طرح معتصم کے دور میں تمام [illegible] تھا جس طرح کہ اس کا باپ مامون کے عہد میں تھا۔ اس شعبہ میں اس کے ہاتھ سے جو خرچ کیا جاتا ہے وہ اسے باقاعدہ دیوان میں درج کر لیتا تھا۔ اس کا یہ قاعدہ تھا کہ [illegible] خیمے اور [illegible] سامان کے لیے کسی آتا۔ فضل نے اس سے کہا تم تاجر ہو [illegible]۔ تب محمد نے اس روز سے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ تب فضل نے اس سے کہا کہ تم اپنے حسابات جانچ کے لیے دلیل بن یعقوب النصرانی کے پاس لے جاؤ اس نے سارا حساب اسے دے دیا۔ دلیل نے اس کی بہت تعریف لکھی اور کوئی [illegible] کوئی اعتراض نہیں کیا اس پر محمد نے اسے تحائف پیش کیے مگر اس نے ان میں سے کوئی چیز قبول نہیں کی۔

معتصم کی فضل بن مروان سے ناراضگی:

۲۱۹ھ یا ۲۲۰ھ میں ہوئی میرے نزدیک یہ غلط ہے۔ معتصم قاطول روانہ ہونے [illegible]۔ مگر اس وقت [illegible]

[illegible]

معتصم کے احکامات کی خلاف ورزی

[illegible]

ابوداؤد کی قتل میں مروان کا [illegible]

[illegible]

اور پانی کے لیے آئندہ جہت سے لیکن اس نے کہا میں آپ کے حسب حکم کروں گا۔

فضل بن مروان کی معزولی:

مگر میں نے جو کہا اس کا اثر الٹا ہوا۔ گویا میں نے اس کے جذبات کو تحریک دی اور تمکنت کو تقویت دی چنانچہ میں نے دیکھا کہ جب کبھی معتصم اس سے کوئی سوال کرتے وہ حسب عادت اسی طرح سختی سے جواب دیتا جب زمانہ ایسا ہو چکا تو ایک دن فضل ان کے پاس آیا ان کے سامنے نرگس کا گلدستہ رکھا ہوا تھا۔ معتصم نے اسے اٹھا کر کہا آگے بڑھو ابو العباس۔ فضل نے دائیں ہاتھ سے اسے سنبھالا۔ اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کی انگلی سے مہر خلافت اتاری اور چپکے سے کہا میری مہر مجھے دو اور پھر اسے اس کے ہاتھ سے نکال کر ابن عبدالملک کے ہاتھ میں دے دی۔

امیر حج صالح بن عباس:

اس سال صالح بن العباس کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۱ھ کے واقعات

اس سال ہشتادسر کی سمت میں بابک اور بغا الکبیر کے درمیان جنگ ہوئی جس میں بغا کو شکست ہوئی اور اس کا پڑاؤ غارت ہو گیا۔ اور اسی سال افشین نے بابک پر حملہ کیا۔ اور اسے مار بھگایا۔

افشین کی فوج میں تنخواہوں کی تقسیم:

بغا دو مال لے کر افشین کے پاس آ گیا۔ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ معتصم نے اسے بغا کے ساتھ افشین کو بھیجا تھا تاکہ اسے وہ سرکاری فوج کی تنخواہوں میں جو اس کے ساتھ ہے اور خود اپنے اخراجات اور اس فوج کے اخراجات میں جو بغا کے ہمراہ اسے بھیجی گئی ہے صرف کرے۔ چنانچہ افشین نے اپنی تمام فوج کو تنخواہیں دیں۔ اور نوروز کے بعد جنگ کی تیاری کر کے ایک جماعت کے ساتھ بغا کو اس لیے روانہ کیا۔ کہ وہ ہشتادسر کے گرد چکر لگا کر محمد بن حمید والی خندق میں جا کر فروکش ہو اور اسے اچھی طرح کھودے اور اس کا استحکام کر کے اس میں ٹھہر جائے۔ بغا محمد بن حمید والی خندق کو روانہ ہو کر وہاں پہنچ گیا۔

افشین اور ابو سعید کی درودز میں ملاقات:

افشین برزند سے چلا اور ابو سعید خش سے بابک کے راستے سے چلا یہ دونوں درودز کے ایک موضع میں ملاقی ہوئے۔ افشین نے وہاں ایک خندق تیار کی۔ اس کے گرد فصیل بنائی۔ اور وہ اور ابو سعید ان رضاکار مجاہدین کے جو وہاں آئے تھے اس خندق میں فروکش ہو گئے۔ اس طرح اس کے اور بذ کے درمیان چھ میل کا فاصلہ رہ گیا۔

بغا پر خرمیوں کا حملہ:

اس کے بعد بغا افشین کے بھیجے اور حکم کے بغیر جنگ کی تیاری کر کے زاد و رسد لے کر ہشتادسر کے چاروں طرف گھوما۔ جہاں تک کہ وہ قریہ بذ میں داخل ہو گیا اور اس کے وسط میں جا ٹھہرا ایک دن قیام کرنے کے بعد اس نے ایک ہزار آدمیوں کو جانوروں کے چارے کے ساتھ بھیجا۔ اس کے مقابلے پر بابک کی ایک فوج نکلی اور اس نے ان کا قافلہ لوٹ لیا۔ اور جس نے ان کا مقابلہ

[illegible]

[illegible] کی شکست کی اشعث کو اطلاع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اشعث کی [illegible]:

[illegible]

اشعث کا ایک قریہ پر حملہ:

[illegible]

بغا کا پہاڑ پر قیام:

بغا نے راؤ دیاور سے کہا کہ جب کہ ہم اس جگہ پہنچ گئے ہیں جس سے ہم پہلے سے واقف ہیں کیونکہ پچھلے دفعہ بھی ہم یہیں ٹھہرے تھے اب شام ہو گئی ہے پیدل تھک گئے ہیں۔ مناسب ہو گا کوئی ایسا ٹھکانہ [illegible] جہاں ہم [illegible] قیام کر سکیں اور وہیں تمام شب بسر کریں۔ راؤ دیاور ایسے مقام کی تلاش کے لیے ایک [illegible] پر چڑھا اس کی چوٹی پر پہنچ کر اس نے چاروں طرف نظر ڈالی۔ اسے وہاں سے افشین کے جھنڈے اور بابک کی پہاڑی ایک [illegible] شکل میں نظر آئی [illegible] نے کہا: رات یہیں بسر کرتے ہیں۔ صبح کو ہم کافر کے مقابلے پر یہاں سے اتر چلیں گے ان شاء اللہ

برف باری سے بغا کی پریشانی:

مگر اس شب کو برف باری اور شدید سردی اور آندھی نے ان کو آ لیا۔ یہاں تک کہ صبح کے وقت کسی میں بھی یہ تاب نہ تھی کہ پہاڑ پر سے اتر کر پانی لیتا۔ برف کی کثرت اور سردی کی شدت کی وجہ سے کسی نے اپنے گھوڑے کو بھی نہ چرایا اس دن اس قدر ظلمت اور کہر تھی کہ ان کے لیے دن رات ہو گیا تھا۔ البتہ تیسرے دن لوگوں نے بغا سے کہا کہ ہمارے پاس جو زاد راہ تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور سردی سے ہم بیمار ہو گئے ہیں جس طرح بھی ہو سکے۔ یہاں سے اترنا چاہیے تو آپ بھی اپنی فرودگاہ کو واپس چلیں۔ یا کافر کے مقابلہ پر چلیں۔

اسی کہر کے زمانے میں ایک مرتبہ بابک افشین پر شب خون مار کر اس کی فوج کو درہم برہم کر چکا تھا اور افشین اس کے سامنے سے ہٹ کر اپنی اصل فرودگاہ کو چلا گیا تو بغا نے [illegible] اور بذ کی سمت اترنے لگا [illegible] صاف [illegible] سوائے اس چوٹی کے جہاں بغا تھا [illegible] اس نے اپنی فوج کو جنگی ترتیب پر قائم کیا۔ میمنہ، میسرہ اور مقدمۃ الجیش کو قائم کیے ہوئے اب وہ بذ کی طرف بڑھا۔ اسے یقین تھا کہ افشین اپنی اسی چوکی میں موجود ہے یہ اسی ترتیب سے بڑھتا ہوا خود بذ سے پیچھے ہوئے پہاڑ تک چڑھ گیا اور اب صرف نصف میل کی مسافت اور باقی تھی جہاں سے وہ ایسے مقام تک آ پہنچا کہ اسے بذ کے مکانات نظر آنے لگے۔ اس کے مقدمہ میں جو جماعت تھی اس میں ابن البعیث کا ایک غلام بھی تھا جس کی بذ میں قرابت تھی۔ بابک کے طلیعے ان کے سامنے آئے۔ ان میں سے ایک شخص کو اس غلام نے پہچان لیا اور اسے آواز دی۔

بغا کو بابک کے شب خون کی اطلاع:

اس نے پوچھا کون ہے جو یہاں آیا ہے غلام نے اس کے ان رشتہ داروں کے نام لیے جو اس کے ساتھ تھے۔ اس شخص نے کہا قریب آؤ تو تم سے کچھ کہوں۔ غلام اس کے نزدیک گیا اس نے اس سے کہا کہ جا کر اپنے سردار سے کہہ دو کہ پلٹ جاؤ۔ ہم نے افشین پر شب خون مارا اسے اپنی خندق میں بھاگ کر پناہ لینی پڑی۔ ہم نے تمہارے مقابلے کے لیے دو لشکر تیار کیے ہیں۔ سلامتی چاہتے ہو تو فوراً بھاگ جاؤ۔ شاید اس طرح تم بچ نکلو۔

غلام کی اطلاع کی تصدیق:

غلام نے اپنی فوج میں آ کر ابن البعیث سے یہ بات بیان کی اور جس نے اس سے یہ بیان کیا تھا اس کا نام بتایا۔ ابن البعیث نے

اسے پہچان لیا اور جنید کو اس کی اطلاع دی۔ جنید ٹھہر گیا۔ اس نے اپنے سرداروں سے مشورہ لیا ایک نے کہا یہ محض دھوکا اور غلط بات ہے۔ جس کی کوئی اصلیت نہیں۔ نگہبانوں میں سے ایک شخص نے کہا اس کی تصدیق ابھی ہوئی جاتی ہے پہاڑ کی اس چوٹی سے میں واقف ہوں۔ جو اس پر چڑھ کر دیکھے گا اسے خاقان کی فرودگاہ نظر آ جائے گی۔ جنید، فضل بن کاوس اور بہت سے لوگ جو ساتھ تھے اس بلندی پر چڑھے اور انہوں نے اس مقام کو دیکھا وہاں ان کو خاقان کی سپاہ نظر آئی تو انہیں یقین آ گیا کہ وہ یہاں سے ہٹ گیا ہے۔

جنید کی مراجعت:

انہوں نے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے؟ سب نے یہی مناسب سمجھا کہ دن کے اول حصے میں رات آنے سے پہلے ہم پلٹ جانا چاہیے۔ جنید نے داؤد بیار کو کوچ کا حکم دیا۔ داؤد آگے بڑھا۔ اور اس نے اپنی رفتار بہت تیز کر دی۔ اور اب اس نے وہ راستہ جس سے کہ وہ بچتامر میں داخل ہوئے تھے۔ دشوار اور تنگ گھاٹیوں کی وجہ سے اختیار نہیں کیا۔ بلکہ وہ راستہ اختیار کیا جس سے وہ پہلی مرتبہ اس پہاڑ میں آئے تھے۔ اس سے اگرچہ تمام پہاڑ کا چکر کاٹنا پڑتا تھا۔ مگر اس میں ایک مقام کے علاوہ اور کہیں تنگی نہ تھی۔

جنید کی فوج پر خوف کا غلبہ:

اب جنید سب فوج کو لے کر چلا۔ اس نے پیادوں کو سوار کر لیا انہوں نے اپنے نیزے اور ہتھیار راستے میں پھینک دیے۔ اور سب پر ایک شدید وحشت اور خوف طاری ہو گیا۔ جنید فضل بن کاوس اور سرداروں کی جماعت فوج کے ساتھ تھی کہ اتنے میں خاقان کے طلائع نظر آئے اب فرار اور طلب کی یہ نوبت ہوئی کہ جس پہاڑ سے یہ جماعت اترتی خاقان کے طلائع اس پر چڑھتے۔ کبھی دونوں حریف ایک دوسرے کو دکھائی دے جاتے۔ اور کبھی اوجھل ہو جاتے۔ مگر وہ برابر ان کے آثار پر چلے آ رہے تھے۔ اندازاً دو میل رہ گئے۔

جنید کو خاقان کے حملہ کا اندیشہ:

چلتے چلتے جب عصر و ظہر کا درمیانی وقت ہوا تو جنید وضو کرنے اور نماز کے لیے ٹھہرا۔ خاقان کے طلائع بالکل قریب آ گئے۔ فوج ان کے سامنے سینہ سپر ہو گئی۔ جنید نے نماز پڑھی۔ اور ان کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور اسے دیکھ کر وہ بھی اپنی جگہ ٹھٹک گئے۔ جنید کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری فوج پر یہ طلائع اس سمت سے حملہ کریں۔ اور دشمن کی اور جماعت پہاڑ کا چکر کاٹ کر کسی تنگ گھاٹی میں دوسری سمت سے اس پر حملہ آور ہو جائے جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے اس بارے میں مشورہ لیا اور کہا کہ مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ یہ جماعت جو ہمارے سامنے ہے محض اس لیے آئی ہے کہ ہمیں اس سے الجھا کر ہم آگے نہ بڑھیں اور ان کی دوسری فوجیں ہم سے آگے نکل کر تنگ گھاٹیوں میں ہماری فوج کو آ لیں۔

فضل بن کاوس کی رائے:

فضل بن کاوس نے کہا یہ لوگ دن کے مرد میدان ہیں رات کے نہیں جب رات ہو گئی تو ہمیں اپنی فوج کے لیے اندیشہ ہے آپ داؤد بیار کو حکم دیجیے کہ وہ تیز چلے۔ اور جب تک تنگ درے سے ہم نہ گذریں کہیں قیام نہ کرو۔ چاہے اس میں نصف رات ہو جائے۔ ہم یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں جب تک ہمارا ان کا مقابلہ ہے یہ آگے نہ بڑھیں گے ہم خفیف سی مدافعت اور رفع الوقتی کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اندھیرا ہو جائے اور جب رات ہو جائے گی تو ان کو ہمارا مقام معلوم نہ ہو سکے گا اس طرح ہماری فوج بڑھتی رہے گی۔ اور پھر گھاٹی سے ترتیب کے ساتھ نکل جائے گی۔ اور اگر راستہ ہمارے لیے مسدود کر دیا جائے گا تو پھر ہم بچتامر کے

[illegible]

بغا کی فوج کی پست ہمتی:

[illegible]

بغا کی فوج کی خستہ حالی:

[illegible]

بغا کے پڑاؤ پر [illegible] کا حملہ:

[illegible]

بغا کی شکست و فرار:

[illegible]

بغا کو مراغہ جانے کا حکم:

[illegible]

[illegible]

بابک کے بیٹے ... کا قتل

[illegible]

متفرق واقعات:

[illegible]

امیر حج محمد بن داؤد:

[illegible]

۲۲۳ھ کے واقعات

ایتاخ و جعفر بن دینار کی ...:

[illegible]

ایتاخ کی مراجعت:

[illegible]

ابو سعید ... کی ...:

[illegible]

خرمی سردار آذین کا زعم:

اب اسے معلوم ہوا کہ بابک کا ایک سردار آذین نامی اس کے سامنے آ کر اترا ہے اور اس نے اپنے بیوی بچوں کو اس پہاڑ پر جہاں سے روذ الروذ نظر آتا ہے۔ بھیج دیا ہے اور اس نے کہا تھا کہ میں ان یہودیوں یعنی مسلمانوں کے مقابلہ میں نہ خندق بندی کروں گا اور نہ اپنے اہل و عیال کو ان کے خوف سے کسی قلعہ میں مقیم کروں گا۔ اور یہ بات اس وقت ہوئی تھی جب کہ بابک نے اسے مشورہ دیا کہ تم اپنے بیوی بچوں کو کسی قلعہ میں ٹھہراؤ۔ اس نے کہا تھا کیا میں اور یہودیوں کے مقابلہ میں کسی حفاظت کا انتظام کروں بخدا! میں کبھی اپنے عیال کو کسی قلعہ میں محفوظ نہ کروں گا۔ اسی زعم میں اس نے ان کو اس پہاڑ پر بھیج دیا تھا۔

آذین کے خاندان کی گرفتاری:

افشین نے ظفر بن العلاء السعدی اور حسین بن خالد المدائنی ابو سعید کے سرداروں کو شہ سواروں اور کوہبانیہ کی ایک جمعیت کے ساتھ اس پہاڑ پر بھیجا تھا۔ رات کو روذ سے چل کر اس درے میں اترے۔ جہاں سے ایک سوار بھی بمشکل گزر سکتا تھا۔ اکثر لوگوں نے یہ کیا کہ گھوڑوں سے اتر کر انہیں آگے سے کھینچا۔ اور ایک کے پیچھے ایک ہو کر یہاں سے گزرے۔ افشین نے حکم دیا تھا کہ صبح ہونے سے پہلے وہ روذ الروذ پہنچ جائیں۔ اور وہاں سے کوہبانی جماعت پیدل درے کو عبور کر کے آگے بڑھے۔ کیونکہ سرزمین کی دشواری کی وجہ سے وہاں سوار چل نہیں سکتا تھا۔ اور پھر پہاڑ پر چڑھے۔ چنانچہ یہ فوج صبح سے پہلے روذ الروذ آ گئی۔ امیر نے حکم دیا کہ سواروں میں سے جو چاہے گھوڑے سے اتر پڑے۔ اور کپڑے بھی اتار دے سواروں میں سے اکثر نے پیادہ ہو کر اس درے کو عبور کیا۔ اور کوہبانی جماعت تمام کی تمام درے کو عبور کر کے پہاڑ پر چڑھ گئی۔ انہوں نے آذین کے عیال کو اور اس کے لڑکوں میں سے بعض کو گرفتار کر لیا۔ اور یہاں کو لے کر پھر درے کو عبور کر آئے۔ آذین کو اس کی خبر ہو گئی۔

افشین کی کوہبانی جماعت کو ہدایت:

جس وقت یہ پیادہ فوج اس غرض سے روانہ ہوئی اور پہاڑ کی تنگ گھاٹی میں گھس گئی تو افشین کو یہ خوف دامن گیر ہوا کہ مبادا کہیں اسی تنگ گھاٹی میں دشمن ان کو آ لے۔ اس لیے اس نے کوہبانیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ جھنڈے رکھیں اور پہاڑوں کی ایسی بلند چوٹیوں پر رہیں جہاں سے ان کو ظفر بن العلاء اور اس کی فوج نظر آتی ہے تاکہ اگر کوئی دشمن جماعت ان کو دکھائی دے۔ جس سے ان کو خوف ہو تو وہ جھنڈیوں کو ہلا دیں۔

کوہبانی جماعت پر آذین کی پیادہ فوج کا حملہ:

رات کوہبانیوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسر کی۔ جب ابن العلاء اور حسین بن خالد آذین کی گرفتار کردہ عیال کے ساتھ واپس آنے لگے۔ تو اثنائے راہ ہی میں قبل اس کے کہ پہاڑ کی تنگ گھاٹی میں وہ داخل ہوں آذین کی پیادہ فوج پہاڑ سے ان کے مقابلے کے لیے اتر آئی۔ اور اس سے پہلے کہ یہ جماعت گھاٹی میں داخل ہو انہوں نے اس کو آ لیا اور حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں اس جماعت کے کئی آدمی مارے گئے اور انہوں نے بعض عورتوں کو بھی ان سے چھین لیا اب کوہبانی جماعت کی نظر جن کو افشین نے خاص خاص مقامات پر متعین کیا تھا۔ دشمن پر پڑی آذین نے اس جماعت کے مقابلے کے لیے دو فوجیں بھیجی تھیں۔ ایک وہ جو ان سے آ کر مقابلہ کرے اور دوسری وہ جو اس گھاٹی میں ان سے قبل داخل ہو کر ان کی واپسی کا راستہ مسدود کر دے۔

کوہستانیوں کی افشین سے مدافعت:

[illegible]

[illegible]

افشین کی احتیاط و حکمت عملی:

[illegible]

معتصم کی ہدایت پر عمل:

[illegible]

[illegible]

افشین کی روذ الروذ کی جانب پیش قدمی:

[illegible]

[illegible]

جماعت کئی دن کے [illegible] ہو گئی۔ ایسے دو مرتبہ ہو چکا تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ اگر رات میں تم کوئی آواز سنو تو [illegible] اپنی جگہ سے نہ ہٹنا بلکہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہنا اور [illegible] خندق کی حفاظت کرنا چنانچہ انہوں نے بھی تمام رات اسی طرح بسر کر دی۔

بابک کی افشین کو پھلوں کی پیشکش:

بخاراخذاہ نے رات کے وقت خندق کے گرد [illegible] پہاڑی جماعت کی خبر گیری کا حکم دیا [illegible] سب لوگ ہوشیار ہو چکے تھے۔ دوسرے روز خندق کے کھودنے میں مصروف ہوئے۔ [illegible] افشین نے خندق [illegible] تعمیر کر دیا۔ اور سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اور اپنی جمعیت کے سامان و اسباب کو فوراً یہاں منتقل کر لیں۔ اسی اثناء میں بابک کا ایک قاصد اس کے پاس آیا اس کے ساتھ کچھ خربوزے اور ککڑیاں تھیں اس نے بابک کا یہ پیام اسے پہنچا دیا کہ چونکہ آپ کئی دن سے تکلیف میں ہیں اور تم اور تمہارے تمام ساتھی جنگل اور ستو پر گزر کر رہے ہیں اس لیے میں یہ چیزیں بطور تحفہ تم کو بھیجتا ہوں۔ افشین نے اس پیامبر سے کہا میں سمجھتا ہوں کہ اس ملاقات سے میرے دوست کا مطلب [illegible] پہاڑی کو سب حال معلوم ہو جائے مگر میں خوشی سے اس کی سوغات [illegible] [illegible] بخاراخذاہ نے بابک کے پیامبر سے کہا یہاں کا حال تو تم دیکھ چکے اب تم [illegible] پہاڑ پر چڑھ کر [illegible] انتظامات اور [illegible] اس نے حکم دیا۔ ان لوگوں نے [illegible] سوار کر کے پہاڑی [illegible] خندق [illegible] دیکھی۔ اسی طرح ان کو تمام چیزیں [illegible] تاکہ وہ اپنے سردار کے پاس جا کر ان کی اطلاع دے دے۔

اس ہدایت کے مطابق بابک کے پیامبر کو سب خندقیں دکھا دی گئیں [illegible] افشین نے [illegible] [illegible] بابک [illegible]۔

خرمیوں کی مبارزت:

خرمیوں کی ایک جماعت پہاڑی پر سوار ہونے والوں سے مقابلہ کرتی تھی [illegible] انہوں نے [illegible] اس کے بعد خرمی [illegible] میں منتظم ہو کر افشین کی خندق کی فصیل تک چلے آئے [illegible] یہاں آ کر انہوں نے للکارا۔ افشین نے اپنی فوج کو [illegible] زبان سے ایک لفظ بھی نہ [illegible] رات تک وہ اسی طرح [illegible] فصیل کے نیچے گھوڑے دوڑاتے رہے۔

ترکی دستہ پر فوج کا حملہ

جب ترک [illegible] پہنچا [illegible] افشین نے [illegible] ان کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان میں سے کوئی ان سے نہ بچ سکا۔

افشین کی فوج کی ترتیب کا انتظام

اس کے بعد افشین نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نقارہ کی آواز پر فوج کی نقل و حرکت

طلوع فجر کے بعد افشین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

افشین و بابک کی احتیاطی تدابیر

افشین جب [illegible]

[illegible] کی حفاظت کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ [illegible] جب [illegible] افشین اس کے [illegible] افشین [illegible] کے خلاف [illegible] کے لیے [illegible] بیعت [illegible]۔ جب [illegible] افشین اس [illegible] کی حفاظت [illegible]۔

افشین کی امرائے عساکر کو دعوت

افشین نے [illegible] خزر [illegible] کے ساتھ [illegible] جانب [illegible] افشین کی [illegible] کے دروازے [illegible] افشین کا [illegible] کے دروازے تک پہنچ [illegible]

آگے [illegible] ٹھہر جائیں۔ [illegible]۔

بابک و افشین کی نقل و حرکت کا علم

بابک کو جب معلوم ہوتا کہ افشین کی [illegible] اپنی جگہ سے [illegible] نقل و حرکت [illegible] افشین [illegible] کے پاس [illegible]

[illegible]۔

افشین کا دستور عمل

افشین کا دستور تھا کہ وہ جب اس مقام پر پہنچتا تو وہاں اس کے لیے [illegible] بچھا دی جاتی اور ایک [illegible] رکھ دی جاتی اور ایک بلند مقام پر [illegible] جہاں سے [illegible] اپنا [illegible] افشین [illegible] کی اجازت [illegible] دوسری جانب [illegible] کے [illegible] افشین [illegible] کی اجازت [illegible] کے [illegible] کے لیے [illegible] افشین اپنے مقام سے [illegible] افشین [illegible] بابک [illegible]

جب وہ واپس جانے لگتا تو بابک کی فوج ان کا تعاقب کرتی اور چھیڑ چھاڑ کرتی جاتی تھی۔ بیشتر [illegible] فوج [illegible] تمام [illegible] [illegible] پہنچ سکتی۔ وہ پانی [illegible] سے [illegible] صاحب نے [illegible] [illegible]۔

چند روز جب اسی طرح [illegible] کے گزر گئے تو [illegible] [illegible] اور [illegible] آگئی سے [illegible] آگئے۔

خرمیوں کا جعفر کے دستے پر حملہ

ایک دن اسی طرح جعفر [illegible] کے لشکر حسب عادت واپس ہو رہا تھا اور سب سے پیچھے ابو سعید نے وادی کو عبور کر لیا تھا اور جعفر کے دستے کے لوگ ابھی پیچھے تھے۔ کہ [illegible] نے [illegible] کا ایک [illegible] ایک سو [illegible] سواروں نے [illegible] جعفر کی [illegible] پیادہ [illegible] پر حملہ کر دیا [illegible] ہنگامہ برپا ہوا۔ جعفر خود اپنے دستے کو لے کر مقابلہ پر پلٹ آیا۔ اور اس نے [illegible] خود ان سواروں پر حملہ کر کے ان کو [illegible] کے دروازے تک [illegible] دیا۔ اس کے بعد [illegible] فوج میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اب افشین اور جعفر اور ان کی فوجیں اس طرف سے [illegible] ہوئی پہنچ آئیں۔ اس سے پہلے جعفر کے دستے کے کچھ لوگ نکل کر پہنچ چکے تھے [illegible] ایک [illegible] سوار [illegible] نے [illegible] اس وقت تک افشین کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے سو [illegible] تھے۔ صرف سواری [illegible] تھے۔ [illegible] [illegible] اور [illegible] وہاں پر حملہ [illegible]۔ بہت سے [illegible] طرفین کے زخمی ہوئے۔

افشین کی جعفر سے برہمی:

افشین [illegible] کر [illegible] اپنا [illegible] [illegible] کیا۔ اس کے لیے [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]۔ وہ اپنی مقام پر جہاں [illegible] تھا [illegible] جعفر پر برہم ہونے لگا۔ کہ تم نے میری تمام تیاری اور منصوبے کو غارت کر دیا [illegible] اور [illegible] ابو دلف کے دستے میں بصرہ وغیرہ کے مجاہد رضا کاروں کی بھی ایک جماعت تھی جب انہوں نے جعفر کو مصروف پیکار دیکھا تو یہ رضا کار افشین کے حکم کے بغیر وادی میں [illegible] کے [illegible] کی سمت اتر گئے تھے اور [illegible] سے [illegible] انہوں نے اسے کچھ نقصان بھی پہنچایا تھا بلکہ قریب تھا کہ [illegible] پر چڑھ کر [illegible] داخل ہو جائیں۔

جعفر کا افشین کو پیغام:

جعفر نے افشین سے کہلا بھیجا کہ آپ مجھے پانچ سو [illegible] [illegible]۔ مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے [illegible] داخل ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں اپنے سامنے سوائے [illegible] [illegible] آپ کی [illegible] ہیں اور کوئی [illegible] مزاحمت کرنے والا نہیں دیکھتا۔

جعفر کو مراجعت کا حکم:

افشین نے اسے کہلا بھیجا کہ تم نے میری تمام تجویز برباد کر دی [illegible] تم اس مقام سے [illegible] اور اپنی فوج کو باہر لے آؤ اور [illegible] آؤ۔ اسی اثنا میں جب رضا کاروں نے [illegible] پر [illegible] کر دی۔ تو ایک شور برپا ہو گیا۔ [illegible] جماعت [illegible] نے خیال کیا کہ اب تو [illegible] پوری طرح شروع ہو گئی ہے انہوں نے نعرے بلند کیے [illegible] فوج کے پیچھے سے ایک دم [illegible] ہوئے۔ اس طرح [illegible] ایک دوسری گھات [illegible] کے عقب سے [illegible] افشین بیٹھا ہوا تھا نکل [illegible] اور [illegible]

جو وقت [illegible] مسلمانوں [illegible] اور [illegible] کے افشین کے ساتھ اپنا اپنا [illegible] ہیں۔ [illegible] افشین نے [illegible] بابک کے [illegible]

جعفر کی افشین سے شکایت:

جعفر [illegible] جعفر افشین کے [illegible] امیر [illegible] مجھے اس جنگ کے لیے [illegible] یہاں [illegible] آپ نے [illegible] کے وقت میری امداد [illegible] آپ صرف [illegible] مجھے [illegible] کے [illegible] قتل [illegible] تھی۔

جعفر اور فضل بن کاؤس میں تلخ کلامی:

افشین نے کہا [illegible] معلوم نہیں [illegible] فوج پر [illegible] اپنی [illegible] سے [illegible] فضل بن کاؤس نے جعفر سے کہا اگر [illegible] انتظام [illegible] مقام [illegible] جہاں [illegible] جعفر نے کہا [illegible] یہاں [illegible] فضل نے غصے میں کہا اگر میر یہاں نہ ہوتے تو میں تم کو بتا دیتا کہ تم کون ہو [illegible] افشین نے دونوں کو [illegible] اور وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

رضا کاروں کی واپسی کا حکم:

افشین نے [illegible] حکم [illegible] رضا کاروں [illegible] فصیل سے واپس [illegible] اس نے ان [illegible] واپسی کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک شخص ایک پتھر لیے ہوئے [illegible] اور کہنے لگا کہ اب [illegible] یہاں سے واپسی کا حکم [illegible] فصیل [illegible] پتھر [illegible] نے کہا جس وقت [illegible] چلے گے تم کو معلوم ہو گا کہ [illegible] بابک [illegible]

ابو سعید کی افشین کی حکمت عملی کی تعریف:

افشین نے ابو سعید سے [illegible] کہا [illegible] امیر المومنین کی خیر خواہی [illegible] نہیں جانتا تھا کہ تم [illegible] آپ [illegible] جنگ [illegible] کی طرف [illegible] پہاڑ [illegible] ان [illegible] یہاں [illegible] بھی ہم یہاں سے [illegible]

افشین کی مقام [illegible] سے مراجعت:

چنانچہ افشین [illegible] اس کی [illegible] جب [illegible] فوج کو حکم [illegible] اور خود [illegible]

اس اثناء میں دوسرا دستہ اس کے سامنے کھڑا رہتا۔ اور ان دونوں کے درمیان صرف ایک تیر کا فاصلہ رہتا۔ وہ اس وقت تک اس گھاٹی اور جنگ دوسرے کے قریب نہ جاتا جب تک کہ وہ دیکھ نہ لیتا کہ سامنے جانے والے دستے کے تمام آدمی وہاں سے عبور کر گئے ہیں اور اس کے لیے راستہ صاف کر چکے ہیں اس کے بعد وہ گھاٹی کے قریب جاتا اور پھر وہ اپنے دوسرے دستہ سپاہ کے ساتھ اپنی سوار اور پیادہ جمعیت کے ساتھ اس گھاٹی میں اترتا۔ ہمیشہ اس کا یہی دستور رہا اس نے تمام دستوں کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ سب کے پیچھے واپس ہوا کریں۔ اس وجہ سے کوئی دستہ اپنی نوبت کے بغیر کسی پر مقدم نہ ہوتا۔ اور نہ اس سے موخر رہتا۔ اور اسی طرح جب بخارا خذاہ کے دستے کے علاوہ اور تمام فوجیں اس گھاٹی سے گذر جاتیں تو اب بخارا خذاہ اس گھاٹی کو چھوڑ کر اپنی خندق کو چلتا۔ چنانچہ آج بھی وہ اسی ترتیب سے مقام مصاف سے پلٹا۔ اس مہینہ سب کے آخر میں اس کی ہراول فوج جو بخارا خذاہ کے مورچے سے گذر رہی تھی اسے وہ گھاٹی نظر آئی جہاں دشمن ان کی تاک میں چھپا ہوا تھا ان کو اب معلوم ہوا کہ ان کے پھانسنے کے لیے کیا جال بچھایا گیا ہے وہ گھاٹی اپنی راہ ہو گئے جو چاہتے تھے کہ اس مقام کو جس کی حفاظت بخارا خذاہ کے ذمے تھی اپنے قبضے میں کر لیں۔

رضا کاروں کی افشین سے شکایت:

چند روز افشین اپنی روذ الروذ والی خندق میں بغیر کسی جنگی کارروائی کے خاموش بیٹھا رہا۔ رضا کاروں نے چارہ کی قلت اور خرچ اور توشہ کی کمی کی اس سے شکایت کی اس نے ان سے کہا جو تم میں سے صبر کر سکتا ہے وہ صبر کرے اور جو نہ کر سکتا ہو وہ خوشی سے چلا جائے میرے ساتھ سرکاری فوج موجود ہے وہ بہرحال اپنی معاشوں میں سردی اور گرمی ہر حالت میں میرے ساتھ ہیں برف پڑنے تک میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔

رضا کاروں کی افشین کے طرز عمل پر تنقید:

اس جواب کو سن کر رضا کار اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے آئے اور کہنے لگے کہ اگر افشین ہم کو اور جعفر کو ہمارے حال پر چھوڑ دیتا تو ہم نے بذ کو فتح کر لیا ہوتا۔ یہ تو جنگ میں صرف ٹال مٹول کر رہا ہے۔ افشین کو بھی اس بات کی اطلاع ہوئی کہ یہ رضا کار اس پر خوب زبان درازیاں کر رہے ہیں وہ تو یہ کہتے ہیں کہ افشین ان سے لڑنا ہی نہیں چاہتا۔ وہ تو معاملے کو طول دینا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ کسی نے یہ بھی کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ تم افشین سے کہہ دو کہ یا تم فوراً اس شخص سے پوری مستعدی سے لڑو ورنہ میں پہاڑوں کو حکم دوں گا کہ وہ تم کو سنگسار کریں۔ اس خواب کو لوگوں نے وزنی سمجھ کر چھاؤنی میں علانیہ طور پر بیان کرنا شروع کر دیا۔

رضا کاروں کے افسروں کی طلبی:

افشین نے رضا کاروں کے سرداروں کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ جس شخص نے یہ خواب دیکھا ہے اسے میرے سامنے پیش کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے اب دوسروں کو بھی بڑے بڑے خواب نظر آنے لگے ہیں وہ اس شخص کو ایک جماعت کے ساتھ افشین کے پاس لائے افشین نے اسے سلام کیا اور اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور کہا کہ تم بغیر کسی لحاظ اور پاس کے صاف صاف اپنا خواب مجھ سے بیان کرو۔ کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہوگا وہی تم کہو گے اس نے اپنا خواب بیان کر دیا۔ افشین نے کہا ہر شخص سے پہلے اللہ ہر بات سے واقف ہے اور وہی اس بات کو جانتا ہے کہ اس مخلوق سے اس کا کیا ارادہ ہے اگر اللہ کا یہ ارادہ ہو کہ وہ پہاڑوں کو

[illegible]

ایک مجاہد کا جذبۂ شہادت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس مقام پر پہنچا جہاں جہاں پہلی شکست ہوئی تھی افشین نے [illegible] بعد اس نے [illegible] تم اور تمہاری فوج میرے سامنے کھڑے رہو۔ اور یہاں سے قدم نہ ہٹاؤ [illegible] اس نے ایک خیمہ بھی [illegible] اپنی جگہ رہنا ہے اور جعفر [illegible] کی جماعت [illegible] آگے بڑھتا ہے۔ [illegible] کو پہلے سپاہی سواروں کی امداد نہ کرے [illegible] تم ان کو کمک بھیج دینا۔

رضاکاروں کا بذ پر حملہ

اس نے ابودلف اور اس کے رضاکاروں اور مجاہدین کو بھی تاکید کی کہ وہ [illegible] وادی میں [illegible] پہلی مرتبہ جس جگہ [illegible] سے بڑھے تھے اس مرتبہ بھی بذ کی فصیل کی طرف چڑھتے گئے اور وہاں پہنچے [illegible] جعفر نے ایک شدید حملہ کر کے اس مرتبہ بھی پہلے حملے کی طرح شہر کے دروازے سے [illegible] مقابلہ پر ڈٹے رہے۔ افشین نے ایک آدمی کے ہاتھ رضاکاروں کی ایک تھیلی [illegible] اور اس سے کہا کہ جعفر سے کہو [illegible] کے پاس جاؤ اور [illegible] ایک [illegible] اشرفیاں دی جائیں گی اس نے اپنے ایک دوسرے آدمی کو [illegible] تھیلی دی۔ اور کہا کہ تم [illegible] طوق اور کنگن [illegible] رضاکاروں کے پاس جاؤ اور ابودلف سے کہو کہ رضاکاروں اور دوسرے مجاہدوں میں تم کو جو نظر آئے جس نے جنگ میں اچھی خدمات انجام دی ہوں اسے جو مناسب سمجھو ان میں سے دو۔ پھر اس [illegible] کو حکم دیا کہ ستو اور پانی لے کر [illegible] فوج کے ساتھ جاؤ۔ اور جسے ضرورت ہو اسے یہ چیزیں دو۔ تاکہ سپاہیوں کو پیاس کی وجہ سے واپس نہ آنا پڑے۔

رضاکاروں کے لیے ستو اور پانی کی فراہمی:

نیز افشین نے جعفر کی جمعیت کو بھی پانی اور ستو مہیا کر دیا۔ اس نے لشکر [illegible] کے سردار کو بلا کر اس سے کہا کہ وہ اس جنگ میں رضاکار کے ساتھ [illegible] نظر آئے تو اسے بچا لینا [illegible] عطا کروں گا اس کے لیے اس نے [illegible] کی ایک تھیلی اس کے حوالے کی جعفر کی جمعیت کے ساتھ بھی اس نے [illegible] اور [illegible] کے پاس اس نے [illegible] جن کے پاس تیر تھے۔ اس نے طوق اور کنگنوں سے بھرا ہوا ایک صندوق جعفر کو بھیجا اور کہا کہ آپ آدمیوں میں سے جسے چاہیں انعام دیں۔ ان کے علاوہ میں بعد میں اور بھی انعام و اکرام اپنے پاس سے ان لوگوں کو دوں گا۔ نیز جس کسی نے تم سے [illegible] کا اقرار کیا ہو اس کو بھی پورا کر دوں گا اور امیر المومنین سے ان کے لیے [illegible] لکھوں گا۔

خرمیوں کا جعفر پر حملہ

بذ کے دروازے پر دیر تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ آخرکار خرمیوں نے دروازہ کھول کر جعفر کی جمعیت پر حملہ آور ہوئے اور ان کو دروازے سے ہٹا دیا۔ پھر انہوں نے ایک دوسری سمت سے رضاکاروں پر حملہ کیا۔ [illegible] ان کی فصیل سے [illegible] دیا اور پتھروں سے ان کو اس قدر زخمی کیا کہ وہ [illegible] جنگ سے [illegible] جعفر نے اپنی جماعت [illegible] آگے بڑھے ان میں سے تقریباً سو آدمی [illegible] رہ گئے۔

خرمیوں کی شدید مدافعت:

اب یہ لوگ [illegible] بڑھے تھے۔ اور یہ وہاں پہنچ گئے [illegible] تھے [illegible] کی طرف [illegible] کی جانب سے [illegible] نے بھی اسی طرح [illegible] نے [illegible] جعفر [illegible] کے تحت جو [illegible] سے [illegible] تھے۔ [illegible] جعفر [illegible] ان [illegible] کرتے رہے تھے۔

پیدل فوج کی کمک

اس کے بعد [illegible] افشین [illegible] کہ دشمن ان کی فوج پر [illegible] پیدل فوج کو جسے اس نے پہلے سے تیار کر رکھا تھا [illegible] کی جگہ [illegible] کی کمک کے لیے بھیجا۔ [illegible] کی کمک کے لیے ایک [illegible] کا دستہ روانہ کیا۔ جعفر [illegible] کی فوج [illegible] ساتھ [illegible] اس جگہ مشکل ہے کہ ان کو آگے بڑھنے کا موقع مل سکتا ہے [illegible] اس قدر تنگ ہے کہ یہاں صرف ایک یا دو آدمی [illegible] سے نقل و حرکت کر سکتے ہیں [illegible] افشین نے [illegible] جعفر [illegible] پلٹ آیا۔

افشین کا فوج کو مراجعت کا حکم:

افشین نے [illegible] ان [illegible] افشین نے ساری فوج کو مراجعت کا حکم دیا۔ [illegible] اپنی [illegible] خندق [illegible] چلے آئے۔ لوگ اس سال [illegible] سے مایوس ہو گئے [illegible]

پیدل تیر اندازوں کو پہاڑ پر چڑھ جانے کا حکم:

ان واقعات کے بعد افشین نے پھر حملہ کی تیاری کی۔ وسط شب میں اس نے ایک [illegible] پیدل [illegible] کو طلب کر کے ان [illegible] اور [illegible] جنگ کے جھنڈے [illegible] اس تیاری کے بعد اس نے ان کو غروب آفتاب کے وقت رہنماؤں کے ساتھ [illegible] روانہ کیا۔ وہ ساری رات [illegible] پہاڑوں [illegible] اور اس طرح ان پہاڑوں [illegible] بلند پہاڑ کے پیچھے پہنچ گئے جس پر [illegible] افشین نے انہیں حکم دیا تھا کہ اس قدر خاموشی سے [illegible] حرکت کریں کہ [illegible] اور جب ہمارے علم [illegible] اس وقت تم ان جھنڈوں [illegible] کے سروں پر [illegible] پہاڑ پر سے اتر کر [illegible] تم اپنی جگہ سے اس وقت تک جنبش نہ کرنا [illegible]

بشیر ترکی کو [illegible] پر قبضہ کرنے کی ہدایت:

اس ہدایت [illegible] پیادہ [illegible] پہاڑی [illegible] پر چڑھ [illegible] ان [illegible] پہاڑی پر پہنچے۔ [illegible] افشین نے [illegible] بابک [illegible] پیش قدمی [illegible] ابھی رات باقی تھی کہ اس نے بشیر ترکی [illegible] وادی کے سب سے [illegible] جہاں [illegible] کے لیے [illegible] تھا۔ مسلسل [illegible] افشین کو [illegible] معلوم تھی کہ جب کبھی [illegible] میں اپنی جمعیت [illegible] کمین گاہ [illegible] ہدایت کے [illegible] خرمی [illegible] کمین گاہ میں [illegible] ہوتی [illegible] کا۔

افشین کی پیش قدمی:

ان کے جانے کے بعد افشین نے تمام [illegible] پیش قدمی کریں گے۔ چنانچہ [illegible] کے مطابق [illegible] نماز ادا کی۔ اس کے بعد [illegible] حسب عادت وہاں اس نے [illegible] خندق [illegible] ابوسعید [illegible] جعفر [illegible] احمد بن خلیل [illegible] تمام [illegible] میں [illegible]۔

آذین والے ٹیلے کا محاصرہ:

افشین نے ان سب [illegible] آذین [illegible] جعفر [illegible] دروازے کے قریب تھا [illegible] ابوسعید [illegible] احمد بن خلیل [illegible] ہشام [illegible] انہوں نے [illegible] طرف سے [illegible]۔

خرمیوں کا بشیر و فراغنہ پر حملہ:

اتنے میں وادی کے [illegible] ایک شور [illegible] آذین والے ٹیلے کے نیچے جو کمین گاہیں تھیں [illegible] افشین [illegible] جب [illegible] افشین کی ہدایت کے مطابق اپنے [illegible] تھا۔

جعفر الخیاط کا حملہ:

اب ان پہاڑی کا [illegible] تھا [illegible] آذین کی سمت [illegible] جعفر الخیاط [illegible] اس سے پہلا [illegible] جعفر خیاط پیادوں [illegible] وقت حال کے لیے ان کی طرف بھیجا اور افشین کی فوج میں ان کو دیکھ کر خوف و اضطراب پیدا ہوا۔ افشین نے اپنی فوج کو [illegible] سب سے [illegible] کے لیے بھیجا ہے۔ جب جعفر الخیاط اور اس کی جمعیت نے آذین [illegible] کی فوج پر حملہ کر دیا۔ یہ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور [illegible] شدید حملہ کیا کہ آذین اور اس کی فوج [illegible] میدان [illegible] رہا۔

ابوسعید کے فوجی دستہ کی یورش:

ابوسعید کی سمت سے ایک شخص معاذ بن محمد بن معاذ نے چند آدمیوں کے ساتھ آذین پر حملہ کیا۔ جعفر نے اشارے سے ان کو معلوم ہوا کہ ان کے [illegible] گھوڑوں [illegible] ابوسعید کے سوار [illegible] افشین نے [illegible] کے مکانوں کی دیواروں [illegible] قتل کیا [illegible] ان کے [illegible] ہونے کے بعد [illegible] ان پر حملہ کر دیا [illegible] اور ان کے لیے آذین نے ایک [illegible] تیار کر رکھا تھا [illegible] بہت بڑا پتھر [illegible] جب فوج نے ان پر حملہ کیا اس نے [illegible] سے وہ پتھر ان پر لڑھکا دیا تو [illegible] ان کا راستہ چھوڑ کر ہٹ گئے [illegible] وہ پتھر [illegible] ان کے [illegible] نے ہر طرف سے [illegible] بابک نے جب یہ دیکھا کہ میری [illegible] افشین کی سمت والے دروازے سے جہاں سے افشین کا ٹیلہ ایک میل کے فاصلہ پر [illegible] تھا۔

بابک کی امان طلبی:

بابک ایک جماعت کے ساتھ افشین [illegible] آیا [illegible] نے پوچھا کون ہے جو افشین کو [illegible] افشین [illegible] اطلاع [illegible] کے لیے ایک ایسے شخص کو جو بابک کو پہچانتا تھا اس کے پاس بھیجا اس نے [illegible] افشین سے [illegible] کہا [illegible] افشین [illegible] اس کے [illegible] قریب [illegible] بابک [illegible] گفتگو [illegible] میں آذین کی سمت میں خوب جنگ ہو رہی تھی۔ بابک نے افشین سے کہا میں امیر المومنین سے امان کی درخواست کرتا ہوں۔ افشین نے کہا جب [illegible] میں امان دینے کے لیے تیار ہوں اس نے کہا آپ [illegible] مجھے امان دیں [illegible] کہ میں اپنے عیال و [illegible] اور سفر کی تیاری کر دوں۔

بابک کو افشین کی امان:

افشین نے کہا میں نے کئی مرتبہ تمہاری بھلائی کی بات کہی مگر تم نے میری نصیحت [illegible] بھی [illegible] نصیحت [illegible] سے چلے جاؤ [illegible] بابک نے [illegible] آپ کی نصیحت [illegible] افشین نے کہا اچھا تو [illegible]

[illegible]

افشین کا بذ پر قبضہ

[illegible]

بذ کی تاراجی

[illegible]

افشین کی بذ سے مراجعت

[illegible]

افشین کا قلعوں کے انہدام کا حکم

[illegible]

بابک کا فرار

[illegible]

[illegible]

مستعصم کا [illegible] کے لیے امان نامہ

[illegible]

المستعصم کے قاصدوں کی روانگی

[illegible]

المستعصم کے قاصدوں کی ہلاکو سے ملاقات

[illegible]

المستعصم کے ایک قاصد کا قتل

[illegible]

[illegible]

بابک کا اپنے بیٹے کو پیغام:

[illegible]

بابک کی روپوشی:

[illegible]

بابک کی والدہ اور بیوی کی گرفتاری:

[illegible]

بابک کی آرمینیا کے پہاڑوں میں روپوشی

[illegible]

کی ضرورت ہوئی تو آذربیجان کے تمام بطریقوں نے اپنے اپنے راستوں اور ناکوں پر پہرے بٹھا دیئے تھے۔ اور قلعوں کو حکم دے دیا تھا کہ جو گزرے اسے گرفتار کر لیا جائے اور جب تک اس کی شناخت نہ ہو جائے اسے قید رکھا جائے ان ہدایات اور احکام کی وجہ سے تمام چوکی دار اور قلعہ دار ہر وقت مستعد اور ہوشیار رہتے تھے۔ جب بابک کو سخت بھوک معلوم ہوئی وہ پہاڑ کی گھاٹی سے برآمد ہوا وہاں ایک کسان ایک تراشی میں ہل چلا رہا تھا بابک نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ تم یہ دینار اور درہم لے کر اس کسان کے پاس جاؤ اور اس کے پاس روٹی ہو تو اسے لے کر یہ دے دینا [illegible]۔

بابک کے غلام کے خلاف شکایت:

اس کسان کا ایک دوسرا شریک بھی تھا وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے گیا ہوا تھا بابک کا غلام اس کسان کے پاس اترا تو اس کے شریک نے بھی دور سے اس غلام کو دیکھ کر سمجھا کہ وہ اپنے ساتھی کے پاس آیا ہے وہ توقف کر کے دور ہی کھڑا رہا اور دیکھتا رہا کہ دوسرا کسان کیا کرتا ہے غلام نے اس کسان کو کچھ دیا جس پر اس نے اپنی روٹی لے جا کر غلام کو دی اس کا شریک دور سے یہ معاملہ دیکھتا رہا اور اسے یہ گمان ہوا کہ یہ شخص میرے ساتھی کی روٹی زبردستی غصب کر کے لے گیا ہے اسے اس کی خبر نہ تھی کہ غلام نے اسے کچھ دیا۔ اس خیال کے تحت وہ سیدھا دوڑتا ہوا قلعے گیا اور اس نے جا کر اطلاع دی کہ ایک مسلح شخص نے آ کر تراشی میں میرے شریک کی روٹی چھین لی۔ یہ سنتے ہی تھانیدار گھوڑے پر سوار ہو کر اس سمت چلا یہ پہاڑ ابن سنباط کے تھے۔

سہل بن سنباط اور بابک کی ملاقات:

نیز اس نے سہل بن سنباط کو اس واقعہ کی اطلاع بھیج دی وہ خود بھی اپنی جمعیت کے ساتھ گھوڑوں پر سوار چل پڑا ہوا اس کسان کے پاس آ گیا اس وقت تک غلام وہاں موجود تھا اس نے کسان سے دریافت کیا کیا ہوا؟ اس نے کہا اس غلام نے آ کر مجھ سے روٹی مانگی میں نے اسے روٹی دے دی۔ ابن سنباط نے غلام سے پوچھا تمہارے مالک کہاں ہیں اس نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہاں موجود ہیں۔ ابن سنباط اس کے ساتھ ہو لیا اور بابک کے پاس جو ٹھہرا ہوا تھا پہنچا۔ اس کی صورت ہی سے اس نے بابک کو پہچان لیا اور اس کے اعزاز میں وہ گھوڑے سے اتر کر اس کے قریب گیا اور اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور کہا اے ہمارے سردار آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں بابک نے کہا میں رومی علاقہ میں جاؤں گا اور مقام کا اس نے نام لے کر کہا کہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں۔

سہل بن سنباط کی بابک سے درخواست:

ابن سنباط نے کہا آپ کو کوئی مقام یا کوئی اور شخص ایسا نہ ملے گا جو مجھ سے زیادہ آپ کی خاطر اور حفاظت کر سکے گا۔ میں سرکار کا ماتحت نہیں ہوں اور نہ کوئی سرکاری عہدے دار میرے ہاں دخل دیتا ہے آپ میری آزادی دولت اور میرے علاقے سے خوب واقف ہیں جتنے بطریق یہاں ہیں وہ سب آپ کے رشتہ دار ہیں ان سے آپ کی اولاد ہوئی ہے یہ اس لئے تھا کہ بابک کی یہ عادت تھی کہ جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ کسی بطریق کی بیٹی یا بہن خوبصورت ہے تو وہ اسے اس سے طلب کرتا اگر وہ بطریق اس مطالبہ میں عورت کو بھیج دیتا تو خیر تھی ورنہ بابک اس پر اچانک حملہ کر کے اسے زبردستی چھین لیتا۔ نیز اس کے تمام مال و متاع کو لوٹ لیتا۔ اور اس طرح غصب کر کے اپنے گھر لے آتا۔

ابن سنباط کی بابک کو قلعہ میں قیام کی دعوت:

ابن سنباط نے اس سے کہا آپ کہیں اور جانے کے بجائے میرے پاس میرے قلعہ میں قیام کیجیے کیونکہ آپ تو خاندانی بادشاہ ہیں۔ رہیں تو آپ یہاں ہر طرح امن سے رہیں گے کیونکہ یہ کبھی بھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ آپ یہاں ہیں اور ہر قسم کا آرام ملے گا۔ بابک نے اس کی دعوت قبول کی مگر اس نے کہا میں اور میرا بھائی دونوں ایک جگہ نہیں رہ سکتے کیونکہ ممکن ہے کہ ہم میں سے ایک پکڑا جائے تو دوسرا تو بچ رہے، میں تمہارے پاس ٹھہر جاتا ہوں اور میرا بھائی عبداللہ ابن اصطفانوس کے پاس چلا جائے کیونکہ یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا کیا ہو گا، ہمارے قتل کی صورت میں کوئی تو ہماری اس تحریک کو زندہ رکھے۔ ابن سنباط نے کہا آپ کے تو بہت سی اولاد ہے۔ بابک نے کہا ان میں سے کوئی کار آمد نہیں ہے۔

ابن سنباط کی بابک کے متعلق افشین کو اطلاع:

اب اس نے یہ عزم کر لیا کہ وہ اپنے بھائی کو اصطفانوس کے قلعہ میں بھیج دے کیونکہ یہ اس کی پناہ لے گا اور خود وہ ابن سنباط کے ساتھ اس کے قلعہ میں رہ گیا۔ دوسرے دن صبح کو عبداللہ ابن اصطفانوس کے قلعہ روانہ ہو گیا اور بابک ابن سنباط کے ساتھ ٹھہر گیا۔ ابن سنباط نے افشین کو بابک کے آنے کی خبر بھیج دی۔ افشین نے اسے لکھا کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو میں اور خود امیر المومنین تم کو خوش کر دیں گے۔ مزید تصدیق کے لیے افشین نے بابک کا حلیہ اپنے ایک خاص معتمد شخص سے بیان کر کے اسے ابن سنباط کے پاس بھیجا اور اسے لکھا کہ میں اپنے اس معتمد کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں تاکہ یہ بابک کو خود دیکھ لے۔ ابن سنباط نے اس بات کو نامناسب سمجھا کہ وہ ایک اجنبی کی موجودگی سے بابک کو بدظن و متنفر کر دے اس لیے اس شخص سے کہا کہ تم صرف اس وقت دیکھ سکتے ہو جب وہ صبح کے ناشتہ کے لیے کھانا کھاتا ہو اور ویسے بابک سے ملنا ممکن نہیں ہے البتہ جب ہم کھانا کھائیں تم ہمارے نوکروں اور باورچیوں کا لباس پہن کر دستر خوان پر ہر چیز لے کے حاضر ہونا اور جب وہ کھانا کھانے کے لیے بیٹھے اس وقت خوب اچھی طرح اسے دیکھ لینا اور پھر واپس جا کر اپنے امیر سے بیان کر دینا۔

بابک کی شناخت:

اس شخص نے کھانے کے وقت دسترخوان پر بابک کو غور سے دیکھا تو اس کے دل میں اس کی طرف سے شبہ پیدا ہو گیا اس نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابن سنباط نے کہا یہ خراسان کا ایک نصرانی ہے جو عرصہ دراز سے ہمارے یہاں آ کر رہ گیا ہے۔ ابن سنباط نے یہ بات اس شخص سے پہلے سے کہہ دی تھی کہ میں تمہارے متعلق یہ کہوں گا۔

بابک نے اس شخص سے پوچھا کتنے عرصہ سے تم یہاں ہو؟ اس نے کہا فلاں عرصے سے یہاں ہوں۔ اس نے پوچھا تم کس طرح سے یہاں آ کر مقیم ہوئے؟ اس نے کہا میں نے یہیں شادی کر لی ہے۔ بابک نے کہا تم نے سچ کہا جب کسی سے پوچھا جائے کہ اس کا وطن کہاں ہے اور وہ کہے کہ جہاں میری بیوی ہے وہی میرا مقام ہے تو یہ بات ٹھیک ہے۔

ابو سعید اور بوزبارہ کو افشین کی ہدایت:

اب اس نے افشین سے آ کر پورا واقعہ بیان کر دیا افشین نے ابو سعید اور بوزبارہ کو اپنے ایک خط کے ساتھ ابن سنباط کے پاس بھیجا اور ہدایت کر دی کہ جب تم ابن سنباط کے قلعہ کے قریب پہنچ جاؤ تو اپنے آنے سے پہلے یہ خط اسے بھیج دینا اور جو کچھ وہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرتب ہو گئی۔ افشین ایک [illegible] میں بیٹھا۔ جب بابک کو اس کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو اس نے [illegible] ٹھہرا دیا کہ [illegible] عرب کو دونوں صفوں کے درمیان سے وہ ہو کر گزرا۔ ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلنے پائے اور [illegible] کے قتل ہو جانے سے پہلے افشین کے پاس بہت سی لونڈیاں اور بچے آ گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان کو بابک نے اغوا کر لیا تھا۔ تمام عرب اور [illegible] کی شریف زادیاں ہیں۔ افشین نے ان کے لیے ایک علیحدہ احاطہ بنا دیا ان میں ان کو ٹھہرایا۔ [illegible] ان کا خاص محافظ مقرر کر دیا اور کہا کہ [illegible] اپنی حالت لکھ دیں۔ اس اطلاع کے بعد [illegible] ان کا جو جو [illegible] اور [illegible] کی شناخت [illegible] کہ وہ [illegible] جاتے ہیں [illegible] ان کی [illegible] قرابت [illegible] افشین ان [illegible] کے [illegible] معتصم [illegible] جا چکے تھے اور بہت [illegible] جو اپنے [illegible] افشین نے اپنی فوج کو [illegible] حکم دیا تھا اور [illegible] بابک کو [illegible] اور [illegible] کے بیچ میں بیٹھا ہوا افشین کے [illegible] پیش کیا گیا۔

بابک کی اسیری:

افشین نے اسے دیکھ کر کہا کہ اسے ہماری [illegible] لے جاؤ [illegible] اسے سوار کر کے [illegible] جب ان [illegible] نے اور بچوں نے جو بڑے [illegible] قید تھے بابک کو اس حال میں دیکھا انہوں نے اپنے منہ پیٹ لئے اور رونا اور ایک شور بلند کر دیا۔ اس پر افشین نے کہا کل تک تم [illegible] کیا ان [illegible] انہوں نے کہا وہ ہمارے ساتھ احسان کرتا تھا۔ افشین نے ان کے قید کر دینے کا حکم دے دیا اور ایک کمرے میں ٹھہرا دیا [illegible] رہنے گئے۔

بابک کے بھائی عبداللہ کی گرفتاری:

اس کا بھائی عبداللہ [illegible] اصطفانوس کے پاس [illegible] کے زمانے میں [illegible] بن اصطفانوس کے پاس چلا گیا تھا۔ افشین نے اسے لکھا [illegible] بھیج دو [illegible] افشین کے پاس بھیج دیا۔ جب [illegible] افشین نے اسے بھی بابک کے ساتھ ایک ہی کمرے میں قید کر دیا اور [illegible] بٹھا دیا اس کے بعد اس نے معتصم کو ان دونوں کی گرفتاری کی اطلاع دی۔

بابک کی آخری خواہش:

معتصم نے اسے لکھا کہ تم دونوں کو [illegible] جب افشین نے عراق جانے کا ارادہ کیا بابک کو [illegible] آرزو پوری کر [illegible] اپنے شہر [illegible] دیکھا اپنے شہر کو [illegible] افشین نے [illegible] ایک جماعت کے ساتھ اسے بھیج دیا۔ [illegible] ساری رات شہر میں پھرتا رہا اور [illegible] اپنے محلوں کو دیکھا۔ پھر یہ لوگ اسے افشین کے پاس لے آئے جب چلنے [illegible] معتصم نے اپنے [illegible] بابک نے افشین سے درخواست کی [illegible] مجھے معاف کر دیں۔ افشین نے پوچھا تم

اسے کیوں گوارا نہیں کرتے۔ اس نے کہا جو میرے پاس آتا ہے اور اس کے ہاتھ چکنائی سے بھرے ہوتے ہیں اور میرے سرہانے سوتا ہے اس کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ افشین نے اس کی درخواست قبول کی اور اس شخص کو وہاں متعین نہ رہنے دیا۔

امیر حج محمد بن داؤد:

۱۰ شوال کو ایک روز میں افشین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بابک اور اس کا بھائی اسے اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے۔ اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

سن ۲۲۳ھ کے واقعات

افشین کی روانگی سامرا:

اس سال افشین ۳ صفر جمعرات کی رات کو بابک اور اس کے بھائی کو لے کر سامرا میں معتصم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس وقت سے افشین برزند سے روانہ ہوا تھا اس کے سامرا پہنچنے تک معتصم روزانہ ایک گھوڑا اور خلعت فاخرہ اسے بھیجا کرتے تھے۔

معتصم کا خبر رسانی کا انتظام:

چونکہ معتصم کو بابک کے معاملے سے خاص تعلق خاطر تھا وہ چاہتے تھے کہ اس کی خبریں ان کو جلد سے جلد معلوم ہو جایا کریں۔ اور برف وغیرہ کی وجہ سے بھی چونکہ راستہ خراب تھا اس لیے انہوں نے سامرا سے حلوان کی گھاٹی تک ہر فرسخ پر تیز رو گھوڑوں کی خبر کے لیے ڈاک بٹھا دی تھی۔ اور ہر منزل پر ایک ہرکارہ مقرر تھا جو خبر کے موصول ہوتے ہی گھوڑے کو دوڑاتا ہوا دوسرے ہرکارے کو دست بدست اطلاع دے دیتا تھا اور حلوان کے اس طرف سے آذربائیجان تک خبر رسانی کے لیے پہاڑی گھوڑے مقرر تھے جو ایک دن یا دو دن مسلسل سفر کر کے بدل دیے جاتے تھے ان پر پہاڑی نوجوان ہر فرسخ پر باری باری سے سوار ہو کر خبر لے جاتے تھے۔ ان کی حفاظت کے لیے پہاڑوں پر پہرے مقرر تھے جو دن اور رات ہوشیار رہتے تھے اور ان کو یہ حکم تھا کہ جب خبر ان کو ملے وہ اسے بلند آواز سے پکار دیں تاکہ اس کی آواز کو سن کر دوسری چوکی والا خبر رسانی کے لیے مستعد ہو جائے اور خبر کی نقل میں دیر نہ ہونے پائے چنانچہ ابھی یہ ایک دوسری منزل پر نہیں پہنچتا تھا کہ وہاں کا ہرکارہ راستے ہی میں تیار کھڑا ہوتا اور خریطہ لے کر اپنی منزل پر روانہ ہو جاتا اس انتظام سے افشین کی لشکرگاہ سے سامرا میں چار روز یا اس سے بھی کم مدت میں خبر پہنچ جاتی۔

افشین کا سامرا میں استقبال:

جب افشین قنطرہ حذیفہ کے پاس پہنچا جہاں ہارون بن المعتصم اور معتصم کے گھر والوں نے اس کا استقبال کیا۔ بابک کو لے کر سامرا آ جانے کے بعد افشین نے اسے اپنے مطیرہ کے قصر میں فروکش کیا بعد وسط شب میں احمد بن ابی داؤد بھیس بدل کر بابک کو دیکھنے آیا۔ اور اس نے جا کر معتصم سے اس کی اطلاع کی اور شکل و صورت بیان کی ان کو صبر نہ آیا وہ خود بھی اسی وقت سوار ہو کر جس میں دونوں فصیلوں کے درمیان سے گزر کر صورت بدل کر بابک کے پاس آئے اور اسے خوب غور سے دیکھا۔ بابک ان کو پہچانتا نہ تھا۔

بابک کی تشہیر:

دوسرے دن صبح کو جو دو شنبہ یا جمعرات کا دن تھا۔ معتصم نے اس کی حاضری کے لیے دربار کیا۔ باب العامہ سے مطیرہ تک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبیداللہ کی نبوت و شریعت کی خواہش:

[illegible]

عبید اللہ کا قتل:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انہوں نے پوچھا [illegible] اس نے کہا [illegible] اپنے بیٹے [illegible] افشین سے [illegible] ۔ افشین نے [illegible] [illegible] سے پہلے [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] بابک [illegible] کے پاس [illegible] جو اس نے [illegible] سے مشہور ہے۔

بابک کے متعلق علی بن مر کا بیان

علی بن مر کہتا ہے کہ ایک عرب [illegible] مطر نے مجھ سے کہا کہ خدا کی قسم بابک میرا بیٹا ہے۔ میں نے پوچھا کیسے؟ اس نے کہا ہم ابن الرواد کے ہمراہ تھے۔ اس کی ماں ماہ رو یہ کانی [illegible] رہتی تھی۔ ہم جب اس کے ہاں ٹھہرتے تو وہ ہماری خدمت کرتی تھی اور ہمارے کپڑے [illegible] تھی۔ ایک دن میری اس پر نظر پڑی۔ ایک مدت تک سفر میں رہنے اور وطن سے دور ہونے کی وجہ سے مجھے شہوت [illegible] ہوا [illegible] صحبت کی۔ [illegible] ایک مدت تک [illegible] پھر وہاں نہ رہا۔ پھر جب ہم وہاں آئے تو میں نے دیکھا [illegible] ایک دوسرے مکان میں ٹھہر گیا۔ وہ ایک دن میرے پاس آئی اور [illegible] کہنے لگی کہ اب تم یہاں [illegible] مجھے معلوم [illegible] کہ وہ تم سے حاملہ ہوئی ہے۔ میں نے [illegible] بابک [illegible] اس طرح [illegible] میرا بیٹا ہے۔

جب سے افشین نے بابک کے مقابلہ پر قیام کیا تھا [illegible] معتصم روزانہ اس کو جس دن وہ سوار ہو کر مقابلہ [illegible] دس ہزار درہم اور جس دن سوار نہ ہوتا پانچ ہزار درہم بھیجے جاتے۔

بابک کی کارگزاری:

بابک نے اپنی بیس سالہ مدت میں دو لاکھ پچپن ہزار پانچ سو آدمی قتل کیے تھے۔ یحییٰ بن معاذ، عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد اور احمد بن جنید کو اس نے شکست دی۔ اور قید کر لیا۔ زریق بن علی بن صدقہ، محمد بن حمید الطوسی اور ابراہیم بن اللیث بھی اس سے مغلوب ہوئے۔ بابک کے ساتھ تین ہزار تین سو نو آدمی قید ہوئے تھے۔ جو مسلمان [illegible] اس کے ہاتھ سے رہائی پائی۔ ان کی تعداد سات ہزار چھ سو تھی۔ بابک کے سترہ بیٹے اور تئیس بہو بیٹیاں گرفتار ہوئیں۔

افشین کا اعزاز و انعام:

معتصم نے اس خدمت کے صلہ میں افشین کو تاج پہنایا اور دو جواہر نگار حمائل پہنائیں [illegible] ایک کروڑ [illegible] انعام [illegible] کے لیے [illegible] سندھ کی [illegible] شعراء [illegible] سے کہا کہ وہ [illegible] اس کی شان میں قصیدے پڑھیں۔ [illegible] کے [illegible] ۱۳ ربیع الآخر [illegible] انجام پایا۔

توفیل کی زبطرہ و ملطیہ میں غارت گری:

اس سال توفیل بن میخائیل شاہ روم نے اہل زبطرہ پر چڑھائی کی [illegible] اس نے [illegible]

جو قبائل نے فوراً وہاں سے حاصل ہو گئے تھا کہ بابک خود اس پر قدرت حاصل کر لی [illegible] مسلمانوں نے دوسرے قلعوں میں سے جتنا ذخیرہ تھا [illegible] بابک کے ساتھیوں پر قدرت حاصل کی [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] مسلمان [illegible] اور ان سے لونڈی بنا لیا۔ جو مسلمان [illegible] کے قبضہ میں آئے [illegible] حوالے کر دیئے۔

بابک کی توفیل کو بلادِ اسلامیہ پر حملہ کی ترغیب

جب معتصم نے بابک کا پوری طرح سے ناطقہ بند کر دیا اور وہ ہلاکت کے قریب ہو گیا اور اب خود بھی اپنی ان کے مقابلہ میں اپنی کمزوری اور ہلاکت کو یقینی سمجھ لیا تو اس نے توفیل بن میخائیل بن جورجس بادشاہ روم کو لکھا کہ ملک العرب نے اپنی تمام فوجیں اور جنگجو میرے مقابلہ پر بھیج دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے اپنا درزی [illegible] اور باورچی [illegible] بھی بھیج دیا ہے اب اس کے دروازے پر کوئی بھی نہیں رہا ہے [illegible] تم چڑھائی کرنا چاہو تو تمہارے لیے یہ بہت اچھا موقع ہے۔ کیونکہ تمہاری مزاحمت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس خط کے لکھنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ [illegible] بادشاہ روم [illegible] حرکت کی تو [illegible] کے مقابلہ پر [illegible] معتصم [illegible] بادشاہ روم کے مقابلے کے لیے منتقل کر دیں گے اور اس طرح [illegible] ہو جائے گا۔

زبطرہ میں عیسائیوں کا ظلم و ستم:

توفیل ایک لاکھ فوج [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لیے بڑھا۔ اس فوج میں ستر ہزار [illegible] باقاعدہ سپاہی تھے [illegible] اس لشکر کے ساتھ زبطرہ آیا۔ اس کے ہمراہ محمرہ کی جماعت بھی تھی۔ جنہوں نے علاقہ جبال میں اسلامی حکومت کے خلاف خروج کیا تھا اور جب اسحاق بن ابراہیم بن مصعب نے ان کو شکست دی تو یہ روم [illegible] چلے گئے تھے [illegible] ان کا سردار [illegible] ان کے لیے [illegible] مقرر کر دیئے تھے اور [illegible] انہوں نے شادیاں کر لی تھیں۔ [illegible] زبطرہ میں داخل ہو کر اس نے وہاں کے مردوں کو قتل کر دیا [illegible] بچوں کو [illegible] جلا دیا۔

معتصم کا رومیوں پر فوج کشی کا عزم:

جب اس واقعہ کی اطلاع [illegible] معتصم [illegible] پہنچی [illegible] تمام [illegible] کے مقابلہ پر [illegible] معتصم [illegible] جب ان کو [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] مقابلہ کے لیے [illegible] معلوم ہوئی [illegible] جنگ کے لیے [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] کے وقت [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] اپنے [illegible] دیا۔

اہل زبطرہ کے لیے امدادی دستہ:

اس کے بعد انہوں نے جہاد کے لیے دجلہ کے مغرب میں اپنی چھاؤنی قائم کی یہ ۲/ جمادی الاول دوشنبہ کا دن تھا۔ انہوں نے عجیف بن عنبسہ عمر الفرغانی اور محمد کوتاہ کو دوسرے امراء اور ان سب فوج کے ساتھ زبطرہ کے باشندوں کی مدد کے لیے بھیجا۔ جب یہ وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ بادشاہ روم زبطرہ کو تباہ و برباد کر کے اپنے علاقے میں واپس چلا گیا۔ یہ سردار چند روز وہاں ٹھہرے یہاں تک کہ وہاں کے باشندے اپنے قریوں میں آ گئے

حملے کے لیے عموریہ کا انتخاب:

جب معتصم نے بابک کا خاتمہ کر دیا تو انہوں نے پوچھا کہ رومی شہروں میں سب سے زیادہ مستحکم اور ناقابل تسخیر کون سا شہر ہے۔ لوگوں نے عموریہ کا نام لیا اور کہا کہ ابتدائے اسلام سے آج تک کسی مسلمان نے اس شہر سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی ہے۔ یہ نصرانیت کی اصل اور جڑ ہے۔ اور عیسائی اسے قسطنطنیہ سے بھی زیادہ اشرف سمجھتے ہیں۔

اس سال معتصم رومی علاقے میں جہاد کے لیے گئے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۲۲۴ھ میں سامرہ سے روانہ ہوئے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۲۲۲ھ میں بابک کو قتل کرنے کے بعد جہاد کے لیے گئے۔

◆

[illegible]

خلیفہ معتصم [illegible]

[illegible]

معتصم کی اشناس کو ہدایت:

اس کے بعد سے اشناس تین دن تک مرج الاسقف میں ٹھہرا۔ پھر معتصم کا ایک دوسرا خط سے حکم ہوا کہ وہ اپنے پیش رو دستوں کو بھیجے تاکہ وہ کوئی رومی پکڑ لائیں جس سے وہ بادشاہ روم اور اس کی فوج کی کیفیت دریافت کریں۔

عمرو فرغانی کی مہم:

اشناس نے عمرو الفرغانی کو دو سو سواروں کے ساتھ اس غرض سے کسی رومی کو پکڑ لانے کے لیے بھیجا۔ یہ جماعت ساری رات چلی۔ قلعہ قرہ پہنچی اور وہاں انھوں نے قلعے کے گرد چکر لگایا تاکہ کوئی شخص ان کو مل جائے۔ قلعہ دار ان کو بھانپ گیا۔ وہ ان سے مقابلے کے لیے اپنے ان تمام سواروں کو لے کر جو قلعہ قرہ میں موجود تھے نکلا اور قرہ کے درمیان والے ایک بڑے پہاڑ کی جو رستاق قرہ کو گھیرے ہوئے ہے کمین گاہ میں جا بیٹھا۔ عمرو فرغانی کو اس بات کا علم ہو گیا کہ دشمن نے انھیں تاڑ لیا ہے۔ چنانچہ وہ خود اور [illegible] رات بھر کمین گاہ میں بیٹھا رہا۔ طلوع صبح کے وقت اس نے اپنی جمعیت کو تین دستوں میں تقسیم کیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ تم نہایت تیزی سے گھومتے ہوئے جاؤ۔ اور کسی ایسے شخص کو گرفتار کر کے لاؤ جس سے بادشاہ روم کی خبر دریافت معلوم ہو سکے۔ اور ان سے کہہ دیا کہ اس کام کا انجام یہ ہے کہ تم میرے پاس فلاں مقام پر جمع ہو۔ اس نے ہر جماعت کے ساتھ رہنماؤں کے پیچھے [illegible] کر کے آتا۔

شاہ روم کے متعلق عمرو کو اطلاع:

اس نے ہر دستے کے ساتھ دو رہنما بھی بھیجے۔ صبح ہوتے ہی یہ تینوں دستے تین طرف چل دیے۔ اور انھوں نے کئی رومی پکڑے۔ جن میں بعض ان کے لشکر میں سے تھے۔ خود عمرو نے ایک رومی گرفتار کیا۔ جو قرہ کے سواروں میں تھا۔ اس سے خبر پوچھی اس نے بیان کیا کہ بادشاہ اور اس کی فوج تمہارے قریب ہے وہ لمس کے پیچھے چار فرسخ پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور اسی نے یہ بات بھی عمرو سے کہی کہ قرہ کا قلعہ دار ان کی آمد سے آگاہ ہو گیا تھا اور وہ ان کی تاک میں اس پہاڑ کی چوٹی پر کمین میں چھپا بیٹھا ہے۔

عمرو کی فوجی دستوں کی طلبی:

عمرو اسی جگہ ٹھہرا رہا جہاں اس نے اپنے دوسرے دستوں سے آ کر ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے اپنے ہمراہی رہنماؤں کو حکم دیا کہ وہ ان پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جائیں اور ان دستوں کو دشمن کی گھات سے باخبر کر دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ قرہ کا قلعہ دار ان میں سے کسی ایک دستے پر اچانک نکل کر حملہ کر دے۔ ان رہنماؤں نے انھیں دیکھ لیا اور واپسی کا اشارہ کر دیا۔ وہ سب کے سب عمرو کے پاس چلے آئے۔ عمرو ان کے ساتھ اس مقام پر ٹھہرا جہاں ملنے کا اس نے پہلے وعدہ کیا تھا۔

رومی فوجیوں کی گرفتاری:

تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد یہ سب اپنے اصل مرکز کی طرف چل دیے۔ خود عمرو نے رومی فوج کے کئی آدمی جو انھوں نے پکڑے تھے ان کو لے کر اشناس کے پاس عسکر میں آئے۔ اشناس نے ان سے خبر پوچھی۔ انھوں نے بتایا کہ بادشاہ تیس دن سے زیادہ ہوئے ٹھہرا ہوا انتظار میں بیٹھا ہے کہ معتصم دریا عبور کر کے آگے بڑھیں۔ اور پھر وہ ان پر ایک دم یورش کرے۔ اس کا مقصد [illegible] کے عقب میں ہے۔ نیز بادشاہ کو یہ بھی اطلاع ہو گئی ہے کہ ایک بہت بڑا دستہ ان کے علاقے میں در آیا ہے۔ اس سے مراد

افشین کو [illegible] اور روم [illegible] کے قریب [illegible] پہنچ گئی ہے بادشاہ نے اپنے ماموں زاد بھائی کو اپنی فوج پر اپنا نائب بنایا ہے۔ اور وہ خود اپنی اصلی فوج کے ایک حصے کے ساتھ افشین کی سمت چل دیا ہے۔

معتصم کا افشین کے نام خط:

اشناس نے یہ خبر [illegible] معتصم کی خدمت میں بھیج دی۔ معتصم [illegible] انھوں نے اپنی فوج کے راستے سے چند [illegible] خط دے کر افشین کے پاس بھیجا اور وعدہ کیا کہ جو [illegible] پہنچا دے گا [illegible] درہم انعام دوں گا۔

معتصم نے اس خط میں افشین کو لکھا کہ میں بھی مقیم رہیں اور قدم آگے نہ بڑھائیں [illegible] خبر ملی ہے کہ شاہ روم [illegible] اچانک حملہ کرے۔ پھر انھوں نے اشناس کو لکھا کہ تم اپنے پاس [illegible] راہنماؤں میں سے چند [illegible] اور راستوں سے واقف ہیں اور جو صورت شکل میں رومیوں سے مشابہت رکھتے ہیں [illegible] اگر یہ خط [illegible] تو میں ان میں سے ہر شخص کو دس ہزار درہم انعام دوں گا [illegible] انھوں نے خبر دی ہے کہ بادشاہ روم تمہارے سامنے آ گیا ہے۔ لہٰذا اب تک [illegible] وہیں ٹھہر جاؤ۔

یہ پیامبر افشین کی سمت چلے۔ [illegible] علاقہ میں بہت دور تک گھس گیا تھا۔ اس لیے ان میں سے ایک بھی ان کے پاس نہ پہنچ سکا۔

ایک بوڑھے رومی کی پیشکش:

اب معتصم کے تمام آلات حرب اور دوسرے ساز و سامان [illegible] فوج کے افسر کے ساتھ ان کے پیچھے پہنچ گئے۔ انھوں نے اشناس کو پیش قدمی کا حکم بھیجا۔ وہ آگے بڑھا اس کے پیچھے ایک منزل کے فاصلے سے معتصم بھی [illegible] مقام پر منزل کرتے اشناس وہاں سے کوچ کر جاتا۔ جب تک [illegible] انقرہ سے تین منزل رہ گئے ان کو افشین کی کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ اس سفر میں ان کی فوج کو پانی اور چارہ کی بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ اشناس نے چند رومیوں کو گرفتار کیا تھا۔ اس نے حکم دیا [illegible] سب کو قتل کر دیا گیا صرف ایک بہت بوڑھا شخص باقی رہ گیا۔ اس نے اشناس سے کہا کہ مجھے [illegible] اگر تم [illegible] کیا فائدہ ہوگا تم خود اس وقت پریشان ہو اور تمہاری فوج کو بھی پانی اور چارہ کی تکلیف ہے۔ یہاں [illegible] لوگ [illegible] عرب کی پیش قدمی کے خوف سے انقرہ سے چلے آئے ہیں وہ ہمارے قریب ہی [illegible] ان کے [illegible] غلہ، آٹا اور [illegible] سب ہے۔ آپ میرے ساتھ [illegible] کر دیجیے تاکہ ان کے حوالے کر دوں [illegible] مجھے چھوڑ دیجیے۔

مالک بن کیدر کی مہم:

اشناس کے نقیب نے اعلان کیا کہ جو خوشی سے اس کام کے لیے جانا چاہے [illegible] اس غرض کے لیے روانہ ہوئے۔ اشناس اپنی لشکرگاہ سے نکل کر ایک میل فاصلہ پر آیا ان کے ساتھ یہ جماعت بھی روانہ ہوئی۔ یہاں سے اشناس نے اپنے گھوڑے [illegible] تک [illegible] دو میل [illegible] کی طرح [illegible] اس نے [illegible] بوڑھے [illegible] اپنی سواری کی کمزوری کی وجہ سے [illegible] تھے ان سے [illegible] اس قیدی کو

اس نے مالک بن اکیدر کے حوالے کیا اور کہا جب تم کو اس قید ہونے والی جماعت اور کثیر غنیمت تمہارے قبضے میں ہے تم ہمارے وعدہ کے مطابق مجھے چھوڑ دینا۔ وہ بڈھا اس جماعت کو لے کر شام تک چلتا رہا۔ ایک وادی میں لے کر اترا۔ جہاں کثرت سے گھاس تھی۔ انھوں نے اپنے جانور چرنے کے لیے اس میں چھوڑ دیے اور وہ خوب سیر ہو گئے۔ فوجی سواروں نے بھی رات کا کھانا کھا لیا اور پانی سے سیراب ہو گئے۔

بوڑھے رومی کی حکمت عملی:

پھر وہ بڈھا ان کو اس جگہ سے لے کر آدھی رات کے بعد دوسری طرف اٹھا اپنے مقام سے اخرم کی طرف چلا اس نے۔ مالک بن اکیدر اور اس کے ہمراہ اور رہنماؤں کو یہ کہہ کر بلایا کہ وہ اخرم جس سے آگے ہی وہ رومی بڈھا بتیس رات ان کو پہاڑ میں لیے پھرتا رہا تب مالک بن اکیدر کے رہنماؤں نے اس کی شکایت کی۔ مالک نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ میرے رہنما کہتے ہیں اس نے کہا ہاں وہ سچ کہتے ہیں۔ مگر بات یہ ہے کہ جس جماعت کو تم لیے پھرتے ہو جس میں جانور ہیں وہ پہاڑ کے باہر ہے۔ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر ہم رات ہی میں پہاڑ سے اترے تو ہمارے گھوڑوں کی چٹانوں پر ٹاپوں کی آواز سے وہ بھاگ جائیں گے۔ آپ اطمینان رکھیں اگر پہاڑ سے نکلنے کے بعد کوئی بھی دکھائی نہ دے تو آپ مجھے قتل کر دیں۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ رات بھر اس پہاڑ میں آپ کو پھیر اتار رکھوں اور صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل کر ان پر ایک دم حملہ کروں تاکہ آپ نہ قتل سے بچ جاویں۔ مالک نے کہا تو فضول پھر پھرانے سے کیا فائدہ بہتر یہ ہے کہ تم ہم کو اسی پہاڑ میں ٹھیرا دو تاکہ ہم آرام کر لیں۔ اس نے کہا آپ کی مرضی۔

مالک بن اکیدر کا اخرم کے لشکر کا تعاقب:

مالک اور اس کی فوج ایک بڑی چٹان پر اتر پڑی اور انھوں نے اپنے گھوڑوں کی لگام تھامے رکھی۔ طلوع فجر کے بعد اس بڈھے نے چار شخصوں کو بھیج کر وہ اس پہاڑ پر چڑھ کر دیکھیں کہ وہاں کیا ہے اور جو وہاں ہو اسے پکڑ لائیں۔ یہ چاروں پیادہ اس کام کے لیے چڑھے وہاں ان کو ایک مرد اور ایک عورت ملی۔ انھوں نے ان کو پکڑ لیا۔ اور اس بڈھے نے ان سے پوچھا کہ اخرم والوں نے کس جگہ رات بسر کی انھوں نے وہ مقام بتا دیا۔ اس نے مالک سے کہا کہ چونکہ ہم ان سے معافی کا وعدہ کر چکے ہیں اور اسی بنا پر انھوں نے ہمیں پتہ دیا ہے۔ آپ ان کو چھوڑ دیں۔ مالک نے ان کو چھوڑ دیا۔ اب وہ بڈھا اس فوج کو لے کر ٹیلوں اور درختوں کی طرف سے چلا اور پیچھے تمام پہاڑ سے آ نکلا جہاں سے اخرم والوں کا لشکر گزر رہا تھا وہ ایک تنگ سی گھاٹی کے کنارے پر مقیم تھے۔ اس فوج کو دیکھتے ہی انھوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو للکارا کہ بھاگ کر وہ تو ایک دہانے میں گھس گئیں اور یہ خود آدمیوں کے مقابلہ کے لیے پہاڑی کے درے سے گزر کر اس دہانے کے کنارے کھڑے ہو گئے وہاں نہ پتھر تھے کہ ان سے لڑتے اور نہ میدان تھا کہ سوار کام کرتے۔ ان میں سے انھوں نے کچھ قیدی گرفتار کیے۔

مالک بن اکیدر کا اسیر رومیوں سے استفسار:

ان میں سے ایسے بھی تھے جو پہلے سے زخمی تھے مسلمانوں نے ان سے ان زخموں کی وجہ دریافت کی انھوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کے ساتھ افشین کے مقابل بازوآزما ہوئے تھے اس لڑائی میں ہمیں زخم آئے ہیں انھوں نے ان سے کہا کہ اس جنگ کی پوری کیفیت تو بیان کرو۔ قیدیوں نے کہا کہ بادشاہ یہاں سے چار فرسخ کے فاصلہ پر فروکش تھا۔ ایک قاصد نے آ کر اس سے بیان کیا کہ آ رہی فوج کی

سمت سے ایک نہر [illegible] ہمارے علاقے میں آتی ہے۔

افشین کا رومیوں پر حملہ:

بادشاہ نے اپنے ایک قریبی [illegible] اپنے چچا زاد بھائی کو اپنا نائب مقرر کیا اور [illegible] افشین [illegible] حملہ آور ہو [illegible] ہم [illegible] اس طرح [illegible] بادشاہ [illegible] اس فوج سے [illegible] آرمینیہ میں داخل ہوئی ہے اس سے مراد افشین کی چھاؤنی [illegible] اس بات کو [illegible] نے بیان کیا ہے۔ میں اس فوج میں جو بادشاہ کے ہمراہ اس مہم پر روانہ ہوئی تھی تھا۔ نماز صبح کے وقت ہم نے ان کو جا لیا اور ان کو شکست دے دی۔ ان کی تمام پیادہ فوج قتل کر دی۔ ہماری فوجیں ان کے تعاقب میں غیر مرتب ہو گئیں۔

رومیوں کی شکست:

ظہر کے وقت ان کے شہسواروں نے پلٹ کر ہم سے اس قدر شدید جنگ کی کہ ہمارے چھکے چھوٹ گئے انہوں نے ہماری فوج کو چیر دیا اور ہم میں گھس گئے اب یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ہمارا بادشاہ کس دستہ فوج میں ہے۔ عصر تک اسی طرح گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ اس کے بعد ہم اس مقام پر پلٹ کر چلے آئے جہاں بادشاہ کی قرارگاہ تھی۔ مگر چونکہ ہم نے [illegible] یہاں کسی کو نہ پایا اس لیے ہم اس چھاؤنی میں [illegible] ہم نے دیکھا کہ چھاؤنی [illegible] تمام لوگ بادشاہ کے اس [illegible] کا ساتھ [illegible] جسے نائب بنا آیا تھا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اس رات ہم [illegible] صبح کے وقت خود بادشاہ ایک چھوٹی سی جماعت کے ہمراہ ہم سے آ ملا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی فوج کا شیرازہ [illegible] اس نے اپنے نائب کو پکڑ کر اس کی گردن مار دی اور تمام شہروں اور قلعوں کو حکم بھیج دیا کہ ہماری فوج کا جو شخص وہاں آئے اسے کوڑوں سے [illegible] وہ اس فلاں مقام میں واپس [illegible] اس کے لیے اس نے ایک مقام متعین کر دیا تھا تاکہ سب فوج [illegible] جمع ہو جائے۔ اور [illegible] بادشاہ [illegible] اس کے علاوہ اس نے اپنے ایک خدمت گار کو جو خصی تھا انقرہ بھیجا [illegible] باشندوں کی حفاظت کرے اور اس کے لیے وہیں قیام کرے۔

وہ خصی انقرہ آیا۔ [illegible] دیکھا کہ [illegible] باشندوں نے شہر خالی کر دیا ہے اور وہاں سے بھاگ گئے ہیں خصی نے بادشاہ کو اس کی اطلاع دی اس کے جواب میں بادشاہ نے اسے عموریہ چلے جانے کا حکم دیا۔

مالک بن کیدر کی مراجعت:

مالک بن کیدر کہتا ہے کہ میں نے ان قیدیوں سے دریافت کیا کہ انقرہ والے کہاں گئے انہوں نے بتایا کہ [illegible] غار میں چھپے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے انہیں جا لیا۔ [illegible] وہاں سے پلٹے اور راستے میں سے بعض نے بہت سی بھیڑ بکریاں اور گائے بیل پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیے۔

معتصم کی عموریہ کی جانب پیش قدمی:

اس [illegible] عموریہ [illegible] ایک دن [illegible] قیام

[illegible]

رومی [illegible] کا قبول اسلام:

[illegible]

قلعہ [illegible] کی [illegible] کا اہتمام:

[illegible]

قلعہ [illegible] کے [illegible]:

[illegible]

[illegible]

قلعہ کے شگاف پر جنگ

[illegible]

معتصم کی افشین کی جنگ کی تعریف

[illegible]

اشناس کی روانگی:

[illegible]

عمرو فرغانی اور احمد بن خلیل کا قتل

[illegible]

حوالے کر دے۔ جب یہ پیغام آیا تو اس نے اپنی فوج کو شگاف کے دونوں پہلوؤں پر کھڑا کیا اور خود وہاں سے نکل کر اس نے کہا کہ میں امیر المومنین سے ملنا چاہتا ہوں اور اپنی فوج کو ہدایت کر دی کہ جب تک میں واپس نہ آ جاؤں وہ لڑائی نہ کریں۔ وہ شہر سے نکل کر معتصم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حملہ آور اس شگاف پر بڑھتے تھے۔ رومیوں نے ان کی مدافعت نہیں کی۔ ہاں ہاتھ کے اشارے سے کہتے تھے کہ آگے نہ آؤ۔ انہوں نے نہ مانا۔ اہل فصیل تک جا پہنچے۔ وندو اس وقت برابر معتصم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا معتصم نے ایک گھوڑا اس کے لیے منگوایا اسے اس پر سوار کیا اور وہ خود آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ تمام فوج ان کے ہمراہ شگاف کے کنارے پہنچ گئی۔

معتصم اور وندو میں معاہدہ

عبدالوہاب بن علی معتصم کے آگے تھا۔ اس نے ہاتھ سے لوگوں کو شہر میں داخل ہونے کا اشارہ کیا تمام فوج شہر میں در آئی۔ وندو نے مڑ کر دیکھا اور اپنی داڑھی پر ہاتھ مارا۔ معتصم نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا کہ میں تو آپ سے گفتگو کرنے آیا تھا کہ آپ پہلے میری بات سنتے اور مجھے اس کا جواب دیتے مگر آپ نے میرے ساتھ بدعہدی کی۔ معتصم نے کہا جو تم کہو میں اسے منظور کروں گا کہو کیا چاہتے ہو۔ میں تمہارے کسی مطالبے کی مخالفت نہیں کروں گا۔ اس نے کہا جب کہ تمام فوج شہر میں داخل ہو گئی ہے اب میں کیا کہوں۔ اور کس بات کی آپ مخالفت نہ کریں گے۔ معتصم نے کہا لاؤ ہاتھ پر ہاتھ مارو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب بھی جو تم چاہو مجھے منظور ہے۔ میں تمہارے ہر مطالبے کو قبول کرتا ہوں۔ کہو کیا چاہتے ہو۔ یہ سن کر وہ معتصم کے خیمہ میں ٹھہر گیا۔

یاطس کی طلبی:

یاطس اپنے اسی برج میں موجود تھا اور رومیوں کی ایک جماعت اس کے پاس تھی اور ان کی ایک جماعت ایک بڑے گرجے میں جو عموریہ کے ایک زاویہ میں واقع تھا جمع تھی۔ انہوں نے حملہ آوروں کا سخت مقابلہ کیا اور خوب بہادری سے لڑے۔ مسلمانوں نے اس گرجے میں آگ لگا دی۔ جس سے وہاں کے تمام لوگ جل مرے۔ اس اثناء میں یاطس اپنے برج میں رہا۔ اس کی فوج والے اور دوسرے رومی اس کے گرد جمع تھے۔ یہاں مسلمانوں کی تلواریں ان پر ہر طرف سے پڑ رہی تھیں جس سے وہ مقتول و مجروح ہو رہے تھے۔ اسی وقت خود معتصم سوار ہو کر یہاں آئے اور یاطس کے مقابل آ کر کھڑے ہو گئے جو اشناس کی فوج کے قریب مقیم تھا۔ لوگوں نے یاطس کو پکارا کہ امیر المومنین تشریف فرما ہیں۔ رومیوں نے برج پر سے کہا کہ یہاں یاطس نہیں ہے۔ حملہ آوروں نے جو وہیں تھے اس سے جا کر کہہ دو کہ امیر المومنین یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اس پر پھر رومیوں نے یہی کہا کہ یاطس یہاں نہیں ہے۔ یہ سن کر معتصم غضب ناک ہو کر آگے بڑھے۔ وہ آگے بڑھے ہی تھے کہ اب رومیوں نے شور مچایا کہ یاطس ہے یاطس ہے۔ معتصم پھر اس جگہ پلٹ آئے اور برج کے روبرو پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔

یاطس کی گرفتاری:

پھر انہوں نے ان نردبانوں کے لانے کا حکم دیا جو پہلے سے تیار تھیں ایک سیڑھی اٹھا کر لائی گئی اور وہ برج پر لگا دی گئی۔ حسن الرومی جو ابو سعید محمد بن یوسف کا غلام تھا اس پر چڑھا۔ یاطس نے اس سے باتیں کیں۔ حسن نے اس سے کہا کہ دیکھو امیر المومنین موجود ہیں۔ تم ان کے حکم پر اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دو۔ پھر حسن نے سیڑھی سے اتر کر معتصم سے کہا کہ میں نے یاطس کو دیکھا اور اس

سے باتیں بھی کی ہیں۔ معتصم نے اس سے کہا کہ جا کر کہو کہ وہ ہتھیار رکھ دے تب حسن دوبارہ پہنچا۔ یاطس برج کے اندر سے تلوار لگائے ہوئے باہر آیا۔ معتصم اسے دیکھ رہے تھے تب اس نے اپنی گردن سے تلوار نکال کر حسن کو دے دی اور پھر خود وہاں سے اتر کر معتصم کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ معتصم نے کوڑے کی ضرب اس کے سر پر لگائی۔ اس کے بعد وہ اپنے خیمہ میں چلے گئے۔ اور کہا کہ اسے لے آؤ۔ وہ پیدل چلا تو لوگ ان کے درمیان آگئے تو کہا گیا کہ وہ سوار ہو جائے۔ چنانچہ اسے گھوڑے پر سوار کر کے معتصم کے خیمہ میں لایا گیا۔

مال غنیمت کی نیلامی:

اس کے بعد دوسرے مجاہدین اپنے اپنے جنگی قیدیوں اور لونڈی غلاموں کو لے کر مختلف سمت سے چھاؤنی میں آنے لگے۔ جس سے پوری چھاؤنی پر ہو گئی۔ معتصم نے بسیل ترجمان کو حکم دیا کہ وہ قیدیوں کو شناخت کرے تاکہ جو ان میں سے ذی وجاہت اور شریف ہوں ان کو دوسروں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ بسیل نے ان کی نگرانی بھی آوری کی اور ان کو شناخت کر کے علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ پھر ان کے حکم سے تمام مال و اسباب غنیمت ان کے سپہ سالاروں کے سپرد کر دیا گیا۔ اشناس، افشین، جعفر الخیاط اور وصیف کے سپرد وہ سامان کیا گیا جو ان کی سمت سے برآمد ہوا اور ان کو حکم دیا گیا کہ اسے تمام کر دیں۔ اسی طرح ہر ایک افسر کی طرف سے ایک ایک شخص ان سب سپہ سالاروں کے ساتھ اس لیے مقرر کیا گیا کہ وہ تمام سامان و اسباب کو گنا کرے۔ پانچ روز میں جس قدر فروخت ہو سکا وہ بیچ دیا گیا باقی کو آگ لگا دی گئی۔ اس کے بعد معتصم وہاں سے ہرزین طرسوس کی طرف چلے۔

معتصم کی فوج میں ہنگامہ:

معتصم کے روانہ ہونے سے پہلے جو دن اناج کے لیے متعین کیا گیا تھا، اس روز وہاں غنیمت فروخت کرنے والے لوگ اس کے مال غنیمت کو لوٹنے کے لیے چڑھ دوڑے۔ یہی وہ دن بھی تھا جس دن ان کے لیے عجیف نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم معتصم کو قتل کر دیں گے۔ اس ہنگامہ کی خبر سن کر معتصم گھوڑا دوڑاتے ہوئے ننگی تلوار ہاتھ میں لیے اس ہنگامہ تک آئے۔ لوگ ان کو دیکھ کر ان کے سامنے سے ہٹ گئے اور انہوں نے اس غنیمت کو لوٹنے سے اپنے ہاتھ روک لیے۔ اس بندوبست کے بعد معتصم اپنے خیمہ میں چلے آئے۔ دوسرے دن انہوں نے حکم دیا کہ وہ قیدی لونڈی غلاموں کو نیلام کر دیا جائے اور صرف تین آوازیں ان پر لگائی جائیں۔ تین کے بعد جو اضافہ کرے اس سے سودا قطعی کر دیا جائے۔ یہ حکم انہوں نے اس لیے دیا تھا کہ بیع میں سہولت اور عجلت ہو۔ چنانچہ پانچویں دن اب کسی طرح سے بیع ہوئی کہ لونڈی غلاموں پر پانچ پانچ اور دس دس کر کے بولی ہوتی تھی۔ اور سامان اور اسباب کے بڑے بڑے انبار کو ایک رقم پر فروخت کر دیا جاتا تھا۔

شاہ روم کے قاصد کی واپسی:

عموریہ کا محاصرہ کرنے کے ابتدا ہی میں شاہ روم نے اپنا ایک قاصد ان کے پاس بھیجا تھا۔ مگر جب وہ ان کے پاس آیا انہوں نے اسے اس چشمہ آب کے کنارے جہاں سے ان کی فوج پانی لیتی تھی اور جو عموریہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا ٹھہرا دیا تھا اور جب تک انہوں نے عموریہ فتح نہ کر لیا اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دی۔ اب عموریہ کی فتح کے بعد انہوں نے اسے واپس جانے کی اجازت دی اور وہ بادشاہ کے پاس چلا گیا۔

وادی الجور میں رومی اسیروں کا قتل:

معتصم وہاں سے اپنے سرحدی علاقے کی طرف چلے۔ ان کو اطلاع دی گئی کہ بادشاہ روم ان کے تعاقب میں آ رہا ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ اگر اس میں کامیابی ہو تو وہ فوج کو روک لے۔ وہ شاہراہ عام پر صرف ایک منزل طے کر کے پہنچے تھے کہ لوٹ کر پلٹ آئے اور دوسری فوج کو مزاحمت کا حکم دیا اور سب کے سب شاہراہ چھوڑ کر وادی الجور کے راستے سے واپس روانہ ہوئے۔ انہوں نے تمام قیدیوں کو اپنے سپہ سالاروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ان کا ایک ایک گروہ ایک ایک قائد کے حوالے کر دیا تھا تاکہ وہ ان کی حفاظت کرتے رہیں۔ سرداروں نے حفاظت کے لیے سپاہیوں کو مقرر کر دیا تھا۔ جس راستے سے یہ تمام فوج واپس آئی اس میں پانی بہت ہی کم تھا جہاں پانی میسر نہ تھا۔ پیاس کی شدت سے لوگ مرنے لگے۔ جب قیدیوں نے پیادہ چلنے سے انکار کیا تو ان کی گردنیں مار دی گئیں۔ اس وادی الجور کے راستے میں یہ تمام فوج ایک ایسے صحرا میں پہنچی جہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ آدمی اور چوپائے پیاس کی شدت سے بے تاب ہو کر راستے میں گرنے لگے۔ بلکہ بعض قیدیوں نے اپنے محافظ سپاہیوں کو قتل کر دیا اور بھاگ گئے۔ معتصم اصل فوج سے پیچھا چھڑا کر نکل آئے تھے۔ وہ اپنا لشکر لے کر بڑی لمبی فوج کے پاس آ گئے جو آگے بڑھ کر آئے بہت سے آدمی پیاس سے اس وادی میں ہلاک ہو گئے۔ فوج نے آ کر معتصم سے شکایت کی کہ ان قیدیوں نے بعض سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔ معتصم نے بطریق عموریہ کو حکم دیا کہ ان میں جو صاحب قدر و منزلت ہوں وہ علیحدہ کر دیئے جائیں۔ چنانچہ وہ علیحدہ کر لیے گئے۔ باقیوں کو ان کے حکم سے پہاڑوں پر چڑھا کر گھاٹیوں میں دھکیل دیا گیا۔ جس سے وہ سب کے سب جن کی تعداد چھ ہزار تھی ہلاک ہو گئے۔ ان کو دو جگہ قتل کیا گیا۔ ایک وادی الجور میں اور ایک دوسرے مقام میں۔

معتصم کی طرسوس میں آمد:

یہاں سے کوچ کر کے معتصم اپنی سرحد شام کی طرف چلے اور طرسوس میں داخل ہوئے۔ یہاں انہوں نے چھاؤنی کے گرد چمڑے کے حوض لگائے گئے تھے جو پانی سے بھرے ہوئے تھے اور یہ انتظام اب ان کے صدر کی فرودگاہ تک کیا گیا تھا جہاں سے سپاہی آ کر دل سے سیر ہو کر پانی پی لیتے اور اب ان کو پانی کی تلاش میں کوئی وقت اور زحمت باقی نہ رہی تھی۔

اس سال ماہ شعبان کے ختم ہونے میں ابھی چند راتیں باقی تھیں کہ جمعہ کے دن افشین اور بادشاہ روم میں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ معتصم نے چھ رمضان جمعہ کے دن عموریہ پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور پچپن دن کے بعد اسے فتح کر کے واپس آئے۔ حسین بن الضحاک الباہلی نے اس موقع پر افشین کی مدح میں ایک قصیدہ کہا اور اس میں اس لڑائی کا ذکر کیا۔ جو اس کی بادشاہ روم سے ہوئی تھی۔ اسی سال معتصم نے عباس بن مامون کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ اس پر لعنت بھیجی جائے۔

فوجی امراء کا افشین سے حسد:

اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اسلامی شہر زبطرہ کی بادشاہ روم کے ہاتھوں تباہی اور قتل و غارت گری کے بعد جب معتصم نے عجیف بن عنبسہ کو رومی علاقہ میں عمر بن عبید اللہ الفرغانی اور محمد کوتہ کے ہمراہ روانہ کیا تو اسے اخراجات جنگ کے صرف کرنے میں وہ آزادی نہ دی تھی جو افشین کو حاصل تھی۔ نیز معتصم کو اس کے اپنے قرابتوں کی بنا آدمیوں میں کوتاہی کی نظر آئی اور انہوں نے اس کے اعمال کو غیر اطمینان بخش تصور کیا اس بات کی اطلاع عجیف کو بھی ہو گئی کہ امیر المومنین ان کی طرف سے اب حسن ظن نہیں رکھتے۔

[illegible]

[illegible]

محمد الفرغانی کی ایک عجیب نصیحت:

[illegible]

اشناس کی عادات:

[illegible]

معتصم و افشین کی عیادت:

[illegible]

محمد الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے کشیدگی:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی گرفتاری

[illegible]

احمد بن [illegible] کی اسیری

[illegible]

عمرو الفرغانی کی ایتاخ کو حوالگی:

چونکہ معتصم نے بغا سے کہہ دیا تھا کہ تم اس وقت تک توقف کرنا جب تک کہ اشناس یہاں نہ آ جائے اور اس سے عمرو کو لے کر میرے پاس پیش کرنا۔ چنانچہ معتصم مصاف میں رہا گیا۔ جب بغا عمرو کو لینے کے لیے آیا ہے جوشن پہنے اشناس کے انتظار میں ٹھہرا رہا ابو محمد بن سعید حرشی کے ہمراہ عمرو اور احمد بن الخلیل تھے آ گئے۔ بغا نے اشناس سے کہا کہ امیر المومنین نے مجھے حکم دیا کہ میں اسی وقت عمرو لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں وہ خچر سے اتار لیا گیا اور احمد بن الخلیل کے مقابل دوسری طرف ایک اور شخص بٹھا دیا گیا۔ بغا عمرو کو معتصم کے پاس لے چلا۔ احمد بن الخلیل نے ایک غلام کو عمرو کے پاس بھیجا کہ وہ دیکھے کہ اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے اس نے واپس آ کر احمد سے بیان کیا کہ عمرو کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا۔ تھوڑی دیر تک وہ ان کے روبرو کھڑا رہا پھر وہ ہٹا کے پھرا دیا گیا اس کے آنے کے بعد امیر المومنین نے اس گفتگو کو جو ان نوجوان ترکوں سے ہوئی تھی دریافت کیا۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ وہ نشہ میں بالکل سرشار تھا اس لیے وہ میری بات نہیں سمجھا اور میں نے کیا وہ بات نہیں کی جو اس نے مجھ سے منسوب کی ہے اس پر معتصم نے اسے ایتاخ کے سپرد کر دیا۔

احمد بن خلیل کا اشناس کے نام خط:

اس کے بعد معتصم ابو عمرون کی گھاٹیوں کے منہ پر آ گئے۔ تین دن تک اشناس چونکہ ساقہ پر تھا بدندون کی گھاٹی میں اس لیے ٹھہرا کہ امیر المومنین کی تمام فوجیں ان تنگ مقامات سے بحفاظت گزر جائیں۔ احمد بن الخلیل نے اشناس کو ایک پرچہ لکھا کہ مجھے امیر المومنین کی خیر خواہی کی ایک بات معلوم ہے۔ اشناس اب تک بدندون کی تنگ گھاٹیوں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس کے جواب میں اس نے احمد بن الخصیب اور ابو سعید محمد بن یوسف کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس بات کو اس سے پوچھیں۔ مگر اس نے ان کو بتانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں صرف امیر المومنین ہی سے بیان کروں گا۔ ان دونوں نے اشناس سے آ کر یہ بات کہی تو اشناس نے ان کو پھر اس کے پاس بھیجا کہ جا کر کہو کہ امیر المومنین کی جان کی قسم اگر تم مجھ سے وہ بات بیان نہ کرو گے تو میں اس قدر کوڑوں سے پٹواؤں گا کہ تم مر جاؤ گے۔

معتصم کے خلاف سازش کا انکشاف:

انہوں نے پھر احمد بن الخلیل سے آ کر یہ پیام سنایا۔ اب اس نے ان سے معتصم کے خلاف سازش کی پوری کیفیت بیان کر دی۔ عباس کی شرکت اور حارث سمرقندی کی کارروائی تفصیل سے کہہ دی۔ انہوں نے اشناس سے آ کر سارا واقعہ بیان کیا۔ اشناس نے لوہا نصب کیے۔ فوج کے کوچ کا وقت قریب ہے اس نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ تم دونوں ایک چیز ان احمد بن الخلیل کی بیوی کے ساتھ اس تنگ سے بند دو انہوں نے وہ تیار کر دی۔ رات کے وقت اشناس کا حاجب محمد بن سعید السعدی کے ساتھ احمد بن الخلیل کے پاس شب بسر کرتا تھا۔

حارث سمرقندی کی گرفتاری اور رہائی:

اس رات کو جب سحر کا وقت ہوا حاجب السمرقندی کے قریب پہنچا اور اسے وہاں سے لے کر اشناس کے پاس آیا۔ اشناس نے اسے اسی وقت مقید کر کے حاجب کو حکم دیا کہ اسے ابھی امیر المومنین کے پاس لے جاؤ۔ حاجب نے صبح ہوا اور کی تو

[illegible]

عباس بن مامون کی گرفتاری

[illegible]

عجیف بن عنبسہ کی گرفتاری

[illegible]

عجیف بن عنبسہ کا قتل

[illegible]

یہ لوگ ان کے ہاتھ پر ان کی بیعت والے موجود تھے۔

عباس بن مامون کی ہلاکت:

معتصم نے عجیف اور ان لوگوں [illegible] اس نے ان کو خوب [illegible] کر کھانا کھلایا مگر پانی نہ دیا [illegible] عباس افشین کے ہاتھ میں تھا۔ جب منبج آئے اس نے عباس کو جو بہت بھوکا تھا بہت سا کھانا کھلایا [illegible] نے کھانا کھا لیا اور جب اس نے پانی مانگا تو اس سے انکار کر دیا گیا۔ اور اسے موٹے کمبل میں لپیٹ دیا گیا [illegible] جانے سے منبج میں ہلاک ہو گیا اس کے کسی بھائی نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

عمرو الفرغانی کا انجام:

عمرو الفرغانی کا یہ حشر ہوا کہ جب نصیبین کے ایک باغ میں فروکش ہوئے انہوں نے باغ والے کو بلا کر ہاتھ کے اشارے سے ایک مقام بتا کر [illegible] کھودنے کا حکم دیا [illegible] پھر انہوں نے عمرو کو بلایا وہ باغ میں بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن پڑھ رہے تھے۔ [illegible] انہوں نے ان سے کوئی بات نہیں کی [illegible] جب یہ ان کے سامنے [illegible] ہوا انہوں نے حکم دیا کہ اسے برہنہ کر دیا جائے [illegible] اسے کوڑے مارے [illegible] باغ والے نے معتصم کو اس کی اطلاع دی۔ اب انہوں نے حکم دیا کہ اس کے [illegible] ہو گیا [illegible] واقعے کے [illegible] ایک [illegible] نکالا [illegible] گڑھے میں ڈال کر اسے چھپا دیا گیا۔

عجیف بن عنبسہ کا خاتمہ:

عجیف کا یہ حشر ہوا کہ وہ بلد سے چلے [illegible] باعینا پہنچے [illegible] مر گیا [illegible] کے پاس [illegible] اور حکم دیا [illegible] اس نے ایک دیوار [illegible] اسے قبر میں دفن کر دیا گیا۔

محمد [illegible] کہتے ہیں کہ عجیف محمد بن ابراہیم بن مصعب کے پاس قید تھا معتصم نے اسے دریافت کیا [illegible] جب [illegible] امیر المومنین [illegible] پانی [illegible] عجیف نے [illegible] کیا اس کا پیٹ [illegible] حالت میں مر گیا اور [illegible] دفن کر دیا گیا۔

ترکی کی خودکشی:

ترکی کو جسے عباس نے اشناس کے قتل [illegible] یہ حشر ہوا کہ اشناس اس کی بہت عزت کرتا تھا اور وہ اس کا ایک مصاحب خاص تھا کہ دن اور رات کسی وقت ان سے [illegible] جب ترکی [illegible] معتصم کے حکم سے اشناس نے اسے اپنے ہی پاس قید کر دیا ایک کوٹھڑی میں دروازہ بند کر کے [illegible] روزانہ ایک روٹی [illegible] اس کا باپ [illegible] اس کا بیٹا [illegible] ایک [illegible] اس [illegible] ان کے بیٹے نے اس کام [illegible] اس کے بیٹے نے ایک

چھری اسے پہنچا دی۔ جس سے اس نے خودکشی کر لی۔

سندی بن بختاشہ کو معافی:

سندی بن بختاشہ کو معتصم نے اس کے باپ بختاشہ کی وفاداری اور جان نثاری کی وجہ سے معاف کر دیا کیونکہ بختاشہ نے عباس کی سازش میں قطعی شرکت نہیں کی تھی۔ اس لیے معتصم کہنے لگے کہ اس کے بیٹے کی وجہ سے اسے کیوں تکلیف دی جائے۔ لہٰذا انھوں نے اسے رہا کر دیا۔

احمد بن خلیل کی ہلاکت:

احمد بن الخلیل کو اشناس نے محمد بن سعید السعدی کے سپرد کیا تھا اس نے سامرہ کے جزیرہ میں اس کے لیے ایک گڑھا کھدوایا تھا۔ ایک دن معتصم نے اسے دریافت کیا۔ اشناس نے کہا وہ محمد بن سعید السعدی کے پاس ہے۔ اس نے اسے ایک کنویں میں بند کر رکھا ہے۔ اور اس کے منہ پر صرف اس قدر سوراخ باقی رکھا گیا ہے کہ اس میں سے اسے روٹی اور پانی دے دیا جاتا کرے۔ معتصم کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ باوجود اس کے وہ موٹا ہو گیا ہے۔ اشناس نے محمد بن سعید کو اس کی اطلاع کی۔ محمد نے حکم دیا کہ اس کنویں میں اس پر اس قدر پانی ڈالا جائے جس سے وہ مر جائے اور کنواں بھر جائے۔ پانی ڈالا جانے لگا۔ مگر جتنا پانی پڑتا ریت اسے جذب کر لیتی۔ جس سے نہ وہ غرق ہوا اور نہ کنواں پر ہوا۔ اشناس نے حکم دیا کہ اسے غطریف الخجندی کے سپرد کر دیا جائے وہ اس کے حوالے ہوا اور چند روز زندہ رہ کر مر گیا۔

ہرثمہ بن نصر کی بحالی:

ہرثمہ بن نصر الختلی والی مراغہ کے متعلق جسے عباس نے اپنا شریک بنایا تھا۔ معتصم نے حکم دیا کہ اسے لوہے کی بیڑیاں پہنا کر حاضر کیا جائے۔ مگر افشین نے اس کی سفارش کر کے ان سے اس کے لیے معافی حاصل کر لی اور اسے لکھا کہ امیر المومنین نے تم کو میرے لیے بخش دیا ہے۔ جہاں تم کو میرا یہ خط ملے وہاں کی ولایت تم کو عطا کی ہے۔ یہ خط عشاء کے وقت اسے دینور میں ملا۔ وہ اس وقت بیڑیوں میں جکڑا ہوا کسی سرائے میں پڑا تھا۔ رات کی تاریکی میں اسے وہ خط ملا اور صبح کو وہ دینور کا والی ہوا۔

عباس بن مامون کو لعین کا خطاب:

باقی اور لوگ فرغنہ، ترک اور دوسرے سردار جن کے نام یاد نہیں سب کے سب قتل کیے گئے۔ معتصم صحیح و سالم نہایت اطمینان اور خوشی کے ساتھ سامرا آ گئے۔ اور اسی روز عباس کو لعین کا خطاب دیا گیا۔ مامون کے وہ بیٹے جو سندس سے تھے ایتاخ کے حوالے کیے گئے۔ اس نے ان کو اپنے مکان کے سرداب میں قید کر دیا۔ اس کے بعد وہ مر گئے۔

اس سال کے ماہ شوال میں اسحاق بن ابراہیم اپنے ایک خدمت گار کے ہاتھ سے زخمی ہوا۔

امیر حج محمد بن داؤد:

اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

* * *

باب ۵:

مازیار اور افشین کا زوال

۲۲۴ھ کے واقعات

مازیار کی بغاوت:

اس سال مازیار بن قارن بن ونداہرمز نے طبرستان میں معتصم کے خلاف بغاوت برپا کی۔ اور [illegible] کوہ کے باشندوں [illegible] وہاں کے شہریوں سے جنگ کی۔

مازیار اور آل طاہر میں مخاصمت:

اس بغاوت کا سبب یہ ہوا کہ مازیار آل طاہر سے نفرت کرتا تھا اور ان کو خراج [illegible] نہیں دیتا تھا معتصم اسے لکھتے بھی تھے کہ عبداللہ بن طاہر کو خراج [illegible] مگر وہ [illegible] کہتا کہ میں ان کے سپرد نہیں کروں گا۔ امیرالمومنین کو دینے کے لیے تیار ہوں چنانچہ جب [illegible] خراج [illegible] وہ [illegible] کر کے [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] جاتا تاکہ خراسان [illegible] یہی [illegible] رہا۔ [illegible] وجہ سے آل طاہر کے [illegible] کے [illegible] نفرت [illegible] افشین بھی [illegible] معتصم [illegible] ہر بات [illegible] پہنچتے [illegible] جب [illegible] ایک [illegible] گزر [illegible] تو [illegible] معتصم کے پاس آ [illegible] کی [illegible] عمل [illegible]۔

مازیار کے خلاف عبداللہ بن طاہر کی شکایت:

اس کے ذہن میں خراسان کی آرزو پیدا ہوئی [illegible] افشین [illegible] مازیار اور آل طاہر کے تعلقات [illegible] سے [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] افشین نے [illegible] اور [illegible] مازیار [illegible] اور ان کی [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] معتصم [illegible] مازیار [illegible] معتصم بہت ہی پریشان ہوئے اور مازیار [illegible] مازیار نے [illegible] بغاوت [illegible] طبرستان کے تمام [illegible] اطراف [illegible] اپنا قبضہ قائم کر لیا [illegible] افشین [illegible] خراسان [illegible] معتصم [illegible] مازیار [illegible] افشین نے مازیار [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] معتصم کے [illegible] تمام [illegible] مازیار [illegible] افشین [illegible] یقین تھا [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] معتصم [illegible] اس کے مقابلہ پر بھیجا جائے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سعید بن عمرو بن عبدالرحمن بن [illegible] کی سفارش

[illegible]

حسن بن علی بن [illegible]

[illegible]

اہل مدینہ کی بربادی

[illegible]

اہل مدینہ کی اسیری

[illegible]

[illegible] بند ہوا کہ ایک بیماری میں جس کا نام [illegible] تھا وہ [illegible] اس نے [illegible] قلعہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسے گرفتار کر کے اس نے اس کو [illegible] بھیج کر قید کر دیا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا قتل [illegible] محمد بن حفص کے بیان کے مطابق یہ ۲۲۵ھ کا واقعہ ہے مگر دوسرے ارباب سیر و تاریخ نے ۲۲۴ھ کے آخر [illegible] یہ دوسرا بیان زیادہ درست ہے کیونکہ مازیار ۲۲۵ھ میں قتل کر دیا گیا۔ اس لیے اسی طرح حسن نے جو حرکت کی وہ اس کے قتل سے ایک سال پہلے کی ہوگی۔

آمل کی فصیل کا انہدام:

محمد بن حفص کے بیان کے مطابق اس نے [illegible] کو لکھا کہ تمہارے ساتھ میرا [illegible] ہو گیا تھا۔ اور جب [illegible] ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کرو۔ اس نے ان سب کو [illegible] بلوا کر قید کر دیا اور پہرے مقرر کر دیے۔ جب اسے پورا اطمینان حاصل ہو گیا اور اس نے ان سب کا انتظام کر لیا اس نے اپنے آدمی بھیجے اور سرخاستان کو آمل کی فصیل کے [illegible] کا حکم بھیجا۔ سرخاستان نے [illegible] آمل [illegible] فصیل کو ڈھا دیا [illegible] برابر کر دیا اور [illegible] کے ساتھ بھی اس نے یہی سلوک کیا اس کے بعد مازیار نے اپنے بھائی کوہیار کو طمیس بھیجا جو طبرستان کے علاقہ میں جرجان کی سرحد پر تھا۔ اس نے اس شہر کی فصیل منہدم کر کے شہر کو برباد کر دیا اور اہل شہر [illegible] ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور کچھ مارے گئے۔ اس کے بعد سرخاستان طمیس آیا اور کوہیار وہاں سے اپنے بھائی مازیار کے پاس چلا آیا۔

طمیس سے سمندر تک فصیل کی تعمیر:

سرخاستان نے طمیس سے سمندر تک بلکہ سمندر کے اندر تک تین میل لمبی فصیل بنوائی۔ [illegible] اس کو [illegible] نے اپنے اور ترکوں کے درمیان حد فاصل کے طور پر بنایا تھا۔ کیونکہ ان کے سبب [illegible] اہل طبرستان پر [illegible] غارت [illegible] کرتے رہتے تھے۔ [illegible] سرخاستان نے طمیس کو اپنی چھاؤنی قرار دیا اس کے گرد [illegible] مستحکم خندق بنائی اور [illegible] نگہبانی کے لیے [illegible] فصیل میں ایک مضبوط دروازہ قائم کیا اور [illegible] بٹھایا۔

اہل جرجان کی مدافعت کے لیے امدادی فوج:

اہل جرجان کو بڑی پریشانی [illegible] خطرہ پیدا ہوا [illegible] کہ [illegible] شہر کو بھی [illegible] دیا جائے گا۔ وہاں سے کچھ لوگ بھاگ کر نیشاپور آ گئے۔ ان کی خبر عبداللہ بن طاہر اور معتصم کو ملی۔ عبداللہ نے اپنے چچا حسن بن حسین بن مصعب کو ان کی حفاظت اور شہر کی مدافعت کے لیے ایک زبردست فوج کے ہمراہ روانہ کیا۔ اور ہدایت کی کہ ہمیشہ خندق [illegible] کر قیام کریں۔ حسن بن حسین نے سرخاستان کی تیار کردہ خندق [illegible] چھاؤنی [illegible] دونوں فوجوں میں صرف خندق حائل [illegible] نیز عبداللہ بن طاہر نے حیان بن جبلہ کو [illegible] فوج کے ساتھ قومس بھیجا تا کہ وہ شروین کی پہاڑی [illegible] سرحد پر جا کر [illegible] ہو۔

امرائے عساکر کی پیش قدمی:

معتصم نے اپنے پاس سے [illegible] ابراہیم کے بھائی محمد بن ابراہیم کو ایک بڑی فوج کے ساتھ اس سمت بھیجا اور [illegible] حسن بن قارن الطبری کو [illegible] طبرستان [illegible] ان کے ساتھ [illegible] انہوں نے [illegible] حسن [illegible] کو [illegible] بھیجا تا کہ وہ [illegible] طبرستان میں داخل ہوں [illegible] ان سب کو [illegible] ہے۔

مازیار کا قیدیوں سے مطالبہ:

جب معاملہ نے [illegible] صورت [illegible] مازیار نے [illegible] ابراہیم بن مہران [illegible] اپنے [illegible] شہر [illegible] علی بن [illegible] کاتب نصرانی کے

[illegible]

موسیٰ بن بوجر کی خراج کی ادائیگی کی ضمانت:

[illegible]

احمد بن الصقر کی چغلخوری

[illegible]

موسیٰ بن بوجر کی ہمت کا مقصد

[illegible]

اور اس خانقاہ سے [illegible] کو منتقل [illegible] اور [illegible] میں [illegible] بنا [illegible] ہے۔

آمل کے ابنا زادوں کا قتل

سرخاستان نے اہل آمل کے ان نوجوان میرزادوں اور دوسرے اہل شہر میں سے جو [illegible] تھے [illegible] جن جن کو اس نے اپنے پاس نظر بند کر رکھا تھا [illegible] عربوں کی قربت سے وہ خائف تھا اپنے ملک میں [illegible] ہوئے [illegible] دیہقانوں میں سے منتخب زمینداروں کو [illegible] کہا ان سے [illegible] عرب اور [illegible] جماعت سے [illegible] رکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ غدار [illegible] میں نے اپنے تمام [illegible] کی قربت سے مجھے خوف تھا یہاں بلا لیا ہے تو ان سب کو قتل کر دو [illegible] اور تمہارے ہاں کوئی ایسا نہ رہے جس کی غرض تمہارے [illegible] سوائے [illegible] ان سب کی [illegible] دی اور رات کے وقت انہیں زمینداروں کے حوالے کر دیا انہوں نے ان کو [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] کے اندر [illegible] کنوؤں میں ان کی لاشیں ڈال دیں اور چلے آئے جب ان [illegible] آئی تو [illegible] حرکت پر نادم ہوئے اور [illegible] سے وحشت زدہ ہو گئے۔

مازیار کا زمینداروں کے قتل کا حکم:

مازیار کو جب معلوم ہو گیا کہ اس جماعت نے [illegible] اس نے [illegible] زمینداروں [illegible] ساتھ [illegible] سب کیا اور کہا کہ [illegible] میں جو صاحب جائداد ہیں ان کے مکانات اور [illegible] ان کی لڑکیوں میں اگر کوئی خوب صورت لڑکی ہوگی وہ بادشاہ [illegible] ہے تم سب جا کر پہلے ان سب زمینداروں کو قتل کر دو اور اس کے بعد ان کے مکانات اور بیویوں پر [illegible] قبضہ کر لو مگر ان میں سے کسی کو اس بات کی جرأت نہ ہوئی وہ خوفزدہ اور متعجب ہو گئے اور انہوں نے اس حکم کی بجا آوری نہیں کی۔

حسن بن حسین کا فصیل پر قبضہ

سرخاستان کے جو سپاہی فصیل کی حفاظت کے لیے متعین تھے وہ اور حسن بن الحسین بن مصعب کے سپاہیوں کے بیچ کے درمیان صرف خندق کا عرض حائل تھا۔ وہ [illegible] کیا کرتے تھے۔ اس طرح ان میں سے بعض کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی اور ان [illegible] اور سرخاستان کے آدمیوں سے یہ مشورہ ہوا کہ وہ فصیل ان کے حوالے کر دیں گے چنانچہ انہوں نے فصیل [illegible] دی حسن بن الحسین کے سپاہی [illegible] سرخاستان کی قرارگاہ میں داخل ہو گئے۔ اس کی اطلاع اب تک نہ حسن کو تھی نہ سرخاستان کو ہونے پائی تھی۔ حسن کی فوج نے جب ایک جماعت کو اندر جاتے دیکھا وہ بھی ان کے ساتھ ہو گئی اور وہاں جا کر جب انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو سب [illegible] حسن کو اس کی خبر ہوئی وہ [illegible] آیا اور اس نے اپنے آدمیوں کو [illegible] شروع کیا اور [illegible] جائیں۔ کہنے لگا مجھے [illegible] ہے کہ کہیں [illegible] ان کی جماعت [illegible] ہو گئی تھی۔ مگر [illegible] جو خود حسن کی فوج میں شامل تھی آگے بڑھتی چلی گئی اور انہوں نے سرخاستان کی قرارگاہ میں پہنچ کر فصیل پر اپنا علم نصب کر دیا سرخاستان کو معلوم ہوا کہ عرب اچانک فصیل توڑ کر اندر گھس آئے ہیں۔ بھاگنے کے سوا اب اور کوئی بات [illegible] وہ اس وقت حمام کر رہا تھا۔ فوج کے [illegible] نکل [illegible] بھاگا حسن [illegible] جب [illegible] فوج [illegible]

دعا مانگی کہ خداوند! انہوں نے میرے حکم سے سرتابی کی تیرے حکم کی فرمانبرداری کی ہے تو ان کو محفوظ رکھ اور ان کی مدد کر۔

ابو صالح سرخستان کی قیام گاہ پر قبضہ:

حسن کی سپاہ دشمن کا تعاقب کرتی ہوئی فصیل کے دروازے تک آئی اور اسے توڑ کر کھول دیا۔ اب کیا تھا حملہ آور بے خطر کسی مزاحم کے اندر گھس آئے اور انہوں نے سرخستان کی تمام فرودگاہ پر قبضہ کر لیا ایک البتہ دشمن کے تعاقب میں چلی گئی۔

شہریار کی گرفتاری:

زرارہ بن یوسف السجزی کہتا ہے کہ میں تعاقب میں تھا ہم چلے جا رہے تھے کہ میں راستے کے بائیں جانب ایک مقام پر آیا اس میں چونکہ اندر جانے کا راستہ بنا ہوا تھا اس سے مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہ یہاں کیا ہوگا قبل اس کے کہ مجھے وہاں کوئی نظر آتا میں نے اس میں اپنا نیزہ ڈالا اور اسے ہر طرف سے پھرایا وہ نیزہ کسی کے لگا میں نے للکارا کون ہے اس پر ایک نوجوان چلا اٹھا زنہار یعنی امان دو۔ میں نے اس پر جست کر کے اسے پکڑ لیا اور اس کی مشکیں باندھ لیں۔ یہ ابو صالح سرخستان سپہ سالار کا بھائی شہریار تھا۔ میں نے اسے اپنے امیر یعقوب بن منصور کے حوالے کر دیا۔ یہ بات حاصل ہوئی اس لیے تعاقب چھوڑ کر ہم سب اپنی چھاؤنی میں آ گئے۔ شہریار کو حسن بن الحسین کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے اسے قتل کرا دیا۔

ابو صالح کی گرفتاری:

ابو صالح اپنی فرودگاہ سے فرار ہو کر پانچ فرسنگ کے فاصلہ پر جا پہنچا وہ بیمار تھا۔ اسے سخت پیاس اور کرب ہو رہا تھا یہ جنگل میں آ گیا وہ رستے کے داہنے جانب پہاڑ کے پہلو میں ایک گھنی جھاڑی میں اتر پڑا۔ اس نے اپنا گھوڑا باندھ دیا اور لیٹ گیا۔ اس کے ایک غلام اور ایک اور شخص جعفر بن وندا امید نے اسے دیکھا اور سرخستان نے بھی نیم خواب کی حالت میں اسے دیکھا اور کہا جعفر مجھے سخت پیاس ہے پانی پلاؤ۔ جعفر نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ اس میں یہاں سے پانی لاؤں۔ سرخستان نے کہا میرے ترکش کا ڈھکنا لے جاؤ۔ جعفر کہتا ہے میں اپنے چند ساتھیوں کے پاس آیا اور میں نے کہا انہیں اس شیطان نے برباد کیا ہے کیوں نہ ہم اسے پکڑ کر سرکار کے حوالے کر دیں اور اس طرح سرخروئی حاصل کر کے اپنے لیے امان لے لیں۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہوگا میں نے کہا وہ دیکھو سرخستان موجود ہے۔ تم تھوڑی دیر کے لیے میری مدد کرو اور پھر ہم اس پر حملہ کر کے پکڑ لیتے ہیں۔ جعفر نے ایک بہت بڑی شہتیر لی۔ سرخستان بیٹھا ہوا تھا یہ فوراً اس پر چڑھ گئے۔ اور سب نے اسے قابو میں کر کے شہتیر سے اس کی مشکیں باندھ دیں۔

ابو صالح کا قتل:

ابو صالح نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں اس کے عوض میں ایک لاکھ درہم دیتا ہوں۔ مگر یہ نہ مانے انہوں نے کہا لاؤ اس نے کہا تو پھر روپیہ یہاں کہاں تم اٹھ کر لاؤ۔ انہوں نے کہا وہ یہاں کہاں اس نے کہا تو پھر روپیہ یہاں کہاں میرے ساتھ چلو وہاں میں تم کو ادا کر دوں گا اور تحریر لکھے دیتا ہوں کہ یہ مجھ پر واجب الادا ہے تم دوسرے دن لو مگر انہوں نے نہ مانا اسے حسن بن الحسین کے پاس لے چلے۔ حسن کے رسالے نے اثنائے راہ ہی میں ان کو آ لیا اور ان کے سروں پر تلواریں مار کر سرخستان کو ان کے ہاتھ سے چھڑا لے گئے۔ جس پر بعد میں ان لوگوں کو بہت رنج ہوا۔ حسن کا رسالہ اسے حسن کے پاس لے آیا۔ جب اس نے ابو صالح کو حسن کے سامنے لا کھڑا کیا اس نے طبرستان کے سرداروں کو مثلاً محمد بن المغیرہ بن شعبہ الازدی عبداللہ بن

المصطفی الصمی و المکی بن زید و علیہ ہو گیا۔ ان سے مخاطب کرایا انہوں نے کہا ہے بے شک انہوں نے کہا ہے کہ ملک کی مرزبان ہے نے محمد بن المغیرہ سے کہا کہ تم برے ہو وہ اپنے بیٹے اور بھائی کے بدلے میں اسے قتل کر دو گے انہوں نے ان کے پاس جا کر اس پر تلوار ماری کے بعد دوسری اور کئی تلواریں اس پر چلیں اور قتل کر دیا گیا۔

ابو الشاس شاعر:

ابو الشاس الشاعر جس کا نام المظفر بن ... بن حصین بن ... تھا اہل عراق سے تھا اس نے خراسان میں نشو و نما پائی تھی۔ یہ ایک سمجھدار اور ادیب آدمی تھا۔ مرزبان نے اسے اپنا مصاحب بنا لیا تھا۔ اور وہ اس سے عربوں کے اخلاق اور آداب معلوم کیا کرتا تھا۔ جب مرزبان گرفتار ہو کر مارا گیا تو ابو الشاس اس وقت اس کی لشکرگاہ میں تھا اور سواری کے جانور اور مال و اسباب اس کے ساتھ تھا حسن کی فوج کی ایک جماعت نے اس پر حملہ کر کے تمام مال و اسباب پر جو اس کے ساتھ تھا قبضہ کر لیا اس جگہ میں سے بہت سے زخم آئے اس نے اپنے چہرہ اور پیٹ پر ... مگر بچ گیا اپنے خیمہ سے نکل بھاگا۔ مگر زخمی تھا۔

حسن بن حسین کی ابو الشاس سے قدردانی:

جب وہ حسن بن الحسین کے پاس کے کاتب عبداللہ بن حمید المتقطع الطبری کے پاس گزرا ایک غلام نے اسے دیکھ لیا اور عبداللہ کے نوجوانوں نے اسے پہچان لیا جو اس کے ٹھکانے پر تھا۔ اور وہ پانی پی رہا تھا اس حالت میں سے آئے اور انہوں نے اسے بچا لیا اور جا کر اس کی اطلاع دی۔ وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔ عبداللہ نے اسے سواری دی۔ خلعت دیا اور نہایت اچھی تعظیم و تکریم کی اور حسن بن الحسین نے اس کی تعریف کی اور اس سے کہا کہ تم میری شان میں ایک قصیدہ لکھو۔ ابو الشاس نے کہا۔ مجھ پر خوف کی وجہ سے کلام اللہ بھی بھلا دیا تو میں شعر کیا کہوں گا۔

حسن نے بعوض مرزبان کے سر کو عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا مگر وہ خود ... میں ٹھہرا رہا۔

قارن بن شہریار کو حیان بن جبلہ کی پیشکش:

محمد بن حفص نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن طاہر کا مولیٰ حیان بن جبلہ حسن بن الحسین کے ہمراہ طمیس کی سمت آیا اس نے قارن بن شہریار سے مراسلت شروع کی اور اطاعت قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس بات کا وعدہ کیا کہ اس کے باپ دادا کے کوہستان اس کے تفویض کر دیے جائیں گے یہ مازیار کا بھتیجا اور اس کے سرداروں میں تھا مازیار نے اسے اپنے بھائی عبداللہ بن قارن کے ساتھ کر کے اپنے کئی معتمد علیہ سرداروں اور رشتہ داروں کو ان دونوں کے ساتھ کر دیا تھا۔

عبداللہ بن قارن کی گرفتاری:

جب حیان نے اسے اپنے ساتھ ملانا چاہا تو قارن نے اس بات کی ضمانت کی کہ وہ حیان کو جبال کا شہریار ... سپرد کر دے گا بشرطیکہ اس کے باپ اور دادا کے کوہستان اس کے قبضے میں آ جائیں۔ حیان نے یہ تمام معاملہ عبداللہ بن طاہر کو لکھ بھیجا ... شاید عبداللہ نے ... لکھ کر بھیج دیا مگر ... قارن کو ... ایک چٹھی کا ... جانے تک ... ٹھہرے رہو ... شاید قارن نے ... معاملہ ... حیان نے اس کی اطلاع

نے ایک بہت [illegible] سے [illegible] آیا۔ یہاں [illegible] نے اس کو [illegible] اپنے [illegible] چلے [illegible] [illegible] اس نے [illegible] [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] پاس [illegible] [illegible] [illegible] اس کے [illegible] جب اس [illegible] اور [illegible] حسن بن [illegible] سے اس کے [illegible] نے اس سے [illegible] کے حوالے [illegible] کر دیا [illegible] تمام مال [illegible] سے [illegible] اسے [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہے [illegible] اور [illegible] بھائی [illegible] اسے [illegible] ہے [illegible] ہے۔

احمد بن الصقیر کی حیان سے برہمی

اب احمد حیان کی اس حرکت پر غضبناک ہوا اور کہنے لگا کہ یہ مجھ جیسے معزز کے ساتھ یہ حرکت کرتا ہے اس نے قوہیار کو لکھ کر تم کیوں اپنے معاملہ میں یہ غلطی کرتے ہو [illegible] حسن بن الحسین سے جو امیر عبداللہ بن طاہر کا چچا زاد بھائی ہے [illegible] کرتے اور [illegible] ذلیل ہو [illegible] اور اپنے بھائی کو اس کے حوالے کر کے اپنی اہانت کرتے ہو بہتر تو حسن بن الحسین کو چھوڑ کر اس [illegible] سے [illegible] کرنے سے بھی اچھا [illegible] ہو۔

احمد بن الصقیر کا قوہیار کو مشورہ:

قوہیار نے کہا [illegible] مجھے [illegible] میں نے اس شخص سے [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] تمام مال [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہے اس [illegible] ایک [illegible] اس کے پاس [illegible] تمہارے [illegible] کر [illegible] کے بعد تم اس [illegible] جاؤ۔

احمد بن الصقیر کا حسن بن حسین کے نام خط۔

دوسری طرف احمد بن الصقیر اور محمد بن موسیٰ بن حفص نے حسن بن حسین کو [illegible] تم [illegible] اپنے [illegible] انتظار [illegible] کے [illegible] لکھا کہ تم فوراً ہمارے پاس آ جاؤ ہم [illegible] اور [illegible] تمہارے حوالے کر دیں گے [illegible] جائے گا اور [illegible] بات [illegible] ہو جائے گی۔

حسن بن حسین کی ساریہ میں آمد:

انھوں نے یہ خط شاذان بن الفضل کاتب کے ہاتھ روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ دوڑ کر جائے تاکہ جلد پہنچ جائے۔ جب یہ خط حسن کو ملا وہ اسی وقت چل کھڑا ہوا اور تین دن کی مسافت ایک رات میں طے کر کے ساریہ پہنچا اور صبح ہونے کے بعد خرم آباد آیا۔ یہ دن تھا جو قوہیار نے اطاعت قبول کرنے کے لیے مقرر کیا تھا یہاں حسن نے قیام کیا اور حیان ایک فرسخ کے فاصلہ پر اس کے استقبال کے لیے آیا۔

حیان کو پہاڑ پر چوکیاں قائم کرنے کا حکم:

حسن نے اس سے کہا کہ تم یہاں چلے آئے ہو اور یہ شہر یہاں تک آئے ہو تم نے قوہیار کو چھوڑ دیا اور پھر ان کو چھوڑ کر یہاں آ رہے کیا اس بہت کام کو ترک کر دیا۔ کیونکہ اس کے لیے مدد الیاب اس کے مقابل میں حسن بن قارن نے محمد بن ابراہیم بن مصعب کی سمت سے قوہیار سے مراسلت کی اور حفاظت بھی کی تھی کہ جو تم چاہو گے اسے امیر المومنین پورا کریں گے۔ قوہیار نے اس کی بات مان لی اور جو شرطیں اس نے دوسروں سے وعدے کیے تھے وہی اس سے بھی کر لیے اور اس کی طرف ہٹ پڑا چنانچہ اس قرارداد کے مطابق محمد بن ابراہیم آیا اس سے دوسرا حسن بن حسین کو بھی اس معاملہ کی خبر ہوئی۔

حسن بن حسین کی روانگی ہرمز آباد:

ابراہیم بن مہران کہتا ہے کہ میں ابو العضی کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا جب زوال کا وقت ہوا میں اپنے گھر جانے لگا۔ میرا راستہ حسن کے خیمے کے دروازے سے ہو کر تھا جب میں اس کے مقابل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسن تنہا گھوڑے پر سوار ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ ترک غلاموں کے علاوہ اور کوئی اس کے ساتھ نہیں ہے میں نے بڑھ کر سلام کیا۔ حسن نے کہا سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا اس نے پوچھا ہرمز آباد کا راستہ کون سا ہے میں نے کہا اس وادی کی طرف سے ہے اس نے کہا اچھا تم میرے آگے چلو میں حسب الحکم آگے ہو گیا۔ چلتے چلتے میں اس درہ پر پہنچا جہاں سے ہرمز آباد دو میل فاصلہ پر تھا وہاں مجھ پر وحشت طاری ہوئی اور میں نے اس سے کہا جناب والا یہ بہت ہی خطرناک جگہ ہے۔ یہاں سے صرف ایک ہزار شہسوار گزر سکتے ہیں۔ مناسب ہے کہ آپ واپس چلیں اور اس کے اندر داخل نہ ہوں اس نے مجھے ڈانٹا کہ آگے بڑھو۔ میں آگے ہو گیا جب خوف کی وجہ سے میرا یہ حال تھا کہ ہم ہرمز آباد پہنچ گئے راستے میں کوئی بھی نہ ملا۔

حسن بن حسین کی ہرمز آباد میں آمد:

ہم بہ خیریت پہنچ گئے حسن نے مجھ سے پوچھا کہ ہرمز آباد کی دیواریں کہاں ہیں میں نے کہا اسی پہاڑ سے ہیں اس نے کہا اس جگہ چلو میں نے کہا اللہ امیر کو ہمیشہ غالب و منصور کرے۔ آپ اپنی عزت اور ان لوگوں کی جانوں کا جو آپ کے ہمراہ ہیں خیال کیجیے انھوں نے مجھے ڈانٹا کہ اسے فتح کرو میں نے کہا جناب والا آپ میری گردن کاٹ دیں میں اس بات کا اس پر ذمہ دار ہوں کہ لوگ مازیار کے ہاتھوں قتل ہوں اور امیر عبد اللہ بن طاہر ان تمام واقعات کی ذمہ داری میرے سر باندھیں گے۔ انھوں نے مجھے بہت ڈانٹا جس سے میں سمجھ گیا کہ زیادہ بولنا ٹھیک نہیں۔ ورنہ مار بیٹھے گا۔ اب میں نہایت خوف زدہ ہو کر آگے بڑھا۔ اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ ابھی ہم سب پکڑے جائیں گے اور مجھے مازیار کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ مجھے دھتکارے گا اور طعنے دے گا کہ میں نے ہی اس

تک پہنچنے کا راہبر تھا۔ انہیں خیالات میں غلطاں و پیچاں تھا کہ دھوپ میں تیزی ہے کہ دشمن کے دل میں پریشانی پیدا ہو اور وہ تمہارے ساتھ جو معاہدہ کر گزرے اور اس طرح اب تک جو کام تم نے کیا ہے وہ سب برباد ہو جائے۔ تم پہاڑ کو چھوڑ دو اس کے اطراف و اکناف میں جو کچھ ہے سب چھوڑو اور اپنے بلند مقام پر اپنی فوج کو ٹھہرا دو جہاں سے دشمن پیچھے ہو اور نظر آتا ہو تاکہ اگر ان کے دل میں جو بات کا خیال بھی آئے تو وہ اسے پورے کار نہ لا سکے۔ حیان نے کہا میں خود وہاں چلا جانے والا ہوں اور اپنے تمام مال و اسباب کو بھی لے جانا چاہتا ہوں اور پیدل سپاہ کو پیچھے فوج کا حکم دیتا ہوں۔ حسن نے کہا تم چلے جاؤ اور میں تمہارا مال و اسباب اور آدمی تمہارے پیچھے ہی بعد میں بھیجے دیتا ہوں۔ آج رات تم ساریہ میں بسر کرو اور جب وہ سب تمہارے پاس پہنچ جائیں تم پھر فی الصباح روانہ ہو جانا۔ چنانچہ حیان حسن کے حکم کے مطابق اسی وقت ساریہ روانہ ہوا۔

حیان کو قارن کے متعلق ہدایت:

اس کے بعد عبداللہ بن طاہر نے لکھا ہے کہ قارن کو قلعہ لبورہ میں فروکش ہو جانا چاہیے یہ مقام کوہستان ونداہرمز میں واقع ہے اور اسی نام پہاڑی سلسلہ کا سب سے مستحکم اور ناقابل تسخیر مقام ہے مازیار کا اکثر مال یہیں تھا عبداللہ نے اسے یہ بھی حکم دیا تھا کہ ان پہاڑوں اور مال میں سے قارن جو چاہے اس سے کسی بات کا انکار نہ کیا جائے۔ چنانچہ مازیار کا جس قدر مال وہاں تھا۔ اس سب کو قارن اٹھا لے گیا۔ اسی طرح اسپاندرہ میں مازیار کے جو ذخیرے تھے ان سب پر اس نے قبضہ کر لیا اور مستان کے علاقہ میں مرزبان کا جو کچھ تھا وہ بھی قارن نے اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس طرح اس ایک گھوڑے کی وجہ سے حیان کی ساری امیدوں کا خاتمہ ہو گیا۔

حیان بن جبلہ کی وفات:

اس کے بعد حیان کا انتقال ہو گیا۔ عبداللہ نے اس کی جگہ محمد بن الحسین بن مصعب کو اس کی فوج کا امیر مقرر کیا اور اسے بھی یہ ہدایت کی کہ وہ قارن کو کسی چیز میں نہ روکے۔

قوہیار کی حسن بن حسین سے ملاقات:

حسن بن الحسین محمد آباد آیا۔ محمد بن موسیٰ بن حفص اور احمد بن الصقر اس کے پاس آئے اور خلوت میں اس سے ملے اس نے ان کی کارروائی اور ابوالفرج قوہیار کو مطلع کر کے اسے آگاہ کر دیا ہے وہ محمد بن حسن کے پاس آیا۔ حسن نے اس کی بہت تعظیم و تکریم اور خاطر مدارات کی اور جو اس نے سوال کیا اسے منظور کیا ایک دن دونوں کے درمیان طے پا گیا اس نے قوہیار کو چلتا کیا۔ وہ مازیار کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں نے تمہارے لیے امان لے لی ہے اور اس آگئی اور حسن ہرمزآباد پہنچ گئے حسن نے مجھ سے پوچھا وہ جنگل کہاں ہے جس میں مسلمان قید تھے میں نے وہ مقام بتا دیا۔ حسن اتر پڑا اور دیکھا کہ ہم سب وہ دیکھ رہے تھے۔ سواروں کی اور متفرق جماعتیں یکے بعد دیگرے وہاں پہنچنے لگے اس سواری کی وجہ یہ تھی کہ حسن بغیر اطلاع کے اکیلا ہی نکل کھڑا ہوا تھا اس کے آنے کے بعد جیسے فوج کو معلوم ہوا کہ وہ اس کی سمت روانہ ہوئی تھی۔

یعقوب بن منصور کو طالقان جانے کا حکم:

یہاں حسن نے یعقوب بن منصور کو بلا کر اس سے کہا کہ اے ابو طلحہ میں چاہتا ہوں کہ تم طالقان چلے جاؤ اور ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم

[illegible]

[illegible] گرفتاری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمر بن ابراہیم کی حسن سے ملاقات

[illegible]

کہ وہ [illegible] ماذیار کے قتل میں ان سب کا اتفاق ہو گیا اور یہ ہم سے چھپا رہے ہیں۔

حسن [illegible] قاسم [illegible] ماذیار کے [illegible] کے قریب [illegible] حسن نے محمد بن موسیٰ بن حفص سے دریافت کیا [illegible] حسن نے بھی [illegible] ماذیار [illegible]

ماذیار کی دولت واملاک کی فہرست تیار کرنے کا حکم

محمد بن ابراہیم [illegible] حسن کے پاس آیا [illegible] ماذیار کی دولت اور اس کے خاندان کے متعلق [illegible] انہوں نے ان تمام معاملات کو [illegible] کے پاس لکھ کر بھیج دیا اور اس کے قلم سے [illegible] حسن [illegible] ماذیار اس کے بھائیوں اور متعلقین کو [illegible] معتصم کی خدمت میں بھیجے [illegible] نے ان کی دولت کے متعلق [illegible] لکھا کہ ماذیار کی املاک کو اپنے قبضہ میں کر لو اور ان کی فہرست بنا لو۔ حسن نے ماذیار [illegible] اس سے پوچھا [illegible] اس نے [illegible] کا نام بتایا [illegible] لوگوں نے [illegible] بات ہے [illegible] طلب کیا گیا اور [illegible] تحریر لکھی گئی جس میں [illegible] اس بات کا [illegible] ماذیار نے ان کی ضمانت دی اور [illegible] اس کے بعد حسن نے [illegible] ماذیار کے [illegible] اس کے سامنے ان کے بیان پر شہادت [illegible] ان شاہدوں میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ جب ہم اس کے پاس آئے [illegible] تحریر [illegible] آپ نے [illegible]

یہی [illegible] خاموش رہا۔

ماذیار کی دولت:

ماذیار نے کہا آپ سب لوگ شاہد [illegible] ہزار [illegible] سے [illegible] پس [illegible] اور [illegible] حسن [illegible] ماذیار نے [illegible] محمد بن الصباح [illegible] محمد بن الصباح عبداللہ بن [illegible] ماذیار [illegible] حسن کے پاس [illegible] ماذیار نے [illegible]

ماذیار کے جواہرات کی قیمت

علی بن [illegible] کاتب نے بیان کیا ہے [illegible] ماذیار کے [illegible] حسن بن الحسین [illegible] معلوم ہو جائے کہ [illegible] حسن نے [illegible] کے مال [illegible] اس کے باپ کے [illegible] حسن [illegible]

درجہ میں کم تر تھا۔

مازیار کی روانگی

صبح کو حسن نے مازیار کو طاہر بن ابراہیم اور علی بن ابراہیم الحربی کی معیت میں عبداللہ بن طاہر کے پاس روانہ کیا۔ مگر عبداللہ نے لکھا کہ اسے یعقوب بن منصور کے ساتھ روانہ کیا جائے وہ لوگ جب [illegible] سے آگے نکل گئے تھے حسن نے آدمی بھیج کر ان کو واپس بلا لیا۔ اور اب یعقوب بن منصور کے ساتھ اسے روانہ کیا۔

قوہیار کا قتل

حسن نے مازیار کے بھائی قوہیار کو حکم دیا کہ جب تم اموال سے فارغ ہو جاؤ جس کے تم [illegible] ہو [illegible] اس نے پہاڑوں سے مجھ کو بھی [illegible] حکم دیا [illegible] ایک [illegible] حفاظت کے لیے [illegible] دیا جائے [illegible] نے اسے منظور کیا اور کہا کہ مجھے فوج کی کیا ضرورت ہے جب کہ [illegible] کے آدمی [illegible] اور [illegible] انہوں نے قوہیار کو قتل کر [illegible] مال [illegible] [illegible] مازیار کے [illegible] سے [illegible] آ [illegible] نے اور انہوں نے [illegible] آقا کے ساتھ غداری کی [illegible] وہ [illegible] ان کا [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] میں چلے گئے [illegible] کے بعد سے قتل کر کے اس کا تمام مال اور [illegible] لوٹ لیا اس کی اطلاع حسن کو ہوئی۔ اس نے قوہیار کے قاتلوں کی گرفتاری کے لیے ایک فوج روانہ کی۔

قاتلین قوہیار کی گرفتاری

قارن نے اپنی طرف سے ایک دستہ فوج ان کو گرفتار کرنے کے لیے بھیجی قارن کے دستے نے ان میں سے کئی آدمی پکڑے جن میں [illegible] ابو [illegible] اور [illegible] ان کا سردار [illegible] قارن نے [illegible] عبداللہ بن طاہر کے پاس [illegible] بھیج [illegible] ان [illegible] کی جو پہاڑ کے [illegible] جنگل میں بھاگ گئے تھے ایک جماعت [illegible] جا پہنچی محمد بن ابراہیم بن مصعب نے ان کو [illegible] پہاڑ سے [illegible] دیلم کی [illegible] ان [illegible] گئے۔ انہوں نے اشارہ [illegible] آگے [illegible] ان کا سامنا کیا اور ان کی [illegible] گرفتار کر [illegible] سب کے سب گرفتار کر لیے گئے محمد نے ان کو [illegible] [illegible] محمد بن ابراہیم [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible]

مازیار کی بربادی کی وجہ:

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مازیار کی بربادی اور ہلاکت اس کے چچا زاد بھائی کی وجہ سے ہوئی طبرستان کے پہاڑوں کا ایک ثلث [illegible] واقع ہوئی۔ مازیار کے قبضے میں طبرستان کے [illegible] تھا اور یہ تقسیم ان میں وراثت چلی آ رہی تھی۔

محمد بن حفص الطبری نے بیان کیا ہے کہ طبرستان میں تین پہاڑ ہیں ایک ونداامید ہرمز کا پہاڑ جو طبرستان کے پہاڑوں کے بالکل وسط میں واقع ہے ایک اس کے بھائی ونداسفجان بن [illegible] کا پہاڑ اور تیسرا شروین بن سرخاب بن باب کا پہاڑ ہے۔

قوہیار کی نظر بندی اور رہائی

جب مازیار کی قوت و شوکت بڑھ گئی اس نے اپنے چچا زاد بھائی [illegible] کے متعلق یہی بیان کیا گیا ہے کہ اسے [illegible]

[illegible] آزادی کا عہد کیا۔

مازیار کو مشورہ:

مازیار [illegible]

[illegible] حسن [illegible] کے مقابلہ [illegible]

[illegible] مازیار [illegible]

نے جواب دیا۔

دری کی گرفتاری و قتل:

[illegible]

افشین کے خطوط کے [illegible] کا بیان۔

اس سے پہلے [illegible] افشین [illegible]

[illegible] عبداللہ [illegible] کی جانب سے [illegible]

[illegible] افشین کے [illegible] گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امیر حج محمد بن داؤد

اس سال لوگوں کو [illegible] نے حج کرایا۔

۲۲۵ھ کے واقعات

متفرق واقعات

اس سال [illegible]

جعفر بن دینار پر عتاب

اس سال معتصم [illegible] اسحاق بن معاذ کو مقرر کیا

دربار خلافت میں مازیار اور افشین کی [illegible]

اس سال [illegible]

افشین کے قاصدوں کی جامہ تلاشی

[illegible]

نیشاپور لائے تھے۔ عبداللہ بن طاہر نے ان کو گرفتار کر کے ان کی جو ہمیانیاں ان کی کمر میں بندھی ہوئی پائی گئیں۔ عبداللہ نے ان پر قبضہ کر لیا اور پوچھا کہ یہ کہاں سے ملیں؟ انہوں نے کہا یہ افشین کے ماتحت رہنے والوں کا مال ہے۔

عبداللہ بن طاہر کا افشین کے مال پر قبضہ:

عبداللہ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو اگر میرے بھائی افشین یہ قدر روپیہ بھیجتا تو وہ مجھے ضرور اس کے متعلق لکھ دیتے تاکہ میں اس کی حفاظت اور بدرقہ کا انتظام کرتا۔ یہ تو ڈاکو کا مال ہے۔ تم چور معلوم ہوتے ہو۔ عبداللہ بن طاہر نے وہ روپیہ لے کر اپنی فوج میں جو اس کے پاس اس وقت تھی تقسیم کر دیا

مال کے متعلق افشین سے استفسار:

اور افشین کو لکھا کہ اس روپیہ کے متعلق ان لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ وہ تم نے بھیجا ہے میں اس بات کو باور نہیں کرتا کہ تم اس قدر بیش رقم خراسان بھیجو اور اس کے متعلق مجھے نہ لکھو اور اس کی حفاظت کے لیے بدرقہ بھی طلب نہ کرو۔ اگر وہ تمہارا ہوتا تو میں نے اسے اس روپے کے بجائے جو مال امیر المومنین مجھے بھیجا کرتے ہیں فوج میں تقسیم کر دیا ہے اگر وہ تمہارا ہے جیسا کہ ان لانے والوں کا بیان ہے تو جب امیر المومنین کے پاس سے روپیہ آئے گا میں تم کو واپس کر دوں گا اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو امیر المومنین اس مال کے سب سے زیادہ مستحق ہیں میں نے اسے ان کی فوج کو دے دیا ہے کیونکہ میں اسے ترکوں کے علاقے میں بھیجنا چاہتا ہوں۔ افشین نے جواب میں لکھا کہ میرا اور امیر المومنین کا ایک ہی مال ہے۔

افشین کی قاصدوں کو رہا کرنے کی سفارش:

اس میں کچھ فرق نہیں ہے تم ان لوگوں کو چھوڑ دو کہ وہ اشروسنہ چلے جائیں۔ عبداللہ نے ان کو جانے دیا وہ چلے گئے اسی وقت سے افشین اور عبداللہ کے تعلقات خراب ہو گئے اور اب عبداللہ اس کی کمزوریوں کی تلاش میں لگ گیا۔

افشین کی سازش کا انکشاف:

افشین جو معتصم کی زبان سے بعض ایسی باتیں سنا کرتا تھا جس سے مترشح ہوتا تھا کہ وہ آل طاہر سے بدظن ہو گئے ہیں اور ان کو خراسان سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اس سے خود اس کے دل میں خراسان کی حکومت کی طمع پیدا ہوئی۔ اسی مقصد کی وجہ سے اس نے مازیار سے سازباز شروع کی اسے حکومت کی مخالفت پر ابھارا اور اطمینان دلایا کہ خلیفہ کو میں تمہاری طرف سے ہموار کر کے باز رکھوں گا۔ اس کا خیال یہ تھا کہ اگر مازیار نے بغاوت کر دی تو معتصم مجبوراً اس کو اس کے مقابلے کے لیے بھیجیں گے اور عبداللہ بن طاہر کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کو مقرر کر دیں گے۔ مگر مازیار کا جو حشر ہوا وہ مذکور ہو چکا ہے۔ منکجور کا آذربائیجان میں جو حشر ہوا اسے بھی ہم بیان کر آئے ہیں۔ ان تمام واقعات سے معتصم کو افشین کی خفیہ سازش مازیار سے مراسلت اور منکجور کا اغوا اچھی طرح ثابت ہو گیا اور ان کو معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ در پردہ افشین کے حکم اور اشارے سے ہوا ہے وہ افشین سے کبیدہ خاطر ہو گئے اسے بھی اس تغیر کا احساس ہوا مگر کوئی بات ایسی نہ تھی کہ اس کی تلافی کر دیا کرے۔

افشین کا فرار ہونے کا منصوبہ:

آخر کار اس نے ارادہ کر لیا کہ اپنے قصر میں بہت سے چھپے تیار رکھے اور جس وقت معتصم اور ان کے امراء شغل میں ہوں

[illegible]

واثق کو افشین سے خطرہ

[illegible]

ایتاخ اور جعفر کی روانگی

[illegible]

افشین کی گرفتاری

[illegible]

جس طرح کلیلہ و دمنہ اور مزدک کی کتاب ہے ۔ میں نے سمجھا کہ اسی طرح یہ کتاب ہے جو میرے پاس بھی رکھی ہوئی ہے ۔ اس سے کوئی شخص اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا ۔

موبذ مجوسی کے افشین پر الزامات

اس کے بعد موبذ آگے بڑھا اور اس نے بیان کیا کہ یہ شخص گلا گھونٹے جانور کا گوشت کھاتا ہے اور مجھے بھی اس کے کھانے کی ترغیب دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ ذبیحہ سے زیادہ تر و تازہ ہوتا ہے ۔ یہ شخص ہر بدھ کے دن ایک سیاہ بکری منگواتا تھا اس کی کمر پر تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دیتا اور پھر ان دونوں کے بیچ میں سے گزرتا اور اس کا گوشت کھاتا تھا ۔ اس نے ایک دن مجھ سے یہ بات کہی کہ میں نے ان مسلمانوں کی وجہ سے مجبوراً وہ تمام کام کئے جو مجھے ناپسند تھے ۔ یہاں تک کہ تیل کھایا ، اونٹ پر بیٹھا اور جوتا پہنا ، مگر اب تک نہ میں نے بال مونڈے اور نہ ختنہ کرائی ۔

افشین کی موبذ سے جرح

افشین نے کہا مجھے بتائیے کہ جو شخص اس طرح کی باتیں بیان کر رہا ہے کیا وہ اپنے مذہب کی وجہ سے ثقہ ہے ۔ یہ موبذ مجوسی تھا اس نے بعد میں متوکل کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس کا ندیم ہو گیا ۔ لوگوں نے کہا نہیں ۔ افشین نے کہا تو پھر آپ اس کی شہادت کے قبول کرنے کا کیا مطلب ہوا ۔ جس شخص کو آپ قابل وثوق نہیں سمجھتے ہو تو پھر آپ اس کی شہادت کیوں قبول کرتے ہو ۔ اس کے بعد اس نے موبذ کو خطاب کر کے کہا کیا میرے اور تمہارے گھر کے بیچ میں کوئی دروازہ یا کھڑکی تھی جہاں سے تم میری تمام باتوں کا مشاہدہ کرتے تھے ۔ موبذ نے کہا نہیں ۔ افشین نے کہا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ میں تم کو اپنے پاس بلاتا تھا اور اپنے آبائی مذہب کو بیان کرتا اور اس مذہب اور اہل مذہب سے اپنے میلان طبع کا اظہار کرتا تھا ۔ اس نے کہا ہاں ۔ افشین نے کہا تو جب تم نے میرے اس راز کو جس کو میں نے تم کو امین سمجھ کر تم سے کہا تھا افشا کر دیا تو معلوم ہوا کہ نہ تم اپنے دین میں پکے ہو اور نہ اپنے عہد کے ایفا میں پورے ہو ۔ اس کے بعد موبذ الگ ہو گیا اور مرزبان بن ترکش آگے بڑھا ۔

مرزبان بن ترکش کا افشین پر الزام

لوگوں نے افشین سے پوچھا آپ جانتے ہو اس نے کہا نہیں ۔ پھر مرزبان سے پوچھا گیا تم اسے پہچانتے ہو اس نے کہا ہاں یہ افشین ہے ۔ لوگوں نے افشین سے کہا یہ مرزبان ہے ۔ مرزبان نے اس سے کہا اے دغا باز تو کب تک نفاق اور ملمع سازی کرے گا ۔ افشین نے کہا اے دراز ریش تو کیا کہہ رہا ہے ۔ اس نے کہا بتاؤ تمہاری رعایا کس طرح تم کو خطاب کرتی ہے ۔ افشین نے کہا جس طرح وہ میرے باپ اور دادا کو خطاب کرتے تھے ۔ مرزبان نے کہا بیان کرو ۔ اس نے کہا یہ تو زبان سے نہیں کہوں گا ۔ مرزبان نے کہا کیا وہ تم کو فلاں زبان میں یہ نہیں لکھتے الی الہ الآلہۃ من عبدہ فلاں بن فلاں ۔ اس نے کہا ہاں ۔ محمد بن عبدالملک الزیات نے کہا کیا مسلمان اس بات کو گوارا کر سکتے ہیں کہ ان کو یوں مخاطب کیا جائے تو پھر فرعون کے لیے کیا چھوڑا ۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا ۔ انا ربکم الاعلیٰ ۔ افشین نے کہا میرے باپ دادا کا یہی دستور تھا ۔ اور اسلام لانے سے پہلے تو میرا بھی یہی طریقہ تھا ۔ مسلمان ہونے کے بعد میں نے اس بات کو مناسب نہ سمجھا کہ اپنے کو ان کے سامنے ذلیل کروں ورنہ ان کی اطاعت میں فرق آ جاتا ۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس سے کہا کیوں رے جب تو کسی بات کی قسم کھاتا ہے تو ہم تیری قسم کی تصدیق کرتے ہیں اور تیری قسم پر اعتماد کر لیتے ہیں ۔ افشین

[illegible]

افشین کے خلاف مازیار کی گواہی

[illegible]

مازیار کے متعلق افشین کا بیان

[illegible]

افشین کا غیر مختون ہونے کا اعتراف

[illegible]

اپنے بھائیوں کو مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے ... کی جان نکل جانے کی ... بات کا مجھے علم نہیں اگر میں یہ جھوٹ کہہ رہا ہوں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں گا۔

افشین کی قید و تذلیل واپسی:

ابن ابی داؤد نے بغا الکبیر ابو موسیٰ ترکی کو آواز دی کہ اب اس کا معاملہ تم پر منکشف ہو چکا ہے تم اسے سنبھالو اور بغا نے ہاتھ بڑھا کر افشین کا کمربند کھینچ لیا۔ اس نے کہا میں آج سے پہلے سے تمہارے اس سلوک کا متوقع تھا۔ بغا نے اس کی قبا کا دامن پلٹ کر اس کے سر پر ڈالا اور اس کے دونوں جانب کے متصل گلے سے پکڑ لیا اور اسے باب الوزیری سے نکال کر اس کے قید خانہ میں لے آئے۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے حسن بن الافشین اور اترنجہ بنت اشناس کو گرفتار کر کے سامرا بھیج دیا۔

امیر حج محمد بن داؤد:

اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۶ھ کے واقعات

رجاء بن ابی الضحاک کا قتل:

اس سال علی بن اسحاق بن یحییٰ بن معاذ نے جو صول اور دمشق کی جانب سے دمشق میں عامل تھا اچانک رجاء بن ابی الضحاک پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور پھر پاگل بن گیا۔ احمد بن ابی داؤد نے اس کی سفارش کی اور وہ قید سے رہا کر دیا گیا۔ حسن بن رجاء کہا کرتے تھے کہ یہ عمداً جنون کی ادا دکھاتا تھا۔

اس سال محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین کا انتقال ہوا محمد کے مکان میں معتصم نے اس کی نماز پڑھی۔

افشین کو تازہ پھلوں کا تحفہ:

حمدون بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ جب تازہ پھل آئے معتصم نے فصل کے ان نئے پھلوں کو ایک طباق میں رکھ کر اپنے بیٹے ہارون الواثق سے کہا کہ تم خود ان کو افشین کے پاس لے کر جاؤ اور وہ ان پھلوں کو اٹھوا کر اوپر لایا۔ جہاں افشین قید تھا۔ افشین نے طباق دیکھا اس میں پھل ... ایک بھی موجود نہ تھا افشین نے واثق سے کہا کہ طباق تو بہت اچھا ہے مگر اس میں ... نہیں ... جب یہ ... وہ ... ہو گا۔

افشین کی معتصم کے معتمد سے ملاقات کی خواہش:

اس سال ... افشین نے ان پھلوں میں سے کسی کو ہاتھ نہ لگایا اور جب ... افشین نے واثق سے کہا آپ میری طرف سے امیرالمومنین سے عرض کریں کہ وہ اپنے ایک معتمد کو میرے پاس بھیج دیں تاکہ جو میں کہوں اسے وہ ان کے گوش گزار کر دے۔ معتصم نے حمدون بن اسماعیل کو حکم دیا کہ تم اس کے پاس جاؤ۔ حمدون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں افشین کے پاس گیا اور اس وقت وہ ... کی نگرانی میں قید تھا اور ... اس نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے حمدون نے بیان کیا کہ معتصم نے مجھے

[illegible] دیا

افشین سے قید خانہ میں [illegible] کا اعتراف [illegible]

[illegible]

[illegible]

افشین کا انتقال

[illegible] معتصم [illegible] کھانا بند کر دیا۔ چنانچہ [illegible] ایک روز [illegible] باب العامہ پر لٹکا دیا گیا [illegible] کیا اور اسے جلا کر اس کی راکھ دجلہ میں بہا دی گئی۔

افشین کے قصر کے مال و متاع کی فہرست تیار کرنے کا حکم:

معتصم نے افشین کو قید کر دیا [illegible] افشین کے قصر میں جس قدر مال و متاع ہو [illegible] ۲۲۶ھ میں افشین

کی موت واقع ہوئی۔

اشناس کی سامرا سے حرمین تک کی امارت:

اس سال محمد بن داؤد نے اشناس کے حکم سے حج کی امارت کی اشناس خود اس سال حج کرنے گیا تھا۔ معتصم نے اسے ہر اس شہر کا جہاں وہ جائے والی مقرر کیا تھا اس وجہ سے سامرا سے حرمین تک جن جن شہروں سے وہ گزرا ان تمام شہروں کے منبر پر اس کے لیے دعا مانگی گئی۔ کوفہ میں محمد بن عبدالرحمن بن موسیٰ نے اس کے لیے دعا مانگی۔ [illegible] کے منبر پر ہارون بن محمد بن ابی خالد المروزی نے اس کے لیے دعا مانگی۔ مدینہ کے منبر پر محمد بن ایوب بن جعفر بن سلیمان نے اور مکہ کے منبر پر محمد بن داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کے لیے دعا مانگی۔

امیر حج محمد بن داؤد:

اس تمام علاقہ میں امیر کہہ کر اسے سلام کیا گیا۔ یہ امارت اس کی سامرا کی واپسی تک تھی۔

۲۲۷ھ کے واقعات

ابو حرب مبرقع کا خروج:

اس سال ابو حرب المبرقع الیمانی نے فلسطین میں خروج کیا اور حکومت سے بغاوت کی۔ حکومت سے اس کی بغاوت کی وجہ یہ ہوئی کہ اس کی عدم موجودگی میں ایک سپاہی نے اس کے گھر میں اترنا چاہا۔ مکان میں اس وقت اس کی بیوی یا بہن تھی اس نے سپاہی کو منع کیا۔ سپاہی نے عورت کے کوڑا مارا اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور اس طرح کوڑے کا نشان ہاتھ پر پڑ گیا۔ جب ابو حرب مکان آیا عورت روئی اور اس نے اس حرکت کی شکایت کی اور وہ نشان دکھایا۔ ابو حرب اپنی تلوار لے کر اس سپاہی کی طرف چلا وہ اس وقت غافل اور بے خبر تھا ابو حرب نے تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا اور بھاگ گیا۔ نیز شناخت سے بچنے کے لیے اس نے اپنے چہرے پر برقع ڈال لیا۔ یہ بھاگ کر اردن کے ایک پہاڑ میں گھس گیا اگرچہ حکومت نے اس کی تلاش اور جستجو کی مگر اس کا پتہ نہ چلا۔ اب اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن کے وقت وہ اسی پہاڑ پر جا کر کسی نمایاں مقام میں بیٹھ جاتا۔ کوئی شخص اسے دیکھ کر اس کے پاس آتا یہ اسے پند و نصائح کرتا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دیتا حکومت کی اپنی رعایا کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم کی شکایت کر کے ان کو بغاوت پر ابھارتا۔

ابو حرب مبرقع کی جماعت میں اضافہ:

ایک مدت کی کوشش کے بعد اس نواح کے کچھ کاشتکار اور دیہاتی اس کے ساتھ ہو گئے۔ اس نے اپنے اموی ہونے کا ادعا کیا تھا اس وجہ سے اس کے پیرو کہنے لگے کہ یہی وہ سفیانی ہے۔ جب اس کی جماعت کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کے ساتھ ہو گئی تب اس نے اس نواح کے شرفا اور علما کو اپنے ساتھ شرکت کی دعوت دی۔ یمانی سرداروں کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی۔ ان میں ایک شخص ابن بیہس تھا اس کا یمنیوں پر بڑا اثر اور اقتدار تھا۔ دو شخص اور دمشق کے رہنے والے تھے۔ اس کی اطلاع معتصم کو ہوئی وہ اپنے مرض الموت میں مبتلا تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رجاء اور مبرقع کی جنگ کی دوسری روایت

[illegible]

متفرق واقعات:

[illegible] ۱۹ ربیع الاول [illegible] جمعرات [illegible] معتصم کا انتقال ہو گیا۔

معتصم کی علالت:

[illegible]

معتصم کی زنام سے گانے کی فرمائش

[illegible]

یا منزلا لم تبل اطلالہ   حاشا لاطلالک ان تبلی

ترجمہ: [illegible]

لم ابک اطلالک لکننی   بکیت عیشی فیک اذ ولی

ترجمہ: [illegible]

والعیش اولی ما بکاہ الفتی   لا بد للمحزون ان یسلی

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

آنسو پونچھتے رہتے تھے اس حالت میں دیکھا ہے۔ کاش پلٹ آتے ورنہ اس عمر تک نہ پہنچ پاتے۔

معتصم کی وفات

علی بن الجعد بیان کرتا ہے کہ جب معتصم پر موت کا استیلاء ہو گیا تو کہنے لگا اب کوئی حیلہ باقی نہیں رہا یہ کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔ اس راوی کے علاوہ ایک اور صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اس وقت وہ کہہ رہے تھے کہ اس سب مخلوق میں سے مجھی کو لے لیا گیا ہے نیز معتصم سے یہ بات مروی ہے کہ نزع کے وقت میں انہوں نے کہا۔ اگر میں جانتا کہ میری عمر اس قدر ہے تو کبھی یہ کام نہ کرتا۔

مدت خلافت

مرنے کے بعد سامرا میں دفن کیے گئے۔ آٹھ سال آٹھ ماہ دو دن مدت خلافت ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ شعبان ۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۷۹ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

معتصم کا حلیہ و عمر

پہلے بیان کے مطابق ان کی عمر ۴۶ سال ۷ ماہ اور ۱۸ دن ہوئی۔ دوسرے بیان کے مطابق ان کی عمر ۴۷ سال ۲ ماہ ۱۸ دن ہوئی۔ ان کا رنگ گورا مائل بسرخی تھا۔ سرخ داڑھی تھی اور طویل تھی۔ پیچھے سے چوڑی تھی۔ خوب صورت آنکھیں تھیں جن میں سرخی چھائی ہوئی تھی۔

ایک راوی کہتا ہے کہ وہ ۱۸۰ھ میں آٹھویں مہینے پیدا ہوئے تھے وہ خود خلفاء میں آٹھویں تھے عباس کی آٹھویں پشت میں تھے۔ انہوں نے اڑتالیس برس عمر پائی۔ آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں چھوڑیں اور ۸ سال ۸ ماہ خلیفہ رہے۔

محمد بن عبدالملک الزیات اور [illegible] ابن ابی الخصیب ان کے منشی تھے۔

معتصم باللہ کی سیرت

ایک مرتبہ ابن ابی داؤد نے معتصم باللہ کا تذکرہ کیا اور دیر تک ان کا ذکر کرتا رہا۔ ان کی بہت تعریف و توصیف کی ان کی وسعت اخلاق، شرافت طبع، نیک مزاجی، تواضع اور مروت کی تعریف کی اور کہا کہ جب ہم عموریہ میں تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ابوعبداللہ بسر کے متعلق تم کیا سمجھتے ہو۔ میں نے کہا امیر المومنین ہم روم میں ہیں اور بسر عراق میں ہے۔ آپ نے کہا کہاں ہیں۔ اتنے میں فرمانے لگے۔ اب ٹھیک ہے میں نے مدینۃ السلام آدمی بھیجے تھے وہ دو گچھے لائے ہیں۔ میں نے پوچھا تو کہا [illegible] بہت شوق سے کھاتے ہو۔ [illegible] ان میں سے ایک گچھا ایتاخ ترکی نے آگے کیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے [illegible] اور مجھ سے کہا تم کو میری زندگی کی قسم ہے [illegible] اپنے ہاتھ سے [illegible] آپ ہی توڑ کر آپ ان کو کھلائیں [illegible] کھائیں گے۔ تب کہنے لگے [illegible] ہم [illegible] گا۔ چنانچہ آپ ان کو نکالتے جاتے تھے اور گٹھلی پھینکتے رہے۔ میں ان سے کھجوریں لے کر کھاتا رہا اور جب ان میں کوئی کھجور باقی نہ رہا تب انہوں نے ہاتھ اٹھایا۔ جب وہ [illegible] تھے تو اکثر ان کے ساتھ ساتھ ہی میں دوسری طرف [illegible] چلتا تھا۔ ایک دن میں نے ان سے کہا امیر المومنین آپ اپنے کسی موالی یا [illegible] کو اپنے ساتھ رکھیں تو مناسب ہو۔ اس طرح کہ آپ ان کی صحبت سے لطف اندوز ہوں اور [illegible] سے [illegible] آپ کا [illegible] آپ [illegible] تھے [illegible]

سواری میں شریک ہوگا۔ تمہارے ساتھ کون بیٹھے گا؟ میں نے کہا حسن بن یونس کیلئے تو مناسب ہے۔

میں نے حسن کو بلایا اور وہ میرے ساتھ سواری میں بیٹھ گیا۔ اس روز معتصم خچر پر سوار ہوئے اور تیار ہو بیٹھے۔ اب وہ میرے اونٹ کی چال سے چلنے لگے۔ جب مجھ سے وہ کوئی بات کرنا چاہتے تو اپنا سر میری طرف اٹھاتے اور میں ان سے باتیں کرنا چاہتا تو اپنے سر کو جھکا دیتا۔ اسی طرح ہم ایک ندی پر آئے جس کی گہرائی سے ہم واقف نہ تھے۔ فوج کو ہم نے پیچھے چھوڑ دیا۔ معتصم نے مجھ سے کہا اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ میں آگے جاتا ہوں اور پہلے پانی کا عمق دریافت کرتا ہوں۔ تم میرے پیچھے آنا۔ وہ بڑھ کر ندی میں گھسے اور ایسے مقام کو پہنچے جہاں پانی کم تھا کبھی وہ دائیں جانب مڑتے کبھی بائیں جانب اور کبھی سامنے چلتے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ اسی طرح ہم نے اس ندی کو عبور کیا۔

اہل شاش کے لیے ابن ابی داؤد کی سفارش:

میں نے ان سے اہل شاش کے لیے دس لاکھ درہم لیے تا کہ اس نہر کو پھر کھدوا دیں جو ابتدائے اسلام میں پٹ گئی تھی اور اس کی خرابی سے ان کو تکلیف تھی۔ مجھ سے کہنے لگے۔ اے ابو عبداللہ تم کو کیا ہو گیا ہے تم اہل شاش اور فرغانہ کے لیے میرا مال لے دیتے ہو۔ میں نے کہا امیر المومنین وہ آپ کی رعایا ہیں اور امام کی نظر عطوفت میں دور و قریب کے یکساں ہیں۔

معتصم کا غصہ:

ابن ابی داؤد کے علاوہ ایک اور شخص نے بیان کیا ہے کہ جب معتصم کو غصہ آتا تھا اس وقت ان کو بالکل خیال نہ رہتا تھا کہ انہوں نے قتل کیا یا کیا کام کر گزرے۔

فضل بن مروان کہتا ہے کہ عمارت کی آرائش اور زیبائش سے ان کو دلچسپی نہ تھی۔ وہ استحکام چاہتے تھے کسی کام میں وہ اس قدر بے دریغ روپیہ صرف نہ کرتے تھے جس قدر کہ لڑائی میں خرچ کر ڈالتے تھے۔

معتصم کی اسحاق بن ابراہیم سے چوگان کھیلنے کی فرمائش:

ابوالحسین اسحاق بن ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المومنین معتصم نے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا اس وقت وہ ایک کام کی ہوئی صدری پہنے تھے۔ سونے کا پٹکا لگائے تھے اور سرخ جوتے پہنے تھے۔ مجھ سے کہا اسحاق میں تمہارے ساتھ چوگان کھیلنا چاہتا ہوں مگر میری زندگی کی قسم ہے تم کو بھی ایسا ہی لباس جیسا کہ میں پہنے ہوں پہننا پڑے گا۔ میں نے اس کے پہننے سے معافی مانگی مگر انہوں نے نہ مانا۔ میں نے ان کا لباس پہن لیا۔ ایک گھوڑا جس پر سونے کا زین اور ساز و سامان تھا ان کے لیے لایا گیا۔ وہ سوار ہوئے۔ اب ہم دونوں میدان میں کھیلنے آئے۔

معتصم اور اسحاق بن ابراہیم کا غسل:

تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا میں تم کو سست پاتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ لباس تم کو ناپسند ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں واقعہ تو یہی ہے۔ یہ سن کر وہ اتر پڑے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے ساتھ لیے ہوئے حمام کے حجرے میں آئے۔ مجھ سے کہا اسحاق میرے کپڑے اتارو۔ میں نے کپڑے اتارے وہ برہنہ ہو گئے۔ پھر مجھے کپڑے اتارنے کا حکم دیا۔ میں نے اس کی بجا آوری کی۔ اب ہم دونوں حمام میں داخل ہوئے ہمارے ساتھ کوئی غلام بھی نہ تھا۔ میں نے ان کا بدن ملا اور پھر انہوں نے میرا بدن ملا۔ اگرچہ میں

[illegible]

معتصم کے اپنے امراء کے متعلق تاثرات:

[illegible]

اسحاق بن ابراہیم الموصلی کی معتصم کی منتخب باتوں کی تعریف

[illegible]

اسحاق بن ابراہیم موصلی کا بیان:

[illegible]

میں آپ کی وہ خدمت کروں گا جو میں چاہتا ہوں۔ کہنے لگے تم اب بھی اپنی کوشش سے میری خدمت کرتے ہو لیکن تمہاری جوانی اور میری شب بگاڑ دیتی ہے۔

معتصم کی والدہ:

ابو حسان نے بیان کیا ہے کہ ابو اسحاق المعتصم کی ماں ماردہ، کوفے کی پیدائش تھی۔

فضل بن مروان نے بیان کیا ہے کہ ان کی ماں ماردہ سغدیہ تھی اس کے باپ نے جس کا نام شبیب تھا ایک شخص تھا، سواد میں نشوونما پائی تھی۔ ان کے علاوہ دو اور بیٹے رشید کی اولاد تھی ابو اسمٰعیل اور ام حبیب اور دو لڑکیاں جن کے نام معلوم نہیں۔

معتصم کی سخاوت:

ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے کہ معتصم نے میرے ذریعے صدقے اور خیرات میں ایک کروڑ روپے خرچ کیے۔

❖ ❖ ❖

باب ۶

خلیفہ ہارون الواثق باللہ

بیعت خلافت:

معتصم کے انتقال کے دن یعنی چہارشنبہ ۱۸ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ھ کو ان کے بیٹے ہارون الواثق بن محمد المعتصم کی بیعت خلافت ہوئی۔ ابو جعفر ان کی کنیت تھی۔ ان کی ماں ایک رومی ام ولد قراطیس نامی تھی۔

اسی سال توفیل بادشاہ روم مر گیا۔ بارہ برس اس نے حکومت کی تھی۔ اس کے بعد چونکہ اس کا لڑکا میخائیل بالکل بچہ تھا۔ اس کی بیوی تدورہ روم کی ملکہ بنی۔

امیر حج جعفر بن المعتصم:

اس سال جعفر بن المعتصم کی امارت میں حج ہوا۔ واثق کی ماں بھی حج کے لیے اس کے ہمراہ تھی مگر راہ ہی میں بمقام حیرہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اور وہ کوفہ میں داؤد بن عیسیٰ کے محل میں دفن کر دی گئی۔

۲۲۸ھ کے واقعات

متفرق واقعات:

اس سال کے رمضان میں واثق نے اشناس کی یہ عزت افزائی کی کہ اسے سونے کا تاج اور جواہر کے ہار پہنائے۔ اسی سال ابو الحسن المدائنی کا اسحاق بن ابراہیم الموصلی کے گھر میں انتقال ہوا تھا۔ اسی سال مشہور شاعر حبیب بن اوس ابو تمام الطائی کا انتقال ہوا۔

اس سال محمد بن عبداللہ بن طاہر نے حج کیا۔ اس سال مکہ کے راستے میں اشیائے خور و نوش کا نرخ بہت گراں ہو گیا۔ ایک رطل روٹی ایک درہم میں اور پانی کی ایک مشک چالیس درہم میں ملنے لگی۔ عرفات میں پہنچے تو نہایت شدید گرمی ہوئی جس سے حاجیوں کو سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی۔ اسی گھڑی پھر شدید بارش اور ژالہ باری سے حاجیوں کو سخت مصیبت اٹھانا پڑی۔ قربانی کے دن منیٰ میں اس قدر شدید بارش ہوئی کہ اس کی نظیر نہیں۔ جمرۂ عقبہ میں پہاڑ کے ایک ٹکڑے کے گر جانے سے کئی حاجی ہلاک ہو گئے۔

امیر حج محمد بن داؤد:

اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۹ھ کے واقعات

واثق کا اہلکاروں پر عتاب:

اس سال واثق نے اپنے اہلکاروں کو قید کر دیا اور ان کے ذمے بہت سا روپیہ عائد کیا۔ انھوں نے احمد بن اسرائیل کو اسحاق بن یحییٰ بن معاذ فوج خاصہ کے سردار کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اسے روزانہ دس کوڑے مارے جائیں۔ چنانچہ تقریباً ایک ہزار کوڑے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن ابی داؤد ... جارجی کے خلاف مقدمہ

[illegible]

عزون بن عبدالعزیز انصاری کا بیان

عزون بن عبدالعزیز انصاری نے بیان کیا [illegible]

[illegible]

برامکہ کے زوال سے متعلق واثق کا استفسار

ہم تمام رات بیٹھے باتیں کرتے رہے [illegible]

[illegible] کیا اچھا ہم نے ایک لاکھ دینار میں اسے خرید لیا۔

یحییٰ کو جوہر کی قیمت ادا کرنے کا حکم

اس کے بعد انہوں نے یحییٰ بن خالد کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیت المال العروس تعمیر کرنے کا حکم

[illegible]

ہارون الرشید کا ابوالعتاہیہ کو [illegible] دینے کا حکم

[illegible]

ابوالعتاہیہ کی یحییٰ سے شکایت:

[illegible]

وعدت هند وما كانت تعد　　ليت هندا أنجزتنا ما تعد
واستبدت مرة واحدة　　إنما العاجز من لا يستبد

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

ابوالعون [illegible] کی ادائیگی

[illegible]

[illegible]

کاتبوں کے تعاقب کا [illegible]

[illegible]

[illegible] سے مطالبہ کی وصولی

[illegible]

[illegible] کا تقرر

[illegible]

امیر حج [illegible] داؤد

[illegible]

۲۳۰ھ کے واقعات

اس سال واثق نے بغا الکبیر کو ان بدویوں کی سرزنش کے لیے جنہوں نے نواح مدینہ میں ہنگامہ برپا کر رکھا تھا بھیجا۔

بنی سلیم کی اطراف مدینہ میں شورش

بنی سلیم نے مدینہ کے اطراف میں عرصے سے ایک ادھم مچا رکھا تھا اور لوگوں کو پریشان کر رکھا تھا بازار کے جس بات میں ان کا لگ جاتا وہ جس طرح چاہتے اپنا نرخ وصول کر لیتے۔ رفتہ رفتہ ان کی جرات اتنی بڑھ گئی کہ انہوں نے جمادی الآخر ۲۳۰ھ میں مقام حرہ میں بنی کنانہ اور باہلہ کی ایک جماعت پر حملہ کر کے ان کو لوٹ لیا اور ان سے بعض کو قتل بھی کر دیا۔ ان کا سرغنہ عزیزہ بن قطاب السلمی تھا۔ محمد بن صالح بن العباس الہاشمی اس وقت کے عامل مدینہ نے حماد بن جریر الطبری کو جسے واثق نے دو سو سواروں کے ساتھ مدینہ کی بدویوں کی دستبرد سے چوکیداری کے لیے مدینہ بھیجا تھا۔ ان کی سرزنش کے لیے بھیجا۔

حماد بن جریر کا بنی سلیم پر حملہ:

حماد اپنی سپاہ و اہل مدینہ کے قریش انصار ان کے موالیوں اور دوسرے رضاکاروں کے ساتھ ان کے مقابلے کے لیے چلا ان سے مقابلہ ہوا۔ اگرچہ بنی سلیم لڑائی سے کتراتے تھے مگر حماد بن جریر نے ان سے لڑنے کے لیے اپنی فوج کو حکم دے دیا اور مقام رویثہ پر جو مدینہ سے تین منزل فاصلہ پر ہے ان پر جا پڑا۔ بنی سلیم اور ان کی کمک کی جو انہیں صحرا سے ملی تھی کل تعداد چھ سو سوار کی تھی۔ ان میں زیادہ تعداد جنہوں نے آ کر کمک دی وہ بنی سلیم کے قبیلہ بنی عوف کے لوگ تھے۔ اشہب بن دویکل بن یحییٰ بن حمیر العوفی اس کا چچا سلمہ بن یحییٰ اور بنی لبید کا عزیزہ بن قطاب السلمی ان کے ساتھ اور ان کے سردار تھے۔ ان میں کل ایک سو پچاس سوار تھے۔ حماد اور اس کی جماعت نے ان سے جنگ شروع کی۔ اثنائے جنگ میں بنی سلیم کے اصل وطن سے جس کا نام اعلیٰ اور یہ تھا اور جو مقام جنگ سے چار میل تھا پانچ سو کی اور کمک ان کو پہنچ گئی۔ اب وہ نہایت بے جگری سے لڑے۔

حماد بن جریر کا قتل:

مدینہ کے حبشی تو جو دوسروں سے زیادہ تھے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مگر حماد بن جریر کی ثابت قدمی کی وجہ سے قریش اور انصار ان کے مقابلے پر جمے رہے۔ اور انہوں نے سخت جنگ کا پورا مزا چکھا۔ حماد اور اس کی جمعیت کام آ گئی۔ قریش اور انصار سے جو لوگ میدان جنگ میں ثابت قدم رہے تھے ان کی ایک معقول تعداد تھی۔ بنو سلیم نے تمام مویشی اسلحہ اور کپڑوں پر قبضہ کر لیا اس جنگ سے ان کی شوکت بہت بڑھ گئی۔ انہوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان کے تمام قریوں اور پانی کے چشموں کو لوٹ لیا۔ کوئی شخص اس راستے گزر نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے آس پاس کے دوسرے قبائل عرب پر بھی شبخون مارے۔

بغا الکبیر کی بنی سلیم پر فوج کشی:

واثق نے بغا الکبیر ابو موسیٰ الترکی کو زرہ پوش فوج ترکوں اور مغربیوں کے ساتھ ان کی سرزنش کے لیے حجاز بھیجا وہ شعبان ۲۳۰ھ میں مدینہ آ گیا۔ ابھی شعبان کے کچھ دن باقی تھے کہ وہ بنی سلیم کی طرف چلا اس کے مقدمۃ الجیش پر طردوش الترکی سردار تھا۔ اس نے ان کا ایک جتھہ جا پکڑا اور ان کے ایک پیچھے میں سوار قتل کیے اور جو ان کا مقام تھا جہاں وہ شکست سے بھاگ

کہ پچاس آدمی مارے گئے تھے اور بہت سے زخمی ہوئے تھے جنگ ہوئی جو بنی عثمیں ان کے مقتول ہوئے ان میں سے بیشتر حصہ بنی عوف کا تھا ان میں عزیزہ بن قطاب اور اشہب بھی تھے جو دونوں سپہ سالار بنے ہوئے تھے۔

بنی عوف کی شکست و فرار:

بغا نے ساٹھ کے قریب پچاس آدمی گرفتار کر لیے اور راستے ہی میں قید کر دیے۔ بقیہ نے شکست کھا کر راہ فرار اختیار کی۔ اس واقعہ سے بنو سلیم دب گئے۔ لڑائی کے بعد بغا نے ان کو امیر المومنین واثق کی خدمت میں حاضری کی شرط پر امان کی دعوت دی اور خود وہ سوارقیہ میں جا کر مقیم ہو گیا۔

بنو سلیم کی اطاعت

بنو سلیم اس کے پاس آنے لگے اور جمع ہو گئے۔ اس نے ان لوگوں کو باقی اور ایک ایک کر کے جمع کیا ان کے علاوہ جو دوسرے لوگ وہاں جمع ہوئے اس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ البتہ بنی سلیم کے جو معروف لوگ تھے بھاگ گئے اور بہت کم اس کے ہاتھ آئے ان میں باغی ثابت قدمی کی وجہ سے زیادہ تر بنی عوف تھے۔ آخری آدمی جو پکڑا گیا وہ بنی جعفر کے خاندان کی ایک شاخ کا ایک شخص تھا۔ اس طرح جس قدر شریر اور مفسد ہونے کی اسے اطلاع ملی تھی اس نے ان سب کو پکڑ لیا۔ ان کی تعداد ایک ہزار کے قریب تک پہنچی۔ اس کے علاوہ اس نے دوسروں کو رہا کر دیا۔

بغا الکبیر کی مدینہ میں آمد:

اب بغا سوارقیہ سے بنی سلیم کے قیدیوں اور دوسرے امان کیے ہوئے لوگوں کو لے کر ذی القعدہ ۲۳۰ھ میں مدینہ آیا۔ یہاں اس نے ان سب کو یزید بن معاویہ کے مکان میں قید کر دیا اور ذی الحجہ میں حج کے ارادے سے مکہ روانہ ہوا۔ حج کے بعد ذات عرق آیا۔ اس نے بنی ہلال کو بھی بنی سلیم کی طرح امان کی دعوت بھیجی وہ اس کے پاس آئے اس نے ان کے تمام سرغنہ اور مفسد لوگوں کو گرفتار کر کے باقی چھوڑ دیے۔ پھر وہ ذات عرق سے جو بستان سے ایک منزل اور مکہ سے دو منزل ہے چلا آیا۔

عبداللہ بن طاہر کا انتقال:

اس سال دوشنبہ کے دن ۱۱ ربیع الاول کو نیشاپور میں ابو العباس عبداللہ بن طاہر کا انتقال ہو گیا۔ اشناس کی موت سے صرف نو دن بعد انتقال ہوا مرنے کے وقت وہ جنگ شرطہ خراسان اور اس کے توابع نیز طبرستان اور اس کے ماتحت علاقہ اور کرمان کا والی تھا۔ ان تمام علاقوں کا خراج چار کروڑ اڑتالیس لاکھ درہم تھا۔ اس کے بعد واثق نے ان تمام خدمتوں پر اس کے بیٹے طاہر کو مقرر کر دیا۔

امیر حج اسحاق بن ابراہیم

اس سال اسحاق بن ابراہیم بن مصعب نے حج کیا اور یہاں کا انتظام اسی کے تفویض تھا مگر حج محمد بن داؤد کی امارت میں ادا ہوا۔

۲۳۱ھ کے واقعات

اس سال محرم میں مسلمانوں اور رومیوں میں زر فدیہ کی ادائی کے بعد قیدیوں کا تبادلہ خاقان خادم کے ہاتھوں سرانجام پایا مسلمانوں کی تعداد ۴۳۶۲ تھی۔ اسی سال وہ تمام بنی سلیم جن کو بغا نے قید کیا تھا مارے گئے۔

بنو ہلال کی گرفتاری:

جب ذات عرق میں بنو ہلال بغا کے پاس آئے اور اس نے ان میں سے ایسے لوگوں کو جو مجرم بیان کیے جاتے تھے پکڑ لیا تو وہ عمرہ کے لیے ادا کرنے روانہ ہوا۔ پھر مدینہ پہنچ گیا۔ اور یہاں اس نے ان بنو ہلال کو بھی جن کو اس نے پکڑا تھا مدینہ آ کر بنو سلیم کے ساتھ یزید بن معاویہ کے محل میں قید کر دیا۔ اور سب کو بیڑیاں ڈلوا دیں۔ بنو سلیم اس سے چند ماہ پہلے پکڑے جا چکے تھے۔

بنو سلیم اور بنو ہلال کی فرار ہونے کی کوشش:

اس کے بعد بغا بنو مرہ کی طرف چلا۔ اس وقت مدینہ میں تقریباً تیرہ سو آدمی بنو سلیم اور بنو ہلال کے قید تھے۔ انہوں نے بھاگنے کے لیے اس محل میں نقب لگائی۔ اہل مدینہ کی ایک عورت نے اس کو دیکھ لیا اور سب کو آواز دی۔ تمام اہل مدینہ وہاں آ گئے دیکھا کہ قیدیوں نے پہرہ داروں پر حملہ کر کے ایک یا دو کو قتل بھی کر دیا ہے۔ اور دیکھا کہ ایک بڑی تعداد نے قید سے نکل کر اپنے پہرہ داروں کے ہتھیار چھین لیے ہیں۔

بنو سلیم و بنو ہلال کے قیدیوں کا قتل:

اس خطرہ کی حالت کو محسوس کر کے تمام اہل مدینہ جن میں شرفا اور غلام سب تھے ان کے مقابلے میں آ موجود ہوئے عبداللہ بن داؤد الہاشمی اور اس وقت مدینہ کا عامل تھا۔ مدینہ والوں نے ان کو قید سے نکلنے سے روک دیا اور ساری رات صبح تک ان کا محاصرہ کیے رہے۔ ان قیدیوں نے جمعہ کی رات میں یہ اقدام کیا تھا۔ اور بیان ہے کہ عزیزہ بن القطاب نے ان سے کہا تھا کہ میں سنیچر ہونے کے لیے کوئی [illegible] اہل مدینہ برابر ان سے جنگ کرتے رہے۔ بنو سلیم نے بھی مقابلہ کیا مگر مدینہ والوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا اور اب انہوں نے ان سب کو قتل کر دیا۔ عزیزہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:

لا بد من زحم وان ضاق الباب ... انی انا عزیزة بن القطاب

للموت خیر للفتی من العاب ... هذا وربی عمل البواب

ترجمہ: "اگرچہ دروازہ تنگ ہو مگر اس میں گھسنا ضروری ہے۔ میں عزیزہ بن القطاب ہوں نامردی سے جوان مرد کے لیے موت بہتر ہے۔ بخدا میں پہرہ داروں کے ساتھ یہی کرتا ہوں۔"

عزیزہ نے اس نے تو زیادتی کی تھی۔ [illegible] نے ایک شخص نے پتھر پھینک مارا جس سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جس قدر قیدی اس گھر میں تھے وہ یا اعتکافا سب ہی قتل کر دیے گئے۔ مدینہ کے حبشیوں نے اس موقع سے بہت فائدہ اٹھایا کہ جو جو بھی سامان معیشت قریب نے مدینہ آ نے تھے ان میں سے تھے انہوں نے شہر کی گلیوں میں پایا قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک اعرابی جو قبا سے نکل رہا تھا اسے بھی ان حبشیوں نے قتل کر دیا۔ یہ بنی ابو بکر بن کلاب کے خاندان کی عبدالعزیز بن زرارہ کی اولاد میں تھا۔ بغا اس موقع پر نہ تھا جب وہ واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ سب کے سب قتل ہوئے پڑے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بغا کو معلوم ہوا اور اسے قتل عام کا نہایت ہی سخت رنج ہوا۔

قیدیوں کے رجز یا اشعار:

بیان کیا گیا ہے کہ بغا نے رشوت لے کر ان سے روانہ کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کی معیاد سے پہلے ہی بنو سلیم نکل

چلے۔ وہ لڑتے جاتے تھے اور رجز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے

الموت خير للفتى من العار قد اخذ الجزار الف دينار

ترجمہ: ''جوانمرد کے لیے موت ذلت سے بہتر ہے۔ قصاب نے ایک ہزار دینار لیے ہیں''۔

جب بغا نے ان کو گھیرا تھا اس وقت وہ یہ کہہ رہے تھے:

[illegible] [illegible]

ترجمہ: ''اے [illegible] اپنے والی تلوار اور اپنے افعال سے علیحدہ رہتے ہوئے جس میں دو روٹی کا بھی ظلم کا شبہ ہوتا ہے''۔

[illegible] [illegible]

ترجمہ: ''ہم میں جو مجرم ہو میں اس کے ساتھ نہیں ہوں۔ اے اللہ تو دیکھ رہا ہے [illegible]''۔

بغا نے کہا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم کو قتل کر دوں۔

عزیزہ ابن القطاب کا قتل:

عزیزہ ابن القطاب بنی سلیم کا سردار اپنے ساتھیوں کے قتل کے بعد ایک کنویں میں جا چھپا تھا ایک شخص نے وہاں پہنچ کر اسے قتل کر دیا۔

مؤذن کی قبل از وقت اذان:

جس رات مدینہ والے بنی سلیم کی نگہبانی کے لیے پہرا دے رہے تھے ان کے مؤذن نے رات ہی میں صبح کی اذان کہہ دی تاکہ حجرے سے بنی سلیم نکل جائیں اس پر مدینہ والے چلانے لگے اور کہنے لگے اے چیخنے والے: تم ہمیں رات کے متعلق وقت بتاتے ہو ہم رات کو تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

بنی فزارہ اور بنی مرہ پر بغا الکبیر کی فوج کشی:

چونکہ بغا کو بنی فزارہ اور بنی مرہ کی ان حرکتوں سے خبر تھی جنہوں نے فدک پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا اس لیے وہ یہاں ان لوگوں کی گرفتاری کے لیے موجود رہا۔ فدک کے [illegible] جب وہ وہاں پہنچا اس نے بنی فزارہ کے ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا تاکہ اس کی طرف سے وہ امان پیش کرے اور اس کی اطلاع دے۔ اس فزاری نے ان کے پاس آ کر انہیں بغا کی سطوت سے ڈرایا اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے۔ ان میں سے اکثر تو فدک کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور صحرا میں چلے گئے۔ چند رہ گئے ان کا قصد تھا کہ خیبر اور اس کے اطراف میں بھاگ کر چھپ جائیں ان میں سے بعض کو اس نے گرفتار کر لیا بعض کو امان دی اور بقیہ اپنے سردار کی قیادت میں یہاں سے بھاگ کر بلقا چلے گئے۔ جو دمشق کے علاقہ میں ہے۔ بغا [illegible] میں جو شام اور حجاز کی سرحد پر واقع ہے تقریباً چالیس راتیں ٹھہرا اور پھر ان بنی مرہ اور فزارہ کو لے کے جو اس کے ہاتھ آ گئے تھے مدینہ چلا۔

بنی کلاب کی گرفتاری:

اسی سال ماہ رمضان میں فزارہ اور اشجع کے [illegible] کی ایک جماعت بغا کے پاس آئی اس نے ان کے پاس بنی ثعلبہ کے

پاس اپنے قاصد بھیجے تھے ان کے آنے کے بعد بغا نے محمد بن یوسف الجعفری کو حکم دیا کہ وہ ان سے سخت حلف دے کر اس بات کا عہد لے کہ جب وہ ان کو طلب کرے گا تو وہ آنے سے انکار نہ کریں گے۔ انہوں نے قسمیں کھا کر یہ عہد کر لیا اس کے بعد بغا بنی کلاب کی تلاش میں تیزی سے روانہ ہوا اس نے اپنے پیامبر ان کے پاس بھیجے۔ ان کے تقریباً تین ہزار آدمی اس کے پاس آ گئے۔ ان میں سے اس نے تین سو بدمعاشوں کو چن کر باقی کو چھوڑ دیا اور ان کو لے کر رمضان ۲۳۱ھ میں مدینہ آیا اور یہاں آ کر اس نے ان کو یزید بن معاویہ کے مکان میں قید کر دیا۔ اس کے بعد بغا مکہ روانہ ہوا اور وہاں حج کے زمانے تک قیام پذیر رہا۔ بغا کی غیر موجودگی کے زمانے میں بنی کلاب جیل میں بند پڑے رہے اور اس مدت میں کسی قسم کی سختی ان کو نہیں دی گئی۔ بغا جب واپس آیا تو اس نے اشجع اور فزارہ کے ان لوگوں کو جنہوں نے قسمیں کھا کر اطاعت کا عہد کیا تھا طلب کیا مگر وہ نہ آئے اور مختلف علاقوں میں منتشر ہو گئے۔ بغا نے ان کی گرفتاری کے لیے مہم بھیجی۔ مگر ان میں سے بہت تھوڑے ہاتھ لگے۔

احمد بن نصر کی بغاوت:

اسی سال بغداد میں عمرو بن العلاء کے محلہ میں ایک جماعت نے حکومت کے خلاف حرکت کی اور انہوں نے احمد بن نصر الخزاعی کے لیے بیعت کی۔

احمد بن نصر، مالک بن الہیثم الخزاعی کا جو بنی عباس کا ایک نقیب تھا پوتا تھا۔ محدثین میں سے یحییٰ بن معین اور ابن الدورقی اور ابن خیثمہ جیسے اصحاب اس سے ملنے جاتے تھے اور باوجود اس بات کے کہ اس کے باپ کا بنی عباس کی حکومت سے خاص تعلق تھا اور اسے حکومت میں خاص منزلت حاصل تھی مگر یہ قرآن کو مخلوق ماننے والوں کے سخت مخالف تھا اور ان کے خلاف بہت نازیبا الفاظ استعمال کیا کرتا تھا۔ اس کے برخلاف واثق ایسے لوگوں کے بہت ہی مخالف تھے انہوں نے ایسے سب لوگوں کا امتحان لیا تھا اور احمد بن ابی داؤد نے احمد بن نصر پر مباحثہ میں غلبہ پایا تھا۔

احمد بن نصر کی خلق قرآن ماننے والوں سے مخالفت:

ایک صاحب نے بیان کیا کہ میں ایک دن اسی زمانے میں احمد بن نصر کے پاس گیا۔ بہت سے لوگ اس کے پاس بیٹھے تھے۔ کسی نے واثق کا ذکر کیا تو میں نے سنا کہ احمد بن نصر کہنے لگا اس خنزیر نے ایسا کیا یا اس نے کافر کہا۔ یہ بات ظاہر ہو گئی اسے لوگوں نے حکومت کی گرفت سے ڈرایا اور کہا امیر المومنین کو تمہارے ان کلمات کی اطلاع ہو چکی ہے۔ احمد بن نصر ان کی طرف سے خوف زدہ ہو گیا۔ جو لوگ اس سے ملنے آیا کرتے تھے ان میں ایک ابو ہارون السراج تھا دوسرے کا نام طالب تھا اور ایک اور خراسانی تھا جو اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کوتوال کی جمعیت سے تعلق رکھتا تھا۔ اور یہ بھی علانیہ اسی امر کا مبلغ تھا۔ بغداد کے جو محدث اور خلق قرآن کے منکر اس کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے انہوں نے احمد کو ترغیب دی کہ وہ خلق قرآن سے علانیہ انکار کرے۔

احمد کو خلق قرآن کی علانیہ انکار کرنے کی ترغیب:

چونکہ اس کے باپ دادا کو دولت بنی عباس میں ایک خاص اثر تھا اور خود اس کا بغداد میں بہت اثر و نفوذ تھا اس لیے دوسروں کو چھوڑ کر صرف اسی کو اس مقصد کے لیے آمادہ کیا گیا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ ۲۰۱ھ میں جب مدینۃ السلام میں بدمعاشوں کی کثرت ہوئی اور اس وقت فتنہ و فساد برپا ہوا جب کہ مامون ابھی تک خراسان میں تھا اس کے ہاتھ پر بھی بغداد کے سمت شرقی والوں نے

نکل دی تھیں کہ وہ اور رہائی سے بچنے کے لیے جدوجہد کی تھی۔ یہ مقدمہ واثق کا ہم اپنے جانا [illegible] جیسا اس وقت احمد بن کے ۲۰۱ ہجری میں بغداد سے نکل کر [illegible] دی جانا تھا انہیں [illegible] جب سے وہ سب [illegible] کے [illegible] ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ ہو جایا کرتے تھے۔

واثق کے خلاف بغاوت کرنے کا منصوبہ

چنانچہ جب ان سے یہ بات کہی گئی تو انہوں نے اسے مان لیا۔ خود یہ طالب اور ابو ہارون لوگوں میں اس کی تبلیغ پھیلانے لگے۔ تو انہوں نے پہلے تو حکومت کے ساتھ [illegible] ان کے آدمیوں کو ایک ایک دینار تقسیم کیا۔ اور یہ قرار دیا کہ بدھ کی [illegible] جو رات تھی وہ شب اس [illegible] میں سب لوگ جمع ہو کر حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، طالب بغداد کی مغربی سمت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور ان کے ساتھ اور ابو ہارون جانب شرقی میں رہتے تھے۔ جہاں ان دونوں نے روپیہ بانٹ دیئے تھے۔ وہاں جو لوگ تھے انہوں نے تقسیم کرنے کے لیے بنی اشرس القائد کے خاندان کے دو شخصوں کو بہت سے دینار دیئے تھے تاکہ وہ اسے اپنے لوگوں میں بانٹ دیں۔

سازش کا انکشاف:

ان میں سے ایک نے خوب نبیذ پی لی اور اپنی جماعت کو نبیذ پینے کے لیے اس کے پاس جمع ہوئے اور جب نشہ نے ان کو مدہوش کر دیا انہوں نے مقررہ رات کی شب میعاد سے ایک رات پہلے ہی ڈھول بجانا شروع کر دیا۔ [illegible] ان کے لیے جمعرات کی رات مقرر کی گئی تھی مگر یہ سمجھے اس خیال میں رہے کہ آج ہی وہ رات ہے جو خروج کے لیے مقرر ہے اس لیے وہ مسلسل نقارہ بجاتے رہے۔ مگر کوئی بھی ان کی آواز پر نہ آیا۔ اس وقت اسحاق بن ابراہیم بغداد سے باہر گیا ہوا تھا اور اس کا بھائی محمد بن ابراہیم اس کی نیابت کر رہا تھا اس نے اپنے غلام رحش کو ان کے پاس بھیجا اس نے ان کے پاس آ کر پوچھا یہ ڈھول نقارہ کیوں بج رہے ہیں مگر کسی نے ان کا پتہ نہیں دیا۔

عیسیٰ الاعور کی گرفتاری:

آخر کار اس نے پتہ چلا کر ایک کانے عیسیٰ الاعور کو جو [illegible] حمام میں تھا پکڑ کر گرفتار کر لیا۔ [illegible] مار پیٹ کی دھمکی دی اس نے [illegible] دونوں شخصوں احمد بن نصر اور طالب اور ابو ہارون کے نام بتا دیئے۔ [illegible] نے اسی رات ان سب کو تلاش کیا اور ان میں سے بعض کو گرفتار کر لیا۔

طالب اور ابو ہارون کی گرفتاری:

اس نے طالب کو جس کا مقام سمت شرقی میں تھا اور ابو ہارون کو جو [illegible] سمت غربی میں تھا گرفتار کر لیا اور ان کے بعض ساتھی جو [illegible] تھے ان کو بھی پکڑ لیا اور [illegible] میں [illegible] جو [illegible] سمت کا تھا اور جہاں [illegible] قید ہوتا تھا اسی سمت میں قید کر دیا۔ اس نے ابو ہارون اور طالب کے گھروں میں [illegible] تفتیش میں دو سبز علم ملے جو ایک کنوئیں میں چھپا دیئے گئے تھے۔ یہ محمد بن عیاش عامل سمت غربی کے ایک جوان نے ان کو کنوئیں سے نکالا۔ اس وقت سمت شرقی کا عامل عباس بن محمد بن جبریل البجلی العمانی تھا۔

احمد بن نصر کی گرفتاری:

پھر احمد بن نصر کو ایک خادم کے ذریعہ گرفتار کیا گیا اور جب اس سے [illegible] کی گئی تو اس نے [illegible] کے بیان کی تصدیق کی

[illegible]

احمد بن نصر کے خلق قرآن کے متعلق معتقدات

[illegible]

احمد بن نصر کی بے باکی:

[illegible]

عبدالرحمن اور عبداللہ کا احمد کے قتل پر اصرار:

[illegible]

اسے قتل کر دیا جائے کیونکہ امیر المومنین پر کفر ہے اس سے توبہ کرائی جائے۔ ممکن ہے کہ کسی مرض یا تغیر عقل کی وجہ سے اس کا یہ خیال ہو۔ واثق نے کہا جب میں اس کی طرف بڑھوں تو تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے نہ بڑھے۔ کیونکہ میں ان تک چل کر اپنے قدم شمار کروں گا۔

صمصامہ شمشیر کی طلبی:

انہوں نے عمرو بن معدی کرب الزبیدی کی مشہور تلوار صمصامہ طلب کی یہ تلوار سرکاری توشہ خانے میں موجود تھی یہ موسیٰ الہادی کو کسی نے تحفہ میں دی تھی انہوں نے مشہور شاعر سلم الخاسر سے کہا کہ اس کی تعریف میں شعر کہو اس نے شعر کہے۔ ہادی نے اس کو صلہ دیا۔

احمد بن نصر کا قتل:

واثق نے صمصامہ اٹھالی۔ وہ چوڑائی کی بیچ کے حصے میں جڑ نکلا ہوا تھا جو تین کیلوں سے جڑا ہوا تھا۔ واثق تلوار لے کر اس کی طرف بڑھے وہ گھر کے وسط میں تھا۔ انہوں نے چمڑا منگوایا جو اس کی کمر میں لپیٹ دیا گیا اور رسی منگوائی جس سے اس کا سر باندھا گیا اب رسی کھینچی گئی۔ واثق نے خود تلوار ماری۔ مگر وہ شانے پر پڑی اس کے بعد انہوں نے دوسرا ہاتھ مارا۔ پھر سیما الدمشقی نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور اس کی گردن مار کر سر کاٹ لیا۔

احمد بن نصر کے قتل کی دوسری روایت:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بغا الشرابی نے دوسرا ہاتھ مارا تھا اور واثق نے تلوار کی نوک کو اس کے پیٹ میں بھونک دیا۔ پھر اسے لپیٹ کر اٹھا کر اس احاطہ میں لے آئے جہاں بابک مصلوب تھا اسے بھی یہاں سولی پر لٹکا دیا گیا اس وقت تک دہری بیڑیاں اس کے پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں اور پاجامہ اور کرتا اس کے بدن میں تھا۔

احمد بن نصر کے سر کی تشہیر:

اس کے سر کو بغداد لا کر پہلے چند روز تک سمت شرقی میں نصب کر دیا گیا پھر سمت غربی میں چند روز نصب رہا اس کے بعد پھر اسے سمت شرقی ہی میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے گرد ایک احاطہ کھینچ دیا گیا اور وہاں خیمہ نصب کر کے پہرہ بٹھا دیا گیا۔ یہ مقام راس احمد بن نصر کے نام سے مشہور ہو گیا۔ ایک پرچہ پر یہ عبارت لکھ کر اسے اس کے کان میں آویزاں کر دیا گیا۔

یہ سر کافر مشرک گمراہ احمد بن نصر کا ہے۔ اللہ نے اسے عبداللہ ہارون امام واثق باللہ امیر المومنین کے ہاتھ سے خلق قرآن اور ذات الٰہی سے نفی تشبیہ پر اس کے خلاف حجت قائم کرنے اور اسے توبہ کرنے اور رجوع الی الحق کا موقع دینے کے بعد جس سے اس نے انکار کر کے صاف طور پر اپنے معاندانہ عقائد کا اقرار کیا قتل کرایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اسے جلد ہی اپنی دوزخ اور دردناک عذاب کی طرف کھینچ لیا۔ امیر المومنین نے ان امور کا اس سے استفسار کیا تھا اور جب اس نے تشبیہ کا اقرار کیا اور کفر کیا امیر المومنین نے اس کا خون حلال سمجھا اور اس پر لعنت کی۔

احمد بن نصر کے ساتھیوں کی گرفتاری:

واثق نے حکم دیا کہ جن لوگوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ اس کے پیرو اور مصاحب تھے ان سب کو پکڑ لیا جائے چنانچہ ان سب کو

قید کر دیا گیا اس طرح تقریباً بیس آدمی یزید الحرم کے جیل میں ڈال دیے گئے۔ قیدیوں کو ان سے ملنے جلنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اور بھاری بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈال دی گئیں۔ ابو ہارون السراج اور ایک دوسرے شخص کو ان کے ہمراہ سامرا لائے۔ پھر ان کو بغداد واپس کر کے جیل میں قید کر دیا گیا۔

ایک دھوبی کی مخبری:

احمد بن نصر کے معاملے میں اسحاق الشامی کی گرفتاری کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ اس محلے کے ایک دھوبی نے اسحاق بن ابراہیم کے صاحب سے آ کر کہا کہ میں آپ کو احمد بن نصر کے دوستوں کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس نے پہلے ان لوگوں کی مخبری اور گرفتاری سے پہلے ان دھوبی کے ساتھ کر دیے۔ مگر جب سب اکٹھا ہو گئے تو اس دھوبی پر یہ جرم ثابت ہوا کہ اس پارٹی میں وہ بھی ان کے ساتھ قید کر دیا گیا۔ مسرور اور یحییٰ اس کے گھر تھے وہ قتل کر دیے گئے اور اس کے مکانات ضبط کر لیے گئے اسی کی وجہ سے عمرو بن اسحاق کی اولاد میں کچھ لوگ قید کیے گئے تھے۔ یہ سب قید ہی میں ہلاک ہو گئے۔

واثق کا ارادۂ حج و التواء:

اس سال واثق نے حج کا ارادہ کیا اور اس کے لیے تیار ہوئے انھوں نے عمرو بن الفرج کو راستے کو دیکھ کر اس کی درستی کے لیے آگے روانہ کیا اس نے واپس آ کر اطلاع دی کہ راستے میں پانی کی قلت ہے۔ اس خیال سے واثق نے حج کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

بغاء کبیر کا حج:

اس سال واثق نے جعفر بن دینار کو یمن کا والی مقرر کیا۔ جعفر شعبان میں یمن روانہ ہوا اس نے اور بغا الکبیر نے اس سال حج کیا۔ اس زمانے میں دوسرے حج میں قیام اسحاق اور عمان کا والی بنایا تھا جعفر چار ہزار سوار اور پانچ سو پیادہ کے ساتھ یمن روانہ ہوا ہے؟ چار ماہ کی تنخواہ دی گئی تھی۔

امارت یمامہ، بحرین پر اسحاق بن ابراہیم کا تقرر:

اس سال محمد بن عبدالملک الزیات نے اسحاق بن ابراہیم بن ابی خمیصہ مولیٰ بنی قشیر کے غلام کو یمامہ، بحرین اور اس مکہ کے راستے کا جو بصرہ سے ملتا ہے، دار الخلافہ میں بیٹھے ہوئے مقرر کیا۔ محمد بن عبدالملک الزیات کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے متعلق یہ بات اب تک نہیں سنی گئی تھی جس نے خلیفہ کے دار الخلافہ میں ایسا منصب تفویض کیا ہو۔

دیوان عام کے خزانے میں چوری:

اس سال چوروں نے دیوان عامہ کے خزانے میں جو قصر کے بالکل وسط میں واقع ہے نقب زنی کر کے ۴۲ ہزار درہم اور کچھ دینار چرا لیے۔ مگر وہ پکڑے گئے۔ پولیس کے خلیفہ یزید الحلوانی نے ان کو ڈھونڈ کر گرفتار کیا تھا۔

اس سال محمد بن عمرو خارجی نے جو بنی زید بن تغلب سے تھا دیار ربیعہ میں خروج کیا واثق نے غانم بن ابی مسلم بن حمید الطوسی موصل کا سپہ سالار تھا اتنی ہی فوج کے ساتھ اس کے مقابلے کے لیے بھیجا اس نے خارجیوں کو شکست دی کچھ کو قتل کر دیے اور محمد بن عمرو کو گرفتار کر کے سامرا بھیج دیا۔ پھر اسے بغداد کے سرکاری جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں کے سر دار الخلافہ کے باب العامہ کے پاس نصب کر دیے گئے۔

وصیف الترکی کی گرفتاری

[illegible]

[illegible]

ابو حبیب ناظم فوجداری کی برطرفی

[illegible]

[illegible] کی مراجعت

[illegible]

شاہ روم کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

واثق کی ابن ابی داؤد کی بیعت

[illegible]

مسلم قیدیوں کے عقائد کا امتحان لینے کا حکم

[illegible]

رومی مسلم [illegible] کا [illegible]:

[illegible]

قیدیوں کی تعداد

[illegible]

آئے تھے۔ وفد کی شکل میں واثق کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان میں سے ہر شخص کو ایک گھوڑا اور ایک ہزار درہم عطا کیے۔

محمد بن عبداللہ کا بیان:

خود محمد بن عبداللہ بیان کرتا ہے کہ میں تیس سال رومیوں کے ہاں قید رہا۔ پانچ برس کے جہاد میں قید ہوا۔ چونکہ میں ابو رملہ کی معیت میں تھا گرفتار کیا گیا اور اب اس معاوضے کے وقت مجھے لامس ندی جو اس کے کنارے پر ہے جو سلوقیہ پر سمندر سے قریب واقع ہے ہمارا تبادلہ ہوا۔ اس میں چار ہزار چار سو ساٹھ آدمی تھے۔ ان میں چھ سو عورتیں بیویاں اور بچے اور دوسرے ذمی بھی تھے۔ ایک شخص کے عوض ایک شخص کا تبادلہ عمل میں آیا۔ اب اس میں چاہے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا کسی کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ خاقان نے جس قدر مسلمان تمام رومی سلطنتوں میں تھے اور جن کا پتہ اسے معلوم ہو سکا تھا ان سب کو آزاد کرا لیا۔

قیدیوں کا تبادلہ:

جب باہمی تبادلے کے لیے سب جمع ہو گئے مسلمان دریا کے مشرقی کنارے اور رومی دریا کے مغربی کنارے پر ٹھہر گئے دریا پایاب تھا۔ اب یہ طے کیا گیا کہ ایک طرف سے مسلمان رومیوں کی جانب سے اور دوسری طرف سے رومی مسلمانوں کی جانب سے دریا میں گھسے اور دریا کے وسط میں ملاقی ہوئے جب مسلمان مسلمانوں کے پاس پہنچتا تو وہ نعرہ تکبیر بلند کرتے اس کے مقابلہ میں رومی بھی تکبیر کی طرح کوئی نعرہ لگاتے۔

ایک خدمت گار کے مولیٰ سندی نے بیان کیا ہے کہ دریا پر مسلمانوں نے ایک پل بنایا تھا اور رومیوں نے ایک پل بنایا تھا۔ ہم رومیوں کو اپنے پل سے روانہ کرتے اور رومی مسلمانوں کو اپنے پل سے ہمارے پاس بھیجتے۔ یہی اس کا طریقہ عمل میں آیا۔

اس راوی نے لوگوں کے دریا میں گھس کر اسے عبور کرنے سے انکار کیا ہے۔

مسلم قیدیوں کے عقائد کا امتحان:

محمد بن کریم کہتا ہے کہ جب ہم مسلمانوں کے پاس آ گئے جعفر اور یحییٰ نے ہمارے عقائد کا امتحان لیا۔ ہم نے اظہار کر دیا۔ اس کے بعد ہم کو دو دو دینار دیے گئے جو بعض بچے مسلمان قیدیوں کو معاوضے کے لیے لائے گئے تھے ان کے بارے میں کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی۔ پہلے تو رومی اپنی قلت اور مسلمانوں کی کثرت دیکھ کر خائف تھے مگر خاقان نے ان کو اس سے بالکل اطمینان دلا دیا اور معاہدہ کیا کہ چالیس دن تک جب تک کہ رومی اطمینان سے اپنے مقامات کو واپس نہ پہنچ جائیں گے مسلمانوں کی جانب سے کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔ چار دن میں تبادلہ سرانجام پایا۔ جن رومیوں کو مسلمانوں کے معاوضے میں دینے کے لیے امیر المومنین نے بھیجا تھا ان کی ایک بڑی تعداد تبادلے کے بعد خاقان کے پاس فاضل بچ گئی۔ ان میں سے خاقان نے سو رومی اپنی طرف سے بلا معاوضہ اس لیے رومی سردار کو دے دیے تاکہ اتفاقاً مدت تک اب وہ کسی مسلمان کو قید نہ کریں۔ بقیہ کو طرسوس لا کر فروخت کر دیے۔ تبادلے کے لیے ہمارے سامنے کچھ مسلمان ایسے بھی آئے تھے جو رومیوں کے علاقے میں نصرانی ہو گئے۔ ان کا بھی تبادلہ کیا گیا۔

احمد بن سعید کی مہم کی ناکامی:

جب چالیس دن کی عارضی صلح کی مدت ختم ہوئی احمد بن سعید بن سلم بن قتیبہ نے موسم سرما میں جہاد شروع کر دیا۔ مگر برف و

بارش نے ان کو آ لیا۔ اور تقریباً دو سو آدمی اس سے ہلاک ہو گئے۔ بہت سے دریائے بدندون میں غرق ہو گئے قریباً دو سو روم کے ہاتھ میں اسیر ہو گئے۔ امیر المومنین واثق باللہ اسی وجہ سے اس سے سخت ناراض ہوئے کہ [illegible] مختلف اسباب سے ہلاک ہو گئے۔

احمد بن سعید کی برطرفی:

احمد بن سعید جس کے ہمراہ ساٹھ ہزار فوج تھی جب اس کے مقابلہ پر رومیوں کا ایک بڑا بطریق آیا اور اس کے مقابلہ سے کترا کر نکل گیا۔ اس پر فوج کے قائدین نے اس سے کہا کہ جس لشکر کے ساتھ ستر ہزار سوار ہوں اس کے لیے کوئی خوف نہیں۔ اگر آپ اس کے سامنے نہیں جاتے تو دوسری سمت سے ان کے علاقوں پر یورش کیجیے۔ یہ اس نے [illegible] ۔ وہ بطریق اس کی [illegible] ایک ہزار گائیں اور دس ہزار بکریاں پکڑ کر چلا گیا۔ واثق نے اسے برطرف کر کے رخصت کر دیا کہ اس سال کے جمادی الاولیٰ کے ختم ہونے میں دو راتیں باقی رہ گئی تھیں نصر بن حمزۃ الخزاعی کو سپہ سالار مقرر کیا۔

متفرق واقعات:

اس سال رمضان میں طاہر بن الحسین کے بھائی حسن بن الحسین کا طبرستان میں انتقال ہوا۔ اسی سال خطاب بن وجہ الفلس کا انتقال ہوا۔ اسی سال ابوعبداللہ ابن الاعرابی راویہ نے ۸۰ سال کی عمر میں بدھ کے دن ۱۳/ شعبان کو وفات پائی۔ اسی سال علی بن موسیٰ الرضا کی بہن ام ابیہا بنت موسیٰ نے انتقال کیا۔ اس سال مخارق گویا ابو نصر احمد بن حاتم اصمعی کے راوی عمرو بن ابی عمرو شیبانی اور محمد بن سعد الواقدی نے انتقال کیا۔

۲۳۲ھ کے واقعات

اس سال بغا نے بنی نمیر پر یورش کر کے ان کو سخت سزا دی۔

عمارہ بن عقیل کی بنی نمیر کے خلاف شکایت:

اس سلسلہ میں ہمارا اپنا سلسلہ بیان تو [illegible] البتہ احمد بن محمد بن خالد نے جو اس مہم میں بغا کے ہمراہ تھا اور جس نے اس کارروائی کو سب سے زیادہ تفصیل وار بیان کیا کہ بنی نمیر کے خلاف بغا کی یورش کا سبب یہ ہوا کہ عمارہ بن عقیل بن بلال بن جریر بن الخطفی نے واثق کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور دربار میں جا کر اسے ان کو سنایا۔ واثق نے تیس ہزار درہم انعام دیا۔ اور اسے مہمان بنایا۔ اس نے بنی نمیر کی واثق سے شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے اپنے علاقے میں ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ فساد برپا کر رکھا ہے۔ لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں اور خود یمامہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں پر غارت گری کرتے رہتے ہیں۔ اس شکایت پر واثق نے بغا کو حکم بھیجا کہ تم بنی نمیر کو جا کر سزا دو۔

بغا کی بنی نمیر پر فوج کشی

مدینہ سے روانہ ہوتے ہوئے اس نے راہبری کے لیے محمد بن یوسف الجعفری کو ساتھ لے لیا اور سب یمامہ روانہ ہو گئے۔ شریف پر ان کی ایک جماعت سے مڈبھیڑ ہوئی۔ طرفین میں لڑائی ہوئی۔ بغا نے ان کے پچاس سے زیادہ آدمی قتل ہو گئے اور تقریباً

چاہیں گے کرا [illegible]۔ [illegible] یہاں سے [illegible] آیا اور بغا [illegible] سے [illegible] کے قریب [illegible] ہو گیا اب اس نے مسلسل کئی خبریں [illegible] کے پاس بھیجیں [illegible] کی اطاعت و فرمانبرداری کی دعوت دی [illegible] اس کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر [illegible] اور [illegible] سے اس [illegible] کے لیے تیار ہوتے رہے

بغا کے قاصد کا قتل:

جب [illegible] میں بغا نے [illegible] ایک قبیلہ [illegible] کے نام [illegible] تعلق رکھتا تھا اور [illegible] سے تعلق رکھتا تھا ان کے پاس بھیجا [illegible] کے لیے بھیجا۔ انہوں نے [illegible] کو قتل کر ڈالا اور [illegible] کو زخمی کر دیا۔ اس کے بعد [illegible] صفر ۲۳۸ھ [illegible] کی طرف چلا اور [illegible] میں [illegible] آیا۔ یہاں سے [illegible] نے ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے [illegible] میرے پاس بھیج دو [illegible] نے اس [illegible] اور [illegible] کے پیچھے [illegible] تھے [illegible]۔ بغا نے [illegible] انہوں نے آنے سے انکار کیا۔ [illegible] نے ایک [illegible] کے مقابلہ پر بھیجا [illegible] انہوں نے [illegible] قتل بھی کیا اور قید بھی کیا اس کے بعد خود بغا نے [illegible] جمعیت کے ساتھ [illegible] کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی [illegible] مقابل [illegible] تھے جو [illegible] رہ گئے تھے۔

بغا کی پیش قدمی:

بغا نے پیش قدمی کی [illegible] کے مقابلہ کے لیے [illegible] تعداد میں سب طرف سے [illegible] تقریباً تیس ہزار [illegible] اور بطن السریر [illegible] سے [illegible] کے فاصلہ پر [illegible] ایک [illegible] تھے۔ انہوں نے بغا کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] قتل کر [illegible] کی [illegible] تقریباً ساٹھ [illegible] اور گھوڑ [illegible] ان کے ساتھ [illegible] لے گئے۔

بغا اور [illegible] کی جنگ:

بغا کی [illegible] نے بیان کی ہے [illegible] بغا نے [illegible] پر حملہ کر دیا [illegible] رات [illegible] واقعہ [illegible] کی اطاعت قبول کرنے کی دعوت [illegible] محمد بن یوسف [illegible] تھا انہوں نے اس کے جواب میں کہا اے محمد بن یوسف [illegible] تم ہمارے [illegible] نے اپنی اس قرابت کا کوئی خیال نہیں کیا۔ [illegible] ہم سے لڑنے آئے ہو۔ [illegible] ہم تم کو اس کی [illegible] سزا دیں گے۔ [illegible] قریب محمد بن یوسف نے [illegible] سے پہلے ہی تم ان پر حملہ [illegible] کی تعداد [illegible] دیکھ کر [illegible] ہو جائیں گے۔ بغا نے یہ بات نہ مانی جب صبح ہوئی [illegible] بیعت [illegible]۔ انہوں نے [illegible] کی تب [illegible] سے آگے [illegible] کے پیچھے [illegible] ان کے [illegible] غالب [illegible] نے [illegible] پر حملہ کیا اور شکست دی [illegible] بغا کے [illegible] حصے [illegible] کا [illegible] گیا۔

بنی نمیر کا فرار:

بغا کو اطلاع ملی کہ بنی نمیر کا ایک گروہ ان کے علاقے کے کسی مقام میں موجود ہے تب اس نے اپنے تقریباً ۲۰۰ شہسوار ان کے مقابلہ کے لیے بھیجے ہم ابھی یہ ذکر کر چکے ہیں کہ یہ اس جماعت میں تھے جنہوں نے بغا کی فوج کو شکست دے کر قتل کیا تھا اسی وقت یہ دو سو شہسوار وہاں کی جماعت [illegible] نے بنی نمیر کے سامنے مقابلے کے لیے بھیجا تھا۔ وہاں سے چند گھوڑ سوار ان کے تعاقب میں آئے [illegible] اور ان کی جمعیت [illegible] بھاگ چکے تھے [illegible] آئے تو اپنے [illegible] نکل بھاگے۔ ان کی آمد [illegible] جب بنی نمیر نے دیکھا کہ بغا نے ان کا تعاقب [illegible] کیا ہے تو کہنے لگے کہ اللہ (بغا) نے اپنی شکست کی تلافی کر دی [illegible] سے [illegible] کا سامان [illegible] اپنے پیادوں کی حفاظت [illegible] ایک [illegible] چھوڑ کر بھاگ گئے چنانچہ [illegible] بغا [illegible] کے سب [illegible] ہم [illegible] بیان کر چکے ہیں۔

بنی نمیر کے مقتولین کی تعداد:

احمد بن محمد کے علاوہ دوسرے راویوں نے بیان کیا ہے کہ ۳ جمادی الآخر ۲۳۲ھ بروز [illegible] کے دن جنگ [illegible] بغا اور اس کی جمعیت شکست کھا گئی [illegible] ان کے بعض [illegible] لوٹ مار اور [illegible] ان کے ذبح کرنے میں مصروف ہو گئے [illegible] کی شکست خوردہ جماعت [illegible] جو ادھر ادھر [illegible] تھے پھر ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تب اس نے اپنی جمعیت کے ساتھ دشمن پر جوابی حملہ کیا۔ اور ان کو بھگا دیا اس نے زوال سے لے کر عصر تک بنی نمیر کے پندرہ سو آدمی قتل کر دیے۔ اس کے بعد [illegible] ایک [illegible] پر واقع [illegible] بطن السر کے نام سے مشہور تھا قیام کیا۔ [illegible] بنی نمیر کے مقتولین کے تمام سر اس کے پاس لائے گئے [illegible] اور اس کی فوج نے یہاں آرام کیا۔

بنی نمیر کے قیدی:

احمد بن محمد کہتا ہے کہ بنی نمیر کے ان سواروں نے جو اس لڑائی سے بھاگ گئے تھے۔ بغا کے پاس امن کی درخواست کی۔ جسے اس نے قبول کر لیا اور اس کے پاس چلے آئے اور اس نے ان کو قید کر کے اپنے ہمراہ لے لیا۔

[illegible] راوی کے علاوہ دوسرے راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ [illegible] جنگ سے بچا [illegible] [illegible] تھا اس سے [illegible] ہو گئے تھے چلا گیا [illegible] اور [illegible] میں بھی مقابلہ کی طاقت نہ تھی [illegible] اور [illegible] ہوئے [illegible] اور [illegible] چلے آئے۔ بنی نمیر [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] ان کے [illegible] کے علاوہ دوسرے [illegible] سے [illegible] لائے تھے۔ [illegible] جنگ میں [illegible] بنی نمیر کے [illegible] کی بہت زیادہ جماعت تھی۔ اور [illegible] کہ [illegible] نام [illegible] اور [illegible] تھے۔ [illegible] قبیلہ [illegible] بنی نمیر سے [illegible] کی [illegible] ہی تھی۔

بنی نمیر کے قیدیوں پر عتاب

احمد بن محمد کہتا ہے کہ [illegible] ان لوگوں سے جو امان لے کر اس کے پاس آ گئے تھے اور جن کو قید کر کے بغا نے اپنے ہمراہ لیا تھا راستے میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] [illegible] جاتے تھے [illegible] سب ان میں سے کوئی سامنے آتا [illegible] [illegible] [illegible] اس کے متعلق [illegible]

شخص نے دوسرے وقت یہ روایت بیان کی ہے کہ [illegible] ان [illegible] سے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سب سے زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اس لڑائی میں [illegible] کے [illegible] [illegible] مقابلہ ہوا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے زخم سے ہلاک ہو گئے۔

[illegible] کی گرفتاری

[illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] کر لیا۔

بنی نمیر کے چند سرداروں کی امان طلبی

ان کے چند سرداروں نے اپنے خاندان کے [illegible] بغا کی خدمت میں آئے۔ بغا نے ان کو امان دی۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۳۲ھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۳۲ھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے علاوہ تھے۔

متفرق واقعات

اسی سال حاجیوں کو راستہ میں [illegible] پانی کی کمیابی سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ [illegible] پانی کی قیمت [illegible] ہو گئی۔ اور بہت مخلوق پیاس سے ہلاک ہو گئی۔ اسی سال محمد بن ابراہیم بن مصعب فارس کا والی مقرر ہوا۔ اس سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا انتقال ہو گیا۔

واثق کی وفات

واثق کو استسقاء ہو گیا تھا اس کا علاج یہ کیا گیا کہ تنور میں اس کو بٹھایا گیا اس سے اس کے مرض میں کچھ کمی ہوئی [illegible]

پھر یہی عمل کیا گیا۔ مگر تنور کو زیادہ گرم کیا گیا اور کل کے مقابلہ میں آج ان کو اور زیادہ دیر تک اس میں بٹھایا گیا۔ جس سے ان کے دماغ پر گرمی چڑھ گئی اس سے نکل کر ان کو لحاف میں لٹا دیا گیا۔ فضل بن اسحاق الہاشمی اور عمر بن فرج وغیرہ پہلے سے ان کے پاس موجود تھے۔ پھر ابن الزیات اور ابن ابی داؤد بھی آ گئے کسی کو اب تک علم نہ تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے البتہ جب لحاف چہرے پر سے ہٹا دیا گیا تب سب کو معلوم ہو گیا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

واثق کی تجہیز و تکفین:

بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن ابی دؤاد ان کے پاس موجود تھا ان کی ہچکی اوپر چڑھ گئی اور ان کا وقت تمام ہو گیا۔ اس نے ان کی آنکھیں بند کیں اور ان کو سیدھا کر دیا۔ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں چھ راتیں باقی تھیں کہ ان کا انتقال ہوا۔ وہ اپنے ہارونی والے قصر میں دفن کیے گئے۔ اسی نے ان کے دفن کا سب انتظام کیا نماز جنازہ پڑھی اور قبر میں اتارا۔

احمد بن داؤد کی امامت:

چونکہ واثق بہت بیمار تھے اور عید گاہ نہ جا سکے اور اسی علالت سے ان کا انتقال ہوا انہوں نے اس سال عید الاضحیٰ کی نماز میں امامت کے لیے احمد بن داؤد کو حکم دیا اور اسی نے اس سال عید گاہ میں نماز پڑھائی۔

واثق کا حلیہ، عمر اور عہد خلافت:

سرخی مائل گورا رنگ تھا۔ خوب صورت چہرہ، سڈول اور خوب صورت جسم تھا۔ بائیں آنکھ ابھری ہوئی تھی اس میں سفید تل تھا۔ ۳۶ سال عمر ہوئی۔ بعض نے ۳۲ سال بتائی ہے پہلے بیان کے مطابق ۱۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال نو ماہ نو دن خلافت کی بعض نے سات دن اور گھٹے بیان کیے ہیں۔ یہ مکہ کے راستے میں پیدا ہوئے تھے ان کی ماں ایک ام ولد رومیہ تھیں قراطیس نام تھی ان کا ہارون نام تھا۔ کنیت ابو جعفر تھی۔

واثق کی عمر کے متعلق نجومیوں کی پیشین گوئی:

بیان کیا گیا ہے جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور اشتداد ہو گیا نجومیوں کو طلب کیا۔ حسن بن سہل فضل بن سہل کا بھائی الفضل بن اسحاق الہاشمی، اسمٰعیل بن نوبخت، محمد بن موسیٰ الخوارزمی، مجوسی القطربلی، محمد بن الہیثم کا واسطہ سند اور دوسرے نجوم دیکھنے والے حاضر ہوئے اور انہوں نے ان کی بیماری، طالع اور پیدائش کو دیکھ کر کہا یہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہیں گے۔ بلکہ ابھی پچاس سال ان کی زندگی ہے اور بتاتے مگر اس حکم کو ابھی صرف دس دن گزرے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

واثق کے دربار کا پہلا دن:

حسن بن ضحاک نے بیان کیا کہ میں واثق کی خدمت میں حاضر ہوا معتصم کو مرے ہوئے چند ہی روز گزرے تھے اور واثق نے آج پہلا دربار کیا تھا۔ سب سے پہلے جو گانا ان کو سنایا گیا وہ یہ شعر تھے جو ابراہیم بن المہدی کی جاریہ شاریہ نے گا کر سنائے۔

ما دری الحاملون یوم استقلوا نعشہ للثواء ام للبقاء

ترجمہ: ”جس روز اٹھانے والے اس کی نعش کو اٹھائے گئے ان کو علم نہ تھا کہ وہ اسے قیام دوام کے لیے لے جا رہے ہیں یا بقا کے لیے۔

فسیقضی قبل ما [illegible] تلک ... شغلاً [illegible] وفت [illegible]

ترجمہ: اب تک تمام تعریف کرنے والے جو چاہیں تیرے بارے میں کہتے رہیں ۔

ان اشعار کو سن کر واثق رونے لگے ہم ان کے ساتھ رو پڑے اس قدر ماتم ہوا کہ [illegible] کا قیاس نہیں ہو سکتا ہم جہاں تھے ہوتے تھے بھر [illegible] اور [illegible] نے یہ شعر کہا:

[illegible] ... [illegible]

ترجمہ: ” تو قطع ہونے والا ہے اب جو چاہو اول کرے گا ۔ یہ بات تو ہو سکتا ہے ۔

یہ شعر سن کر واثق اور زیادہ رونے لگے میں نے اس سے پہلے بھی کسی باپ کی موت [illegible] پر بے قراری نہیں دیکھی تھی اس کے بعد واثق مجلس سے اٹھ کر چلے گئے ۔

علی بن الجہم کا قصیدہ:

واثق کے خلیفہ ہونے کے بعد علی بن الجہم نے ان کی شان میں یہ شعر کہے ۔

قد فاز ذو الدنیا وذو الدین ... بدولة الواثق هارون

ترجمہ: ” دین دار اور دنیا دار دونوں الواثق کی حکومت میں کامیاب ہو گئے ۔

أفاض من عدل ومن نائل ... ما أصلح الدنیا مع الدین

ترجمہ: اس نے عدل و جود کو پھیلا دیا ہے دین کے ساتھ اس کی دنیا کی بھی درستی ہے ۔

قد عم بالإحسان أهل الهدى ... فالناس فی خفض وفی لین

ترجمہ: اس کے فضل میں احسان شریک ہے اس وجہ سے تمام لوگ عیش و راحت سے زندگی بسر کر رہے ہیں ۔

ما أکثر الداعی له بالبقا ... وأکثر التالی بآمین

ترجمہ: کس قدر لوگ ان کی بقا کے لیے دعا گو ہیں اور کس قدر اس دعا پر آمین کہہ رہے ہیں ۔

اسی شاعر نے یہ شعر بھی ان کی شان میں کہے تھے:

وثقت بالملک الوا ... ثق بالله النفوس

ترجمہ: ” واثق باللہ کے ہاتھوں جانیں مطمئن ہو گئیں ۔

ملک یشقی به الما ... ل ولا یشقی الجلیس

ترجمہ: وہ بادشاہ ہے جو مال کو برباد کرتا ہے مگر دوست کو محروم نہیں کرتا ۔

أنس السیف به ... واستوحش العلق النفیس

ترجمہ: تلوار ہر وقت اس کے ساتھ ہے مگر قیمتی پیالہ اس سے وحشت زدہ ہے کسی پاس نہیں ٹھہرتا ۔

اسد تضحک عن شداته الحرب العبوس

ترجمہ: وہ ایسا بہادر ہے کہ نہایت سخت لڑائی اس کے حملوں سے کھل کھلا اٹھتی ہے ۔

یا بنی العباس یابی اللہ الا ان تملکوا

ترجمہ: اے بنی عباس اللہ صرف تمہارے لیے ہی یہ چاہتا ہے کہ تم جہانبانی کرو۔

صالح بن عبدالوہاب کی جاریہ قلم نے حسب ذیل دو شعر اور محمد بن کناسہ کے شعروں کو راگ میں گا کر ادا کیا۔

فی انقباض وحشمة فاذا صادفت اہل الوفاء والکرم

ترجمہ: ”حالت انقباض اور شرم میں جب بھی اہل وفا اور اہل کرم کی صحبت میں ہوتا ہوں۔

ارسلت نفسی علی سجیتها وقلت ما قلت غیر محتشم

ترجمہ: میں اپنی طبیعت کو آزادی سے چھوڑ دیتا ہوں اور بے باکانہ جو چاہتا ہوں کہہ جاتا ہوں“۔

واثق نے اس گانے کو سنا اور پسند کیا۔ ابن الزیات کو لکھا کہ پوچھا جائے کہ یہ صالح بن عبدالوہاب کون ہے۔

صالح بن عبدالوہاب اور اس کی طلبی:

تم اس کو بلا کر ہمارے پاس بھیج دو اور کہو کہ وہ اپنی جاریہ کو بھی ساتھ لے آئے۔ دوسرے دن صبح کو صالح جاریہ کو لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور واثق کے سامنے پیش ہوئی اس نے گانا سنایا۔ واثق نے اسے پسند کیا اور صالح سے پچھوایا کہ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا ایک لاکھ دینار اور مصر کی ولایت۔ اس قیمت کو انہوں نے زیادہ سمجھا اور اس جاریہ کو واپس کر دیا۔

احمد بن عبدالوہاب کے اشعار

صالح کے بھائی احمد بن عبدالوہاب نے یہ شعر واثق کے لیے کہے تھے

ابت دار الاحبة ان تدانی اجدک ما رایت لها معینا

ترجمہ: ”مجلس احباب اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ وہ قریب ہو مگر تم اس بات میں اس کی اعانت نہیں کرتے۔

تقطع حسرة من حب لیلی نفوس ما اثبن ولا جزینا

ترجمہ: لیلیٰ کی محبت کی حسرت سے نفوس جن کو کوئی صلہ اور جزا نہیں ملا ہے حسرت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے“۔

صالح بن عبدالوہاب کا واثق کو اپنی جاریہ کا نذرانہ:

صالح کی جاریہ قلم نے اسے [illegible] راگ میں گا کر ادا کیا اور پھر زرزر الکبیر نے دوبارہ واثق کو گا کر سنایا۔ واثق نے پوچھا یہ کس کا گانا ہے اس نے کہا قلم نے گایا ہے۔ واثق نے ابن الزیات کو حکم بھیجا اس نے صالح اور اس کی جاریہ کو بلا بھیجا جب وہ اس کے پاس پیش ہوئی انہوں نے پوچھا کیا یہ تمہارے اشعار ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں واثق نے کہا خدا تجھے برکت دے۔ اور صالح سے کہا کہ بھیج کر یہ معاملہ ختم کرو اور واثق قیمت دے گا۔ جو آسانی سے تم لے جاؤ۔ اس نے جا کر کہلا بھیجا کہ میں اس جاریہ کو امیر المومنین کی نذر کرتا ہوں کہ وہ آپ کو مبارک ہو۔ واثق نے کہا میں نے اسے قبول کیا اور پھر محمد بن عبدالملک کو کہا کہ اسے پانچ ہزار دینار دو۔

[illegible] کی صالح کو رقم نہ ملنے کی شکایت:

واثق نے اس کا ہم اعتبار رکھا۔ ابن الزیات نے اس قیمت کے ادا کرنے میں تاخیر کی۔ اس جاریہ نے دوبارہ [illegible]

دارالاجد واثق کرتا ہے۔ غرض ہوا کہ انہوں نے کہا تھا کہ برادر مجھے پرورش اور تربیت کرنے والے پر اللہ کی برکت نازل ہو اس نے کہا اے میرے مالک میرے پرورش کرنے والے کو کیا نفع ہوگا؟ آپ نے اسے مجھ کو دلوایا تھا مگر اب تک وہ مجھے نہیں ملا۔ واثق نے میمونہ سے کہہ دوات دو اور پھر اسی وقت اپنے ہاتھ سے ابن الزیات کو لکھا کہ صالح بن عبدالوہاب کو وہ پانچ ہزار دینار جو ہم نے اقطاع کی قیمت میں اسے دلوائے تھے ابھی اسے عطا کر دیے جائیں۔

صالح کو رقم کی ادائیگی

صالح کہتا ہے کہ میں ابن الزیات کے پاس گیا اس نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ یہ پانچ ہزار دینار تو ابھی لے لو دوسرے پانچ ہزار جمعہ کے بعد میں تم کو دے دیں گے۔ چنانچہ اگر اس اثناء میں اس کے متعلق تم سے پوچھا جائے تو تم بھی کہہ دینا کہ رقم مجھے وصول ہو گئی ہے مگر اس بات کو چھپائے رکھو کیونکہ مجھے خلاف واقعہ اقرار کرتے ہوئے شرم آتی ہے میں اپنے گھر میں چپ بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس نے وہ بقیہ رقم بھی مجھے دے دی یہ دیکھ کر میں نے مجھ سے پوچھا کہ وہ تم کو وصول ہو گیا میں نے کہا ہاں واثق کو اقتدار سے اس قدر لطف اور دلچسپی ہوئی کہ انہوں نے سلطنت کا کام چھوڑ دیا اور اب جو کچھ اس میں صرف لیتے تھے۔ اسی طرح ان کا انتقال ہو گیا۔

* * *